مقامِ اقبال اور قرآن

ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان

ادارہ ثقافتِ اسلامیہ
کلب روڈ ○ لاہور

اِقبال اور قرآن

ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان

ایم اے ، ایل ایل بی ، پی ایچ ڈی ، ڈی لٹ

سابق صدر شعبۂ اردو ، سندھ یونیورسٹی

نیشنل کمیٹی برائے صد سالہ تقریبات ولادت علامہ محمد اقبالؒ

ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ

کلب روڈ ○ لاہور

جملہ حقوق محفوظ

طبع اول : دسمبر ۱۹۷۷

تعداد : ۱۱۰۰

ناشر : محمد اشرف ڈار
معتمد ، ادارۂ ثقافت اسلامیہ ، لاہور

طابع : محمد ذوالدین خان

مطبع : زرین آرٹ پریس ، ۶۱ - ریلوے روڈ ، لاہور

تقسیم کنندگان
اقبال اکادمی پاکستان
۴۰ - بی/۲ ، گلبرگ نمبر ۳ ، لاہور

علّامہ محمّد اِقبالؒ

(۱۸۷۷ — ۱۹۳۸)

آبروے ما ز نامِ مصطفیٰ ؐ است
(صلی اللہ علیہ وسلم)

آنؐ کے نام پر

جن کے صدقے میں

یہ کائنات پیدا کی گئی

اقبالؒ کو ایسا دل حاصل ہوا

اور

راقم الحروف کو ایسی سعادت نصیب ہوئی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قولِ سدید

بفضلہٖ تعالیٰ ۱۹۳۶ء میں راقم الحروف علی گڑھ سے فارغ ہو کر چند ماہ کے بعد ناگ پور یونیورسٹی کے ایک کالج میں اردو کا استاد مقرر ہوا اور قریب تین سال کے بعد اس یونیورسٹی میں صدر شعبۂ اردو بھی بنا دیا گیا۔

طالب علمی کے زمانے میں محترم حمید جالندھری (جو بعد میں دارالمعلمین کابل میں پروفیسر بھی رہ چکے ہیں اور میرے لیے حقیقی بھائی سے کم نہیں) میرے ہم سبق تھے۔ اُن کی وجہ سے مجھے علامہ اقبال سے شغف پیدا ہوا تھا۔ چنانچہ جب میں ناگ پور یونیورسٹی میں صدر شعبۂ اردو بنایا گیا تو میں نے میٹرک سے لے کر ایم اے تک ہر کلاس میں علامہ اقبال کے کلام کو داخلِ نصاب کرا دیا اور یہی سعادت مجھے شروع میں کراچی میں اور بعد میں سندھ یونیورسٹی میں بھی حاصل رہی۔ اب عمر کی آخری منزل میں اللہ پاک کے خصوصی انعام کی وجہ سے مجھے قرآن سے متعلق یہ کام عنایت ہوا جو میں نے بحمد اللہ چند ماہ میں مکمل کر لیا۔ کاش یہ کام اُس کی بارگاہ میں منظور و مقبول ہو کر میرے لیے ذریعۂ مغفرت بن جائے!

میرے کام کی تقسیم یہ ہے کہ ''تبصرہ و ذکریٰ'' کے ذیل میں قرآن سے متعلق علامہ اقبال کے خیالات، نظریات اور واقعات درج کر دیے

گئے ہیں اور ''لکل عبدٍ منیبٍ'' کے تحت اُن کے ہر مجموعۂ کلام کے قرآنی مضامین کو حتی الامکان جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ قرآنی آیات کا ترجمہ شاہ عبدالقادر محدث دہلویؒ، مولانا اشرف علی تھانویؒ اور مولانا احمد رضا خانؒ سے لیا گیا ہے اور بعض مقامات پر خود بھی کر دیا ہے۔

آخر میں معذرت خواہ ہوں کہ متعدد مقامات پر ''ہم مضمون'' اشعار کی ''ہم مضمون'' آیات کو دہرانا پڑا ہے۔ بہت سی آیات ایسی بھی ہیں جن کی ''ہم مضمون'' احادیث بھی مل سکتی تھیں لیکن اُن کو مجبوراً چھوڑنا پڑا کیونکہ میرا موضوع صرف قرآن تک محدود تھا۔

۲۹ نومبر ۱۹۷۶ احقر غلام مصطفیٰ

اس کتاب میں شیخ غلام علی لاہور کے مطبوعہ ''کلیاتِ اقبال فارسی'' (۱۹۷۵) اور ''کلیاتِ اقبال اُردو'' (۱۹۷۳) کے صفحات درج ہیں۔

مندرجات

قولِ سدید (پیش لفظ) - - - - - ۵ — و

تبصرۃ و ذکریٰ - - - - - ۱ — ۳۶

قرآن سے شغف - - - - - ۳

قومی انحطاط کے اسباب - - - - - ۱۱

حدیثِ دیگراں - - - - - ۱۵

قرآن اور دیگر مسائل - - - - - ۲۷

لکل عبدٍ منیبٍ

اسرارِ خودی - - - - - ۳۹ — ۹۲

رموزِ بے خودی - - - - - ۹۳ — ۹۹

پیامِ مشرق - - - - - ۱۰۱ — ۱۸۳

بانگِ درا - - - - - ۱۸۵ — ۲۷۱

زبورِ عجم - - - - - ۲۷۳ — ۳۶۸

جاوید نامہ - - - - - ۳۶۹ — ۳۸۰

بالِ جبریل - - - - - ۳۸۱ — ۴۳۷

پس چہ باید کرد اے اقوامِ شرق	۶۳۹—۶۷۲
مسافر (مثنوی)	۶۷۳—۶۹۰
ضربِ کلیم	۶۹۱—۸۱۴
ارمغانِ حجاز (فارسی)	۸۱۵—۸۹۴
ارمغانِ حجاز (اردو نظمیں)	۸۹۳—۹۱۲
تشکیلِ جدید الٰہیاتِ اسلامیہ	۹۱۳—۹۸۹

(۱)

تبصرۂ و ذکریٰ

قرآن سے شغف

علامہ قبال کے مکتوب مورخہ ۱۶ جنوری ۱۹۱۵ء میں لکھتے ہیں :

"مختصر مضمون سے مراد وہ مضامین ہیں جن میں مصنف کے ذاتی حالات یا اکتساب علم کا تذکرہ ہوتا ہے۔ میں نے یہ لفظ خود ان کے لئے استعمال نہیں کیا۔ انگریزی میں اس مضمون کے لئے Personal element سے واضح کرتے ہیں۔"[1]

علامہ اقبال کو اس رسالہ کی رویداد میں "رسولِ بے خویش" کے [illegible] (حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم) دیکھئے :

[illegible]

۱- رسالہ "صحیفہ" لاہور، بابت اکتوبر ۱۹۷۳ء، ص ۱۳۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بھی اس نوعیت کا اخلاص کم یاب ہے!

[illegible] بزرگوار کے احسان کو یاد کرتے ہیں تو اُن کے [illegible]
[illegible] آپ کا معمول ہوا اور اسی وقت سے یہ [illegible]
[illegible] [illegible]

• • •

[illegible] گرفتار کے [illegible] از دیارِ خشک [illegible] کے

• • •

[illegible] را از شعلہ سوزاں نبود [illegible] من مرا ایں آرزو سوزاں کند
شرم از اظہارِ او آید مرا شفقتِ تو جرأت افزاید مرا
[illegible] رحمت کی بڑی [illegible] ارزو [illegible]

[illegible] ہیں [illegible] کے [illegible] کی [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] کہ [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
ہی اُن کی حیاتِ جاودانی کا راز ہے۔

[illegible] رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اور قرآن مجید ہی سے علامہ اقبال
[illegible] (Per[illegible]) کی [illegible] کے [illegible]
تفصیل اُن اقوال و احوال میں پیش کی جاتی ہے جو مختلف کتب [illegible]
[illegible] ہوئے ہیں، لیکن شروع میں [illegible]
بھی ملاحظہ فرما لیجیے:

[illegible] [illegible]
[illegible] ۱۳۳۹ [illegible]
[illegible] ۱۹۷۰) کے ص ۶ میں ایک غیر مطبوعہ نعت [illegible]

[illegible]

[illegible]
میثم ہ را از تجلی [illegible]

گر بہ می خواہی مسلماں زیستن — نیست ممکن جز بہ قرآں زیستن

• • •

ہر زماں پیش نظر لا یزال گیر — ربط خود با ذات بے ہمتا بگیر
تا ترا ناید ز غیب اسرار و رمز — نسخہ ہائے کہنہ را آتش بسوز
اے کہ جویائے حیات جاوداں — در جہاں مثل نبی گردیدہ زی
ہر کہ او از قید ما و من رہید — ہمچو ما بیرون در آید ز کار
ہر کہ او از رشتۂ دیں سر کشید — ہر چہ اندیشد بگوید ہم کند
ہر کہ او از حلقۂ مستاں جدا شد — ہر چہ بیند بر دل او آں رقم شد
ہر کہ او از حلقۂ مستاں جدا شد — ہر چہ بیند بر دل او آں رقم شد

• • •

اے ترا حق داد قلب و سینہ و چشم و گوش — از خودی بگریز و با خود آشنا شو ہوش پوش
ہر زماں پیش نظر لا یزال گیر — ربط خود با ذات بے ہمتا بگیر
تا ترا ناید ز غیب اسرار و رمز — نسخہ ہائے کہنہ را آتش بسوز
اے کہ جویائے حیات جاوداں — در جہاں مثل نبی گردیدہ زی
ہر کہ او از قید ما و من رہید — ہمچو ما بیرون در آید ز کار
ہر کہ او از رشتۂ دیں سر کشید — ہر چہ اندیشد بگوید ہم کند
ہر کہ او از حلقۂ مستاں جدا شد — ہر چہ بیند بر دل او آں رقم شد

• • •

اے ز خود بیگانہ و با خود آشنا شو ہوش پوش — از خودی بگریز و با خود آشنا شو ہوش پوش
از دو صد اندیشۂ پیچاں بہ کردار خود را — قیامت ہای پنہاں را بر انگیزد
ہر کہ او از حلقۂ مستاں جدا شد — ہر چہ بیند بر دل او آں رقم شد

• • •

ہر کہ او از قرب او بیگانہ شد — مسلماں لایموت از رکعت اوست
ہر کہ او از حلقۂ ما بیرون شد — قیامت با کہ در قامت اوست

• • •

[illegible]

• • •

[illegible]

۱۔ "رموز بے خودی"۔
۲۔ "رموز بے خودی"۔
۳۔ "جاوید نامہ"۔
۴۔ ایضاً۔

پاس گئے تو مسکرا کر فرمایا ، کہ کہیں فرصت ملی تو میں تم کو ایک بات بتاؤں گا۔ میں نے دو چار دفعہ بتانے کا تقاضا کیا تو فرمایا ، جب امتحان دے لو گے ، تب ۔ جب امتحان دے چکا اور لاہور سے لوٹا ، تو ابھی فرمایا ، جب داس ہو جاؤ گے ۔ جب داس ہو گیا اور پوچھا ، تو فرمایا ، سوچوں گا ۔ ایک دن صبح کو حسب دستور قرآن کی تلاوت کر رہا تھا تو وہ میرے پاس گئے اور فرمایا ، بیٹا ، جب تم قرآن پڑھتے ہو تو سمجھو کہ قرآن تم ہی پر اتر رہا ہے ۔ یعنی اللہ تعالیٰ خود تم سے ہم کلام ہے ۔ ڈاکٹر اقبال کہتے تھے کہ ان کے اس فقرے نے میرے دل میں گھر کر لیا اور اس کی لذت دل میں اب تک محسوس کرتا ہوں ۔ یہ ہے وہ بیج جو استاد کے دل میں بویا گیا اور جس کی سرسبز شادابی کی شکل میں ہمیں ملی ہیں ۔

"یہ امر واقعہ ہے کہ اس سے ایک دن پہلے تک کسی میں یہ ہمت نہ تھی کہ اقبال سے اس کی محنت کی مزدوری کا سوال کرتا ۔ اس لئے ہم سب نے اس کے معاوضہ کا سوال پیش کیا کہ وہ کیا ہے ؟ باپ نے ہم سب کی طرف دیکھا ، اور خاموش رہے ۔ پھر کہا کہ میری محنت کا معاوضہ یہ ہے کہ تم اسلام کی خدمت کرو ۔ اس کے بعد میں نے لاہور میں [illegible] کہ اقبال کہتے تھے کہ اس کے بعد میں نے لاہور میں [illegible] ہی میری شاعری کا چرچا پھیلا اور نوجوانوں نے [illegible] [illegible] نظموں کو [illegible] ہوئے ۔ اس [illegible] [illegible] بار پڑھے ۔ میں اس کو دیکھ کے [illegible] [illegible] [illegible] میں نے اس سے [illegible] [illegible] [illegible] خدمت کا عہد لیا تھا ، وہ پورا کیا ، یا نہیں ؟ باپ نے بستر مرگ شہادت دی ، کہ جاں بیٹا ، تم نے میری محنت کا معاوضہ ادا [illegible]

"کون انکار کر سکتا ہے کہ اقبال نے ساری عمر جو پیغام دیا کہ [illegible] سنایا وہ انہی دو آیتوں کی شرح تھی ۔"

یہ ہیں مولانا سید سلیمان ندوی[1] ۔ [illegible] [illegible] ۔

"علامہ اقبال اپنے مشہور و معروف خطبات میں ایک جگہ فرماتے

۱۔ "اقبال کے سفر کی بیتی و شرح" ، رسالہ "جوہر" (جامعہ عثمانیہ) حیدرآباد ، جوبلی اقبال ، دسمبر ۱۹۳۸ ، ص ۱۹ - ۲۱ ۔

[illegible] اسلام میں ایک بزرگ کا قول ہے کہ جس گھر کے دل پر سی کتاب (قرآنِ حکیم) کا نزول ہوا ہے، اس کا سجدہ قبول ہے۔ علامہ موصوف نے یہ جملہ نہیں فرمایا کہ یہ قول بزرگ نے کہا ہے بلکہ قول تو اُن کی اپنی زندگی کے ایک واقعے کی نشان دہی کرتا ہے۔ کہ جب علامہ اقبال سیالکوٹ میں اپنی زیرِ تعلیم تھے تو وہ صبح کی نماز کے بعد قرآنِ پاک کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ ایک دن اسی دوران میں اُن کے والدِ محترم اُن کے پاس آئے اور فرمایا: "جب تک تم یہ سمجھ کر قرآن تلاوت نہیں کرتے تمہارے دل پر نہیں اسی طرح اُترتا ہے جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلبِ اطہر پر نازل ہوا تھا، تلاوت کا مزہ نہیں۔" اس واقعے کو اور اس سے متاثر ہونے کے مضمون کو علامہ نے اپنی چوبیس میں اس طرح ادا کیا ہے:

"ترے ضمیر پہ جب تک نہ ہو نزولِ کتاب
گرہ کشا ہے نہ رازی[۲] نہ صاحبِ کشاف[۳]"[۸]

اور علامہ اقبال فرماتے تھے:

"جب میں ایف۔ اے۔ میں پڑھتا تھا تو صبح کی نماز کے بعد قرآن کی تلاوت کیا کرتا تھا۔ والد صاحب مسجد سے نماز پڑھ کر آتے تو کبھی میں تلاوت میں مصروف ہوتا، کبھی کسی اور کام میں۔ ایک دن انہوں نے دروازے کے پاس آ کر سنا اور فرمایا۔ "جب تک تم یہ سمجھ کر قرآن تلاوت نہیں کرتے تمہارے دل پر نہیں اسی طرح اُترتا ہے جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلبِ اطہر پر نازل ہوا تھا، تلاوت کا مزہ نہیں۔" اس واقعے کو اور اس سے متاثر ہونے کے مضمون کو علامہ نے اپنی چوبیس میں اس طرح ادا کیا ہے:

"ترے ضمیر پہ جب تک نہ ہو نزولِ کتاب
گرہ کشا ہے نہ رازی نہ صاحبِ کشاف"

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اب کسی پر نازل ہی نہیں ہو سکتی۔ اب یہ
[illegible] جواب فرمایا، سنت کو جس دماغ پر پہلے فضیلت کا دعوے
ہے اُس کا نمونہ ہمارے سامنے ہے۔ بڑے کی صورت میں پیدا کر دیا ہے
حضرت آدم سے لے کر حضرت عیسیٰ تک ہر نبی میں بڑے ہی کے محسن
[illegible] تھے۔ وہ سلسلے کیا (کسی نے) Human in the making
کے منازل تھے۔ بنیادی اصول ہر جگہ ایک تھا۔ اسی سعی انسانی
کے ارتقا کے ساتھ ساتھ قوتوں کی تکمیل ہوتی جاتی ہے، حتیٰ کہ
[illegible] مکمل ہو گیا اور باب نبوت بند ہو گیا۔ انسان اپنی معراج
کمال تک پہنچ گئی۔ اب ہر انسان کے سامنے معراج انسانیت
[illegible] موجود ہے۔ کوئی انسان حضرت محمد کے رنگ میں رنگا جا کر
ایسا ہی [illegible] آج اس ہر [illegible] ہو جاتا ہے۔ [illegible]
کہ قرآن کریم اُس کی مسجد میں [illegible] سکتا ہے جس پر [illegible]
ہو جاتا ہے۔"[۹]

رئیس الاطباء حکیم محمد حسن صاحب قرشی لکھتے ہیں:

"قرآن حکیم نے اُن کو [illegible] قرآن پڑھنے کا عادی تھے۔ قرآن حکیم پڑھتے ہوئے [illegible]
ہوتے تھے۔ آواز سنتے ہی [illegible] وہ قرآن حکیم کی آواز سے [illegible] سکتے تھے۔ ہجرت کے دنوں میں
[illegible] کسی نے قرآن حکیم کو [illegible] ہو گئے اور ان پر لرزش و اضطرار کی کیفیت طاری ہو گئی۔
"آپ کلام پاک خاص دل سوزی اور شغف کے ساتھ [illegible]
کرتے تھے۔ پڑھتے جاتے اور روتے جاتے، حتیٰ کہ [illegible]
تربتر ہو جاتے اور اُن کو دھوپ میں سکھایا جاتا۔ [illegible]
[illegible] اسلام کا [illegible] سے [illegible]
[illegible] کا سچا ثبوت فراہم کیا ہے۔"

مرزا جلال الدین بیرسٹر فرماتے ہیں:

"[illegible] اُن کی [illegible]

۹۔ بحوالہ رسالہ "فکر و نظر" اسلام آباد، اگست ۱۹۶۰ء، ص ۱۱۹۔

اس کے ایک ایک لفظ پر غور کرنے، بلکہ نماز کے دوران میں جب وہ آواز بلند پڑھے تو وہ آیاتِ قرآنی پر فکر کرتے اور اُن سے متاثر ہو کر روتے۔ اکبر صاحب کی آواز میں ایک خاص کشش تھی۔ جب وہ قرآن کی آواز بلند پڑھتے تو سننے والوں کا دل پگھل جاتا۔[۱۰]

اسرارِ خودی کی تمام تعلیمات کا سرچشمہ قرآنِ حکیم ہے۔ اقبال نے اس سلسلہ میں قرآن کو پڑھنے اور اُس سے نور و ہدایت حاصل کرنے کا زور دیا ہے۔ ایک خط میں اکبر الہ آبادی کو لکھتا تھا:

"واقعہ یہ ہے کہ اب مجھ میں نہیں ہے۔ ہاں، اس مشاغل سے اپنا اطمینانِ خاطر روز بروز ترقی کرتا جاتا ہے۔"

اقبال کا خیال ہے کہ قرآن پڑھنے کے لئے فرض نہیں کہ اس کے معنی بھی سمجھ لئے جائیں۔ ذوالفقار علی خان کو ایک خط میں لکھتے ہیں:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۰۔ حکیم محمد حسن قرشی کے بیان سے لے کر یہاں تک پروفیسر [illegible] کی کتاب "سیرتِ اقبال"، (لاہور، ۱۹۶۶ء)، ص ۹۹-۱۰۰ سے۔

جائے، کی بات ہے۔ کہیے لگے، [illegible] جائز ہے۔

"جن دنوں یہ صاحب ڈوگرانے میں رہتے تھے، ایک [illegible] دوسرے بڑی باقاعدگی سے تہجد کی نماز پڑھتے رہے۔ اُن دنوں اُن کی عجب حالت تھی۔ قرآن اس خوش الحانی کے ساتھ پڑھتے تھے کہ جی چاہتا تھا بس سارے کام کاج چھوڑ کر اُسی کے پاس بیٹھا رہوں۔ اس زمانے میں کھانا بہت ہی چھوٹ گیا تھا۔ صرف شام کو تھوڑا سا [illegible] کرتے تھے۔ خدا جانے اس میں کیا رمز تھی۔"[11]

قومی انحطاط کے اسباب

[illegible] کے ذاتی سعی کے واقعات [illegible] کی کوشش کرتا ہے کہ قوم نے اس سعی سے صحیح فائدہ حاصل نہیں کیا۔ وہ قوم کے انحطاط کے اسباب بھی بیان کرتے ہیں، مثلاً ۳ اپریل ۱۹۱۶ کو لکھتے ہیں:

"[illegible] قوموں کے [illegible] کو اپنے مرض کا اصلی مرض سے تک [illegible] اور یہ ضعف زیادہ تر ایک خاص قسم کے لٹریچر کا نتیجہ ہے [illegible] قوموں کی [illegible] قومیں [illegible] حسین و حسن [illegible] حکم ہو چکا ہے اور اب حالات حاضرہ اس امر کے متقاضی ہیں کہ اس نقطۂ خیال میں اصلاح کی جائے۔"[12]

نیز ۱۰ جولائی ۱۹۱۶ کو لکھتے ہیں:

"حدیث میں آتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی کے ساتھ بھلائی کرنا

۱۱- چراغ حسن حسرت، مرتب، "اقبال نامہ" (تاج [illegible] ت - ن)، ص ۱۸۔

۱۲- [illegible] "صحیفہ" (اکتوبر ۱۹۳۳ء)۔

ارشاد فرمایا ہے تو اُسے دین کی سمجھ عطا کرتا ہے۔ اور جس کے مقابل مریض ہیں۔ مقابلہ والی نے اُن کے دل پر مہر لگا دی ہے اور انحطاط و تنزل کا شکار ہو گئے ہیں۔ یہی حال اس وقت مسلمانوں کا ہے۔"[۱۳۴]

پیر ۱۹ جولائی ۱۹۱۶ کو لکھتے ہیں:

"[illegible] جس نے 'حیات' میں [illegible] اور [illegible] کے لئے [illegible] کے لئے [illegible] ہو جاتی ہے اور ترک [illegible] اس کے [illegible] آخر [illegible] اسی لئے [illegible] تربیت دی جائے۔ ایک جگہ لکھتے ہیں:

"[illegible] کے [illegible] ہو گئی ہے۔ [illegible] ہیں۔"[۱۳۵]

۱۳۴۔ عطاء اللہ، مرتب، "مکاتیب اقبال"، ۱/۳۴۔

۱۳۵۔ ۱/۳۴۔

۱۳۶۔ علامہ اقبال ایک خطبے میں بھی فرماتے ہیں:

مولانا عبدالسلام ندوی نے علامہ اقبال کے اس مراسلہ کے متعلق تفصیل سے لکھا ہے۔ فرماتے ہیں:

"اس بات کا صحیح طور پر پتہ چلانا چاہیے کہ سبب کے متعلق ڈاکٹر اقبال صاحب نے اپنی تصانیف میں جو خیالات ظاہر کئے ہیں اور جس فلسفہ پر مکمل عمل حصہ لے وہ مسلمانوں کے لیے [illegible] توحید و رسالت اور نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کو کیا کہتے تھے جس کے معنی ہیں ایک مسلمہ کو مسلمان بننے کے لیے [illegible] ضرورت نہیں، بلکہ خدا کی ضرورت ہے۔ جسٹس اکبر علی صاحب مرحوم نے ان سے کہا، آپ کے مذہبی خیالات کے [illegible] ہے حل مشکل ہیں۔ آپ اسلام کو [illegible] کا منشا وہی ہے جو آپ کتابوں میں بیان فرما رہے ہیں اور جس کو اس وقت کے [illegible] بڑے بڑے اہل علم سمجھنے سے قاصر ہیں تو قرن اول کے عرب صحرا نشینوں نے اسے کیا سمجھا ہوگا۔ اس کے جواب میں ڈاکٹر صاحب نے فرمایا، [illegible] اسلام کی خاص خاص [illegible] تعبیر کے لیے [illegible] ہے [illegible] عملی صورت میں [illegible] کے بغیر کیسے نظر میں آ سکتی، اور [illegible] حافظ اس حقیقت کو کبھی فراموش نہیں کر سکتا۔"[۱۷]

اپنی قوم کے خسران، اخلال اور [illegible] سے [illegible] ہر [illegible] تک بے چین رہتے تھے۔ اور [illegible] موجودہ [illegible] اس سال تک آور [illegible] تو وہ اسلامی [illegible] کے جسم سے [illegible] ہی نکل جاتے۔ وہ [illegible] [illegible] ہوتے جاتے تھے۔ "مکاتیب اقبال" [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

۱۶۔ محمد [illegible]، مرتب، "[illegible]" [illegible] ص ۵۰ میں یہ مکتوب مل حسین عرشی کا ہے۔

۱۷۔ "اقبال کامل" (لاہور، ۱۹۶۷) ص ۶۷۰۔

دسمبر ۱۹۳۹ء۔

قرآن سے متعلق حالات تو مولانا عبدالسلام ندوی نے لکھے ہیں، یعنی:

"اکبر صاحب کے انتقال کے بعد اُن کی وصیت کے مطابق ان کی کتابیں اسلامیہ کالج لاہور کی لائبریری کو دے دی گئیں۔ ان کتابوں میں اکبر صاحب کی تلاوت کا جس قرآن سے روزانہ ورد تھا اُن کے لحاظ جگر جوزیر۔ تو بالا اور اس مصحف کے متعلق۔ اکبر صاحب کے خاص احباب کا بیان ہے کہ وہ اکثر صبح کے وقت اُس کی تلاوت سے ذوق و شوق، ایسے درد و محبت اور ایسے سوز و گداز کے ساتھ کیا کرتے تھے کہ سامعوں کا دل بھر جاتا، رونے جاتے تھے اور برسوں جائے نماز پر بیٹھے رہتے تھے۔ جب تلاوت ختم ہو جاتی تو اُسے بڑا کر ریشمی جزدان میں رکھ دیتے تاکہ صفحے خشک ہو جائیں۔ مدت العمر تک اُن کا یہی معمول رہا، حتیٰ کہ زندگی کے آخری دنوں میں جب بیماری کی کمزوری بہت بڑھ گئی اور اکثر حرکت ہو جانے کی وجہ سے وہ بستر ہی پر لیٹے رہتے تھے تو بھی تکیوں کے درمیان سے قرآن کو نکالتے اور پڑھتے تھے۔ اُن کی یہ آخری تلاوت تھی جو اُنہوں نے اپنی زندگی میں کی۔ اس کے بعد قرآن کو کبھی ہاتھ نہیں لگایا۔"

مسعود کو ایک خط میں لکھتے ہیں:

"[illegible] کے افکار کی روشنی میں اسے وہ [illegible] سے میں [illegible] ہوں، لیکن [illegible] ہوں، [illegible] ہوں۔ [illegible] ہوں۔ [illegible] ہوں۔

قرآن کریم سے متعلق اپنے افکار قلم بند کر جائوں۔"

اسی حضرت نواب بھوپال سے انہوں نے اس کتاب کے لکھنے کا وعدہ کیا تھا اور وہ اس کو انگریزی زبان میں لکھنا چاہتے تھے۔ ۱۰ اگست ۱۹۳۰ء کے ایک خط میں مولانا سید سلیمان ندوی کو لکھتے ہیں:

"انشاء اللہ موسم سرما میں وہ انگریزی کتاب لکھنے کا جس کا وعدہ میں نے اعلیٰ حضرت نواب صاحب سے کیا ہے۔"

لیکن سوال یہ تھا کہ یہ کتاب کس رنگ میں لکھی جائے۔ تشریح یا ابتدائی مطالعے کے لیے ایک مقدمہ؟ بالآخر [illegible] احتجاجی تحریکات کو دیکھ کر اُن کے دل میں [illegible] کہ [illegible] اس وقت اسلام کے نظام عمرانی کی تشریح و ترجمانی کی ضرورت ہے۔ اس لیے وہ چاہتے تھے کہ تشکیل جدید [illegible] جدید فقہ اسلامی پر، یہ دیکھ کر کہ قرآن پاک [illegible] کیا ہے، وہ اپنے [illegible] سے متعلق اپنے افکار قلم بند کر جائیں۔ اس عزائم سے پہلوں کی بعض نئی مطبوعات بھی فراہم کرنا چاہتے تھے۔ [illegible] اس کے تعلق کہ کیا انتخابات وغیرہ [illegible] مباحث سے آگے نہ بڑھ سکا۔[۱۹]

[illegible] قرآن سے متعلق [illegible] کے خلاف [illegible] کے ذیل میں عرض کیے جاتے ہیں۔

حدیثِ دیگراں

پیر سید وحید الدین نے "روزگارِ فقیر" (حصہ اوّل) میں [illegible] اقبال کی زندگی کے کئی واقعات لکھے ہیں۔

[illegible] ایک صاحب [illegible] کالج کے پرنسپل ڈاکٹر ٹرمن سے ملنے گئے جن سے [illegible]

۱۹- ایضاً، ص ۹۵ - ۹۶۔

[illegible] کے [illegible] کے بعد جانے کا [illegible] کہ
[illegible] آئے اور
[illegible] ۔ [illegible] مجھے [illegible] اور چونکہ انہیں
[illegible] کریم میں [illegible]
[illegible] ۔ [illegible] میں نے کہا، یہ عبارت ہی
[illegible] ۔ [illegible] ہم جانا چاہتا لکھ
[illegible] ۔ [illegible] ہے ۔ [illegible] ۔ [illegible] ۔ [illegible]

نہایت ہی نازک اور محتاط ذمہ داری ہے۔"[۲۱]

پیر لکھتے ہیں:

"[illegible] زیادہ بلند پایہ اور حکیمانہ کتاب آپ کی [illegible] کی طرف ہاتھ کا اشارہ کیا کہ تم نہ پڑھو، میں [illegible]

[illegible] اعلیٰ شعور پیدا کر دے تا کہ انسان امن و بقا کی بدولت مستقل [illegible] سے ہم آہنگی پیدا کر سکے۔"[۲۳]

بشیر وحید الدین ایک اور واقعہ لکھتے ہیں:

"[illegible]

۲۱- ایضاً، ۱/۸۰-۸۱ - ۲۲- ایضاً، ۱/۹۲-۹۳ -
۲۳- ایضاً، ۱/۱۷۹ -

ہے کہ خودی کا فلسفہ صوفیائے کرام اور قرآن کریم سے ماخوذ ہے ۔
اس لیے میں نے خاص طور پر ان کے حوالے دیے ہیں ۔
"فرمایا ، ہاں یہ آیت ، استحکام خودی پر دال ہے :
"یا ایہا الذین آمنوا علیکم انفسکم" لایضرکم من ضل اذا اہتدیتم
الی اللہ مرجعکم جمیعاً فینبئکم بما کنتم تعملون (المائدہ ۱۰۵)
"اے ایمان والو ، جب اللہ والے بن گئے ہو تم پر فرض ہے خویش کی
خویش ہم بھی گمراہ ہو سکتے ہیں ۔ ہم سبھوں کو اللہ ہی کے پاس واپس جانا ہے اور وہ
بتا دیں گے تمہارے اعمال کا صحیح کردار کیا تھا ۔ اعمال کے متعلق جزا و
سزا مل سکے] ۔[۲۳۴]

[illegible] اپنی بات کے دوسرے حصے میں جس میں ان کے سامنے
واقعات بیان کرتے ہیں ۔ لکھتے ہیں :

[illegible] ک [illegible] ۔ [illegible]

[illegible] کی دریافت کا ذکر کیا کہ جب بہت سے برقیے
[illegible] ہیں تو ان کا عمل یکساں ہوتا ہے ، یعنی اس عمل
کے [illegible] ہوتے ہیں ، لیکن جب ایک برقیہ اپنی انفرادی حیثیت میں
[illegible] تو یہ ضروری نہیں کہ یکساں حالات میں اور یکساں
[illegible] کے [illegible] عمل یکساں ہو ۔ [illegible]
[illegible] کے اس رشتے کی بنا پر سائنس [illegible]
[illegible] اور کائنات کی [illegible]
[illegible] جن کے عمل کے [illegible]

[illegible] اب سائنس دانوں پر وہ حقیقت منکشف ہو رہی
[illegible]
[illegible] ، ایچ ۔ ۳ ۔

[illegible] علامہ کے اس جواب سے نہایت مسرور ہوئے اور [illegible]
[illegible] کی اس حقیقت پر تمام مسلمانوں کی نظر نہیں گئی

[illegible] حریص فہمی میں مبتلا ہیں کہ وہ خدائے حکیم و بصیر جو قدرت مطلق ہے، ان اسباب و نتائج کے محرکات اور مسلسل عمل کے سامنے اصولی طور پر مجبور اور بے بس ہے۔"[۲۵]

پھر وحیدالدین نے یہ واقعات بھی لکھے ہیں:

"ممتاز حسن بیان کرتے ہیں کہ ایک روز ان مسئلہ کے تذبذب کے مسئلے میں روشنی کی رفتار کا ذکر آیا تو میں نے کہا، مجھے [illegible] ہے، اب تک خلا میں روشنی سے زیادہ تیز رفتار کوئی چیز [illegible] ہیں اب معلوم ہوتا ہے کہ روشنی جتنے خود اپنے [illegible] سے بھی زیادہ تیز رفتار ہے۔ علامہ نے نہایت سنجیدگی سے [illegible] فرمایا: نہیں قرآن حکیم کی وہ آیت یاد نہیں:

[illegible] السموات والارض [سورۃ النور، آیت ۳۵]"[۲۶]

[illegible] کی ہے وہ اس [illegible] سے برخلاف [illegible] میکے [illegible] وہ [illegible] کسی [illegible] کے [illegible] ہوئے [illegible] مسلمانوں [illegible] لیکن [illegible] اس کے [illegible] نے [illegible] دیکھ [illegible] کہ [illegible] ہوئے [illegible] تو [illegible] نے [illegible] میں [illegible] کہ [illegible] کرنے [illegible] میں [illegible] اصلح [illegible] فرمایا ہے [illegible] ہو گئے۔"[۲۷] پھر مصالحت واقعی خیر ثابت ہوئی۔

شیخ اعجاز احمد کو بھی علامہ نے ایک خط میں تلاوت [illegible] تلقین فرمائی ہے:

"[illegible] ہے اصرار کرنا ہوں کہ [illegible] سے [illegible] میرے تجربے میں آ چکے ہیں۔"[۲۸]

۲۶- ایضاً، ۲/۱۰۱-۱۰۲۔ ۲۷- ایضاً، ۲۰، ۱۵۵۔

۲۸- ایضاً، ۲/۱۶۷۔ ان فوائد کے سلسلے میں "اسرار خودی" کے متعلق پروفیسر نکلسن کی رائے بھی یاد آتی ہے کہ "یہ مثنوی [illegible] کہ [illegible] تک [illegible] (ایضاً، ۲۰، ۲/۱۶۷)۔

مشرقی روسی آ (بہت قرآن در رفتن طرق ... کی ... کا ... ہے ۔ فیض حسین عرشی نے مشرقی روسی آ کے ... کے ... اور اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے ... اقبال کو خط ... ۔ ... نے ۱۹ مارچ ۱۹۳۵ کو یہ جواب لکھا :

... جناب عرشی صاحب ، السلام علیکم ۔

... ...

اس مقام کے آخری نقطے سے واصل ہوئے۔

کرتے ہوئے ہم سمندر کے ساحل پر پہنچ گئے۔ میں نے اُن سے کہا۔
آپ اپنے مخصوص تجربات کے متعلق کچھ فرمائیں۔ انھوں نے ساحل سے
ایک چھوٹا سا سنگ پارہ اُٹھایا اور اُس کی سوانح عمری بیان کرنی شروع
کر دی۔ مختصر یہ کہ ہم پندرہ دن روزانہ سیر کو جاتے رہے اور وہ اس
پتھر کے رموز و اسرار بیان کرتے رہے۔ اُس کے اجزائے ترکیبی، رنگ
و جلا، صوت، لوچ وغیرہ کے تفصیلی اسباب، تاثرات و خواص
[illegible] بیان کر دیں جو میرے لیے اور اس علم سے دلچسپی
رکھنے والے ہر شخص کے لیے بڑے کام کی چیز ہوتیں۔ مگر افسوس کہ
[illegible] اہم ہے، مفصل و مسہب ہیں۔ اسی طرح قرآن کا ہر لفظ
[illegible] اور متناسب ہے۔ جس قدر انسان کا ذہن و وجدان
اور احساس و وجدانی ترقی کرتے جائیں گے اس پر قرآن کے معانی آشکار
ہوتے جائیں گے۔ یہ اسی طرح کا ایک واقعہ ہے جو کہ ایک پروفیسر کے
[illegible] کے متعلق لکھے ہیں:

اپریل ۱۹۳۵ء وقت چار بجے سہ پہر۔ میں نے سوال کیا، آیۂ مبارکہ
[illegible] (۲۳ : ۶۹) سے [illegible]
[illegible] کے [illegible] کا کیا مطلب ہے؟ [illegible]
[illegible] کے [illegible] اور [illegible] جو [illegible]
[illegible] کے [illegible] کی [illegible] میں [illegible]
[illegible] بہت محسوس حواس اہل دل
[illegible] آسمان، قرآن مجید میں ہے، زمین و آسمان
[illegible] کی تسبیح کرتی ہے اور کل کا کل علم صلاۃ و تسبیحہ
[illegible] کا علم ہے) [۲۴ : ۴۱]۔ ان آیتوں سے

۱۔ [illegible]، ص [illegible]، "ملفوظات اقبال" ص ۳۴ - ۵۲ -

[illegible] ہے کہ ہر سے کو خبر اُس کے حال کے مطابق عطا ہوتا ہے۔ میں نے کہا، جیسے نشہ اس دعوے سے انکار نہیں۔ میرا سوال محسوس حواس اور دل پر ہے۔ آپ کی پیش کردہ دوسری آیت کے ساتھ بھی [illegible] ہیں، وکن لا یعقلون ۳۰ (یعنی ہر شے نمازی اور تسبیح خواں تو ضرور ہے لیکن اے انسانو، تم اُس کی تسبیح نہیں سمجھتے)۔ میرا دل اس [illegible] کس طرح محسوس کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا:

[illegible] کہ میں گئے حسن ذات را [illegible]

آپ کی [illegible] ہو گئی۔ آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ میں [illegible] اس کے [illegible] میں نے عرض کی، معرفت [illegible] ہے۔ مراد ہے [illegible] جسے بعد ازاں [illegible] کے نزدیک معرفت [illegible] کہتے ہیں [illegible] کی طرف [illegible] مشاہدہ بھی کرتا ہے، کیونکہ [illegible] میں [illegible] ہے۔ [illegible] اسی [illegible] ہے، [illegible] معرفت [illegible] ہے [illegible]

[illegible] آپ نے شاہد ہیں: انما یخشی اللہ من عبادہ العلمٰٓؤا (اللہ [illegible] سے ڈرتے ہیں جو اُس کے بندوں میں علم رکھتے ہیں) ۳۵ : ۲۸۔ [illegible] ہے، عرض کیا، [illegible] صحیح [illegible] اس [illegible] ہیں [illegible] ہیں۔ [illegible] فرمایا، [illegible] کی [illegible] سے [illegible] ہے [illegible] ہے: قد افلح من زکّٰھا (جس نے اپنے نفس [illegible]

۳۰۔ اس آیت میں یہ لفظ [illegible] ہے [illegible] یغضوا (سورۃ النور، آیت ۳۱)۔

[illegible] کہا ، وہ کون سا طریقہ کیا ہے ؟ اس پر آپ نے [illegible] مشاغل کی طرف اشارہ کر دیا ۔ ۔ ۔ ۔

[illegible] قرآن میں غور و تدبر کرنے کا [illegible] آپ نے [illegible] کے [illegible] کے [illegible] کے [illegible] ۔ ۔ ۔ ۔

[illegible] ۔ ۔ ۔ ۔

[illegible] ۔ ۔ ۔ ۔

[illegible] ۔ ۔ ۔ ۔

[illegible] ۔ ۔ ۔ ۔

جائے کہ بخشند دیگر نگیرند انسان بمیرد از بے یقینی

[illegible] ۔ ۔ ۔ ۔ آپ نے فرمایا ، یورپ [illegible] ۔ ۔ ۔ ۔ [illegible] ۔ ۔ ۔ ۔ [illegible] ۔ ۔ ۔ ۔

[illegible] سے محروم ۔ سبحان اللہ!

"۱۰ جنوری ۱۹۳۸ء [illegible] سے ملاقات رہی ۔ دورانِ گفتگو میں [illegible] کی ملت کش رہے گی ۔ پہلا ذریعہ وحی ہے اور وہ [illegible] ۔ علم کا تیسرا ذریعہ علم النفس ہے جس کا آج [illegible] ۔ تیسرا ذریعہ صحبت، مطالعات سے جس [illegible] نے بہت توجہ مبذول کی ۔

[illegible] احسن ہے)۔

"اس کے بعد فرمایا، قرآن سے پہلے کسی [illegible] کو اس بلند مقام پر نہیں پہنچایا جس کی قرآن [illegible]

قرآن کے بغیر انہیں نہ دیکھ سکے۔ مسخر کیے ہیں اس نے السمٰوٰت و الارض۔ اب تک تو جن ارضی و سماوی، مہیب یا مفید بیسیوں کو انسان معبود سمجھتے رہے ہیں وہ سب اور دیگر تمام کائنات کی بھاری خدمت کے لیے حاضر کی گئی ہے۔ توحید کا یہ مرتبۂ اعلیٰ، سامنوا سے بے پروا کر دینے والا، انسانی خودی کا حسنِ عرفان، قرآن سے ملے کہیں نظر نہیں آتا۔

محمد حسین عرشی آگے چل کر لکھتے ہیں:

ایک دفعہ سلاطین اسلام کی تعریف میں ایک [illegible] فرمایا جس کو میں بمشکل سمجھ سکا۔ اس وقت اس کا دھندلا سا جواب ذہن میں موجود ہے۔ کچھ ایسا مفہوم تھا: انسان صحیح معنوں میں مسلمان اس وقت ہوتا ہے جب قرآن کے فرمائے ہوئے اور [illegible] اس کی اپنی 'خو بس' بن جائیں، یعنی وہ یہ نہ سمجھے کہ میں کسی حاکم یا [illegible] کے حکم کی تعمیل کے لیے فضائل، حلال و عبادات پر کاربند ہوں۔ [illegible] بلکہ یہ چیزیں اس کی اپنی [illegible] کے تقاضوں سے احتیلیں۔ قرآن اس کے حق میں ایک تلخ اور شافی دوا [illegible] ایک [illegible] جس سے [illegible] شفا پائے الٰہی [illegible] اس [illegible] سے [illegible] شفا پائے [illegible]

[illegible] کے متعلق فرمایا" [illegible] حسن کے مفہوم میں [illegible]:

"فرمایا، قرآن نے کئی قسم کی جنتیں بیان کی ہیں۔ بعض مادی ہیں [illegible] مادی جنتوں کے بیان سے تو آپ واقف ہی ہوں گے، [illegible] روحانی جنتوں کا بھی ذکر ہے۔ میں نے عرض کیا کہ [illegible] جنت کی نوعیت کس طرح کی ہے؟ فرمایا، لا لغو فیہا ولا [illegible]

[illegible]، مرتب، "ملفوظات اقبال"، ص ۵۵ - ۶۴۔

[illegible] ص [illegible] ۔ [illegible] ۔ [illegible] ۔

قرآن پاک سے متعلق دیگر مسائل پر بھی علامہ اقبال کے نظریات کا مطالعہ حسب ذیل واقعات سے کیا جا سکتا ہے :

قرآن اور دیگر مسائل

خواجہ عبدالحمید اپنے مضمون میں لکھتے ہیں :

"گول میز کانفرنس کے سلسلے میں لندن میں ڈاکٹر اقبال صاحب کو بکثرت اور فضلا سے ملنے جلنے کا موقع ملا۔ ایک روز انہوں نے عیسائی پادریوں کا ذکر چھیڑا اور صاف صاف اسلام کے خلاف زہر اگلنا شروع کر دیا۔ کہنے لگے کہ کیا یہ سچ ہے کہ اسلام کا سبب ہے کہ عورت کے روح نہیں ہوتی۔ ڈاکٹر صاحب نے وجہ پوچھی، کہ روح سے ان کی مراد ذہن سے ہے جو ان لوگوں کے خیال میں جسم سے بالکل علیحدہ اور مختلف چیز ہے۔ معترض صاحب نے کہا، جی ہاں۔ اس پر ڈاکٹر صاحب نے جواب دیا، تو پیغمبر صاحب، اسلام کے متعلق عورت کے بارے میں جو رائے ہے، اس دقیق اور لطیف جواب کو سننے کے بعد آپ کی کیا رائے ہے۔ اکثر صاحب نے اپنے فلسفانہ مذہب میں سے جس کی رو سے عورت ایک ذی روح ہستی ہے اور جسم کی ہر حرکت کے بالکل خلاف ہے، اپنے فلسفانہ مذہب اور دلائل کی سند علم کا سہارا لیا۔ قرآن کے مطابق ایک ذی روح ہستی ہے جس میں روح اور جسم دونوں الگ الگ چیزیں موجود ہیں۔ لیکن روح اور جسم دونوں الگ الگ چیزیں موجود ہیں۔ یہ روح اور جسم ہی کی غلط فہمی ہے جس کی وجہ سے بعض [illegible] فلسفہ مشرق میں پیدا ہو چکے ہیں۔ اسلام [illegible] ہے [illegible] میں انسان کے لیے جو جزا اور سزا [illegible] ہے، جس کے [illegible] آتی ہے، وہ [illegible] جسم [illegible] مذکورہ بالا [illegible] کو واضح [illegible] اسلام [illegible] جسم سے [illegible] ہے اور نہ مرد میں۔"[۳۳۱]

[illegible] ۱۹۳۳ء [illegible]

[illegible]

[illegible] کو کیتھولک چرچ کے مختلف فرقوں سے [illegible] سو سال سے ان فرقوں نے مسجد کے مختلف حصوں میں [illegible] اس [illegible] اس [illegible] اس [illegible] ڈاکٹر صاحب نے حکمت الٰہی کی ایک دلچسپ مثال [illegible] کے سرائے کے [illegible] دنیا کی [illegible] انہوں نے آیات قرآنی [illegible] عمارتوں [illegible] کے [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible] حدیث [illegible]
"لا تسبوا الدھر فان الدھر ھواللہ o
[illegible] ہے۔
[illegible] سے [illegible] ہوئی [illegible]
لگا کہ کیا یہ صحیح ہے" ؟؟

ڈاکٹر رضی الدین صدیقی لکھتے ہیں :

"[illegible]
[illegible]
[illegible]

نے انسانی خیالات میں ایک وسیع الاثر انقلاب کی بنیادیں رکھی ہیں۔"[۳۷]

کسی مفکر نے پروفیسر منٹر احمد صدیقی سے پوچھا کہ اقبال اس دور میں جنگ کے حامی ہیں۔ علامہ اقبال نے اس کے متعلق پروفیسر موصوف کو یوں لکھا:

"میں جنگ کا حامی نہیں ہوں اور آخری مسئلہ شریعت کے حدود معینہ کے ہوتے ہوئے، اس کا حامی ہو سکتا ہے۔ قرآن کی معیت کی رو سے جہاد، جنگ کی دو صورتیں ہیں۔ محافظانہ اور مدافعانہ۔ پہلی صورت میں جنگ کی صورت میں جب کہ مسلمانوں پر حملہ کیا جائے، ان کو گھروں سے نکالا جائے مسلمان کو ہتھیار اٹھانے کی اجازت ہے (۲۲ کا حکم)۔ دوسری صورت میں جس میں جہاد کا حکم ہے (۹ کا حکم) میں بیان ہوئی ہے۔ ان آیات کی رو سے ہتھیار اٹھانے کا مقصد ہے کہ وہ چیز جس کو مسلمان ہونا چاہیے اور اس کا اصول کس سختی اور شدت سے SUPPRESS کیا جائے، قرآن نے اس کی اجازت ہی ثابت کرتی ہے کہ جب تک ---- جنگ کی ممانعت کی ہے۔ اس کا مقصد تمام عالم کی کوئی مثال نہیں مل سکتی۔

"جنگ کی ممانعت کے بارے میں قرآن کے احکام کی روشنی میں کسی جنگ کو جائز قرار دینے کے لیے ضروری ہے کہ وہ ارض کی تسخیر کے لیے جنگ نہ ہو۔ اس کا مقصد صرف اللہ کے دین کی سربلندی کے لیے ہونا چاہیے۔"[۳۸]

۳۷۔ "اقبال کا تصورِ زمان و مکان" (لاہور، ۱۹۷۳)، ص ۱۱۸ - ۱۱۹۔

۳۸۔ "مکاتیبِ اقبال"، مرتبہ ---، مکتوب نمبر ۱۰۳۔ لیکن خواجہ [illegible] نے اپنے مضمون "مسئلۂ قتال"، صفحہ ۲۱۱ - ۲۱۲ میں لکھا ہے:

"[illegible] فرمایا کہ قرآن میں مسلمانوں کو جو اس [illegible] حکم دیا گیا ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ [illegible] کے لیے [illegible] ہے۔ اس لیے کہ بغیر [illegible] کے امن قائم نہیں رہ سکتا ہے اور امن دنیا کے لیے [illegible] سے بچانے کے لیے ہاتھوں میں تلوار کا ہونا ضروری ہے۔"

خطبۂ صدارت مسلم کانفرنس منعقدہ لاہور ۱۹۳۲ میں فرماتے ہیں:

"میں مغرب کے متشکل کردہ نیشنلزم کا مخالف ہوں اس کے اس خیال کی تحریک میں مادیت اور الحاد کے جراثیم کارفرما ہیں اور جو میرے نزدیک دورِ حاضر کی انسانیت کے لئے [illegible] مرحلہ ہیں۔ اگر وطن حبِ وطن ایک فطری امر ہے اور اس کی اخلاقی زندگی کا ایک جز ہے لیکن جب سے [illegible] ہے انسان کا مذہب، اس کی تہذیب اور اس کی [illegible] حریص بن گئے ہیں جن کے لئے انسانوں کو ذبح کرنا جائز ہے اور جن کی خاطر اپنی جان دینا فخر ہے۔ وہ خطۂ زمین جس میں وہ رہتے ہیں جس کے لئے عارضی طور پر اس کی وفاداری واجب ہوتی ہے اسے خدا اور مذہب سے برتر قرار دیا جائے۔"[۳۹]

[illegible] کے موقعے پر یہ فرمایا ہے:

"آج [illegible] ہماری تمام تہذیب اور سمجھ میں حیرت انگیز کمال حاصل کیا ہے، لیکن اس تمام ترقی کے باوجود، استبداد نے جمہوریت [illegible] ہے اور [illegible] ہے۔ [illegible] ہے۔ [illegible] ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تشکیل اور ابتدائی میں بڑی قابلِ قدر خدمات

علم حاصل ہوتا ہے

فلسفہ شعور و فکر میں سعی کوئی حرف آخر ہے - جیسے جیسے جہانِ علم میں نیا علم کے پیدا ہے اور فکر کے نئے نئے راستے کھلتے جاتے ہیں کتنے ہی اور اور شعور کی نظریوں سے جو اس حقیقت میں چھپ کے لئے ہے زیادہ بہتر طریقے ہمارے سامنے آ جاتے ہے - میرا فرض ہو جاتا ہے کہ فکر انسانی کے نشو و نما اور ارتقاء سے نظر رکھوں اور اس میں آزادی کے ساتھ شعور و حکمت سے کام لوں -

علامہ اقبال کے ان مقالات کا مجموعہ جو انگریزی زبان میں لکھے گئے تھے، جناب سید نذیر نیازی نے کیا ہے اور جسے ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم نے اس مقدمہ کا خلاصہ بھی کہا "فکر اقبال" میں دیا ہے - اس کے مندرجات یہ ہیں :

(۱) علم اور روحانی حال و وجدان

(۲) مذہبی وجدان کی فلسفیانہ جانچ

(۳) تصور باری تعالیٰ اور دعا کا مفہوم

(۴) نفس انسانی ، مسئلہ اختیار و بقا

(۵) اسلامی ثقافت کی روح

(۶) اسلام کی تعمیر میں اصول حرکت

(۷) روحانی وجدان کی حقیقت کا امکان

علامہ لکھتے ہیں :

[illegible] کے مختلف [illegible] اسلام [illegible] اور اس بات کے خواہش مند ہیں کہ [illegible] جدید کے الفاظ میں بیان کیا جائے - اور اگر [illegible] کو رفع کیا جائے - میرا کام زیادہ تر تعمیری ہے [illegible] فلسفہ اسلام کی بہترین روایات کو ملحوظ خاطر [illegible] - [illegible] سوچنے والے یا سننے والے کو پہلے سے حاصل ہے -[۳۲۱۱]

[illegible] علامہ اقبال کے ڈی۔ ایچ۔ ٹی۔ کے مقالے [illegible]
[illegible] علامہ اقبال نے پی ایچ۔ ڈی۔ کی ڈگری کے لیے میونک
[illegible] جرمنی میں اپنا انگریزی مقالہ *The Development of Metaphysics in Persia* میں پیش کیا۔ اس کا ترجمہ جناب محمد حسن لطیف
صاحب نے حضرت آباد دکن سے ۱۹۳۰ء میں شائع کیا تھا۔ اس مقالے میں
چھ ابواب ہیں:

(۱) فلسفۂ ایران — اسلام سے قبل
(۲) یونانی ثنویت
(۳) اسلام میں عقلیت کا عروج و زوال
(۴) تصوریت اور حقیقت
(۵) تصوف
(۶) مابعد کا ایرانی تفکر

[illegible] انجمن کے جلسے میں علامہ نے اپنا [illegible]
[illegible] ہے۔ "مکاتیب اقبال، حصہ اول" کے آخر میں
[illegible] کے نام جو مکتوب "سفر میسور" سے متعلق ہے اس میں
لکھتے ہیں:

[illegible]

[illegible]

جب ۱۹۰۸ میں میں نے 'ایرانی لبنات' پر ایک کتاب لکھی، اس کتاب میں اس کو شامل کر لیا گیا۔"

لكل عبد منيب

اسرار و رموز

''اسرار خودی'' (پہلی اشاعت ۱۹۱۵ء) ''رموز بے خودی'' پہلی اشاعت ۱۹۱۸ء)

''[illegible] اور بس'' (''مکاتیب اقبال'' ۱/۱۰۸)۔

[illegible] میں خاہر کیے ہیں [illegible] ۱۹۰۰ء [illegible]

[illegible] کتابیں ۱۹۱۳ اور ۱۹۱۸ میں شائع ہوئیں [illegible]

[illegible] Pessimistic Literature [illegible]

[illegible] اسرار خودی میں حافظ [illegible] اور اشعار لکھے ہیں جن کا [illegible] ہے: [illegible] ادبیات اسلامیہ'' (ایضاً ۲/۲۰۰)۔

اسرارِ خودی

نغمہ ام از زخمہ بے پرواستم　　من نوائے شاعرِ فرداستم

[illegible]

جن کا ذکر اُن حاشیوں میں نہیں ہے۔

صفحہ ۶ میں یہ شعر ہے:

خضر من دانندۂ اسرار نیست　　یوسفِ من بہرِ ایں بازار نیست

[illegible]

۰۰) میں اس طرح آتا ہے:

و شردہ بثمن بخس دراھم معدودۃ ٥

[illegible]

[illegible] روپیوں میں بیچ ڈالا۔]

صفحہ ۷۰ میں یہ شعر آتا ہے:

یا ایہا الشہ زیاران قدیم　　[illegible]

سورۃ القصص (آیت ۲۹) میں ہے:

فلما قضیٰ موسی الاجل و سار باھلہ آنس من جانب

لاھلہ امکثوا انی انست نارا لعلی آتیکم منھا بخبر او جذوۃ من النار لعلکم تصطلون ○

پھر جب موسیٰ نے اپنی میعاد پوری کر دی اور اپنی بیوی کو لے کر چلا، طور کی طرف سے ایک آگ دیکھی، اپنی اہلیہ سے کہا، تم ٹھہرو، مجھے طور کی طرف سے ایک آگ نظر پڑی ہے، شاید میں وہاں سے تمہارے لیے کوئی خبر لاؤں، تمہارے لیے کوئی آگ کی چنگاری لاؤں، تم تاپو۔[1]

جنجوعہ کا شعر ہے:

پیکر ہستی ز اسرار خودی است پرتو ہستی بنی ز انوار خودی است

"رموز بے خودی" میں وحید الدین نے پروفیسر سلیم چشتی کے حوالے سے لکھا ہے کہ "قرآنی اپنے خود علامہ اقبال کی زبانی نقل کی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ یہ آیت (سورۃ المائدۃ، آیت ۱۰۵) استحکام خودی پر دال ہے:

[illegible]

[illegible]

خویشتن را چیں خودی بیدار کرد آشکارا عالمے پندار کرد

۱۔ "روزگار فقیر"، ۱/۱۷۹۔
علامہ اقبال ایک جگہ لکھتے ہیں:
[illegible] خودی) میں نے استعمال کیا ہے اس سے مراد [illegible] Individuality ہے
[illegible] (رسالہ "صحیفہ"، لاہور، بابت اکتوبر ۱۹۷۳ء، ص ۱۷۳)۔

ہمہ جہاں بوشیدہ اندر ذاتِ او شیر او پیداست از اثباتِ او

* * *

می کشد از قوتِ بازوے خویش تا شود آزاد از بروے خویش
خود فریبی ہائے او عینِ حیات ہمچو گل از خویش روئید عینِ حیات

خودی سے متعلق تشکیل خود علامہ اقبال نے ڈاکٹر نکلسن کی فرمائش پر مرتب کی تھی اور اپنے فلسفے کا ایک اجمالی خاکہ تیار کیا تھا جو ڈاکٹر موصوف نے "اسرار خودی" کے انگریزی ترجمے کے ساتھ شائع کیا۔

صفحہ ۱۲ میں یہ شعر ہے:

شعلہ ہائے او خلیل آسا سموم ۔۔۔ صد چراغ از یک شرارہ بر فروزد

مرد مومن کی آنکھ کا ذکر ہے۔ میں اس کی ہمہ گیر اسلام کے واقعات ترتیب کے ساتھ آئے ہیں۔ ۶۸ اور ۶۹ نمبر کی آیات ہیں:

قالوا حرقوہ و انصروا آلہتکم ان کنتم فعلین ۰ قلنا یٰنار کونی بردا و سلما علی ابراہیم ۰

[وہ بولے کہ اس (ابراہیم) کو جلا دو اور اپنے خداؤں کی مدد کرو اگر تمہیں کچھ کرنا ہے۔ ہم نے کہا اے آگ ٹھنڈی ہو جا سلامتی ابراہیم پر۔]

۔۔۔ حرارتِ یک شرارہ بر فروزد

حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو "تمہارے باپ کا دین" کہا گیا ہے۔ سورۃ الحج (آیت ۷۸) میں ہے:

ملۃ ابیکم ابراہیم [تمہارے باپ ابراہیم کا دین۔]

علامہ اقبال لکھتے ہیں کہ (میرے والد نے) فرمایا، "انسانیت کی جس معراج پر پہنچانا فطرت کا مقصود ہے اس کا ۔۔۔ کی صورت میں پیش کر دیا گیا ہے۔ حضرت آدم ۔۔۔ کے حضور ۔۔۔ کہ ۔۔۔ Muhammad ۔۔۔

اصول پر جاری رہا ۔۔۔ سفر اسراء کے ارشاد سے ہوا
فرمان کی تکمیل ہوتی رہی ، حتیٰ کہ "ہر مکمل ہو گیا اور
ہر باب نبوت بند ہو گیا ۔"[۲۲]

صفحہ ۱۳ میں ہے :

شعور خود کو سمجھنے کی ۔۔۔ ہے ۔

ہر چیز میں خود کو ۔۔۔ کی تلاش ہے ۔

سورۂ یٰسٓ (آیت ۳۶) میں ہے :

سبحٰن الذی خلق الازواج کلھا مما ۔۔۔ انفسھم
ومما لا یعلمون ○

پاک ہے اُسے جس نے سب کے جوڑے بنائے ، ان سے جو زمین
اگتی ہے اور خود ان کی جانوں سے اور ان چیزوں سے جن کی انہیں
خبر نہیں (یہ جوڑے ہر چیز کی تہ کے لیے ہیں) ۔

عقل کی جز پرستی کا ذکر سورۃ المؤمن (آیت ۸۳) میں ہے :

فلما جاءتھم رسلھم بالبینٰت فرحوا بما عندھم من العلم ○

جب ۔۔۔ (سکروں) کے پاس ۔۔۔ رسول واضح دلیلیں لے کر
آئے تو ۔۔۔ جو ان کے ۔۔۔ علم تھا اسی پر ۔۔۔

صفحہ ۱۶ میں شعر ہے :

زندگانی را بنا از مدعاست کاروانش را درا از مدعاست

وہ زندگی بے کار ہے جس میں آرزو نہ ہو ۔ بہت اور استقلال کے ساتھ
۔۔۔

واصبر علی ما اصابک ان ذلک من عزم الامور ○

۔۔۔ افتاد تجھ پر پڑے ۔ بے شک یہ

---

۲۲ ۔ بحوالہ رسالہ "فکر نظر" ، اسلام آباد ، اگست ۱۹۷۶ ،
ص ۱۱۹ ۔

بڑی ہمت کے کاموں میں سے ہے۔]

سورۂ آل عمران (آیت ۱۳۹) میں ہے:

[illegible]

مومن ہو۔]

صفحہ ۱۰۶ میں شعر ہے:

طاقتِ پرواز بخشد خاک را ۔۔۔ خضر باشد موسیٰ ادراک را

[illegible] بن جاتی ہے۔ سورۂ طٰہٰ (آیت ۶۸) میں ہے:

لا تخف انک انت الاعلیٰ ۝

[خوف نہ کر۔ بے شک تو ہی برتر (غالب) رہے گا۔]

[illegible] میں آتا ہے۔

صفحہ ۱۰۷ کا شعر ہے:

علم و فن را ۔۔۔ خیزانِ حیات ۔۔۔ علم و فن از خانہ زادانِ حیات

[illegible] زندگی کے لیے ضروری ہے):

رب زدنی علما [اے رب، بڑھا دے مجھے علم میں]۔

سورۃ البقرہ (آیت ۲۶۹) میں ہے:

[illegible] الحکمۃ فقد أوتی خیراً کثیراً ۝

[جس کو حکمت دی گئی تو (گویا) اسے دولت کثیر دی گئی۔]

صفحہ ۱۰۰ کا شعر ہے:

آں کہ بر امدادِ او رحمت گشاد ۔۔۔ مکہ را بمقامِ [illegible]

سورۂ یوسف (آیت ۹۲) میں ہے کہ یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں
کے لاعلمی میں کیے گئے ظلم کو معاف کر دیا تھا۔ [illegible] نے بھی انسان کی اس
فطرت کو مدنظر رکھتے ہوئے [illegible]

صفحہ ۲۲ میں ہے:

[illegible]

[illegible]

(آیات ۱۹ - ۲۰) میں ہے:

[illegible]

[illegible]

اسی صفحہ میں ہے:

[illegible]

سورۃ البقرہ (آیت ۳۰) میں ہے:

[illegible]

ما لا تعلمون ۝

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

آپاس آئی قیامت اور شق ہوگیا چاند۔]

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ مکہ کی درخواست پر معجزہ
کے دکھایا اور یہ واقعہ باہر والوں نے بھی مشاہدہ کیا۔

صفحہ ۲۹ میں ہے:

نعرہ زد اے قوم کذاب اشر بے خبر از یوم نحس مستمر

سورۃ القمر کی آیت ۱۹ ہے:

انا ارسلنا علیہم ریحاً صرصراً فی یوم نحس مستمر ۝

[بے شک ہم نے ان پر (قوم عاد پر) ایک سخت آندھی
اسی دن میں جس کی نحوست ان پر ہمیشہ کے لیے رہی۔]

اسی سورہ کی آیات ۲۵ - ۲۶ میں ہے:

من بین الکذاب الاشر ۝

[جانیں گے، کون تھا بڑا جھوٹا بڑائی مارنے والا۔]

صفحہ ۳۱ میں ہے:

افلاطون حکیم از گروہِ گوسفندان مرے

گفت سِرِّ زندگی در مردن است شمع را صد جلوہ از افسردن است

۳- صفحہ ۲۹ کا شعر ہے:

تخمِ چوں گردد جزوِ انتظام تخمہ اندیشی کند خود را تلف

سورہ البقرہ کی آیت ۳۸ سے اس شعر کا مضمون ماخوذ معلوم ہوتا
ہے۔ دیکھیں تفسیر مولانا محمود الحسنؒ۔

هوالذی خلق لکم ما فی الارض جمیعا ○

وہی ہے جس نے پیدا کیا تمہارے لیے جو کچھ زمین میں ہے سب

کا سب ۔

ہے ۔ انسان کے لیے پیدا کی گئی ہے تو اسے اس کے بارے میں

ہے ۔ ہاتھ توڑ کر بیٹھنا جائز نہیں ۔

کے ۔ ۔ ۔

[illegible]

صفحہ ۳۵ کا شعر ہے :

بر چہ باشد خوب و زیبا و جمیل در بیابان طلب ما را دلیل

قرآن سورۃ الکہف (آیت ۷) میں ہے :

انا جعلنا ما علی الارض زینۃ لہا لنبلوہم ایہم احسن عملا ○

[illegible]

صفحہ ۳۶ کا شعر ہے :

وائے قومے کز اجل گیرد برات شاعرش وا ہوسد از ذوق حیات

سورۃ الشعراء (آیات ۲۲۴ - ۲۲۶) میں ارشاد ہے :

والشعراء یتبعہم الغاوون ○ الم تر انہم فی کل واد [illegible]

[illegible]

اور شاعروں کی پیروی گمراہ کرتے ہیں ۔ کیا تم نے نہیں [illegible]
وہ ہر نالے میں سرگرداں پھرتے ہیں اور کہتے ہیں جو خود [illegible]
[illegible]

صفحہ ۳۱ میں یہ شعر آتا ہے :

خیز و از بار قرائض سرمتاب برخوری از سنت حسنہ النبی

سورۂ آل عمران (آیت ۱۴) میں ہے :

زین للناس حب الشہوات من النساء و البنین و القناطیر المقنطرۃ من الذہب و الفضۃ و الخیل المسومۃ و الانعام و الحرث ذلک متاع الحیوۃ الدنیا ج و اللہ عندہ حسن المآب ○

(ترجمہ) لوگوں کو عورتوں اور بیٹوں کی محبت اور سونے چاندی کے ڈھیر اور نشان کئے ہوئے گھوڑے اور مویشی اور کھیتی کی خواہش بڑی اچھی معلوم ہوتی ہے۔ یہ سب دنیا کی زندگی کا سامان ہے اور اللہ کے پاس اچھا ٹھکانا ہے۔

صفحہ ۳۲ میں ہے :

استیلائے ہوس و حرص بر مردم کشد و حب شہوات کہ از لوازم حیات است

سورۃ السجدۃ (آیات ۷ - ۸) میں ہے :

الذی احسن کل شیء خلقہ و بدا خلق الانسان من طین ○ ثم جعل نسلہ من سلالۃ من ماء مہین ○

(ترجمہ) جس نے جو چیز بنائی خوب بنائی اور انسان کی پیدائش کی ابتدا مٹی سے کی۔ پھر اس کی نسل ایک بے وقعت پانی کے خلاصے سے چلائی۔

صفحہ ۳۳ میں ہے۔ اس مضمون سے اس شعر کی صحیح ماخذ ہو۔

سورہ العنکبوت (آیت ۴۵) میں ہے :

ان الصلوٰۃ تنہیٰ عن الفحشاء و المنکر ط و لذکر اللہ اکبر ط واللہ یعلم ما تصنعون ○

(ترجمہ) بے شک نماز روکتی ہے بے حیائی اور بری بات سے اور بے شک اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے اور اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔

اس مضمون سے متعلق اسی صفحہ کا یہ شعر بھی ہے :

قاتل فحشا و بغی و منکر است

صفحہ ۳۰ میں یہ شعر ہے :

حلقۂ ما را نہ داری بند بند — بر طلسم خوف و خواہی شکست

سورۂ یونس کی آیت (۶۲) ہے :

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم و لا ہم یحزنون ○

[ترجمہ خواجہ عزیز الدین : سن رکھو، جو لوگ اللہ کی طرف ہیں نہ ڈر ہے ان پر اور نہ وہ غم کھائیں گے۔]

صفحہ ۳۲ میں شعر ہے :

می کند از ماسوی قطع نظر — می نہد ساطور بر حلق پسر

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسمٰعیل علیہ السلام کے حلق پر چھری رکھی۔ اس کی تفصیل سورۂ والصّٰفّٰت کی آیت ۱۰۳ میں ہے :

فلما اسلما و تلہ للجبین ○

[ترجمہ خواجہ عزیز الدین : حکم مانا دونوں نے حکم اللہ کا اور جھکایا (ابراہیم نے) اس کو ماتھے کے بل۔]

صفحہ ۴۳ میں ہے :

طاقتے سرمایۂ جمعیتے — واطۂ اوراق کتابے ملتے

سورۃ الانفال (آیت ۴۶) میں ہے :

[illegible] ولا تنازعوا فتفشلوا و تذہب ریحکم [illegible]
ان اللہ مع الصّٰبرین ○

[ترجمہ خواجہ عزیز الدین : اور اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسولؐ کی اور آپس میں نہ [illegible] ہو جاؤ تو زور جاتا رہے گی تمہاری [illegible] صبر کرو۔ بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔]

اسی صفحے میں یہ شعر ہے :

دل ز حق تنہا قوا محکم کند — زر قزاید اُلفتِ زر کم کند

سورۂ آل عمران کی آیت (۹۲) ہے :

[illegible]
فان اللہ بہ علیم ○

[illegible]
حضرت ۴۴ میں شعر ہے :

[illegible]

سورۂ طٰہٰ (آیت ۱۲۰) میں ہے :

[illegible]
لا یبلیٰ ○

[illegible]
ہے ہوئے خلد مدا جینے کا اور بادشاہی جو دست بود زمانہ سے محفوظ رہے۔

[illegible]

[illegible]

اسی صفحہ کا ایک شعر یہ ہے :

از رموز جزو و کل آگہ بود در جہاں قائم بامراللہ بود

[illegible] یت ۲۱) میں ہے :

[illegible]
و [illegible] ہوء الحساب ○

[illegible]

سورۃ الحج (آیت ۴۱) میں ہے :

[illegible]

[illegible] اختیار ہے آخر ہر کام کا۔]

صفحہ ۴۵ میں شعر آتا ہے :

خدا انسان را شیر و ہم [illegible] ہم سپاہی ہم سپہگر ہم امیر

سورۃ المائدہ (آیت ۱۹) میں ہے :

- - - قد جاء کم بشیر[a] و نذیر[b] واللہ علی کل شیء قدیر ۝

سو آ چکا تمہارے پاس خوشی اور ڈر سنانے والا اور اللہ ہر قادر ہے۔]

سورۃ البقرہ (آیت ۱۱۹) میں یہی ہے۔

انا ارسلنک بالحق بشیراً [illegible] - - -

[اور ہم نے آپ کو بھیجا حق بات لے کر، خوشی اور [illegible]

دوسرے مصرعے کا تعلق سورۃ [illegible] (آیت ۱۷۳) سے ہے

و ان جند نا لھم الغلبون ۝

اور بے شک ہمارا لشکر (اہل ایمان) ہی غالب آنے والا ہے۔

سورۃ الانفال کی آیت ۶۰ میں جنگی صفات سے متعلق ہے۔

[illegible] میں سورۃ آل [illegible]

واعدوا لھم ما استطعتم من [illegible]

[illegible] مصرعے کا تلمیح ماخذ [illegible]

و علم آدم الاسماء کلھا - - -

[illegible]

دوسرے مصرعے میں سورۂ بنی اسرائیل کی پہلی آیت کا اشارہ ہے:

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا
[illegible]

ہی ہے اُسے جو لے گیا بندے کو (حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم
کو) راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصا تک جس کے گرد و
[illegible]

[illegible]

اسی مصرعے میں مزید ہے:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اسی صفحے میں ہے :

از قمر او خیزد اندر گور تن مردہ جانہا چون صنوبر در چمن

سورۃ المائدہ (آیت ۱۱۰) میں ہے :

و اذ تخرج الموتی باذنی ۰

[حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کہنا کہ میرے حکم سے مردوں کو زندہ کرتا ہے ۔]

اس شعر کے بعد یہ شعر آتا ہے :

ذات او توجیہ ذات عالم است از جلال او نجات عالم است

[illegible]

[illegible]

[illegible]

صفحہ ۴۳ کا شعر ہے :

مرسلِ حق کرد نامش بوتراب حق یداللہ خواند در اُم الکتاب

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کرتے ہیں اور اللہ کا ہاتھ اُن کے ہاتھوں پر ہے۔]

[illegible]

صفحہ ۴۹ میں یہ شعر ہے :

آنکہ صاحب قلبِ سلیم زورِ خود را از مہماتِ عظیم

سورہ الشعراء (آیات ۸۸ - ۸۹) میں ہے :

یوم لا ینفع مالٌ ولا بنون ۝ الا من اتی اللہ بقلب سلیم

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اس کے بعد یہ شعر ہے :

چشم و گوش و لب کشا اے ہوشمند
گر نہ بینی راہِ حق بر من بخند

دراصل صوفیہ کے اس شعر ترمیم کی گئی ہے :

چشم و گوش و لب ببند اے ہوشمند
گر نہ بینی راز حق بر من بخند

[illegible] منکشف ہوتے ہیں ۔ علامہ اقبال نے صفحہ ۳۰ میں بھی اس شعر کو اس طرح نظم کیا ہے :

چشم بند و گوش بند و لب ببند تا رسد فکر تو بر چرخِ بلند

صفحہ ۵۲ میں یہ شعر ہے :

[illegible]

سورۃ المؤمنون (آیات ۱۲ - ۱۳) میں ہے :

و لقد خلقنا الانسان من سلٰلة من طین ۝ ثم جعلنٰه نطفة فی قرار مکین ۝

[اور ہم نے بنایا ہے آدمی چنی ہوئی مٹی سے ، پھر رکھا اس کو ایک جمے ٹھہراؤ میں ۔ ۔ ۔ ۔

صفحہ ۵۶ میں یہ شعر ہے :

لب با الماس در معدن زغال

سورۃ النور کی آیت (۳۵) اس طرح [illegible]

[illegible] نور السموات والارض [الله نور

کا شعر ہے :

لب وا از سجدۂ [illegible]

سورہ البقرہ کی آیت (۱۳۸) ہے :

[illegible]

[illegible] اور ہم
اسی کی بندگی پر ہیں ۔]

اسی صفحے میں ہے :

[illegible]

سورۃ البقرہ (آیت ۱۴۳) میں ہے :

[illegible]
الرسول علیکم شہیداً

[illegible] کو امت معتدل ، کہ [illegible] والا ۔]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سورۃ البقرہ (آیت ۲۱۶) میں ہے :

كتب عليكم القتال وهو كره لكم و عسىٰ ان تكرهوا شيئا و هو خير لكم و عسىٰ ان تحبوا شيئا و هو شر لكم و الله يعلم و انتم لا تعلمون ٥

[حکم جہاد تم پر فرض کیا گیا اور وہ تمہیں ناگوار ہے پھر عجب نہیں کہ تم کسی چیز کو ناگوار سمجھو اور وہ تمہارے حق میں بہتر ہو اور عجب نہیں کہ تم کسی چیز کو پسند کرو اور وہ تمہارے حق میں بری ہو اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ۔]

سورۃ الانبیاء (آیت ۳۵) میں یہی ہے :

[illegible]

سورۃ الاعراف کی آیات [illegible]

ان واقعات کا ذکر [illegible]

جیسے ... اُن سے ... کے ... تک ... کے ... کی ... کی ...
آیت ... میں لا أحب الآفلین ... سے ... جانے والے
مذکورہ واقعات کے سلسلے میں ہے۔

صفحہ ٦٨ میں یہ شعر ہے:

... آلِ ابراہیم ...

جب ابراہیم ... سے ... اسماعیل ... کی ...
والوں نے ... آگ میں پھینک دیا ... لا ... ،
میں ہے:

... اسلام ... سے ... بارگاہ
بردآ و سلماً علیٰ ابراہیم ٥

... کو جذبۂ درود ... کرتے ... کہ
کرتے ہو ... سے کہا ہے ... ٹیڑھی ... ذکر ...

صفحہ ٦٩ میں شعر ہے:

اے امینِ حکمتِ اُمّ الکتاب وحدتِ گم گشتہ خود بازیاب

سورۂ آل عمران (آیت ١٦٤) میں ہے:

... النسیم
... والحکمۃ و ان کانوا من
...
... سمجھا اُن میں رسول اُنہی
... سنوارتا ہے اُن کو اور سکھاتا
...

رزقِ خویش ز دستِ ما نصیب کردہ

[illegible] کی پہلی آیت اور [illegible] سے پہلی وحی اس [illegible]
ہوئی ہے:

اقرأ باسم ربك الذی خلق ○

[پڑھ اپنے رب کے نام سے، جس نے تخلیق فرمائی۔]

صفحہ ۵۷ میں شعر ہے:

[illegible]

سورۃ طٰہٰ (۲۰) میں ہے:

و انذرنا انهم شرون من [illegible]
الرحمٰن فیعرفی و اطیعوآ امری ○

[illegible]
راہ چلو اور مانو میری بات۔]

صفحہ [illegible] میں ہے:

[illegible]

[illegible] کی [illegible] ہے:

[illegible]

اسی صفحہ (۷۶) میں یہ شعر ہے:

[illegible]

سورۃ المؤمنون آیت ۵۲ میں ہے:

• ان هذه امتكم امة واحدة و انا ربكم فاتقون ○

اور بد لڑکی ہیں تمہارے دین کے ، سب ایک دن ہر اون سے
ہوں تمہارا رب ، سو مجھ سے ڈرتے رہو۔]

اس کے بعد ہے کہ پھر آپس میں پھوٹ ڈال لی۔

سورۃ الحجر (آیت ۹۰) ، سورۃ الانبیاء [illegible] سورۃ [illegible]
(آیت ۹۲) وغیرہ میں بھی ایسا مضمون آتا ہے۔

صفحہ ۸۷ کا آخری شعر ہے:

[illegible]

سورہ [illegible] کے [illegible] ہے۔ [illegible]
(آیت ۷۳) میں ہے:

[illegible]

[illegible]

[illegible]
مورتوں کو خدا ؟ میں دیکھتا ہوں تو [illegible]

صفحہ ۸۱ کا پہلا شعر ہے :

اے ترا حق خاتمِ اقوام کرد ہر تو ہر آغاز را انجام کرد

سورۃ الاحزاب (آیت ۴۰) میں ہے :

ما کان محمد ابا احدٍ من رجالکم و لٰکن رسول اللہ و خاتم النبیین ط و کان اللہ بکل شیءٍ علیماً ○

[illegible] جانتا ہے۔

[illegible] آخری نبی ہیں اور اس طرح اُن کی اُمت بھی آخری ہے۔

[illegible] اور سورۃ آل عمران (آیت ۱۱۰) میں جس [illegible] نیا ہے۔

صفحہ ۸۲ میں ہے :

سخت کوشیدہ مثالِ خنجر در جہاں
آبِ خود می گیرد از سنگِ گراں

سورۃ الانشراح (آیات ۵ - ۶) میں مکرر ارشاد ہے کہ :

فان مع العسر یسراً ○ ان مع العسر یسراً ○

جس نے مسکل کے سامنے آسان ہے۔ مسکل کے ۔ تے آسان ہے

سورۃ الرعد (آیت ١١) میں بھی ہے :

ان اللہ لایغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم ٥

بے شک اللہ پاک نہیں بدلتا کسی قوم کو جب تک وہ خود اپنے

کو نہ بدلیں ۔]

صفحہ ٨٦ کا شعر ہے :

فرد و قوم آئینۂ یک دیگر اند
سلک و گوہر ، کہکشاں و اختر اند

حضور نور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ۔

المؤمن مراۃ المؤمن ٥

ایک مومن دوسرے مومن کا آئینہ ہے ۔]

اور اسی شعر کے بعد یہ شعر آتا ہے :

ربط می گیرد ز ملت احترام ہست از افراد می یابد نظام

بہتر جماعت کے لیے ایک دوسرے کے ساتھ حق اور صبر کی تلقین ہے ۔

والعصر ٥ ان الانسان لفی خسر ٥ الا الذین آمنوا و عملوا
الصلحت و تواصوا بالحق و تواصوا بالصبر

ہے اس پر شاہد ہے کہ انسان بڑے خسارہ میں ہے
ہے اس میں تقید کیا حق (دین)

رہو اور ڈرتے رہو اللہ سے ، شاید تم مراد کو پہنچو ۔

ندعوا من دونہ الٰہاً لقد قلنا اذاً شططا ○

اُس کے سوا کسی معبود کو ۔ (اگر ایسا ہو تو) ہم نے بہت بیجا بات کہی ۔]

سورۃ الصف (آیت ۴) میں ارشاد ہے :

ان اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفاً کانھم بنیان مرصوص ○

[بے شک اللہ چاہتا ہے ان کو جو لڑتے ہیں اس کی راہ میں صف باندھ کر جیسے وہ دیوار ہیں سیسہ پلائی ہوئی ۔]

سورۃ آل عمران (آیت ۱۵۹) میں پختہ عزم اور ثابت قدمی کے لیے حکم ہے :

فاذا عزمت فتوکل علی اللہ ○

پس جب عزم کر لو تو پھر اللہ پر بھروسہ رکھو ۔

ہر حال اجتماعی زندگی کے لیے اتحاد اور مضبوطی پکڑ ۔۔۔ کی جگہ ہے ۔ مثلاً :

سورۂ آل عمران (آیت ۱۰۳) میں ارشاد آ ہے :

واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً و لا تفرقوا ۔۔۔ ○

اور مضبوط پکڑو اللہ کی رسی اور پھوٹ مت ڈالو ۔

سورۃ المائدہ (آیت ۲) میں ارشاد ہے :

[illegible]

[illegible]

سورۃ [illegible] (آیت ۹۳) میں ہے :

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱- اسی صفحے میں ہے : اسود از توحید احمر می شود - حجۃ الوداع کا خطبہ اس کے لیے دیکھیں -

نہیں مگر اللہ اکیلا دیاؤ والا۔]

صفحہ ۹۳ کا شعر ہے :

[illegible]

سورۃ الحج (آیت ۷۸) میں ہے :

ملة ابیکم ابراھیم ھو سمٰکم المسلمین ○

[illegible]

صفحہ ۹۳ کا ہی شعر ہے :

ساز نعمتہائے او اخوان شدیم
یک زبان و یک دل و یک جان شدیم

سورۂ آل عمران (آیت ۱۰۳) میں آتا ہے :

[illegible]

[اور مضبوط پکڑو اللہ کی رسی اور پھوٹ مت [illegible] نعمت اللہ کی اپنے اوپر۔ جب تھے تم آپس میں دشمن۔ [illegible] تمہارے دلوں میں۔ اب ہو گئے اس کی نعمت سے بھائی۔]

صفحہ ۹۳ کا شعر ہے :

مرگ را ساماں ز قطع آرزو ست زندگانی محکم از لا [illegible]

سورۃ الزمر (آیت ۵۳) میں ہے :

[illegible]

[آپ فرما دیں کہ اے میرے بندو، جنہوں نے زیادتی کی اپنی [illegible] نہ آس توڑو اللہ کی رحمت سے۔ بے شک اللہ بخشتا ہے سب [illegible] وہی ہے معاف کرنے والا مہربان۔]

سورۃ الحجر (آیت ۵۶) میں ابراہیم علیہ السلام کی زبان سے ہے:

قال و من یقنط من رحمۃ الا الضالون ○

[ابراہیم علیہ السلام نے کہا، اور کون اس سے مایوس ہوتا ہے اپنے رب کی رحمت سے؟ — مگر جو راہ بھٹکے ہیں۔]

صفحہ ۹۵ میں ہے:

[illegible]

سورۃ التوبۃ (آیت ۴۰) میں ہے:

[illegible]

اور مدد کو اُن کی بھیجیں وہ فوجیں کہ تم نے نہیں دیکھیں اور نیچے ڈالی بات کافروں کی۔ اور اللہ کی بات — اوپر ہے۔ اور اللہ زبردست ہے حکمت والا۔

[illegible]:

[illegible] از خیالِ بیش و کم آزاد شو

[illegible] اس خوبی سے تسلی دی ہے کہ (سورۃ الزمر، آیت ۳۶):

الیس اللہ بکاف عبدہ [کیا اللہ اپنے بندے کے لیے کافی نہیں ہے؟]

اسی صفحے (۹۵) کا شعر ہے:

قوتِ ایمان حیات افزاید ست ورد لاخوف علیہم باید ست

سورۂ یونس (آیت ۶۲) میں ہے :

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون ○

[سن رکھیں، جو لوگ اللہ کی حزب ہیں، نہ ہو گا ان پر کوئی
غم کھائیں گے۔]

اسی مضمون کی اور آیتیں بھی ہیں۔

اسی صفحے (۹۵) کا ایک اور شعر یہ ہے :

[illegible]

سورۂ طٰہٰ (آیت ۶۸) میں ہے :

قلنا لا تخف انک انت الاعلیٰ ○

[ہم نے کہا، تو نہ ڈر۔ بے شک تو ہی رہے گا اوپر۔]

سورۂ البقرہ (آیت ۱۵۰) میں بھی ہے :

[illegible]

صفحہ ۹۶ کا شعر ہے :

[illegible]

سورۃ الاحقاف (آیت ۱۳) میں ہے :

ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا فلا خوف علیہم ولا ہم
یحزنون ○

بے شک جنہوں نے کہا کہ رب ہمارا اللہ [illegible]
نہ ڈر ہے ان پر اور نہ وہ غم کھائیں گے۔

سورۃ الاحزاب (آیت ۱۹) میں ہے :

- فاذا جاء الخوف رایتہم ینظرون الیک تدور
اعینہم من الموت فاذا ذہب الخوف سلقوکم بالسنۃ حداد
اولئک لم یؤمنوا فاحبط اللہ اعمالہم وکان

پھر جب مرنے کا وقت آئے تو ہم انہیں دیکھو گے کہ بیمار طرف جھک
نظر کرتے ہیں کہ اُن کی آنکھیں گھوم رہی ہیں جیسے کسی پر موت چھائی
ہو۔ پھر جب مرنے کا وقت نکل جائے تو تمہیں طعنے دینے لگیں تیز زبانوں
سے مال غنیمت کے لالچ میں۔ یہ لوگ ایمان لائے ہی نہیں۔ اللہ نے اُن
کے عمل اکارت کر دیے اور یہ اللہ کو آسان ہے۔]

.. آیت جہاد کے سلسلے میں ہے جس میں منافقوں کے خوف کا
ذکر ہے۔

اور کے سحر کی وضاحت صفحہ ۹۹ کے آخری سطر سے ہوتی
ہے جہاں ہے:

خوفِ حق عنوانِ ایمان است و بس
خوفِ غیر از شرکِ پنہاں است و بس

سورۃ المائدہ (آیت ۶۹) میں ہے:

[illegible] امن [illegible] والیوم الآخر و عمل صالحا فلا خوف [illegible]
ولا هم یحزنون ○

[illegible] ایمان لائے اللہ پر اور پچھلے دن پر اور عمل کرے نیک،
[illegible] اور نہ وہ غم کھائیں گے۔

[illegible] کا پہلا سحر ہے:

تارکِ آلِ ابراہیمِ خلیل انبیا را نقشِ پائے او دلیل

[illegible] کے سلسلے میں دیکھیں صفحہ ۶۰۰ کے [illegible] کی تشریح۔

اسی صفحے کا شعر ہے:

آں خدائے لم یزل را آیتے داشت در دل آرزوئے اُمتے

سورۃ البقرہ (آیت ۱۲۸) میں ہے:

[illegible] و اجعلنا مسلمین لک و من ذریتنا أمة مسلمة لک و ارنا
مناسکنا و تب علینا انک انت التواب الرحیم ○

[ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہے) اے رب ہمارے اور ہم کو حکم بردار بنا اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک اُمت حکم بردار اپنی اور بتا ہم کو دستور حج کے اور ہم کو معاف کر۔ تو ہی ہے اصل معاف کرنے والا مہربان۔]

اسی صفحہ (۱۰۰) کا ایک شعر یہ ہے:

جوئے اشک از چشمِ بے خوابش چکید
تا پیامِ طیّرا بیتی شنید

سورۃ البقرہ (آیت ۱۲۵) میں ہے:

- - و عہدنا الی ابراہیم و اسمٰعیل ان طہّرا بیتی للطائفین والعٰکفین والرکع السجود ٥

[اور ہم نے ابراہیم اور اسمٰعیل کو تاکید کی کہ صاف رکھو میرا گھر واسطے طواف والوں کے اور اعتکاف والوں کے اور رکوع و سجود والوں کے۔]

اسی صفحے میں بیتر یہ شعر آتا ہے:

- - - -

صفحہ ۱۰۱ کا شعر ہے:

سورۃ البقرہ (آیت ۲۱۳) میں ہے:

سنانے والے۔]

سورۃ یونس (آیت ۱۹) میں ہے:

سورۃ الحج (آیت ۶۰) میں ہے:

صفحے میں ہے:

سورۃ الحج (آیت ۶۰) میں ہے:

صفحے میں ہے:

سورۃ الانبیاء (آیت ۱۰۷) میں ہے :

و ما ارسلنٰک الا رحمۃً للعلمین ○

[اور آپ کو ہم نے بھیجا تو رحمت بنا کر تمام جہانوں کے لیے ۔

اسی صفحے کا شعر ہے :

سورۃ الحدید (آیت ۲۵) میں ہے :

لقد ارسلنا رسلنا بالبینٰت و انزلنا معھم الکتٰب والمیزان لیقوم الناس بالقسط ج ۔ ۔ ۔

[ہم نے بھیجے ہیں اپنے رسول کھلے کھلے نشان دے کر اور اُتاری ان کے ساتھ کتاب اور ترازو کہ لوگ قائم رہیں انصاف پر ۔]

سورۂ ق (آیت ۱۶) میں دراصل اللہ پاک نے انسان سے اپنے قرب کا ذکر کیا ہے :

و نحن اقرب الیہ من حبل الورید ○

[اور ہم اس (انسان) سے نزدیک ہیں شاہ رگ سے زیادہ ۔]

صفحہ ۱۰۲ کا شعر ہے :

سورۃ الروم (آیت ۳۰) میں ہے :

فاقم وجھک للدین حنیفاً ط فطرت اللہ التی فطر الناس علیہا ط لا

[سو سیدھا رکھ اپنا منہ دین کی طرف یکسو ہو کر اللہ کی راہ جس پر لوگ ۔]

اسی صفحے کا شعر ہے :

بس حدیث ما شریعت خم کرد ۔۔۔ بر رسولِ حق ما رسالت ختم کرد

پہلے مصرعے میں سورہ المائدہ (آیت ۳) کی آیت کی تلمیح ہے کہ :

الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی ۔۔۔

آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل اور پورا کر دیا میں نے
احسان اپنا ۔

دوسرے مصرعے میں حدیث انسین (سورہ الاحزاب ، آیت ۴۰) کی تلمیح
ہے جس کا ذکر صفحہ ۱۰۱ کے شعر (اے ز ما دیں ختم ابواب کرد) کے ذیل
میں آ چکا ہے ۔

صفحہ ۱۰۰ کا شعر ہے :

مرسلان و انبیا آبائے او ۔۔۔ اکرم او نزدِ حق اتقائے او

سورۃ الحجرات کی آیت ۱۳ میں ہے :

۔۔۔ ان اکرمکم عنداللہ اتقکم ۔۔۔

بے شک اللہ کے نزدیک وہی عزت والا ہے جس کا تقویٰ بڑا ہے ۔

اسی صفحے میں ہے :

ترکیب امتیازات آمده ۔۔۔ در نہادِ او مساوات آمده

اس شعر میں صفحہ ۱۰۰ کے شعر از رنگ و بو ۔۔۔ کی تلمیح بھی ہے ۔

صفحہ ۱۰۰ کا شعر ہے :

محرمِ اسرارِ فرزندانِ او ۔۔۔ حجاز قالوا بلی یارانِ او

سورۃ الاعراف (آیت ۱۷۲) میں ہے :

۔۔۔ اخذ ربک من بنی آدم من ظہورہم ذریتہم و اشہدہم
علی انفسہم الست بربکم قالوا بلی شہدنا ان تقولوا یوم القیمۃ انا

کنا عن ھذا غٰفلین ○

اور اے محبوبؐ، یاد کرو جب تمہارے رب نے اولادِ آدم کی پشت سے اُن کی نسل نکالی اور اُنہیں خود ان پر گواہ کیا، کیا میں تمہارا رب نہیں؟ سب نے کہا، کیوں نہیں۔ ہم گواہ بنتے ہیں۔ یہ اس لیے کہ کہیں قیامت کے دن کہو کہ ہمیں اس کی خبر نہ تھی۔

صفحہ ۱۰۸ کا شعر ہے:

کس نمی پرسد کہ اے آوارہ حجاز ... سوئے کوفہ می روی یا سوئے شام

سورۃ البقرہ (آیت ۱۷۹) میں ہے:

ولکم فی القصاص حیٰوۃ یاولی الالباب لعلکم تتقون ○

[illegible]

اسی صفحے کا شعر ہے:

صدق را تابِ خاموشی نہ ماند ... آیۂ بالعدل والاحسان خواند

سورۃ النحل (آیت ۹۰) میں ارشاد ہے:

ان اللہ یأمر بالعدل والاحسان و ایتآی ذی [illegible]

[illegible]

صفحہ ۱۱۰ کا شعر ہے:

اللہ اللہ بائے بسم اللہ ... معنیٔ ذبحٌ عظیم آمد پدید

دراصل ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسمٰعیلؑ کی قربانی کی [illegible] ذکر ہے۔

سورہ الصّٰفّٰت (آیت ۱۰۷) میں آتا ہے:

وفدینٰہ بذبحٍ عظیم ○

درجے کا جو بہشت سے آیا تھا)۔]

علامہ اقبال نے اس آب کی خصوصیت بیان کرنے کے لیے اسے کی شہادت کے لیے یاد کیا ہے۔

اسی صفحے میں یہ شعر ہے:

[illegible]

یعنی جس [illegible] ہے [illegible]
اس کی [illegible] جاتے ہیں [illegible]
خاص الخاص ہے۔

صفحہ ۱۱۱ میں یہ شعر ہے:

[illegible]

سورہ النساء (آیت ۷۶) میں ہے:

[illegible]

[illegible]

[illegible] جنگ کرو۔ بے شک شیطان کا مکر کمزور ہوتا ہے۔]۳

[illegible]

[illegible] ہے داستانِ حرم
[illegible] ہے اسمٰعیلؑ

صفحہ ۱۱۳ کا شعر ہے :

سورۃ التوبہ کی (آیت ۲۰) ہے :

اسی صفحے میں ہے :

آں کہ در قرآں خدا او را ستود

سورہ المآئدہ (آیت ۶۷) میں ہے :

جنتے جستند در بطن القرار

۳- ہجرت سے متلق صفحہ ۱۱۳ میں نبی اشعار ہیں ۔ مثلاً

سورۂ ابراہیم کی آیات (۲۸-۲۹) ہیں :

الم تر الی الذین بدلوا نعمت اللہ کفراً و احلوا قومھم دارالبوار ٥
جھنم یصلونھا و بئس القرار ٥

کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ جنہوں نے [illegible] کے احسان کا
ناشکری (سے) دو اور اپنی قوم کو تباہی کے گھر میں دوزخ ہے،
داخل ہوں گے اس میں اور برا ٹھکانا ہے۔]

صفحہ ۱۱۸ کا شعر ہے :

گرچہ ملت ہم بمیرد مثل فرد از اجل فرماں پذیرد مثل فرد

سورۂ یونس (آیت ۴۹) میں ہے :

لکل امۃ جاء [illegible]
و لا یستقدمون ٥

[illegible] ایک وقت [illegible]
تو ٹال کریں ایک گھڑی نہ جلدی۔]

صفحہ ۱۱۹ کا شعر ہے :

[illegible]

سورۃ الاعراف (آیت ۱۷۲) میں ہے :

و اذ اخذ ربک من بنی آدم من ظھورھم ذریتھم و اشھدھم علیٰ
انفسھم ج الست بربکم ط قالوا بلیٰ ج شھدنا ---

[illegible] سے [illegible] ان کی پشت میں سے
[illegible] کرایا ان سے ان کی جان پر۔ کیا میں نہیں ہوں
رب تمہارا؟ بولے۔ البتہ، ہم قائل ہیں۔

صفحہ [illegible] کا شعر ہے :

از اجل ایں قوم بے پرواستے استوار از شحنۂ نزلنا ستے

سورۃ الحجر (آیت ۹) میں ارشاد ہے :

انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون ٥

[illegible] کہ ہم نے اُتاری ہے نصیحت (قرآن) اور ہم اس کے نگہبان ہیں۔

[illegible] قرآن پاک سے تعلق رکھتی ہے لیکن قرآن میں جس نوع کی استقامت عطا فرمائی ہے وہ مسلمان ہی

اسی بات کو فوراً آگے اقبال کہتے ہیں :

ذکر قائم از قیامِ ذاکر است　　از دوامِ او دوامِ ذاکر است

پھر یہ شعر آتا ہے :

تا خدا ان یطفؤا فرمودہ است　　[illegible]

سورۃ الصف (آیت ۸) میں ہے :

[illegible]
الکٰفرون ۝

[illegible] چاہتے ہیں کہ بجھائیں اللہ کی روشنی اپنے منہ سے [illegible]
کرتی ہے اپنی روشنی اور پڑے برا مانیں کافر۔

اسی صفحے (۱۱۶) میں ہے :

[illegible] ز نیامِ آرزو ہائے خفیہ

[illegible] ۱۲ میں ابراہیم علیہ السلام کی [illegible]
ہے۔ صفحہ ۱۰۰ کے شعر میں بھی اس تلمیح کو ملاحظہ فرمائیں۔

پھر اسی صفحے پر ہے :

ما کہ توحیدِ خدا را حجتیم　　حافظِ رمزِ کتاب و حکمتیم

سورۂ آل عمران (آیت ۱۶۴) اور سورۃ الجمعہ (آیت ۲) [illegible]
[illegible] کا ذکر صفحہ ۹ [illegible] اور [illegible]

صفحہ ۱۲۰ کا شعر ہے :

آنکہ ما را فطرت ابراہیمی است　　[illegible]

سورہ الحج کی آیت ۷۸ ملاحظہ ہو جس کا ذکر صفحہ ۹۲ - ۹۳ کے
اشعار کے ساتھ آ چکا ہے۔

اسی صفحے کا شعر ہے:

در جہاں بانگِ اذاں بود ست و ہست
ملتِ اسلامیاں جود ست و ہست

سورۂ آل عمران (آیت ۱۹) میں ہے:

ان الدین عند اللہ الاسلام ق و ما اختلف الذین اوتوا الکتٰب الا من ۴ بعد ما جاء ھم العلم بغیا بینھم ط و من یکفر بآیٰت اللہ فان اللہ سریع الحساب ○

[illegible]

اسی سورۂ آل عمران کی آیت ۸۵ میں ہے:

[illegible]

اور جو کوئی چاہے سوا اسلام کے [illegible] سو نہ ہوگا اور وہ آخرت میں خراب ہے۔

صفحہ ۱۲۱ میں شعر آتا ہے:

نسخۂ اسرار تکوینِ حیات بے ثبات از قوتش [illegible]

[illegible] سورۂ بنی اسرائیل (آیت ۹) میں ہے:

ان ھذا القرآن یھدی للتی ھی اقوم [illegible]
ویبشر المؤمنین الذین یعملون الصٰلحٰت ان لھم اجرا کبیرا ○

[illegible]

اسی صفحے (۱۲۱) میں ہے :

حرفِ او را ریب نے ، تبدیل نے آیہ اش شرمندۂ تاویل نے

سورۃ البقرہ کے شروع ہی میں ہے :

ذٰلک الکتٰب لاریب فیہ ۝ اس کتاب میں کوئی شک نہیں ہے ۔

اور سورۂ یونس (آیت ۶۴) میں ہے ۔

- - - لاتبدیل لکلمٰت اللہ ذٰلک ھو الفوز العظیم ۝

[انہیں بدلتیں اللہ کی باتیں ۔ یہی ہے بڑی مراد ۔]

صفحہ ۱۲۲ میں ہے :

نوعِ انساں را پیامِ آخریں حاملِ او رحمۃ للعالمین

- - - -

سورۃ المؤمنون کی آیتیں (۵۲ - ۵۳) ہیں :

وان ھذہ امتکم امۃ واحدۃ و انا ربکم فاتقون ۰ فتقطعوا
امرھم بینھم زبرا ط کل حزب بما لدیھم فرحون ۰

اور یہ لوگ ہیں تمہارے دین کے — سب ایک دین پر — اور میں
ہوں تمہارا رب — سو مجھ سے ڈرتے رہو — پھر پھوٹ کر کے یہ اپنا
کام ٹکڑے ٹکڑے — ہر فرقہ جو ان کے بیچ ہے اس پر ریجھ رہے ہیں —

یہ ایک پہلے مصرعے سے متعلق ہے اور دوسرے مصرعے میں سورۂ قمر کی
آیت ۶ کی طرف اشارہ ہے :

فتول عنھم ط یوم یدع الداع الی شیء نکر ۰

[سو تو ہٹ آ ان کی طرف سے جس دن بلانے والا بلائے گا ان
کو ایک بیگانی چیز کی (یعنی حساب کی) —]

اسی صفحے (۱۲۳) کا شعر ہے :

[illegible] کتاب [illegible]

[illegible] کتاب کے فضائل میں بہت سی آیات ہیں — سورۂ بنی اسرائیل
(آیت ۸۲) میں ہے :

و ننزل من القرآن ما ھو شفاء و رحمۃ للمؤمنین ۰

[اور ہم اتارتے ہیں قرآن میں سے جس سے اور رحمت ہے
مومنوں کے لیے —]

صفحہ ۱۲۴ کا شعر ہے :

[illegible] کہ این جمعیت است معنیٔ تقلید فطرت ملت است

سورۂ آلِ عمران (آیت ۱۰۳) میں ارشاد ہے :

[illegible] کہ فی صحیح [illegible]

[illegible] مضبوط پکڑو رسی اللہ کی سب مل کر، اور پھوٹ نہ ڈالو
[illegible] نعمت احسان اللہ کا اپنے اوپر، جب تھے تم آپس میں دشمن، پھر
اُس نے جوڑے دلوں میں تمہارے۔ اب ہو گئے اُس کے فضل سے بھائی۔

جمعیت اور وحدتِ ملت سے متعلق یہ آیت ہے جو "زادِ آخر" کی "[illegible]" سکھاتی ہے۔

اسی صفحے (۱۲۴) کے آخر میں ہے:

یکرب دردہ اگر جانِ بصیر — ملت از احوالِ ما پرسان گذر

(پانچ اشعار)

سورۃ البقرہ (آیت ۶۱) میں ہے:

--- و ضربت عليهم الذلة و المسكنة و باءو بغضب من الله ذلك
بانهم كفروا بايت الله و يقتلون النبيين بغير الحق ذلك بما
عصوا و كانوا يعتدون ٥

[اور ان پر خواری اور ناداری (اس کے وجہ سے) جم گئی
اور وہ اللہ کے غضب میں مبتلا ہوئے۔ یہ اس لئے
کہ وہ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے اور نبیوں کو حق کر کے۔
بلا اُن کی نافرمانیوں اور حد سے بڑھنے کا۔]

صفحہ ۱۲۶ کا شعر ہے:

ما بہ خاک و دلِ آگاہ دوست — اعتصامش کن کہ حبل اللہ اوست

اس شعر سے متعلق آیت پچھلے اشعار میں دی جا چکی ہے۔

صفحہ ۱۲۶ کا ہی شعر ہے:

[illegible] — [illegible]

سورۃ الجاثیہ (آیت ۱۸) میں ارشاد ہے:

ثم جعلناك على شريعة من الامر فاتبعها ولا تتبع اهواء الذين
لا يعلمون ٥

[illegible] ہم نے اس کام (دین) کی شریعت (عقیدہ و عمل) میں متعین کیا ہے
اسی راہ چلو اور نادانوں کی خواہشوں کا ساتھ نہ دو۔"

صفحہ ۱۲۷ کا شعر ہے:

اے کہ تجھ کو حکمت دیں دی گئی ہے ۔۔۔ تو کہ ہم نکتۂ شرع مبیں ہے

سورۃ بنی اسرائیل (آیت ۳۹) میں دین کو حکمت کہا گیا ہے:

ذالک مما اوحیٰ الیک ربک من الحکمۃ ۔۔۔

[illegible] باتوں کو ہم

اسی صفحے میں ہے:

[illegible] ۔۔۔ [illegible]

سورۃ النحل آیت ۳) اور سورۃ المدثر (آیت ۹) میں ہے:

۔۔۔ النبی جاھد الکفار و المنٰفقین واغلظ علیھم ۔۔۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] نے نیک کام کیا، مرد ہو یا عورت اور وہ مومن ہے تو ضرور
[illegible] کے بہتر کاموں پر جو وہ کرتے ہیں۔"

صفحہ ۱۲۹ کا شعر ہے :

ما را زبیں حرف حق گرداں قری ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

سورۂ فصلت (آیت ۴۴) میں ہے :

و لو جعلنٰہ قرآناً اعجمیاً لقالوا لولا فصلت آیاتہ ء اعجمی و
عربی ط قل ھو للذین آمنوا ھدًی و شفاء ط ۔ ۔ ۔

[اور اگر ہم اس کو کرتے قرآن عجمی کی زبان اور کہتے
کہ اس کی آیتیں کیوں نہ کھول کھول کر بیان کی گئیں
یعنی عربی میں کہ یہ سمجھ سکتے ، کیا کتاب عجمی اور نبی عربی
فرمانبردار کہ وہ (قرآن) ایمان والوں کے لیے ہدایت اور شفا ہے ۔]

عرب کی زبان کو قرآن میں عربی مبین کہا گیا ہے (النحل ۱۰۳ ،
الشعراء ۱۹۵) جس میں ہر بات تفصیل کر بیان کی گئی ہے ۔ سورۂ رعد
(آیت ۳۷) میں فرمایا :

وکذٰلک انزلنٰہ حکمًا عربیاً ط

[اور اسی طرح ہم نے اسے عربی حکم اُتارا ۔]

قرآن کو حکیم کہا گیا ہے جو عربی میں کیلی [illegible]

صفحہ ۱۳۱ کا شعر ہے :

غزنیانِ ملت بیضاء را ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ حافظانِ حکمت و رعناء را

سورۃ التوبہ (آیت ۲۰) میں ارشاد ہے :

[illegible] آمنوا و ھاجروا و جٰھدوا [illegible]
اعظم درجۃً عند اللہ و اولٰئک ھم الفائزون ۝

[جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور جہاد کیا اللہ کی
اپنے مالوں اور جانوں سے ، اُن کو بڑا درجہ ہے اللہ کے ہاں ۔
مراد کو پہنچے] ۔ (اگلے کی آیتوں میں ان مجاہدوں کے [illegible]

اسی صفحے (۱۳۱) کا شعر ہے :

ہم شہیدانے کہ دیں را حجت اند ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مثلِ انجم در فضائے ملت اند

سورۃ النساء (آیت ۶۹) میں ہے :

و من یطع اللہ و الرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین و الصدیقین و الشہداء و الصلحین و حسن اولئک رفیقا ○

[اور جو لوگ حکم میں چلتے ہیں اللہ کے اور رسولؐ کے، سو اُن کے ساتھ ہیں جن کو اللہ نے نوازا (یعنی وہ لوگ) نبی اور صدیق اور شہید اور نیک بخت ہیں اور خوب ہے اُن کی رفاقت۔]

سورۃ الحدید (آیت ۱۹) میں ہے :

و الذین آمنوا باللہ و رسلہ اولئک ہم الصدیقون و الشہداء عند ربہم لہم اجرہم و نورہم - - -

[اور جو لوگ ایمان لائے اللہ پر اور اُس کے رسولوں پر وہی ہیں صدیق اور شہید اپنے رب کے ہاں۔ اُن کے لیے ہے اُن کا ثواب اور اُن کا نور۔]

صفحہ ۱۳۲ کا شعر ہے :

[illegible] در جہاں است و آں نیز رحمت است

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ارشاد ہے :

و ما ارسلنٰک الا رحمۃً للعالمین (سورۃ الانبیاء، ۱۰۷)۔

[تو اُن کی اُمت بھی سراپا شفقت و رحمت ہونی چاہیے۔]

اسی کے آگے شعر ہے :

[illegible] رحمت او شدہ و خلائق متنعم

[illegible] اس والنضحیٰ اسمبر اور سی ہوگ جلد ۱ میں مذکور ہے۔

اور [illegible] آگیا ہے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے سورۃ القلم (آیت ۴) میں ارشاد ہے :

و انک لعلیٰ خلق عظیم ○

اور بے شک آپ کے اخلاق بڑی شان والے ہیں۔

صفحہ ۱۳۵ میں ہے:

قوم را رنگ و نسب از مرکزے روزگارش را دوام از مرکزے

یہاں کعبہ کے متعلق کہا گیا ہے جیسا کہ سورۃ المائدہ (آیت ۹۷) میں ہے:

جعل اللہ الکعبۃ البیت الحرام قیٰماً للناس۔۔۔۔

اللہ نے ادب والے گھر کو لوگوں کے قیام کا سبب کیا۔

اسی صفحے میں ہے:

در جہانِ جانِ اُمم جمعیت است در نگر سرِ حرم جمعیت است

صفحہ ۱۳۰ کے شعر کے ساتھ جمعیت سے متعلق آیت صفحہ ۱۲۹ پر آ چکی ہے۔

صفحہ ۱۳۶ کا شعر ہے:

عبرتے اے مسلمِ روشن ضمیر از مآلِ اُمتِ موسیٰ بگیر

جیسے صفحوں میں (عبرت از احوالِ اسرائیلیہ) سے متعلق آیت ملاحظہ فرمائیں۔

صفحہ ۱۳۹ کا شعر ہے:

می نہ دانی آیۂ اُم الکتاب اُمتِ عادل ترا آمد خطاب

سورۃ البقرہ کی آیت (۱۴۳) ہے:

وکذٰلک جعلنٰکم اُمۃً وسطاً لتکونوا شہداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شہیداً ط۔۔۔

اسی طرح کیا ہم نے تم کو اُمت عدل معتدل تاکہ تم ہو گواہ لوگوں پر اور رسول ہو تم پر گواہ۔

اسی صفحے (۱۳۹) کا شعر ہے :

اُمتے . ک از ہوای گفتار او شرحے رمزے ہ سورۃ النجم ا۔

سورۃ النجم کی آیت ۲ ہے :

و ما ینطق الہوی ٥

در حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم زبان وحی افشا بود الخ ہ ا ے ۔

اسی سورۃ کی آیت ۲ ہے :

ما ضل صاحبکم و ما غوی ٥

مکے ۔ ت ا ر ے صاحب صلی اللہ علیہ وسلم ۔ ر ۔ ے ۔ حلے ۔

صفحہ ۱۳۰ کا شعر ہے :

جنود ہ ر ۔ ی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ آ ۔ ر ت و ل ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

سورۃ المائدہ کی آیت ۳ ہے :

ہ ۔ ۔ ۔ ۔

صفحہ ۱۳۱ کا شعر ہے :

[illegible] بجو سبل از تیغ ماحل بہتر

سورۃ البقرہ کے شروع ہی میں :

[illegible]

صفحہ ۱۳۲ میں ہے :

[illegible]

مسلمان کی جملہ صلاحیتوں کو [illegible] بجائیے (یہ
۱۳) میں ملتا ہے :

[illegible]

[illegible] لقوم یتفکرون ٥

[illegible]

[illegible]

سورۂ صٰفّٰت (آیت ۷۰) میں بھی اسی طرح کا مضمون آیا ہے۔

صفحہ ۱۳۳ کا شعر ہے :

چشم خود بکشا و در اشیا نگر نکتہ زیر پردۂ سیما نگر

[illegible]

دی گئی ہے ، مثلاً سورۃ النحل (۸۹) میں ہے :

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہدایت اور رحمت اور بشارت مسلمانوں کے لیے۔

اسی صفحے (۱۴۳) میں ہے :

ترک مقصودِ خطابِ انظری ہم چرا ایں راہ چوں کوراں بری

قرآن پاک میں اکثر مقامات پر دیکھنے اور سمجھنے کا ذکر ملتا ہے۔ مثلاً سورۃ الروم (آیت ۵۰) میں ہے :

فانظر الیٰ آثر رحمت اللہ کیف یحی الارض بعد موتہا ط

[پس اللہ کی رحمت کے آثار دیکھو۔ کیونکر وہ زمین کو زندہ کرتا ہے اس کی موت کے بعد۔۔۔]

سورۂ یونس (آیت ۱۰۱) میں ہے :

قل انظروا ماذا فی السمٰوٰتِ والارض۔۔۔۔

[آپ فرما دیں کہ دیکھو کیا کچھ ہے آسمانوں میں اور زمین میں۔۔۔]

صفحہ ۱۴۴ کا آخری شعر ہے :

علم اشیا اعتبارِ آدم است حکمتِ اشیا حصارِ آدم است

'اسرارِ خودی' صفحہ ۴۵ میں اس آیت کا ذکر آ چکا ہے یعنی :

وعلم آدم الاسماء کلہا۔۔۔

اور اللہ تعالیٰ نے آدم کو تمام اشیا کے نام سکھائے۔

صفحہ ۱۴۷ میں ہے :

خود شناس آمد ز فیضِ سرگزشت

سورۂ [illegible] (آیت ۱۴۰) میں ہے :

[illegible] قرح فقد مس القوم قرح مثلہ و تلک الایام نداولہا بین الناس و لیعلم اللہ الذین آمنوا و یتخذ منکم شہداء واللہ لا یحب الظٰلمین ○

اگر نصیحت کرنی تکلیف پہنچی تو وہ لوگ بھی ویسی ہی تکلیف پا چکے ہیں اور یہ دن ہیں جن میں ہم نے لوگوں کے لیے باریکیاں رکھی ہیں اور اس لیے کہ اللہ پہچان کرا دے ایمان والوں کی اور تم میں سے کچھ لوگوں کو شہادت کا مرتبہ دے اور اللہ دوست نہیں رکھتا ظالموں کو۔]

زمانے کی تاریخ کا مطالعہ کرنے کا پیام ہے۔ اسی طرح سورۃ العصر بھی تاریخ کا مطالعہ کرنے کا درس دیتی ہے کہ:

والعصر ۝ ان الانسان لفی خسر ۝ الا الذین آمنوا و عملوا الصلحت و تواصوا بالحق و تواصوا بالصبر ۝

[زمانے کی تاریخ) کی قسم کہ (آدم) انسان تو ٹوٹا ہے مگر جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کیے اور جنہوں نے حق کی اور صبر کی تلقین کی۔]

حق کی پیروی کرنے کے لیے عمل اور صبر صالح کی ہدایت ہے اور جو حق کی پیروی کرنے سے رکے اور صبر کی تلقین کی ہے۔ اور اگر ایسا نہ کیا جائے گا تو خسران ہی خسران ہے:

اقبال نے (تاریخ کے متعلق) کہا (صفحہ ۱۳۷):

ایں ترا از خویشتن آگہ کند　　آشنائے کار و مرد رہ کند

اور اس کے بعد والے صفحہ ۱۳۸ میں بھی کہا ہے:

ضبط کن تاریخ را پایندہ شو　　از نفسہائے رمیدہ زندہ شو

صفحہ ۱۳۹ کا شعر ہے:

[illegible]　　حسن ذوق حسن را بیرون کند

سورۃ البقرہ (آیت ۱۸۷) میں ہے:

- - - ھن لباس لکم و انتم لباس لھن ط

[وہ پوشاک ہیں تمہاری اور تم پوشاک ہو ان کی۔]

صفحہ ۱۵۰ کا شعر ہے :

گفت آں شنوندہ حرف کُن فکاں زندہ از نے اسپ تا جاں

سورۂ یٰسٓ کی آیت ۸۲ میں ہے :

انما امرہ اذا ارادشیئا ان یقول لہ کن فیکون

اس کا حکم یہی ہے ۔ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرے تو اس کو
ہوجا ، وہ ہو جائے ۔]

دوسرے مصرعے میں مسجد کی نسبت ہے کہ جس ماں کے
قدموں میں ہے ۔

ع کہتے ہیں ماں کے پاؤں کے نیچے بہشت ہے

صفحہ ۱۵۲ کا شعر ہے :

[illegible]

والوں کے حق میں یہ آیت یادگار ہے :

و یطعمون الطعام علی حبہ مسکیناً و یتیماً و اسیراً ○

[illegible]

اور روٹیاں سامنے رکھی ہوئی
ایک روز اسیر کو (اُن کے مانگنے
سے افطار کر لیا ۔

صفحہ ۱۵۵ کا شعر ہے :

کودکِ ما چوں لب از شیرِ تو شست
لا الٰہ آموختی او را نخست

[illegible] اپنی ماں کا دودھ چھوڑتا ہے تو اس کی ماں اس کو لا الٰہ الا اللہ سکھاتی ہے - اسی لیے اللہ پاک نے اپنی عبادت کے ساتھ ہی والدین کے ساتھ نیکی کرنے کا حکم دیا ہے -

سورۃ بنی اسرائیل (آیت ۲۳) میں ہے :

و قضیٰ ربک الا تعبدوا الا ایاہ و بالوالدین احساناً - - -

اور تمہارے رب نے حکم فرمایا ہے کہ اس کے سوا کسی [illegible]
اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو -

صفحہ ۱۵۶ کا شعر ہے :

ہمتِ او کشتِ ملت را چو ابر ثانیِ اسلام و غار و بدر و ذبر

یہ شعر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل کے متعلق ہے -

[illegible] کے بارے میں جو آیت [illegible] اس کا معنی ارشاد ہے :

الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ اذ اخرجہ الذین کفروا ثانی اثنین اذ
[illegible] لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا فانزل اللہ سکینتہ
علیہ و ایدہ بجنود لم تروھا و جعل کلمۃ الذین کفروا السفلیٰ و کلمۃ اللہ
ھی العلیا واللہ عزیز حکیم ۝

[اگر تم محبوبؐ کی مدد نہ کرو تو بے شک اللہ نے اُن کی مدد فرمائی
جب کافروں کی شرارت سے انہیں باہر (ہجرت کے لیے) جانا ہوا ، صرف
دو جان سے ، جب وہ دونوں غار (ثور) میں تھے - جب اپنے دوست
(ابوبکرؓ) سے فرماتے تھے ، غم نہ کر بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے -
پھر اللہ نے اس پر اپنا سکینہ (قلبی اطمینان) اتارا اور [illegible]
[illegible] اور کافروں کی [illegible] ڈالی - اور
وہ بالا ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے -

صفحہ ۹۵ کے شعر کے ساتھ بھی یہ تلمیح آ چکی ہے -

صفحہ ۱۵۷ کا شعر ہے :

رنگ او برکن مثال او سوی در جہاں عکس جہاں او سوی

اس مصرعے میں سبغۃ اللہ (سورہ البقرہ ، آیت ۱۳۸) کا ذکر ہے جس کی تلمیح "اسرار خودی" کے صفحہ ۱۲ کے شعر میں بھی آ چکی ہے - دوسرے مصرعے میں اللہ نور السمٰوات و الارض (سورہ النور ، آیت ۳۵) کی تلمیح ہوئی ہے -

اسی صفحے میں ہے :

لذت ایماں فزاید در عمل مردہ آں ایماں کہ ناید در عمل

قرآن پاک میں بکثرت مقامات ایسے ہیں جہاں آمنوا کے ساتھ مع عملوا الصّٰلحٰت کا ذکر ہے -

صفحہ ۱۵۸ کا شعر ہے :

مسلم استی بے نیاز از غیر شو اہل عالم را سراپا خیر شو

پہلے مصرعے کی تلمیح سورۃ المؤمن (آیت ۶۰) میں ہے :

و قال ربکم ادعونی استجب لکم - - -

[اور تمہارے رب نے فرمایا کہ مجھ سے مانگو ، میں قبول کروں گا (میں دوں گا) -]

اس لیے غیر اللہ سے مانگنا مسلمان کی شان کے خلاف ہے -

اور دوسرے مصرعے سے معلوم ہوتا ہے کہ جب مسلمان کے لیے اللہ کے سوا کسی اور سے کچھ مانگنا بھی اہل عالم کے لیے خیر ہے - سورہ النحل (آیت ۹۵) میں ہے :

انما عند اللہ ھو خیر لکم ان کنتم تعلمون ○

[بے شک جو اللہ کے پاس ہے وہی خیر ہے تمہارے لیے اگر جانتے ہو -]

صفحہ ۱۶۰ کا شعر ہے :

بے تکبر در ما زاغ البصر سوے قوم خویش باز آید اگر

سورۃ النجم (آیت ۱۷) میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج شریف کے سلسلے میں ہے کہ آپ اللہ پاک کے بالکل قریب پہنچ گئے لیکن

ما زاغ البصر و ما طغیٰ ○

[(آپ کی) آنکھ نہ کسی طرف پھری ، نہ حد سے بڑھی ۔]

صفحہ ۱۶۱ کا شعر ہے :

از پیامِ مصطفیٰؐ آگاہ شو فارغ از ارباب دون اللہ شو

سورۂ آل عمران (آیت ۶۴) میں ہے :

قل یٰاھل الکتٰب تعالوا الیٰ کلمۃٍ سوآءٍ بیننا و بینکم الا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئاً ولا یتخذ بعضنا بعضاً ارباباً من دون اللہ ط فان تولوا فقولوا اشھدوا بانا مسلمون ○

[آپ فرما دیں ، اے کتاب والو ! آؤ ایک سیدھی بات ۔۔۔

اسی صفحے (۱۶۲) میں ہے :

ملتِ ما شاخِ ابراہیمی است شعلہ ما از خلیلِ ابراہیمی است

سورۂ حج کی ۷۸ آیت (۱۰۔۱) ہے جس کا ذکر اوپر آ چکا ہے :

ملۃ ابیکم ابراھیم ھو سمکم المسلمین [illegible] دین [illegible] -

صفحہ ۱۶۳ کا شعر ہے :

اُمتِ او مثلِ او نورِ حق است ہستیٔ ما از وجودش مشتق است

سورۃ المائدہ (آیات ۱۵ - ۱۶) میں ہے :

قد جاءکم من اللہ نورٌ و کتٰبٌ مبین ۝ یھدی بہ اللہ من [illegible] النور باذنہ و یھدیھم الیٰ صراطٍ مستقیم ۝

بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب ۔ اللہ اس سے [illegible] اللہ کی مرضی سے اندھیروں سے روشنی کی طرف لے جاتا ہے اپنے حکم سے [illegible]

صفحہ [illegible] ہے :

[illegible] ثم الاعلون تاجے بر سرش

سورۂ آل عمران (آیت ۱۳۹) میں ہے :

ولا تھنوا و لا تحزنوا و انتم الاعلون ان کنتم مؤمنین ۝

[illegible] سستی نہ کرو اور غم نہ کھاؤ ۔ تم ہی غالب آؤ گے اگر ایمان رکھتے ہو ۔

اسی صفحے (۱۶۴) میں ہے :

من کہ بارِ دو عالم دوشِ او بحر و بر پروردۂ آغوشِ او

سورہ الاحزاب کی آیت (۴۰) کی تلمیح ہے جس کا ذکر ''اسرار خودی'' کے صفحہ ۵۱ والے شعر میں آ چکا ہے۔

اسی صفحے (۱۶۴) میں ہے:

[illegible]

سورہ الفتح آیت ۲۹ میں حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کا ذکر ہے کہ:

محمد رسول اللہ و الذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم ۔۔۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور اُن کے ساتھی جو ہیں وہ کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں رحم دل۔

صفحہ ۱۶۵ میں شعر ہے:

[illegible]

سورۃ آل عمران (آیت ۱۵۹) میں ہے:

فبما رحمۃ من اللہ لنت لھم و لو کنت فظا غلیظ القلب لانفضوا من حولک ۔

اللہ کی رحمت کے سبب سے تم نرم دل ہو گئے ہو۔ اگر تم تند خو اور سخت دل ہوتے تو لوگ تمہارے پاس سے چلے جاتے۔

[illegible]

جس پر حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی۔ (یہ دعا ایک دعا بن گئی)۔

صفحہ ۱۶۶ میں ہے :

اے سبزۂ نو سیاب زندگی جلوداں ہے تیرے خواب میں زندگی

حضور نور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی وجہ سے انسانی زندگی کو مکمل رہبری حاصل ہوئی ۔

سورۃ المائدہ (آیت ۳) میں ہے :

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا ط

آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی اور میں نے تمہارے لئے دین اسلام ۔

اسی صفحہ میں ہے :

اے فروغ آب و گل از تو بروے کشت تو ۔۔۔ جلوہ و تب و تاب ہر سوئے تو

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ہی تمام روئے زمین کے لیے رسول ۔۔۔

سورۂ سبا (آیت ۲۸) میں ہے :

وما ارسلنٰک الا کآفۃ للناس بشیرا و نذیرا و لٰکن اکثر الناس لا یعلمون ۝

اور آپ کو جو بھیجا تو سارے لوگوں کے واسطے خوش اور ڈر سنانے کو ، لیکن بہت لوگ نہیں سمجھتے ۔]

۔۔۔ (آیت ۱۵۸) میں کچھ ایسا ہی مضمون آتا ہے ۔

صفحہ ۱۶۸ میں ہے :

اے فروغ صبح اعصار و دہور چشم تو سدۂ ما فی الصدور

۔۔۔ تک ہی دلوں کا حال جانتا ہے اور وہی ہے محبوب ۔۔۔ صلی اللہ علیہ وسلم کو بنا سکتا ہے ۔

سورۃ العنکبوت (آیت ۱۰) میں ہے :

او لیس اللہ باعلم بما فی صدور العٰلمین ٥

[illegible]

صفحہ ۱۷۰ میں ہے :

[illegible]

سورۃ الانبیاء (آیت ۱۰۷) میں ہے :

وما ارسلنٰک الا رحمۃً للعالمین ٥

[illegible]

پیامِ مشرق

(پہلی اشاعت ۱۹۲۳)

مسٹر ذر [illegible] اسلامی مشرق نے صدیوں کی نیند کے
[illegible] مگر اقوامِ مشرق کو محسوس کرنا چاہیے
[illegible] اس حوالے میں آسمی تمہ کا انقلاب مدتوں کہ سکی جس نے
[illegible] اس کی [illegible] ہر ملک میں انقلاب تو ہو اور کوئی نئی
[illegible] ہو سکتی جس تک [illegible] کا تعلق ہے مغربی السانوں
[illegible] میں مشکل ہے۔ شرق کا [illegible] ذہن، جس نے قرآن
[illegible] ہے، رنگ کے فرق اور اجتماعی دولتوں ہونے [illegible] ہے
[illegible] نے اپنے فارسی [illegible] میں [illegible] کر [illegible] رہنے کی
کوشش کی ہے۔"

(اقبال — دیباچہ "پیامِ مشرق")

پیامِ مشرق

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اب یہ دیکھیں گے اپنی نشانیاں آفاق میں اور اُن کی جانوں میں ،
حتیٰ کہ کھل جائے اُن پر کہ یہ ٹھیک ہے ۔]

صفحہ ۱۹ میں ہے :

گفت حکمت را خدا خیرِ کثیر ہر کجا ایں خیر را بینی بگیر

سورۃ البقرہ (آیت ۲۶۹) میں ہے :

یؤتی الحکمۃ من یشاء و من یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیراً کثیراً ط
و ما یذکر الا اولوا الالباب ٥

[وہ دیتا ہے حکمت (سمجھ) جس کو چاہے اور جس کو حکمت ملی
خیرِ کثیر ملی اور وہی سمجھیں جن کو عقل ہے ۔]

اسی صفحہ میں ہے :

مردِ حق ذات را بے پردہ دید رب زدنی از زمانِ او چکید

سورۂ 'طٰہٰ' (آیت ۱۱۴) میں یہ دعا آتی ہے :

رب زدنی علما ٥ [میرے رب مجھے علم زیادہ دے] ۔

اسی صفحہ میں ہے :

علم اشیا علمِ الاسماستے ہم عصا و ہم یدِ بیضاستے

سورۃ البقرہ (آیت ۳۱) میں ہے :

[illegible] اسماء کلہا ثم عرضہم علی الملٰئکۃ فقال انبئونی باسماء
ھؤلاء ان کنتم صٰدقین ٥

[illegible] اٰدم کو نام سارے ، پھر وہ دکھائے فرشتوں کو ،
[illegible] اگر ہو تم سچے ۔]

[illegible]

اسی صفحہ (۱۰۹) میں ہے :

علم و دولت نظمِ کارِ ملت است علم و دولت اعتبارِ ملت است

سورۃ الاعراف (آیت ۵۲) میں ہے :

و لقد جئنٰھم بکتٰب فصلنٰہ علی علم ھدی و رحمۃً لقوم یؤمنون ○

اور ہم نے اُن کو پہنچ دی ہے کتاب جو کھول کر ہم نے بیان کی ہے علم سے متعلق ، وہ ہدایت اور رحمت ہے ایمان والوں کے لیے ۔

اور سورۃ محمد (۳۸) میں ہے :

ھٰانتم ھٰؤلاء تدعون لتنفقوا فی سبیل اللہ فمنکم من یبخل و من یبخل فانما یبخل عن نفسہ ، واللہ الغنی و انتم الفقراء و ان تتولوا یستبدل قوماً غیرکم ثم لایکونوا امثالکم ○

اسنے ہو تم لوگ ، تم کو بلاتے ہیں کہ خرچ کرو اللہ کی راہ میں ۔ پھر تم میں کوئی ہے کہ بخل کرتا ہے اور جو کوئی بخل کرے تو بخل کرے گا خود کے لیے ۔ اور اللہ ہے بے نیاز ہے اور تم محتاج ہو ۔ اور اگر تم منہ پھیرو گے ۔ وہ بدل دے گا کوئی اور لوگ تم سے اور نہ ہوں گے تمہاری طرح کے ۔]

اس طرح بے شک علم اور مال دونوں ملت کے لیے ضروری ہوتے ۔

صفحہ ۲۰ میں شعر ہے :

[illegible] دے [illegible] تک [illegible]

سورۃ الحشر (آیت ۱۸) میں ہے :

یٰایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ ولتنظر نفسٌ ما قدمت لغدٍ ، [illegible] بما تعملون ○

اے [illegible] ڈرتے رہو اللہ سے اور چاہیے کہ دیکھے ہر شخص کہ کیا بھیجا ہے کل کے لیے ، اور ڈرتے رہو اللہ سے [illegible]

خیر ہے جو کرتے ہو۔]

یہاں غور و فکر اور محاسبہ کرنے کا حکم دیا ہے۔

اسی صفحہ (۲۰) میں شعر ہے:

ان بسمزدان دہ میری کردہ ۔۔۔ در سمرقندی فقیری کردہ ۔۔

سورۃ النور (آیت ۵۵) میں ہے:

وعد اللہ الذین آمنوا منکم و عملوا الصلحت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم و لیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم و لیبدلنھم من بعد خوفھم امنا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا و من کفر بعد ذلک فاولئک ھم الفسقون ۝

[تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کئے ان سے خدا وعدہ کرتا ہے کہ ان کو ضرور زمین میں خلافت دے گا جس طرح ان سے پہلوں کو دی تھی اور جس دین کو ان کے لئے پسند فرمایا ہے اسے ان کے لئے مستحکم و متمکن کر دے گا اور خوف کے بعد ان کو امن بخشے گا وہ میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں بنائیں گے اور جو اس کے بعد ناشکری کرے تو وہی فاسق ہیں۔]

[illegible] ہے جس سے ایک شہنشاہ بھی معمولی انسان کی طرح [illegible] زندگی بسر کر سکتا ہے۔

[illegible] میں ہے:

آں غنی مصطفیٰؐ سامان اوست
بوریا و گوشۂ دامان اوست

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو جس رسول اللہ [illegible] سورۃ اللیل (آیات ۱۷ - ۲۱) میں اُن کے متعلق ہے:

و سیجنبہا الاتقی ۝ الذی یؤتی مالہ یتزکی ۝ و ما لاحد عندہ من نعمۃ تجزی ۝ الا ابتغاء وجہ ربہ الاعلی ۝ و لسوف یرضی ۝

اور (دوزخ کی آگ کو) اس سے بہت دور رکھا جائے گا جو بڑا پرہیزگار ہے۔ جو اپنا مال دیتا ہے کہ ستھرا ہو اور کسی کا اس پر کچھ احسان نہیں جس کا بدلہ دیا جائے۔ وہ صرف اپنے رب کی رضا چاہتا ہے جو سب سے بلند ہے اور بے شک قریب ہے کہ وہ راضی ہو جائے۔

حضرت عثمانی علی تفسیر وسیم نے حاشیہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔

صفحہ ۲۵ میں ہے:

سپہر ز اوج ز ہر وجود اسب نیاز اہل نہاد پست فرو مایہ
یعنی کہ از مہر فلک تاب بسیائے سحر خالق مجود است

[اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے اور تمام مخلوق اس کی محتاج ہے۔

سورۂ فاطر (آیت ۱۵) میں ہے:

یاایہا الناس انتم الفقراء الی اللہ واللہ ہو الغنی الحمید ۝

[اے لوگو! تم سب کے سب اللہ کی طرف اور اللہ وہی ہے سب سے خوبیوں والا۔]

آسمانوں اور زمین میں جو چیز ہے وہ سب کی سب اللہ کی تسبیح کرتی ہے۔ ایسی آیتیں متعدد ہیں۔

سورۂ جمعہ (آیت ۱) میں ہے:

یسبح للہ ما فی السموات وما فی الارض الملک القدوس العزیز الحکیم

[اللہ کی تسبیح کرتا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے کی جو بادشاہ، پاک ذات، زبردست، حکمت والا ہے۔]

اور سورۃ الحج (آیت ۱۸) میں ہے:

الم تر ان اللہ یسجد لہ من فی السموات ومن فی الارض والشمس والقمر والنجوم والجبال والشجر والدواب

[کیا وہ نہیں دیکھتے کہ اللہ کی مخلوق کرتے ہیں جو کوئی آسمان میں ہے اور جو کوئی زمین میں ہے اور سورج اور چاند تارے اور پہاڑ اور درخت اور جانور اور بہت آدمی ؟]

صفحہ ۲۶ میں ہے :

بہ برگ لالہ رنگ آمیزی حسن — بجانِ بے بلا گرمی خشن
گر ایں خاکدان را وا شگافی — دروں نگری خدا زاری حسن

یہ کہ ہی ہر چیز میں شعور و انا کی حلاوت کشف کرتا ہے۔

سورۃ الواقعہ (آیت ۶۲) میں ہے :

ولقد علمتم النشاۃ الاولیٰ فلولا تذکرون ○

[اور تم نے تک تو جان چکے ہو پہلی نشاۃ (اٹھان) ، پھر کیوں نہیں سوچتے ؟]

سورۂ ہود (آیت ۶۱) میں ہے :

ہو انشاکم من الارض واستعمرکم فیہا ○

[اسی نے اٹھایا تم کو زمین سے اور بسایا تم کو اس میں۔]

صفحہ ۱۳۷ میں اپنے اور زمانے کی صلاحیت پر جزم سے رائے دی ہے۔

صفحہ ۲۷ میں شعر ہے :

بر آید آرزو یا بر نیاید — شہید سوز و ساز آرزویم

سورۃ البقرہ (آیت ۳۶) میں ہے :

[ہم نے کہا تم سب اتر جاؤ یہاں سے تم کو ایک دوسرے کا دشمن رہنا ہے اور تمہارا ٹھکانہ زمین میں ہے اور برتنا ہے ایک وقت تک۔]

اس مضمون سے جس سے آپ نے اپنی رائے دی ہے وہاں سے ان کو مدد ملی اور یہ سے وہ اپنے آپ کو ۔ اس میں ایک

تمہارا، دوسرے کا دشمن ہے اور تمہیں ایک وقت تک زمین میں ٹھہرنا اور برتنا ہے۔]

اس آیت میں "متاع الی حین" سے "سرزمینِ آرزو" کی طرف اشارہ ہے۔

صفحہ ۲۸ میں شعر ہے:

[illegible]

سورۃ الرعد (آیت ۱۱) میں ہے:

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم ط

[بے شک اللہ نہیں بدلتا کسی قوم کی حالت کو جب تک وہ نہ بدلیں جو کچھ ان کے دلوں میں ہے۔]

صفحہ ۲۸ ہی میں ہے:

[illegible]

سورۂ یونس (آیت ۴) میں ہے:

[illegible]

بے شک وہی اللہ ہے، پھر فنا کے بعد دوبارہ [illegible] اس کو جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے تاکہ وہ بدلہ دے [illegible] انصاف کے ساتھ۔

اچھے کام انصاف ہی سے ممکن ہیں، [illegible] اس لئے ہی "حریت" اس کے نام کے ساتھ جوڑی گئی۔

سورہ الانعام (آیت ۱۶۶) میں ہے:

[illegible]

وہی ہے جس نے تمہیں خلیفہ الارض و رفع بعضکم فوق بعض درجٰت لیبلوکم فی ما اٰتٰکم ط

[اور وہی ہے جس نے زمین میں تمہیں نائب کیا اور تم میں ایک

دوسرے پر ترجیح بلندی دی کہ تمہیں آزمائے اُس چیز میں جو تمہیں عطا کی۔]

صفحہ ۲۹ کا شعر ہے:

یکے خود را بسوزِ خویشتن سوز طوافِ آں و ایں بیگانہ تا کے

دوسروں کی خوبی سے خود کو جلانا چاہیے اور اپنی جنت صلاحیتوں کو بروئے کار لانا چاہیے۔ انسان جیسا کہ مذکور ہے اور اُس کی فطرت فطرتِ الٰہی کے مطابق ہے۔

سورۃ الروم (آیت ۳۰) میں ہے:

[اللہ کی تراش وہی ہے جس پر تراشا لوگوں کو۔ اللہ کی تخلیق میں کوئی تبدیلی نہیں۔]

جو [illegible] حالات اور حقائق پر قابو پائے اور دوسروں کا محتاج نہ بنے۔

صفحہ ۲۹ میں ہے:

[illegible]

حضور نور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذہانت کا [illegible] (آیت ۱۹۵) میں ہے:

[illegible]

اس [illegible] ہے کہ [illegible] اُن کو نور اور [illegible] سے [illegible] ان کے گرد ہے۔

صفحہ ۳۰ میں ہے:

[illegible]

تُنے سوئی نہ آتش کہ دارد ز خاکِ من جہانِ دیگرے ساخت

دنیا کو اللہ پاک نے کیسا "زیبا تر" بنایا ہے۔

سورۃ البقرہ (آیت ۱۶۴) میں ہے:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

لوگوں کا تزکیہ فرمائے اور کتاب (قرآن) اور حکمت سکھائے۔

اسی صفحہ (۳۰) میں ہے:

یزداں بروز محشر لرزیدن گیرد — فریاد زندگی تاب شرر بیارد
لیکن کرفتہ رنجی تو نو لودیم — ہم از آدمی پائندہ تر بود

تفسیر کے بقول بے شک انسان سے زندہ مضبوط ہوتے ہیں۔ سورۃ النساء (آیت ۲۸) میں ہے:

وخلق الانسان ضعیفا اور انسان خاب گیا کمزور۔

لیکن یہ کمزوری ضعف انسان کو ہے۔ سورۃ بنی اسرائیل (آیت ۷۰) میں ہے:

ولقد کرمنا بنی آدم وحملنھم فی البر والبحر ورزقنھم من الطیبت وفضلنھم علی کثیر ممن خلقنا تفضیلا o

ہم نے بنی آدم کو عزت دی اور ان کو خشکی اور تری میں سواری دی اور ان کو روزی دی اچھی چیزوں سے اور ان کو اپنی بہت سی مخلوقات پر جن کو ہم نے پیدا کیا ہے۔

علامہ اقبالؒ نے اس مقام پر انسان کی مضبوطی اور پختگی کی مثال دی ہے۔ انسان بھی مضبوط اور مستحکم ہے لیکن انسان اُن کے مقابلے میں کمزور ہے، ورنہ حقیقت میں کافر تو اس دن مٹی ہی ہونے کی آرزو کرے گا۔

سورۃ النباء کی آخری آیت ہے:

ویقول الکفر یلیتنی کنت ترابا o

اور کہے گا کافر کاش میں مٹی ہوتا (کہ جہنم میں گرفتار نہ ہوتا)۔

اسی صفحہ میں ہے:

زیں بیش مگو اے اختر صبح — مگزار از خوابِ ما بیزار رہی

ست از نا آگہی گم کردہ راہم

سورۃ النحل (آیت ۷۸) میں ہے :

واللہ اخرجکم من بطون امہٰتکم لا تعلمون شیئا و جعل لکم السمع والابصار والافئدۃ لعلکم تشکرون ٥

[اور اللہ نے تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹ سے (اس حالت میں) نکالا کہ تم کچھ نہیں جانتے تھے اور تمہارے لئے کان، آنکھیں اور دل بنائے تاکہ تم شکر کرو۔]

سورۂ ابراہیم (آیت ۳۲ - ۳۴) میں بھی مختلف چیزوں کی تخلیق اور انسان پر انعامات کا ذکر ہے۔

صفحہ ۳۲ کا شعر ہے :

مسلمان را حرفے است در دل
کہ رومی در ز جاں جبریل امیں است
بآں حرفے کہ از سوز است خالی
ندانی سرمہ او سرمہ چیں است

[مسلمان کے دل میں ایک حرف ہے کہ رومی تو کیا جبریل امیں بھی اس سے جلتے ہیں۔ اس حرف سے جو سوز سے خالی ہے، تو نہیں جانتا کہ اس کا سرمہ چین کا سرمہ ہے۔]

اس سے قبل صفحہ ۳۱ پر مشرکین کے رویے کا ذکر کر کے یہ فرمایا (سورۃ الانعام، آیت ۸۰) :

و وجہت وجہی للذی فطر السمٰوٰت و الارض حنیفا و ما انا من المشرکین ٥

[اے کہ میں نے اپنا رخ اسی کی طرف کیا جس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا ہے اور میں ایک طرف کا ہو کر اور میں نہیں شرک کرنے والوں میں سے ہوں۔]

یعنی ہر طرف سے کٹ کر صرف اللہ کے آگے سر جھکانا مسلمان کا مسلک ہے۔

اسی صفحہ (۳۲) میں ہے :

دمادم آرزو با آفرینی
مگر کارے نداری اے دل، اے دل!

[تو پاک خود ہمہ وقت مصروف کار ہے۔]

سورۃ الرحمٰن (آیت ۲۹) میں ہے :

کل یوم ھو فی شان ۔ ۔ ۔ ہر دن ایک معجزے میں ہے ۔

جب اللہ ہر دن مصروفِ کار ہے تو اس کے لئے ایک جگہ ۔ ۔ ۔ بے کار بیٹھنا خود اس کے منصب کے منافی ہے ۔

صفحہ ۳۳ میں ہے :

رہے در سینۂ انجم کشائی ۔ ۔ ۔ ولے از خویشتن آسمانی

یکے برخود کشا حیرت دانہ جسمے ۔ ۔ ۔ کہ از زیرِ زمیں تا آسمانی

سورۃ الذّٰریٰت (آیات ۲۰ - ۲۱) میں ارشاد ہے :

و فی الارض آیٰت للموقنین ۔ ۔ ۔ و فی انفسکم ۔ ۔ ۔

اور زمین میں یقین رکھنے والوں کے لئے ۔ ۔ ۔ اندر (بھی) ۔ کیا تم کو سوجھ نہیں ؟]

گویا انسان اپنے باطن کو دیکھے اور اپنی ۔ ۔ ۔

اسی صفحہ (۳۳) کا شعر ہے :

بر آور ہرچہ اندر سینہ داری ۔ ۔ ۔ سرودے ، نالۂ ، آہے ، فغانے

سکوت اور جمود کو دور کر کے زندگی اور حرکت و تپش دیتا ہے ۔

سورۃ الانفال (آیت ۴۲) میں ہے :

لیھلک من ھلک عن بینۃ و یحییٰ من حی عن بینۃ ۔

[تاکہ جسے ہلاک ہونا ہے اتمامِ حجت کے بعد ہلاک ۔ ۔ ۔ زندہ رہنا ہے وہ بھی دلائل و براہین کے ساتھ زندہ رہے ۔]

صفحہ ۳۳ ہی میں ہے :

بمیری گر بہ تن جانے نہ داری ۔ ۔ ۔ وگر جانے دہی ۔ ۔ ۔

عمل کرنے والا شخص مرتا نہیں ہے ۔ انسانی زندگی بے مقصد ۔ ۔ ۔

سورۃ الدخان (آیت ۳۸) میں ہے :

و ما خلقنا السمٰوات والارض و ما بینھما لٰعبین ○

[illegible] کے درمیان ہے ، کھیل کے طور پر ۔]

صفحہ ۳۴ کا شعر ہے :

من آں پروانہ را پروانہ ۔۔

کہ جانش سخت کوش و شعلہ نوش است

[illegible]

اور اچھے عمل ہی کے لیے انسان کو پیدا کیا گیا ہے ۔

سورۃ الملک (آیت ۲) میں ہے :

[illegible]

اعمل عملا ○

[illegible] ذات ہے جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تم کو [illegible] میں کون اچھے عمل کرنے والا ہے ، اور وہ غالب بخشنے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] (آیت ۱۲۷) میں ہے :

[illegible] البیت و اسمٰعیل ○

[illegible] و اسمٰعیل ۔

سورہ مائدہ (آیت ۹۷) میں ہے :

جعل اللہ الکعبۃ البیت الحرام قیاما للناس ۔۔۔۔

اللہ نے ادب والے گھر کعبہ کو لوگوں کے لیے قائم کیا ۔

صفحہ ۳۶ میں ہے :

[illegible]

اللہ پاک کی مرضی کے بغیر کچھ نہیں ہوتا ۔

سورۃ البقرہ (آیت ۱۵۴) میں ہے :

ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ امواتٌ بل احیاءٌ ولکن لا تشعرون ○

اور مت کہو جو اللہ کی راہ میں مارے جائیں کہ وہ مردے ہیں ۔ بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم کو خبر نہیں ۔

صفحہ ۳۶ ہی کا شعر ہے :

[illegible]

[illegible]

سورۃ النجم (آیت ۸) میں ہے :

فکان قاب قوسین او ادنیٰ ○

اپنے رہ گیا قوس دو کمانوں کے فاصلہ بلکہ اس سے بھی نزدیک ۔

اسی سورہ کے بعد کی آیات نمبر ۱۸ تک ملاحظہ ہوں ۔

صفحہ ۳۶ کا شعر ہے :

اگر امروز تو [illegible]

سکوت اور جمود چھوڑنے کے لیے کہا گیا ہے جس کے لیے اوپر صفحات ۳۰ - ۳۱ - ۳۲ کے اشعار کی آیتیں ملاحظہ ہوں -

صفحہ ۳۷ ہی کا شعر ہے :

دل از ذوقِ پیش دل بود لیکن چو یک دم از پیش افتاد ۔ ۔ ۔

اوپر والے شعر کا مضمون دیکھیں جو سکوت اور جمود کے خلاف ہے -

صفحہ ۳۹ میں ہے :

من ایں مے چوں مغانِ دور پیشیں
ز چشمِ مستِ ساقی وام کردم

دوسرا مصرع عراقی کے مصرع کی ترمیم ہے : ع

ز چشمِ مستِ ساقی وام کردند

صفحہ ۴۰ میں ہے :

دلِ در جستجوئے آدمے زن خدا ہم در تلاشِ ما ۔ ۔ ۔ ۔

[illegible] کہ اللہ نے [illegible] آدم (انسان)
کے [illegible] انسان کے مسابق میں [illegible] کہا تھا :

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible] :

[illegible] بگے جوئے و بگے بن و بگے باش

"قل ھو اللہ احد" کا بنی یہاں متحد ہے۔ خلکم من نفس واحدہ (حٰمٓ، ۱۱) کلکم لنفس امۃ واحدہ (البقرہ، ۲۱۳) ان ھذہ امتکم امۃ واحدہ (الانبیاء، ۹۲) وغیرہ کا یہی پیام ہے۔

اسی صفحہ (۴۱) میں ہے:

[illegible]

حیف در چشم تو آید سخن از مسلم و ہند
تو ندانی کہ مسلمان ز کجا و ہندی کجا
دو نمی خندد از شاخ گل صد برگ
ہمہ از یک نسیم متعلق آبی دیگر

[illegible]

حرفِ حق گوید و از گفتہ خود دل نہ بندد — ہمہ تن تیر نمرود و خلیلؑ است

"بانگِ درا" میں بھی ہے:

بے خطر کود پڑا آتشِ نمرود میں عشق
عقل ہے محوِ تماشائے لبِ بام ابھی

[illegible]

(آیت ۱۰۳) میں ہے:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

انسان کے خلیے میں اللہ کی روح پھونکی گئی ہے۔ اس سے اُسے بھی بقا حاصل ہو سکتی ہے۔

صفحہ ۴۴ میں ہے:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سورۃ البقرہ (آیت ۲۹) میں ہے:

ھوالذی خلق لکم ما فی الارض جمیعاً ٥

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بنی اسرائیل (آیت ۲۳) میں اللہ پاک کی عبادت کے ساتھ ہی [illegible] حقوق کا حکم اتا ہے۔ یہ حقوق ایک واجب ادا ہیں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

واتقو... واسمعوا ... سکرۃ (انشقاق ، آیت ۸۰) ۔

یہی اوصاف اللہ کے نائب اور خلیفہ میں بھی ہونے چاہئیں ۔

صفحہ ۳۵ ہی میں ہے :

... مختارہ ... والی ... محمود ... کہ ... زندگی ... اسلامی

سورۃ الانبیاء (آیت ۳۵) میں ہے :

کل نفس ذائقۃ الموت ونبلوکم بالشر والخیر فتنۃ والینا ترجعون ۔

ہر نفس آخر حکیمی ہے دوں اور یہ ہے کہ ہم تمہیں برائی اور بھلائی سے آزمائش کریں اور پھر تم ہماری طرف لوٹائے جاؤ گے ۔

سورۃ الاعلیٰ (آیت ۳) میں ہے :

والذی قدر فھدی ۝ [اور وہ جس نے مقدر کیا پھر ہدایت دی ۔

تقدیر تو ہے لیکن ہدایت بھی ہے ۔

اسی صفحہ (۳۵) میں ہے :

من از ذوقِ سفر آنگونہ مستم
کہ منزل پیشِ من جز سنگِ رہ نیست

مقصد کے حصول سے زیادہ مسلسل کوشش اور جد و جہد ...
مقصد ... چاہیے ... زندگی ... ہے کہ ... پیش ... جس ...
اور نتیجہ اللہ کے سپرد ہے ، یہی اصل توکل ہے ۔

سورۃ آل عمران (آیت ۱۵۹) میں ہے :

فاذا عزمت فتوکل علی اللہ ان اللہ یحب المتوکلین ۔

[illegible] کے لیے [illegible] بنائی گئی ہے اور اُسی نے ہر چیز کی تقدیر و قیمت مقرر کی ہے۔

سورۃ البقرہ (آیت ۲۹) میں ہے:

ھوالذی خلق لکم ما فی الارض جمیعاً ○

[وہی ہے جس نے تمھارے لیے جو کچھ زمین میں ہے سب کا سب پیدا کیا۔]

پھر سورۃ الاعراف (آیت ۱۰) میں ہے:

ولقد مکنکم فی الارض و جعلنا لکم فیھا معایش ؕ قلیلاً ما تشکرون ؕ

[اور یہ ہے کہ ہم نے تمھیں زمین میں رہنے اور تصرف کرنے کے لیے جگہ دی اور اس میں تمھارے لیے زندگی کے سامان مہیا کیے۔ تم بہت کم شکر کرتے ہو۔]

[illegible] کے سامان [illegible] جو [illegible] [illegible]

قسم [illegible] احسان [illegible]

[illegible] ۷۸ [illegible]:

[illegible] کہ می داند چشم بلبلان چیست

سورۃ البقرہ (آیت ۱۱۵) میں ہے:

[illegible] والمغرب [illegible] [illegible]

[illegible] اللہ ہی کے لیے مشرق اور مغرب ہے۔ پس تم جدھر بھی رخ [illegible] خدا کی ذات ہے۔ بے شک اللہ گنجائش والا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] والارض (سورۃ النور، آیت ۳۵) کے علاوہ سورۃ [illegible] (آیت ۳۹) اور سورۂ ص (آیت ۲۷) ملاحظہ ہو جن کی آیت ہے:

فاذا سویتہ و نفخت فیہ من روحی فقعوا لہ ساجدین ۝

[پھر جب ٹھیک کردوں اس کو اور پھونک دوں اس میں اپنی روح
تو گر پڑیو اس کے سجدے میں۔]

جزو کا تعلق کل سے ہے۔

صفحہ ۳۹ میں ہے:

صاحب دلے ایں نکتہ آموخت ز سوز جانہ حیات جاوید

سجدات کے متعلق ... اور دلوں کو ایک سمت ایک جگہ متوجہ
کرنے سے بہتر ہے۔

سورۂ آل عمران (آیت ۱۳۹) میں ہے:

ولا تہنوا ولا تحزنوا و انتم الاعلون ان کنتم مومنین ۝

[اور نہ سست ہارو اور نہ غم کرو ... تم ہی غالب رہو گے
مومن رہے۔]

صفحہ ۳۹ ہی کا شعر ہے:

حریمش آفتاب و ماہ و انجم ... نشیمن ... کنند

ہر جگہ اللہ کا جلوہ موجود ہے اور ہر جگہ ... کرتے ہے
افسوس کہ انسان انسان ہو کر اسے ... کرتا۔

قرآنِ پاک میں متعدد مقامات پر ہے ... کہتے ہے
مثلاً سورۃ الحشر (آیت ۲۴) میں ہے:

یسبح للہ ما فی السموٰت والارض و ھو العزیز الحکیم ۝

[اس کی تسبیح کرتی ہر وہ چیز جو آسمانوں اور ... ہے
ہے غالب، حکمت والا۔

صفحہ ۴۰ میں ہے:

... تا بہ انجم صد جہاں بود ... است
... چوں بخود نگریستم من ... ام

سورۃ الذاریٰت (آیات ۲۰ - ۲۱) میں ہے :

[illegible]

پھیلا دے زمین کے لئے زمین میں خدا کی نشانیاں
ہیں اور خود تمہارے نفس میں ہیں، کیا تم نہیں دیکھتے ؟

صفحہ ۵۰ ہی میں ہے :

بیا ے خود مزن زنجیر تقدیر تو ایں گنبد گردان رہے بست

صفحہ ۴۳ والی آیت (سورۃ الاعلیٰ ، ۳) ملاحظہ ہو -

صفحہ ۵۱ میں ہے :

[illegible]

سورۃ الاعراف (آیت ۵۴) میں ہے :

[illegible]

بامرہ ط الا لہ الخلق والامر ط تبارک اللہ رب العلمین ○

[illegible]

صفحہ ۵۲ پر ہے :

تمسخر کنند : ہو برما حرام است کہ ما پروردۂ یک نعمتیم

سورۃ الحجرات (آیت ۱۲) میں ہے :

صفحہ ۵۳ پر ہے :

کانے کان ، دل لگا کر (متوجہ ہو کر) ۔

صفحہ ۵۴ پر ہے :

ز شاخ نخی خار و خی را درون او نہ کل بیدا نہ خار

اصل چیز عمل ہے ۔

سورۃ العصر ہے :

والعصر ۝ ان الانسان لفی خسر ۝ الا الذین
حق و تواصو بالصبر

[زمانے کی قسم! بے شک انسان بڑے خسارے میں ہے، مگر جو یقین لائے اور نیک عمل کیے اور آپس میں حق کی تلقین کی اور صبر کی]۔

صفحہ ۵۴ میں ہے:

[illegible]

زندگی کا راز ہے کہ پیہم آگے بڑھا جائے تاکہ ہر وقت عمل کے لیے بے قرار رہا جائے۔

سورۃ الانعام (آیت ۱۶۶) میں ہے:

وھو الذی جعلکم خلٰئف الارض ورفع بعضکم فوق بعض درجٰت لیبلوکم فی ما اٰتٰکم ط

اور وہی ہے جس نے زمین میں تمہیں نائب کیا اور تم میں ایک دوسرے پر درجوں بلندی دی کہ تمہیں آزمائے ان میں جو تمہیں عطا کی

[illegible] خلیفہ اسی لیے بنایا ہے کہ وہ اپنے مقصد کے مطابق عمل پیہم کرتے۔

صفحہ ۵۵ میں ہے:

[illegible]

صفحہ ۵۸ میں ہے:

یا اے عشق اے رمز دل ما — یا اے کشت ما، اے حاصل ما
کہن گشتہ ایں خاکی نہاداں — دگر آدم بنا کن از گل ما

سورۃ الحج (آیت ۳۲) میں ہے:

ومن یعظم شعٰئر اللہ فانہا من تقوی القلوب ٥

[اور جو اللہ کی نشانیوں کا احترام کرے یہ اس کے دل کی پرہیزگاری سے ہے]۔

شوق دراصل ضمیر کے اُس احساس کا نام ہے جس کی [illegible]
خدا کے حکم کے مطابق عمل کرنے کی [illegible] اور اُس کی خواہش سے
شدید شوق پیدا ہوتی ہے۔ گویا تقویٰ جو اقبال کی نظر میں [illegible]
اجتماعی حسن ہے جو پہلے دل سے تعلق رکھتی ہے، [illegible]
سے [illegible] ہے جو انسان کو [illegible]
آمادہ کرتی ہے۔

صفحہ ۵۶ کا شعر ہے:

[illegible]

صفحہ ۵۳ کی آیت ملاحظہ ہو۔

صفحہ ۵۷ میں ہے:

[illegible]

سورۂ لقمٰن (آیت ۲۰) میں ہے:

[illegible]

[illegible]

آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے [illegible]
اور چھپی۔

اسی لیے بحر و بر، زمین و آسمان تمام کو تسخیر کرنا انسان کے [illegible]

صفحہ ۵۶ ہی میں ہے:

جاں بنم چو بر دل دیدہ نندم کہ جام دیگر است و دیگرے مے

[illegible]
بڑی آگہی ہے۔ صفحہ ۵۵ - ۵۷ کی آیات ملاحظہ ہوں۔

صفحہ ۵۸ میں ہے :

[illegible]

سکے ، [illegible]

[illegible] سورۂ آل عمران (آیت ۱۸۵) اور سورۃ الحدید (آیت ۲۰) میں ہے :

وما الحیٰوۃ الدنیا الا متاع الغرور ○

[اور دنیا کی زندگی تو یہی ہے جس دغا (دھوکا) والی ۔]

اسی لیے عقبیٰ میں یہ دنیا محض "تصویر" نظر آئی ۔

صفحہ ۵۹ میں ہے :

[illegible] براہِ دیگراں رفتن عذاب است

[illegible] گناہے ہم اگر باشد ثواب است

[illegible] و خود اپنے لیے کوئی راہ متعین نہ کرنی

[illegible]

[illegible]

[illegible] :

[illegible]

[illegible]

[illegible]

علامہ اقبال ایک مکتوب میں لکھتے ہیں :

"۔۔۔ اس [خودی] سے مراد تشخصِ ذاتی یا احساسِ نفس ہے۔ انگریزی لفظ Indiv duality کا یہ ترجمہ ہے۔ ہماری زبان میں اس مفہوم کو ادا کرنے کے لیے، جہاں تک مجھے علم ہے، کوئی ایسا لفظ نہیں جو شعر میں کام دے سکے۔ شخصیت، تعین وغیرہ ایسے الفاظ ہیں جن کا یہ مفہوم ہے۔ مگر یہ دونوں الفاظ شعر کے لیے موزوں نہیں۔ ۔۔۔ بیخود بھی ایسے ہی الفاظ ہیں۔۔۔"[1]

صفحہ ۳۳ کی آیات ملاحظہ ہوں۔

صفحہ ۶۱ میں ہے :

دلا رمزِ حیات از سنبلہ و نسرین مپرس — حقیقت در مجازش سے مجو سے
زخاکِ تیرہ می روید و لیکن — دمیدن در شعاعِ آفتاب است

سورۃ الجاثیہ (آیات ۳ - ۵) میں ہے :

ان فی السمٰوٰت والارض لآیٰت للمؤمنین ۔۔۔ فی اختلاف الیل والنہار ۔۔۔ لقوم یعقلون ۝

بے شک آسمانوں میں اور زمین میں نشانیاں ہیں ایمان والوں کے لیے ۔۔۔ اور بدلنے میں رات اور دن کے ۔۔۔ نشانیاں ہیں اُن کے لیے جو ۔۔۔

صفحہ ۶۳ میں ہے :

۱۔ "صحیفہ"، لاہور، شمارہ ۶۵، ص ۱۷۳۔

انسان عمل کے لیے جہت سے جہان رکیب ہے اور ہر مقصد سے دوسرے مقصد کی طرف دوڑتا ہے۔

سورۃ الرحمٰن (آیت ۲۹) میں ہے:

کل یوم ھو فی شان ۔ ہر آن ہر دن ایک دھندے میں ہے۔

جب خدا ہر وقت مصروف عمل ہے تو اس کے نائب کے لیے اسی طرح مصروف عمل رہنا ضروری ہے۔ ایک سورۃ الروم آیت ۳۰ ہے:

فطرت اللہ التی فطر الناس علیہا ۝

[اللہ کی تراش وہی ہے جس پر تراشا لوگوں کو۔]

صفحہ ۶۳ میں ہے:

جہانے یک غم زار و زبونے ۔۔۔ بہ دامانش ز سار آویختے
بچشم ہر چہ ہست و بود و باشد ۔۔۔ دمے از روزگار آرزوئے

دامن جھٹکنے اور اٹھنے کی طرف اشارہ ہے۔ صفحہ ۶۰ کی آیت دیکھیں۔

صفحہ ۶۴ کا شعر ہے:

دوام ما ز سوز ناتمام است ۔۔۔ چو ماہی جز تپش بر ما حرام است

اس کے لیے بھی صفحہ ۶۰ کی آیت دیکھیں۔

اسی صفحہ پر ہے:

حکیماں گرچہ حد بیکر شکستند ۔۔۔ مقیم موسمات بود و ہستند
بنوز افرشتہ و یزداں بگیرند ۔۔۔ بنوز آدم بفتراکے نہ دستند

[حکیم ہر چیز کو شکل نہیں پہچانتا انسان کی خفتہ صلاحیتوں کو فرشتے اور یزدان نہیں سمجھتا۔ صفحہ ۲۸ کی آیت دیکھیں۔]

صفحہ ۶۵ میں ہے:

ہزاراں سال با فطرت نشستم ۔۔۔ باو پیوستم و از خود گسستم
ولیکن سر گذشت این دو حرف ست ۔۔۔ تراشیدم ، پرستیدم ، شکستم

علامہ اقبال ایک خط میں لکھتے ہیں :

"ہمارے صوفیہ کی کتابوں میں اس امر پر ایک عجیب و غریب بحث مرجوع ہے کہ گلستان اچھا ہے یا پیوستن ، اور صوفی اس میں مختلف ہے ۔ سلامی تصوف کا دار و مدار گلستن پر ہے ۔ حقیقی وجود پیوستن یا فنا پر ۔ ۔ ۔ ۔"[۲]

فطرت نے مجھے یہ آلہ دیا ہے ، مجھے اپنے پیچھے ۔ ۔ ۔ ۔

سورۃ الروم (آیت ۱۱) میں ہے :

اللہ یبدؤ الخلق ثم یعیدہ' ثم الیہ ترجعون ○

اللہ خلق کی ابتدا کرتا ہے ، پھر اُس کو دہرائے گا ، پھر اُسی کی طرف پھیر جاؤ گے ۔]

صفحہ ۶۶ میں ہے :

دروغم جلوۂ افکار ایں چیست ! ۔ ۔ ۔

سب اللہ ہی کے ہیں اور جو لوگ اللہ کو چھوڑ کر دوسرے شرکا کی عبادت کر رہے ہیں، کس چیز کا اتباع کر رہے ہیں، محض بے سند خیال کا اتباع کر رہے ہیں اور محض قیاسی باتیں کر رہے ہیں۔"

اسی صفحہ (۶۶) میں ہے:

دلا دریوزۂ ہمت ز کے
سبق خود را بر افروز از دم خویش

دوسروں کی محتاجی سے دور رہنا چاہیے اور اپنے خدا کے تخیل سے اپنے اندر قوت پیدا کرنا چاہیے۔

سورۂ ہود (۱۰۱) میں ہے:

و ما ظلمنٰھم و لٰکن ظلموا انفسھم فما اغنت عنھم آلھتھم الی
یدعون من دون اللہ من شیء لما جاء امر ربک و ما زادوھم
غیر تتبیب ۝

ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا لیکن انہوں نے خود ہی اپنے اوپر
ظلم کیا۔ ان کے وہ معبود جن کو وہ خدا کو چھوڑ کر پوجتے تھے،
ان کے کچھ کام نہ آ سکے جب آپ کے رب کا حکم آ پہنچا اور انہوں
نے ان کو تباہی کے سوا کچھ نہ دیا۔

صفحہ ۶۸ کا شعر ہے:

ہر خبر داری، خبر شو از دم ایست
کہ دل در سینۂ او زندہ و تابندہ دست

سورۂ الشعراء (آیات ۸۸ - ۸۹) میں ہے:

یوم لا ینفع مال ولا بنون ۝ الا من اتی اللہ بقلب سلیم ۝

جس دن کہ نہ مال کام آئے گا اور نہ اولاد مگر جو اللہ کے پاس
ایسا دل لے کر آئے گا جو ہر طرح سے سلامت ہو گا۔

صفحہ ۶۹ میں ہے:

ہر دمے منزلِ دوست نشانِ راہ از ریگِ روان گیر

سورۃ الحدید (آیت ۴) میں ہے :

و ھو معکم اینما کنتم ٥

[اور وہ تمہارے ساتھ ہے جہاں کہیں تم ہو۔]

اور سورۂ فصلت (آیت ۵۴) میں ہے :

الا انہ' بکل شیء محیط' ٥

[یاد رکھو، بے شک وہ احاطہ کیے ہوئے ہے ہر شے کو۔]

صفحہ ۶۹ ہی میں ہے :

ضمیر کن فکاں غیر از تو کس نیست
نشان بے نشاں غیر از تو کس نیست

سورۃ البقرہ (آیت ۲۹) میں ہے۔

ھو الذی خلق لکم ما فی الارض جمیعاً ٥

[وہی ذات ہے جس نے تمہارے لیے پیدا کیا جو کچھ زمین میں ہے سب کا سب۔]

صفحہ ۱۰۱ میں ہے :

دل از نور خرد کردم غنا گیر خرد را ہر غبار [illegible]

سورۃ الزمر (آیت ۲۲) میں ہے :

افمن شرح اللہ صدرہ' للاسلام فھو علی نور [illegible]
من قسیۃ قلوبھم من ذکر اللہ ط اولئک فی ضلل [illegible]

[سو جس شخص کا سینہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لیے کھول دیا ہے
تو وہ پروردگار کے نور پر ہے، کیا وہ شخص اور
جن سے جن لوگوں کے دل خدا کے ذکر سے متاثر نہیں ہوتے ان کے
بڑی خرابی ہے۔ یہ لوگ کھلی گمراہی میں ہیں۔]

صفحہ ۳۷ کا شعر ہے :

ز شاخِ آرزو بر خوردہ ام من
بہ رازِ زندگی پے بردہ ام من

اقبال نے آرزو اور عمل کی تعلیم دی ہے۔

سورۃ الانعام (آیت ۱۶۴) میں ہے :

ولا تکسب کل نفسٍ الا علیہا ○

اور جو شخص جو کوئی عمل کرتا ہے وہ اُسی پر رہتا ہے۔

سورۃ العنکبوت (آیت ۶) میں ہے :

ومن جاھد فانما یجاھد لنفسہٖ ط

اور جو شخص محنت کرتا ہے وہ اپنے ہی لیے محنت کرتا ہے۔

صفحہ ۳۷ میں ہے :

زیک من نہ راہم آستی خویش
بہ دریاے کہ موجش بے نہنگ است

یعنی جس جگہ مسجود کا سایہ نہیں ہے وہاں میں نہیں جاتا۔

صفحہ ۳۷ کے اس شعر میں :

بنوز اندر ضمیرِ روزگار است

صفحہ ۳۸ (بند ۱۰) میں ہے :

یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ ولتنظر نفسٌ ما قدمت لغدٍ ۔ ۔ ۔ ۔

[اے ایمان والو اللہ سے ڈرتے رہو اور ہر شخص دیکھتا بھالتا کرے کہ کل کے واسطے اُس نے کیا بھیجا ہے۔]

صفحہ ۵۷ میں ہے :

د ہرواڑ آ و شاہینی ؎ بناموز دلاور دانہ د خساک ہ کے ۔

سورۃ الروم (آیت ۳۰) میں ہے :

فاقم وجہک للدین حنیفا ؕ فطرت اللہ التی فطر الناس علیہا ۔

[اس یک سو ہو کر اپنا رخ اُس دین کی طرف رکھیے ۔ اللہ کی بنائی ہوئی فطرت کا اتباع کیجیے جس پر اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو پیدا کیا ہے (بلندی اور رفعت یہی دین سکھاتا ہے) ۔]

صفحہ ۶۷ کا شعر ہے :

نفس ۔ ۔ ۔ ولیکن جاں ندارد کسے کو مرگِ دیگر دل نہ بندد

صفحہ ۶۰ کی آیت دیکھیں ۔

صفحہ ۶۰ میں ہے :

ولے چشمِ از دروں خود نہ بندی
کہ درجانِ تو چیزے دیدنی ہست

صفحہ ۶۰ کی آیت دیکھیں ۔

صفحہ ۶۰ میں ہے :

۔ ۔ ۔

صفحہ ۷۸ ہی میں ہے :

بنوز از بند آب و گل نہ رستی ۔۔۔ بہ گوئی زندہ و افتانم من
من اول آدم بے رنگ و بویم ۔۔۔ ازل تا ابد زمان و زمانیم من

سورۃ الحجرات (آیت ۱۳) میں ہے :

یٰایھا الناس انا خلقنٰکم من ذکر و انثیٰ و جعلنٰکم شعوبا و
قبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم ط ان اللہ علیم خبیر ٥

اے لوگو ، ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا
ہے اور تم کو مختلف قومیں اور مختلف خاندان بنایا ، تاکہ ایک دوسرے
کو شناخت کر سکو ۔ اللہ کے نزدیک تم میں بڑا صرف وہ ہے جو سب سے
زیادہ پرہیزگار ہو ۔ اللہ خوب جاننے والا پورا خبردار ہے ۔

صفحہ ۹۷ کا شعر ہے :

مرا عشق سخن در چکر کرد ۔۔۔ عنصر را در بست دگر کرد

[illegible]

صفحہ [illegible] میں ہے :

[illegible]
مسئلہ ارتقاء زیر بحث آیا ہے
مسٹر لوزیڈ کے صاحب نظریے پیدا شد

سورۃ الذاریٰت (آیت ۵۶) میں ہے :

وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون ٥

[illegible]

[illegible] اس لیے وہ غیر اللہ کو خاطر میں نہیں لاتا ۔ ایمان اور عمل صالح پر
کاربند ہوتا ہے ، صاحب نظر ہوتا ہے ۔

سورۃ الذاریٰت (آیات ۲۰ - ۲۱) میں ارشاد ہے :

و فی الارض آیٰت للموقنین ۝ و فی انفسکم ط افلا تبصرون

[اور زمین میں نشانیاں ہیں یقین لانے والوں کے لیے اور خود تمہارے اندر۔ کیا تم نہیں دیکھتے ؟]

صفحہ ۸۵ ہی میں ہے :

زندگی گفت کہ در خاک نہیلم ہمہ عمر
تا ازیں گنبدِ دیرینہ دَرے پیدا شد

اس کے لیے زندہ رہنا اور اُس کی راہ میں مرنا حسن زندگی ہے جو ایک مومن کو زیبا ہے۔

سورۃ الحجرات (آیت ۱۵) میں ہے :

انما المؤمنون الذین آمنوا باللہ و رسولہ ثم لم یرتابوا و جٰھدوا باموالھم و انفسھم فی سبیل اللہ ط اولٰئک ھم الصٰدقون ۝

[بے شک ایمان والے وہ ہیں جو یقین لائے اللہ اور اُس کے رسول پر۔ پھر شک نہ لائے اور لڑائی کی اللہ کی راہ میں، اپنے مال اور جان سے۔ وہ جو ہیں وہی ہیں سچے۔]

اسی صفحہ میں ہے :

نوریِ نادان نیم، سجدہ بآدم بردہ
او بہ نہاد است خاک، من بہ نژادم گہر

سورۃ الاعراف (آیت ۱۲) نیز سورۃ ص (آیت ۷۶) میں ہے :

قال انا خیرٌ منہ خلقتنی من نار و خلقتہ من طین

[شیطان بولا، میں اُس سے بہتر ہوں، تو نے مجھ کو بنایا آگ سے اور اُس کو بنایا خاک سے۔]

صفحہ ۸۶ میں ہے :

زندگی سوز و تب و درد و تمنا و طلب
تخمہ ہا ریخت ازیں خاکدہ در دامنِ شب

انسان عمل کے لیے پیدا کیا ہے، ہاتھ پاؤں توڑ کر بیٹھنے کے لیے پیدا نہیں کیا گیا۔

صفحہ ۶۹، ۷۳، ۷۸ کی آیات دیکھیں۔

صفحہ ۸۷ کا شعر ہے:

ہمہ سوز ناتمامم، ہمہ درد ارزوئم
بگماں دہم یقیں را کہ شہید جستجوئم

انسان میں عمل کے لیے تڑپ اور درد ہونا چاہیے۔ صفحہ ۵۵، ۵۶ کی آیت کے علاوہ سورۃ الحمد کی پہلی آیت (۱-۲) ملاحظہ ہو جہاں دوزخیوں میں پہلے یہی صفت بیان کی گئی ہے کہ وہ بے مقصد مشغلے میں اپنا وقت گزارتے تھے:

[illegible]

[illegible] (فصل) مشغلے میں [illegible] (فصول) مشغلے [illegible] صحیح شے [illegible] کوئی [illegible] نہ ہوا۔

صفحہ ۸۸ میں ہے:

من بہ زمیں در شدم، من بفلک بر شدم
بستہ جادوئے من ذرہ و مہر منیر

انسان نے زمین پر بھی قبضہ کیا۔

[illegible] (۲۰-[illegible]) میں ہے:

[illegible] سخر لکم ما فی السموٰت و ما فی الارض و اسبغ [illegible]

[illegible] نے [illegible] کہ اللہ نے [illegible] تمہارے لیے [illegible] زمین میں ہے اور [illegible] کوئی نعمتیں [illegible]؟

اور انسان نے عرش تک رسائی حاصل کی - حضور نور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سے اتنے قریب ہوئے کہ :

فکان قاب قوسین او ادنیٰ (سورۃ النجم ، ۹) -

[illegible] کیا فرق دو کمان کا میانہ ، یا اس سے بھی نزدیک ہے

[illegible] "ذات وقت" (صفحہ ۹۹) کے متعلق ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی لکھتے ہیں کہ :

"وہ انسان کے شعورِ زمان کو جب کسی طرح پیش کرتی ہے - تو بھی وہ جزو زمان و مکان مسلسل کی ایک سطح ہے ، اضافی ہے - لیکن انسان زمان کی تقسیم کرنے سے وحدت اور کلیت قرار دے کر تقدیر کے نام سے [illegible] ہے - تقدیر محض زمان کا نام ہے جب کہ اس کو امکانات کے [illegible] دیکھا جائے - - - اور جب [illegible] اس کی [illegible] ہے - [illegible] ہے اور [illegible] ہے - یہ وہ [illegible] ہے - اس لیے [illegible] جاتی ہے اور [illegible] ہے - حقیقی وقت میں [illegible] ، تسلسلی) وقت کے [illegible] ہے - [illegible] میں [illegible] ہے - [illegible] ہے - [illegible] ہے -

صفحہ ۹۴ میں ہے :

اگر ز رمز حیات آگہی ، مجوے و مگیر
دلے کہ ز خلش خار آرزو پاک است

وہ دل ہی کیا جو آرزو سے خالی ہو۔

صفحات ۷۸ ، ۸۵ ، ۸۷ کی آیات ملاحظہ ہوں۔

صفحہ ۹۶ میں ہے :

خنک انساں کہ جاں بے قرار است سوار راہوار روزگار است
قبائے زندگی بر قامتش راست کہ او تنہا آفرین و سازگار است

نیز صفحات ۷۸ ، ۸۵ ، ۸۷ کی آیات ملاحظہ ہوں۔

صفحہ ۹۷ میں ہے :

عشق نے علم سے کہا :

ز قفسہا نیز دشوار است پرواز تو بیتابی و بے تابی و ناز است
جہاں من یار دیگر ، یار دیگر جہاں تو ، تو و اغیار و اغیار است
حدیث خلوت لاہوت آخر تو و من نزع سلطان نادری

قرآن کے نزدیک وہ عمل ، وہ عمل اور وہ عمل مردود ہے جو عمل کے بعد ندامت کے ساتھ اس عمل کے متعلق یہ کہے کہ وہ عمل کیا تھا ، محض دکھاوے کے لئے اس کا عمل مکمل ہو چکا ہے ، حشر کا دن اس کی کوئی پروا نہیں کرتا ہے کہ وہ عمل ہے کیا ہے جس کا عمل نہ ہو اور وہ عمل بھی بے کار ہے جس میں اخلاق نہ ہو۔[۵]

[۵] یہ "مکتوبات" ، دفتر اول ، مکتوب ۳۶۔

ما بتلاشِ عالمے می نگریم و می رویم

نظم "بروزِ انجم" کے یہ اشعار ہیں کہ انسان نے جیون جیون چیزوں پر اکتفا کر لیا ہے حالانکہ وہ بڑے بڑے کاموں کے لیے پیدا کیا گیا تھا۔ وہ اللہ کا خلیفہ اور نائب ہے۔ اسے اپنے مقصد کے مطابق کارنامے انجام دینے تھے۔

سورۂ بنی اسرائیل (آیت ۷۰) میں ہے:

"ولقد کرمنا بنی آدم و حملنٰھم فی البر والبحر و رزقنٰھم من الطیبٰت و فضلنٰھم علی کثیر ممن خلقنا تفضیلا"

اے انسان ہم نے آدم کی اولاد کو عزت دی اور ان کو خشکی اور تری میں اور ان کو روزی دی اچھی چیزوں سے اور ان کو اپنی بہت سی مخلوق پر جن کو ہم نے پیدا کیا ہے۔

صفحہ ۱۰۳ کا شعر ہے:

ز مسِ کسے طعمۂ خرد نلاں کہ مس و شبہ می خورد

اس نظم میں بارگی نصیحت کی گئی ہے اور ہر ایک انسان کے لیے بنی ہے۔ وہ کسی کا مقلد نہ بنے۔

صفحات ۵۵، ۶۰، ۶۵ کی آیات دیکھیں۔

صفحہ ۱۰۳ میں ہے:

تپش می کند زندہ تر زندگی را تپش می دہد بال و پر زندگی را

جب تک تڑپ اور بے قراری نہ ہو، زندگی زندگی نہیں ہے۔

صفحات ۲۶، ۲۷، ۲۸ کی آیات دیکھیں۔

صفحہ ۱۰۶ میں ہے:

بہ گل اندر غبارِ ناقہ گم دستِ رومی بردۂ محمل درفش

نسل صرف صحت [illegible]

سورۃ النساء (آیت ۹۵) میں ہے :

لا یستوی القاعدون من المؤمنین غیر اولی الضرر والمجاهدون فی سبیل الله باموالهم و انفسهم ط فضل الله المجٰهدین باموالهم و انفسهم علی القٰعدین درجة ، و کلا وعد الله الحسنی ط و فضل الله المجٰهدین علی القٰعدین اجرا عظیما ۝

[نہ برابر بیٹھنے والے مسلمان جن کو کوئی عذر نہ ہو اور جہاد کرنے والے اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے ۔ اللہ نے فضیلت دی ہے جہاد والوں کو اپنے مال اور جان سے ، اُن پر جو بیٹھے ہیں ۔ درجے میں ۔ اور سب سے وعدہ اللہ نے خوبی کا ۔ اور زیادہ کیا اللہ نے جہاد والوں کو بیٹھنے والوں سے ، بڑے ثواب میں ۔]

"ضربِ کلیم" کی نظم "اجتہاد" کا سرچشمہ بھی اقبال کے نزدیک یہ آیت ہے ۔ اس میں ہے :

[illegible]

[illegible]

"[illegible]" [illegible]

[illegible]

[illegible] ہے :

[illegible]

[illegible]

• • •

[illegible]

ورنہ اس مضمون کی آیات یہاں بھی ملحوظ رہیں ۔

"جاوید نامہ" میں "بین خدا و انسان" (صفحہ ۱۱۳) میں انسانی صلاحیتوں اور کارگزاریوں کا ذکر ہے ۔

انسان کہتا ہے :

ز مس آفریدی چراغ آفریدم سفال آفریدی ایاغ آفریدم
بیابان و کہسار و راغ آفریدی خیابان و گلزار و باغ آفریدم

من آنم کہ از سنگ آئینہ سازم
من آنم کہ از زہر نوشینہ سازم

سورۂ ابراہیم (آیات ۳۲ - ۳۴) میں [illegible] کا ذکر اس طرح کیا ہے :

[illegible] السمٰوٰت والارض و [illegible] لکم [illegible] لکم الانہٰر o و سخر لکم الشمس والقمر [illegible] والنہار o و آتٰکم من کل ما سالتموہ ط و ان تعدوا نعمت اللہ [illegible] ان الانسان لظلوم کفار o

[illegible] جس نے آسمان اور زمین پیدا کئے اور آسمان سے [illegible] تمہارے لئے [illegible] سخر کیا۔ اس کے حکم سے [illegible] تمہارے لئے سورج اور چاند مسخر کیے [illegible] اور تمہارے لئے رات اور دن مسخر کیے اور تمہیں [illegible] اور اگر اللہ کی نعمتیں گننے لگو تو شمار نہیں کر سکتے [illegible] ظالم بڑا ناشکرا ہے۔

صفحہ ۱۱۶ کا شعر ہے :

ازاں مے فشاں قطرۂ بر کشیری کہ خاکسترش [illegible]

اہلِ کشمیر کو اُن کے سرمایہ داروں نے مفلس بنا دیا ہے [illegible] چاہیے کہ بیدار ہوں۔

سورۃ النساء (آیت ۲۹) میں ہے :

یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْکُلُوْٓا اَمْوَالَکُمْ بَیْنَکُمْ [illegible]

تجارۃ عن تراضٍ منکم ولا تقتلوا انفسکم ط

اے ایمان والو، آپس میں ایک دوسرے کے مال غلط طریقے سے نہ کھاؤ۔ ان دنوں (مفاد و نفع آپس کی رضامندی سے ہو اور اپنے آپ کو (یا باہم) قتل نہ کرو۔]

صفحہ ۱۱۷ میں ہے:

زد بانگ کہ شاہینم و کارم بہ زمیں نیست
صحراست کہ دریاست تہِ بال و پرِ ماست

مسلمان جس کو چاہے مسخر کر سکتا ہے آسمانوں اور زمین کے اندر تک کی تمام چیزوں کو مسخر کر سکتا ہے اور ہر چیز حاصل ہو سکتا ہے۔

سورۃ الجاثیہ (آیت ۱۳) میں ہے:

[illegible] مسخر کیے جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں ہے اپنے حکم سے۔ بے شک اس میں نشانیاں ہیں سوچنے والوں کے لیے۔

[illegible] (آیت ۵۶) میں ہے:

[illegible] حزب اللہ ہم الغالبون ۝

بے شک اللہ ہی کا گروہ [illegible] ہے۔

[illegible] اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ایمان والوں کو [illegible] دوست بنائے۔

'کرمکِ شب تاب' کہتا ہے (صفحہ ۱۱۷):

[illegible] چشمِ بینا [illegible] فروزد [illegible]

خود اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لانا چاہیے - اسی قسم کا مضمون اس سے پہلے والے شعر میں ملتا ہے -

صفحہ ۱۱۸ میں ہے :

شدم بحضرتِ یزداں ، گذشتم از مہ و مہر
کہ در جہانِ تو یک ذرہ آشنایم نیست
جہاں تہی ز دل و مشتِ خاکِ من بہ دل
چمن خوش است ولے در خورِ نوایم نیست

تیسرے بہ لبِ او رسید و بیخ [illegible]

میں سراپا دل یعنی سراپا آرزو ہوں - صفحات ۲۶ ، ۲۷ ، ۲۸ کے [illegible]

[illegible] بتاتی ہیں (صفحہ ۱۲۳) کہ :

از جلوۂ علم بے نیازم — سوزم ، گریم ، تپم ، گدازم

[illegible] - [illegible] کہ [illegible] طرح بے قرار [illegible] ، [illegible] کے [illegible] - اس کے بعد شعر والی آیت [illegible] دیکھیں -

صفحہ ۱۲۳ میں ہے :

ع اگر خوابی حیات ، اندر خطر زی

زندگی نام ہی مشکلات کا مقابلہ کرنے کا ہے -

سورۃ البلد (آیت ۴) میں ہے :

لقد خلقنا الانسان فی کبد ۝

[illegible] :

[illegible]

[بے شک ہم نے انسان کو مشقت میں رہنے والا بنایا ہے۔]

صفحہ ۱۲۴ کا شعر ہے:

بہ بست این میکدہ و دعوتِ عام است ایں جا
قسمتِ بادہ باندازۂ جام است ایں جا

[یہ مے خانہ بند ہے اور دعوت عام ہے یہاں
ہر ایک کو اس کے ظرف کے مطابق شراب ملتی ہے]

یہ اس کا عمل والوں کے بارے میں ہے۔ جو جیسا کرے گا ویسا ہی بھرے گا۔

سورۃ الزلزال (آیات ۷ - ۸) میں ہے:

فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ○ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ ○

[پس جس نے ذرہ بھر نیکی کی وہ اسے دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ بھر برائی کی وہ اسے دیکھ لے گا]

صفحہ ۱۲۵ میں ہے:

گفتم کہ شوقِ میر نبردش بہ منزلے
گفتا کہ منزلش بہ بمیں شوق مضمر است

[میں نے کہا کہ شوق میر کو کسی منزل پر نہیں لے جاتا۔ اس کا شوق ہی منزل ہے۔]

صفحہ ۴۵ کی آیت (آل عمران ، ۱۵۹) دیکھیں۔

صفحہ ۱۲۶ کا شعر ہے:

ز شرر ستارہ جویم ، ز ستارہ آفتابے
سر منزلے ندارم کہ بہیم از قرارے

[میں شرر سے ستارہ اور ستارہ سے آفتاب کی جستجو کرتا ہوں۔ میرا کوئی ٹھکانہ نہیں ہے۔ ایک منزل سے دوسری منزل کی طرف بڑھتا رہتا ہوں۔]

اس سے پہلے والے شعر کی آیت یہاں کے لیے بھی کافی ہے۔

صفحہ ۱۲۸ میں ہے:

ع ہستم اگر می رقصم ، گردنہ رقصم نیستم!

[میرا وجود اگر ہے تو رقص (حرکت) ہی زندگی کی دلیل ہے۔ میں رقص نہیں کرتا۔ حرکت اور عمل ہی سے کام یابی ہے۔]

سورۃ النجم (آیت ۳۹) میں ہے :

لیس للانسان الا ما سعیٰ ○

[انسان نہ پائے گا مگر وہ جو کوشش کی۔]

صفحہ ۱۲۹ کا شعر ہے :

طارق چو بر کنارۂ اندلس سفینہ سوخت
گفتند کار تو بہ نگاہِ خرد خطاست

جس نے سفینہ جلا دینے کے بعد لوگوں سے خطاب کیا :

یٰقومنا ما لکم الفرار ، البحر من ورائکم والعدو امامکم ،
لیس لکم والله الا الصدق والصبر ○

[اے لوگو ، راہِ فرار کوئی نہیں ۔ سمندر تمہارے پیچھے ہے اور دشمن تمہارے سامنے ہے ۔ خدا کی قسم ، اب صبر و ثبات اور صدق و شوق کے سوا تمہارا کوئی ساتھی نہیں ۔]

اقبال کے اسی تضمّن کا آخری مصرع یہ ہے :

ع بر ملک ملکِ ماست کہ ملکِ خدائے ماست

صفحہ ۱۲۹ ہی میں ہے :

ع بر ملک ملکِ ماست کہ ملکِ خدائے ماست

ایسی آیتیں متعدد ہیں ۔

سورۂ آل عمران (آیت ۲۶) میں ہے :

قل اللهم مٰلک الملک تؤتی الملک من تشاء و تنزع الملک ممن تشاء و تعز من تشاء و تذل من تشاء بیدک الخیر انک علیٰ کل شیء قدیر ○

[کہو خدایا ملک کے مالک ، تو جسے چاہے سلطنت بخشے اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے اور جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے ۔ ساری بھلائی تیرے ہاتھ ہے ۔ بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے ۔]

سورۃ الزخرف (آیت ۸۵) میں ہے :

و تبٰرک الذی لہ' ملک السمٰوٰت والارض و ما بینھما

[اور بڑی برکت والا ہے وہ کہ اسی کے لیے ہے سلطنت آسمانوں اور زمین کی اور جو کچھ ان کے درمیان ہے۔]

صفحہ ۱۳۰ کا شعر ہے :

زی بحر لنگر ... چہ مستانہ می رود ... در خود بدنہ ز بیہ لیلاہ می را۔

حضور اور حق اللہ علیہ وسلم ... بھیجوں (خلیفہ سلام) کی ... ان کے ... لے کر آئے ... ان کو ... یا کہ ... نے ... دین کی ... اور صرف اس کی ... بنایا گیا۔

سورۃ الانبیاء (آیت ۱۰۷) میں ہے :

وما ارسلنٰک الا رحمۃ' لعالمین ○

... ... "نفسہ' پہ ..." کا ایک ارداد ترجمہ کیا ہے۔

اقبال نے بہشت کے متعلق کہا ہے (صفحہ ۱۳۲) :

... ...

ذراعمل حق و باطل کے ٹکراؤ ہی سے حق کی قدر ہوتی ہے۔ بہشت ... نے کہاں :

... الکہف (آیت ... ۱۰۷ ... ۱۰۸) میں ہے :

... ...

بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے، فردوس کے باغ ان کی مہمانی ہے۔ وہ ہمیشہ اُنہی میں رہیں گے، ان سے جدائی نہ چاہیں گے۔

صفحہ ۱۳۳ میں ہے:

عشق است کہ در جانت بر کیفیت انگیزد
از تاب و تبِ رومی تا حیرتِ فارابی

صفحہ ۵۴، ۵۵ اور ۱۰۶ کی آیتیں دیکھیں۔

صفحہ ۱۳۴ کا شعر ہے:

گردِ راہیم ولے ذوقِ طلب جویرِ ماست
بندگی بابندہ جبروتِ خدائی مفروش

اللہ سے عاجزی ہی مانگنا چاہیے۔

سورۃ الاعراف (آیت ۵۵) میں ہے:

أدعوا ربکم تضرعاً و خفیۃً ط انہ لا یحب المعتدین ○

[اپنے رب سے مانگو گڑگڑاتے اور آہستہ۔ بے شک حد سے بڑھنے والے اُسے پسند نہیں۔]

اسی صفحہ میں ہے:

ع آدم از بے بصری، بندگیٔ آدم کرد۔

انسان کو صرف اللہ کے آگے جھکنا سکھایا گیا تھا [illegible] کے آگے جھکنے لگا اور خود اپنی توہین کرنے لگا۔

سورۃ القصص (آیت ۸۸) میں ہے:

ولا تدع مع اللہ الٰہاً آخر لا الٰہ الا ھو ○

[اور اللہ کے ساتھ دوسرے خدا کو نہ پوج۔ اُس کے سوا کوئی خدا نہیں۔]

صفحہ ۱۳۵ کا شعر ہے :

آں سخت کوش جیست کہ گیرد ز سنگ آب
محتاج خضر مثل سکندر نمی شود

سورۃ البقرہ (آیت ۶۰) میں ہے :

و اذ استسقی موسیٰ لقومہ فقلنا اضرب بعصاک الحجر ط فانبجرت منہ اثنتا عشرۃ عیناً ط

اور جب موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم کے لیے پانی مانگا تو ہم نے کہا کہ اپنی لاٹھی پتھر پر مارو۔ فوراً اس میں سے بارہ چشمے بہ نکلے۔

صفحہ ۱۳۵ ہی میں ہے :

ز یزداں از طرز جمہوری غلام پختہ کار آید
کہ از مغز دو صد خر فکر انسانے نمی آید

یہ مصرعہ (آخر) اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا ہزاروں سال پہلے سے نہیں افضل ہے جہاں صرف پارٹی بازی اور [illegible]

صفحہ ۱۳۶ (سطر ۱۴) میں ہے :

و لا تنازعوا اللہ و رسولہ لا یلتکم من اعمالکم شیئاً

[illegible] اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible]

صفحہ ۱۳۶ میں ہے :

حدیث عشق بہ اہل ہوس چہ می گوئی
بچشم سر نکشی سرمۂ سلیمانی!

[illegible] ہوتے ہیں اور وحشت کے بتوں کی زیادہ پوجا کرتے ہیں۔

سورۃ القصص (آیت ۵۰) میں ہے :

و من اضل ممن اتبع ھواہ بغیر ھدیً من اللہ b

[اور اس سے بڑھ کر گمراہ کون ہے جو اپنی خواہش کی پیروی کرے اللہ کی ہدایت سے جدا۔]

صفحہ ۱۳۰ میں ہے :

ع دریں خانہ ہر کس بقدرِ مقامے کجاست

[اس خانہ میں ہر شخص اپنے مقام کے مطابق ہے لیکن انسان کے لیے بہتر یہی ہے کہ وہ کسی کے لیے دنیا بنانے کی کوشش کرے۔]

سورۃ بنی اسرائیل (آیت ۷۰) میں ہے :

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سورۃ البقرۃ (آیت ۳۰) میں ہے :

قال ربک للملٰئکۃ انی جاعلٌ فی الارض خلیفۃً ط ۔ ۔ ۔ ۔

[کہا آپ کے رب نے فرشتوں کو [illegible]

نائب۔]

اللہ کا نائب (جانشین ۔ خلیفہ) ہی اس دنیا کو برتنے کا کیا گیا ہے۔

صفحہ ۱۳۸ کا شعر ہے :

اُمتے باید کہ ما از [illegible]

واقف از سرِ نہاں خانۂ تقدیر شود

سورۃ الاعراف (آیت ۱۵۸) میں ہے :

قل یاایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا ۔ الذی لہ ملک السمٰوٰت والارض لا الٰہ الا ھو یحی و یمیت فاٰمنوا باللہ و رسولہ النبی الامی الذی یؤمن باللہ و کلمٰتہ و اتبعوہ لعلکم تھتدون ○

[کہہ دو کہ اے لوگو، میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول ہوں کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اُسی کو ہے۔ اُس کے سوا کوئی معبود نہیں جلاتا اور مارتا ہے۔ تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول نبی پر جو اللہ اور اس کی باتوں پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی غلامی اختیار کرو کہ تم راہ پاؤ۔]

حاشیہ ۱۳۰ — نظم "عشق" :

آں حرفِ دل فروز کہ راز است و راز نیست
من فاش گویمت کہ شنید ؟ از کجا شنید ؟
نزدید ز آسماں و بہ گل گشت شیفتش
بلبل ز گل شنید و ز بلبل صبا شنید

یعنی ہر جگہ عشق کار فرما ہے۔

سورۃ الملک (آیت ۲) میں ہے :

الذی خلق الموت والحیٰوۃ لیبلوکم ایکم احسن عملاً و ھو العزیز الغفور ○

[وہی ہے جس نے پیدا کیا موت اور زندگی کو تاکہ تم کو آزمائے کہ تم میں کون اچھے عمل کرنے والا ہے اور وہ زبردست بخشنے والا ہے۔]

سورۃ ابراہیم (آیت ۱۱) میں ہے :

ولنسکنکم الارض من بعدھم ذٰلک لمن خاف مقامی و خاف وعید

[اور بسائیں گے تم کو زمین سے اور بسایا تم کو اس میں۔]

ہر مخلوق نہ صرف اپنے خالق کے وجود کا ثبوت بہم پہنچاتی ہے بلکہ خود اُس کا پیدا ہونا بھی ایک حرکت اور عمل کی عملی کوشش سے عشق سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔

انسان جو "تہذیب" کا دعویٰ دار ہے "جنگ" جو حیوانیت ہی ہے بڑا کے وقت درندہ نظر آتا ہے۔ صفحہ ۱۰۰ کا شعر ہے:

دیدم چو جنگ پردۂ ناموسِ او درید
جز "یسفک الدما"، "خصیم مبین" نبود!

۔۔۔ وہ انسان ہے جس کے متعلق فرشتوں نے بھی شک کیا تھا ۔۔۔
۔۔۔ اتجعل فیھا من یفسد فیھا و یسفک الدماء ۔۔۔
البقرہ ۲، ۳۰)۔

[یہ جنگ کیا ایسے ہی (بے مقصد) ہے جو انسان ۔۔۔ اور خون ریزیاں کرے گا؟]

سورۃ النحل (آیت ۴) میں ہے:

خلق الانسان من نطفۃٍ فاذا ھو خصیمٌ مبینٌ ۝

[(اللہ نے) انسان کو پیدا کیا نطفہ سے، تو اسی لیے وہ کھلا جھگڑالو ہے۔]

صفحہ ۱۰۳ میں ہے:

بہ علم خرہ مشو، کار ہے کشی دگر است
فقیہِ شہر گریبان و آستیں آلود

خواہ مخواہ اپنی علمیت کا ڈھنڈورا پیٹنا اور صحیح بات کی تہ تک پہنچنا علم نہیں ہے۔

سورۃ ال عمران (آیت ۶۴) میں اہلِ کتاب کو فرمایا گیا ہے:

[illegible]

[اس آیت میں کیوں جھگڑتے ہو جس کا تمہیں علم نہیں اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ؟]

سورۂ بنی اسرائیل (آیت ۳۶) میں ہے :

[illegible]

[کان اور آنکھ اور دل ان سب سے سوال ہونا ہے]

صفحہ ۱۴۵ کا شعر ہے :

خرد افزود مرا درسِ حکیمانِ فرنگ
سنت افروخت مرا صحبتِ صاحب نظراں !

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

صفحہ ۱۳۶ میں ہے :

بہ نوریاں ز منِ پا بہ گِل پیامے گوے
حذر ز مشتِ غبارے کہ خویشتن نگر است !

[illegible] انسان کی خود نگری سے تعبیر کیا ہے - انسان اپنے کو جانتا ہے - اس لیے اس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ اپنے متعلق کے مطابق ہی عمل پیش کرے -

سورۃ الانعام (آیت ۱۶۶) میں ہے :

[illegible] لیبلوکم فی ما آتٰکم ط

[illegible] کہ دوسرے پر درجوں [illegible] تمہیں آزمائے اُس چیز میں جو تمہیں عطا کی -

صفحہ ۱۳۶ ہی میں ہے :

[illegible]

سورۃ المرسلات [illegible] حضور اللہ علیہ وسلم [illegible] جس سے [illegible] ہے :

[illegible] سے [illegible] خوب نمک دی ہے -

صفحہ ۱۳۷ میں ہے :

ع بہ کیش زندہ دلاں زندگی جنا طلبی است

مشکلات کا مقابلہ کرنا ہی زندگی ہے -

سورۃ البلد (آیت ۴) میں ہے :

لقد خلقنا الانسان فی کبد ۝

[ہم نے انسان کو بڑی مشقت میں پیدا کیا ۔]

صفحہ ۱۳۶ کی آیت بننی ۔ یکون ، یعنی سورہ لاہ کی آیت ۱۶ ۔

صفحہ ۱۳۸ کا شعر ہے :

چو موج ساز وجودم ز سیل بے پرواست
گماں مبر کہ دریں بحر ساحلے جوئم

طوفان کی موج نہیں اور ساحل کی تلاش نہیں ۔ صرف مشکلات کو دعوت دینا انسان کی زندگی ہے ۔ صفحہ ۱۳۷ کی آیت دیکھیں ۔

صفحہ ۱۳۹ میں ہے :

گرچہ متاعِ عشق را ، عقل بہائے کم نہد
من نہ دہم بہ تختِ جم ، آہِ جگر گداز را

[illegible] ہے کیونکہ وہ خیال صحیح کے [illegible] کرتا ہے ۔ اسے عشق کے سامنے اس عقل کی کوئی حیثیت نہیں جو صرف سوچ سکتی ہے اور مشکلات کی بیباک شکل دیکھا کر انسان کو عمل سے روک دیتی ہے جسے صرف کہتے ہیں ۔ [illegible] کی مثال قرآن پاک میں اس طرح ہے :

[illegible] ہدیٰ [illegible] ۔ (البقرہ ، ۱۶)

یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خریدی ، تو ان

[illegible] ہے :

[illegible]

اس کے لیے اوپر والی آیت دیکھیں۔

صفحہ ۱۵۳ میں ہے:

ز سر حیات حرفی بہ جرس نمی نیاید ۔۔۔ ز فلزہ آرمیدن بہ کمک است بیخود

صفحہ ۱۵۷ کی آیت دیکھیں۔

صفحہ ۱۵۰ کا شعر ہے:

از نالہ بر گستاں آشوب حشر آور
تا دم بہ سینہ پیچد مگذار ہائے و ہو را

سورۃ الحجر (آیت ۹۴) میں ہے:

[illegible]

[illegible] کہ پھیر لو (یعنی مشرکوں کی ملامت کی [illegible]

صفحہ [illegible] میں ہے:

ع جرم ما از دانۂ تقصیر او از سجدۂ

سورۃ البقرہ (آیات ۳۴ تا ۳۶) میں یہ واقعات ہیں:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اس سے رجنت سے انہیں عزت دی اور جہاں رہتے تھے وہاں سے اٹھا
الگ کر دیں اور ہم نے کہا، نیچے اترو، تم میں ایک تمہارا دوسرے
کا دشمن ہو گا تمہیں ایک وقت تک زمین میں ٹھہرنا اور وہاں سے

صفحہ ۱۵۵ میں ہے:

خوش آنکہ رختِ خرد را شعلۂ مے سوخت
مثالِ لالہ بصحرا ز آتشے افروخت

مبارک ہیں وہ لوگ جنہوں نے عقل کو شراب کی حرارت سے

صفحہ ۱۳۹ کی اب دیکھیں۔

صفحہ ۱۵۶ کا شعر ہے:

فزود قیمتِ آں پختہ کار باد کہ گفت
چراغِ راہِ حیات است جلوۂ اسود

[illegible]

ہوتی ہے۔

[illegible]

ہے:

[illegible]

(فرشتوں نے) کہا، ہم نے آپ کو سچی بشارت دی ہے۔ آپ
[illegible] ہوں۔ کہا (ابراہیم علیہ السلام نے)، اپنے رب کی رحمت سے

[illegible]

[illegible] کہ خیر! نعرۂ تکبیرم آرزوست

[illegible] کا خلاصہ اس بلاغت کے ساتھ اس شعر میں

لا الٰہ الا اللہ ہے ۔ بندے تک جب کہ اس بغاوت کو ترک کر کے وہ اللہ کا بندہ نہیں ہو سکتا ۔

سورۃ القصص (آیت ۸۸) میں ہے :

ولا تدع مع اللہ الٰہاً آخر لا الٰہ الا ھو ۵

اور اللہ کے ساتھ دوسرے خدا (دوسری طاقت) کو نہ پکار ۔ اس کے سوا کوئی خدا (طاقت) نہیں ۔

صفحہ ۱۵۷ ہی میں ہے :

ع گر نگاہِ تو خدا بین است ندیدن آموز

اگر تیری نظر اللہ کو دیکھ سکتی ہے تو نہ دیکھنا سیکھ ۔ اوپر کی آیت اس کے لیے بھی کافی ہے ۔

صفحہ ۱۵۸ کا شعر ہے :

تا کجا در تہِ بالِ دگراں می باشی
در ہوائے چمن آزاد پریدن آموز

غیر اللہ کا محتاج ہونا اللہ کے بندے کو زیبا نہیں ۔ وہی آیت اس کے لیے بھی کافی ہے ۔

صفحہ ۱۵۹ میں ہے :

ع تو دل گرفتہ نہ باشی کہ عشق تنہا نیست

سورۃ الشعراء (آیت ۸۸ - ۸۹) میں ہے :

یوم لا ینفع مال[۲] ولا بنون ۵ الا من اتی اللہ بقلب سلیم[۱]

۱۔ اس سے پہلے یہ پُر کیف شعر بھی ہے :

بملکِ جم نہ دہم مصرعِ نظیری را
"کسے کہ کشتہ نہ شد از قبیلۂ ما نیست"

جس دن کی، [illegible] اولاد، سوائے اس کے جو اللہ کے پاس پاک دل لے کر آئے (یعنی پاک دل، عمدہ و عمل والا ہوتا ہے)۔

صفحہ ۱۶۰ میں ہے:

گر بخود محکم شوی سیلِ بلا انگیز چیست
مثلِ گوہر در دلِ دریا نشستن می تواں

سورۂ آل عمران (آیت ۲۰۰) میں ہے:

[illegible] تفلحون [1]

[illegible]

"بانگِ درا" میں بھی کہا ہے:

موسیٰ کی گدائی سے تو بہتر ہے شکست
[illegible]

[illegible]

[illegible] اللہ کا محتاج ہونے سے بہتر ہے کہ خدا ہو جائے۔ مومن کے لئے اللہ کافی ہے۔

سورۃ الاحزاب (آیت ۳) میں ہے:

و توکل علی اللہ ط و کفیٰ باللہ وکیلاً ٥

اور اللہ پر بھروسا کرو اور اللہ کافی ہے وہ بنائے ورنہ۔

سورۃ الاعراف (آیت ۱۹۴) میں ہے:

ان الذین تدعون من دون اللہ عبادٌ امثالکم فادعوھم فلیستجیبوا لکم ان کنتم صٰدقین ٥

اے لوگ جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ تمہارے ہی جیسے [illegible] ہیں تو تم سچے ہو تو انہیں پکارو، پھر ان کو چاہیے تمہیں جواب دیں۔

صفحہ ۱۶۱ کا شعر ہے:

در عشق و پرسا کی دانی کہ تفاوت چیست
آں تیشہ فرہادے، ایں حیلہ پرویزے

عشق محض مشکلات کی دعوت دیتا ہے۔

سورۃ آل عمران (آیت ۱۳۹) میں ہے:

ولا تہنوا ولا تحزنوا و انتم الاعلون ان کنتم [illegible]

[illegible] اور [illegible] تم ہی [illegible]

ہیں ہے۔

صفحہ [illegible] میں ہے:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

صفحہ ۱۶۴ کا شعر ہے :

نہ بامروز اویزم ، نہ بہ فردا نہ بہ دوش
نہ نشیبے ، نہ فرازے ، نہ مقامے دارد

[illegible] ہے ، [illegible] پابند نہیں ۔

سورۂ آل عمران (آیت ۱۹) میں ہے :

ان الدین عند اللہ الاسلام ○

بے شک اللہ کے ہاں اسلام ہی دین ہے ۔

اسی سورۃ (آیت ۸۵) میں ہے :

[illegible]

اور جو اسلام کے سوا کوئی دین چاہے گا وہ ہرگز اس سے قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں زیاں کاروں میں سے ہے ۔]

اسی صفحہ میں ہے :

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سعی ما نیست بہ انجام رساندن کار
کار ما نیست بہ انجام رساندن کار

[جس کا کام میرا کام ہے اور انجام کو پہنچانا خدا کا کام ہے ۔]

سورۃ النجم، آیت ۳۹ میں ہے :

وَ اَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی ۝

اور یہ کہ آدمی کو نہیں ملتا مگر جو اس نے کوشش کی ۔

سورۃ الانشراح (آیات ۵ - ۶) میں ہے :

اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۝ بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے ۔

صفحہ ۱۶۵ میں ہے :

نہالِ ترک ز برقِ فرنگ بر آورد
ظہورِ مصطفوی را بہانہ بولہبی است

"بانگِ درا" (صفحہ ۲۶۸) میں بھی ہے کہ :

اگر عثمانیوں پر کوہِ غم ٹوٹا تو کیا غم ہے
کہ خونِ صد ہزار انجم سے ہوتی ہے سحر پیدا

سورۃ البقرہ (آیت ۲۵۸) میں ہے :

[illegible] آمنوا یخرجہم من الظلمٰت الی النور ۝

[illegible] ہے ۔

صفحہ ۱۶۶ میں ہے :

در دشتِ جنونِ من جبریل زبوں صیدے
یزداں بہ کمند آور اے ہمتِ مردانہ

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبی رفعت کی [illegible] میں بتا دی کہ اللہ سے کس قدر قریب ہوا جا سکتا ہے ۔

سورۃ النجم (آیت ۹) میں ہے :

فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی ۝

[پس اُس جلوہ اور اُس محبوبؐ میں دو بالشت کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم (سورۃ النجم کی ابتدائی اٹھارہ آیتوں میں معراج شریف کی تفصیل ہے)۔]

صفحہ ۱۶۶ ہی میں ہے:

در جہان است دلِ ما کہ جہان در دلِ ماست
لب فرو بند کہ ایں عقدہ کشودن نتواں

سورۂ ق (آیت ۳۳) میں قلبِ منیب والوں کے لیے بشارت ہے:

من خشی الرحمٰن بالغیب و جاء بقلبٍ منیب ○

جو رحمٰن سے بے دیکھے ڈرتا ہے اور رجوع کرنے والا دل لایا۔

اس شعر سے پہلے ہی یہ مصرع ہے:

بے تو بودن نتوان ، با تو نبودن نتواں

صفحہ ۱۶۷ میں ہے:

اسرارِ ازل چوں؟ بر خود نظرے وا کن
یکتائی و بسیاری ، پنہانی و پیدائی

سورۂ ذاریٰت (آیات ۲۰ - ۲۱) میں ہے:

و فی الارض آیٰت للموقنین ○ و فی انفسکم ط افلا تبصرون ○

اور زمین میں نشانیاں ہیں یقین والوں کو اور خود تم میں ، تو کیا تمھیں سوجھتا۔ (یعنی زمین میں جو نشانیاں ہیں وہ اللہ کی قدرت اور حکمت پر دلالت کرتی ہیں تو تمھاری پیدائش میں اور تمھارے تغیرات میں اور تمھارے صحت و مرض میں اللہ کی قدرت کے عجائب و غرائب موجود ہیں)۔]

صفحہ ۱۶۸ کا شعر ہے:

ہم با خود و ہم با او ، ہجراں کہ وصال است ایں ؟
اے عقل چہ می گوئی ؟ اے عشق چہ فرمائی ؟

سورۃ الحدید (آیت ۴) میں ہے :

و ھو معکم این ما کنتم ط واللہ بما تعملون بصیر ٌ ○

اور وہ تمہارے ساتھ ہے ، تم کہیں ہو اور اسے تمہارے کام دیکھ رہا ہے (مقابلہ یہ بات تسلیم کرے یا نہ کرے ، عشق تو تسلیم کرتا ہے) ۔]

صفحہ ۱۷۰ کا شعر ہے :

بگزر از عقل و در آویز بموجِ یمِ عشق
کہ درآں جوے تنک سایہ گہر پیدا نیست

عقل میں تنگی ہے اور عشق میں بڑی فراخی ہے ۔ عشق کسی مشکل کو مشکل نہیں سمجھتا ۔

صفحہ ۱۳۹ کی آیت دیکھیں ۔

صفحہ ۱۷۱ میں ہے :

زندگیٔ رہرواں در تگ و تاز است و پیر
قافلۂ موج را جادہ و منزل کجاست

صفحہ ۱۶۴ کی آیت دیکھیں ۔

صفحہ ۱۷۲ میں ہے :

غافل ترے ز مردِ مسلماں نہ دیدہ اے
دل درمیانِ سینہ و بیگانۂ دل است

مسلمان کے لیے [illegible]

المجادلہ (آیت ۲۲) میں ارشاد ہے کہ :

اولئک کتب فی قلوبھم الایمان و ایدھم بروح منہ ط

یہ وہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان ثبت فرما دیا ہے اور جو [illegible]

صفحہ ۱۷۲ ہی میں ہے:

در رہِ عشق فلاں ابن فلاں چیزے نیست[۹]
یدِ بیضائے کلیمے بہ سیائے بخشند

سورۃ الحجرات (آیت ۱۳) میں ہے:

ان اکرمکم عنداللہ اتقکم ○

[بے شک عزت اللہ کے نزدیک اُس کی بڑی ہے جس کا تقویٰ بڑا ہے (یعنی نسلی فضیلت کوئی چیز نہیں)۔]

[illegible] حضرت عیسیٰ علیہ السلام سفید رنگ کے تھے لیکن [illegible] کوئی مسئلہ ہے معلوم نہیں ہوتی)۔ بہرحال یدِ بیضا بھی اُن کا ایک معجزہ تھا (طٰہٰ، ۲۲ میں دیکھیں)۔

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہے:

[illegible] کہ ان نسب نامہ نعلی الکہف بتسعۃ اعشر کلبھم باسط ذراعیہ بالوصید لو اطلعت علیھم لولیت منھم فرارا ولملئت منھم رعبا ○

[illegible] ہے ایک آگ نظر پڑی ہے۔ شاید میں تمہارے لیے اس میں سے [illegible] آگ [illegible] کے ذریعے اس [illegible]۔

[illegible] (آیت ۸۲) میں یتیموں کی دیوار کا ذکر ہے جس کی [illegible]۔

[illegible] (صفحہ ۲۵۶) میں یتیم دیوار کا ذکر ہے۔

۹۔ بندۂ عشق شدی ترکِ نسب کن جامی
کاندریں راہ فلاں ابن فلاں چیزے نیست

صفحہ ۱۰۱ میں ہے :

مثلِ آں مستِ خود جامِ دگراں از دل و دیدہ فرو ناخورے حیلہ دواں

دوسروں کو نہ دیکھو ۔ خود اپنے کو دیکھو ۔

صفحہ ۱۰۲ میں ہے :

اے کہ نزدیک ۔ از جانی و پنہاں ز نگہ
بچہ تو خوشترم آید ز وصالِ دگراں !

سورۂ ق (آیت ۱۶) میں ہے :

و نحن اقرب الیہ من حبل الورید ○

اور ہم اس سے اس کی شہ رگ سے زیادہ قریب ہیں ۔

صفحہ ۱۰۲ میں ہے :

ہزار خیبر و صد قلعہ ازدر سے بیرد
ہر کہ نانِ جویں خویش بکسرتِ خایہ

ایمان اصل قوت ہے ۔ امیری سے کام نہیں چلتا ۔

سورۃ المنافقون (آیت ۸) میں ہے :

ولکن المنٰفقین لایعلمون ○

اور ایمان تو صرف مومنوں کے لئے ہے اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اور منافقوں کی سمجھ میں نہیں آتا ۔

صفحہ ۱۰۲ میں (صفحہ ۲۵۲) میں بھی کہا ہے :

تری خاک میں ہے اگر شررِ [illegible]
کہ جہاں میں نانِ شعیر پر ہے مدارِ [illegible]

صفحہ ۱۷۵ ہی میں ہے :

فرنگ شیشہ گری کرد و جام و مینا ریخت
بچیرتم کہ بسیے شیشہ را پری داند

سورۃ المجادلہ (آیت ۱۹) میں ہے :

استحوذ علیہم الشیطٰن فانسٰہم ذکر اللہ ط اولٰئک حزب الشیطٰن ط الا ان حزب الشیطٰن ہم الخٰسرون ۝

اُن پر شیطان غالب آ گیا تو اُنہیں اللہ کی یاد بھلا دی ۔ وہ شیطان کی جماعت ہے ۔ یاد رکھو، شیطان کی جماعت ہی نقصان اُٹھانے والی ہے ۔

صفحہ ۱۷۶ کا شعر ہے :

چو گویمت ز مسلمان نا مسلمانے
جز ایں کہ پیرو خلیل آمد و آزری داند

سورۃ الحج (آیت ۷۸) میں ہے :

ہو اجتبٰکم و ما جعل علیکم فی الدین من حرج ط ملۃ ابیکم ابرٰہیم ط ہو سمّٰکم المسلمین ۔۔۔ من قبل و فی ہٰذا ۔۔۔۔

اُسی نے تم کو برگزیدہ کیا اور دین (اسلام) کا دین تمہارا نام مسلمان رکھا ہے ۔ (اسی لیے تم میں اور اس (قرآن) میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ مسلمان ہونے کی حیثیت تراشی کرتے ہیں) ۔

صفحہ ۱۷۶ میں ہے :

من در حجاز و چنگ و نے و شورِ عشق و ناز
او در نیستانِ تنگ و تارِ آہ و سوز و ساز

اقبال کی یہ نظم ۔۔۔ ہے ۔ اس نظم میں ۔۔۔ اُنہوں نے ۔۔۔ اور ۔۔۔ ہے ۔

صفحہ ۱۷۷ ہی میں ہے :

کسے کہ زخمہ رسانند بتارِ سازِ حیات
ز من بگیر کہ آں بندہ محرمِ راز است

جو شخص جوش اور ولولہ پیدا کر دے اور جس کے لیے آمادہ کر دے ، دراصل وہی محرمِ راز ہے ، کیونکہ دنیا سے کار نہیں بنائی گئی ہے -

سورۃ الانبیاء (آیت ۱۶) اور سورۃ الدخان (آیت ۳۸) میں ہے :

و ما خلقنا السمٰوات والارض و ما بینھما لٰعبین ○

[اور ہم نے نہیں بنائے آسمان اور زمین اور جو کچھ اُن کے درمیان ہے ، کھیل کے طور پر -]

صفحہ ۱۷۸ کا شعر ہے :

با فوریاں بگو کہ ز عقلِ بلند دست ۔۔۔ ما خاکیاں بموجِ پر کاہ سوارہ ایم

اللہ پاک نے انسان کو "عقلِ بلند دست" کی بدولت مسجودِ ملائک بنا دیا اور اپنا خلیفہ مقرر کیا -

صفحہ ۱۸۲ کی آیتیں دیکھیں -

اس "عقلِ بلند دست" کو "بالِ جبریل" (صفحہ ۱۵۱) میں دانشِ برہانی سے تعبیر کیا ہے :

اک دانشِ نورانی ، اک دانشِ برہانی
ہے دانشِ برہانی ، حیرت کی فراوانی

صفحہ ۱۷۹ میں ہے :

تپش است زندگانی ، تپش است جاودانی
بہ دمادم ہائے خاکم دلِ بیقرار بادا

سورۃ الرحمٰن (آیت ۲۹) میں اللہ پاک نے خود کو [illegible]

[illegible] ہر دن ایک [illegible] میں ہے۔

سورۃ البقرہ (آیت ۲۵۵) میں بھی ہے:

[illegible] اُسے نہ اونگھ آتی ہے اور نہ [illegible]

اسی طرح اُس کے خلیفہ کے اوصاف ہونے چاہییں۔

صفحہ ۱۸۰ میں ہے:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

صفحہ ۱۸۱ کا شعر ہے:

اے مسلماں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(جوابِ شکوہ کے لیے) اور اس کے سوا نہ دے کہ کوئے یار سے غیر
رکے ہوئے تھے۔]

صفحہ ۱۸۲ میں ہے:

دریں رباطِ کہن چشمِ عافیت داری؟
ترا بہ کشمکشِ زندگی نگاہے نیست

صفحہ ۲۰۱ کی آیات دیکھیں۔

صفحہ ۱۸۳ ہی میں ہے:

شعلہ در آغوش دارد عشقِ بے پروائے من
ہر دو عالم یک شرار از حکمتِ نازائے من

[illegible]

کی مشکل پسندی اور تڑپ کا ذکر آتا ہے:

[illegible]

سے خدا والے تھے۔ تو وہ نہ مست پڑے اُن مصیبتوں سے [illegible]
میں اُنہیں پہنچیں اور نہ کمزور ہوتے اور نہ ڈرے۔ اور جب [illegible]
[illegible]
کرنے بخش مردوں ہے)۔]

[illegible]

[illegible]

صفحہ ۱۸۳ کا شعر ہے :

باخدا در پردہ گویم با تو گویم آشکار
یا رسول اللہ ! او پنہاں و تو پیدائے من !

سورۃ الانعام (آیت ۱۰۳) میں ہے :

لا تدرکہ الابصار و ھو یدرک الابصار و ھو اللطیف الخبیر ۝

[آنکھیں اُس کو نہیں پاتیں اور وہ آنکھوں کو پاتا ہے وہ لطیف اور باخبر ہے ۔]

صفحہ ۱۸۳ ہی میں ہے :

ع درونِ خویش نہ کاوید دریغ از تو

حکم تو یہی تھا کہ اپنے اندر دیکھو ۔

صفحہ ۱۶۷ کی آیت دیکھیں ۔

صفحہ ۱۸۴ میں ہے :

گرفتم ایں کہ کتابِ خرد نرو خواندی
حدیثِ شوق نہ فہمیدۂ دریغ از تو

صفحہ ۱۸۲ کی آیات دیکھیں ۔

صفحہ ۱۸۸ کا شعر ہے :

دانش اندوختۂ ، دل ز کف انداختۂ
آہ زاں نقدِ گراں مایہ کہ در باختۂ

صفحہ ۱۸۲ کی آیات دیکھیں :

صفحہ ۱۸۳ میں ہے :

[illegible]

صفحہ ۱۹۱ کا شعر ہے :

رہزنی را کہ بنا کرد جہاں بانی گفت
ستمِ خواجگیِ او کمرِ بندہ شکست

سورۃ النمل (آیت ۳۴) میں ہے :

ان الملوک اذا دخلوا قریۃ افسدوھا وجعلوا اعزۃ اھلھا اذلۃ وکذلک یفعلون ○

[بے شک بادشاہ جب کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں تو اُسے برباد کر دیتے ہیں اور اُس کے عزت والوں کو ذلیل اور وہ ایسا ہی کرتے ہیں۔]

صفحہ ۱۹۲ کا شعر ہے :

غلامے کہ نگذشت بر سرِ غلام [illegible] و صبیح تمام کہ حسن بر وے تمام

سورۂ یوسف (آیت ۸۷) میں ہے :

انہ لا ییئس من روح اللہ الا القوم الکٰفرون ○

[بے شک اللہ کی رحمت سے ناامید نہیں ہوتے، مگر کافر لوگ۔]

اقبال ہمیشہ اچھے مستقبل کی امید دلاتے ہیں۔

صفحہ ۱۹۲ ہی میں ہے :

آنچہ بود است و نباید ز میان خواہد رفت
آنچہ بایست و نبود است بیاں خواہد بود

[illegible]

صفحہ ۱۹۳ میں ہے :

من ازلی پیش ندانم کہ کفن دزدے چند
[illegible]

صفحہ ۱۹۱ کی [illegible]

صفحہ ۱۹۵ کا شعر ہے :

درماں ز درد ساز اگر خستہ تن شوی
خوگر بہ خار شو کہ سراپا چمن شوی

صفحہ ۱۶۴ کی آیتیں دیکھیں -

صفحہ ۱۹۵ ہی میں ہے :

فلسفی را با سیاست داں بیک میزاں مسنج
چشمِ آں خورشید کورے ، دیدۂ ایں بے نمے
آں تراشد قولِ حق را ، حجتِ نا استوار
ویں تراشد قولِ باطل را دلیلِ محکمے

[illegible] کی اس [illegible] ان دونوں کے متعلق کافی ہے :

[illegible] ہم تواجہون فیہ ایں لکم
بہ علم ط واللہ یعلم و انتم لا تعلمون ٥

[illegible] جس کے [illegible] اس میں کیوں جھگڑتے ہیں جس کا تمہیں علم ہی نہیں - اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے -]

صفحہ ۱۹۸ میں ہے :

ز خاک تا بہ فلک ہرچہ ہست رہ پیماست
قدم کشای کہ رفتار کاروان نیز است

سورۂ ہود (آیت ۶۱) میں ہے :

ھو انشاکم من الارض واستعمرکم فیہا - - - -

[اسی نے اٹھایا تم کو زمین سے اور بسایا تم کو اس میں -]

اسی لیے ہر چیز میں اٹھنے اور رہنے کی صلاحیت رکھی ہے -

صفحہ ۱۹۸ ہی میں ہے :

جرمن فلسفی نیٹشا (Nietzsche) کے بعض خیالات کے بارے میں :

ع دیوانہ بہ کارگہِ شیشہ گر رسید

بعض مفکر کو جنجھوڑ کر رکھ دیتا ہے ، اور وہ

کو پسند کرتا ہے ۔

صفحہ ۲۰۱ میں اس کے لیے یوں بھی کہا ہے :

ع قلبِ او مومن دماغش کافر است

مشکلات کو خاطر میں نہ لانا ایک مومن کا شیوہ ہے ۔

سورۃ القصص (آیت ۸۸) میں ہے :

ولا تدع مع اللہ الٰہا آخر لا الٰہ الا ھو ،

اللہ کے ساتھ دوسرے خدا

سوا کوئی خدا (کوئی طاقت) نہیں ہے ۔

مسلمان کا کوئی عمل بھی مکمل نہیں ہوتا

کیا جائے ، تاکہ اللہ کے لائق ہو سکے ۔

بعض کو نیٹشے سے بھی اللہ کے کام

خدا کا بھی انکار کر دیا ۔

صفحہ ۲۰۰ کا شعر ہے :

بعض حضرات اس شعر کو

کردہ روشنی زمین آسمان و

حاجی کا سمان ہوتی ہے مگر اس سے

شاید وہ یہ کہنا چاہتا ہے :

ع از فراز آسمان تا چشمِ آدم یک نفس (صفحہ ۱۹۹)

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے یک نفس

مسجد اقصیٰ ، سیر عرش تک کی سیر کی اور واپس بھی تشریف لے آئے (اسی ایک لمحے میں) -

سورۂ بنی اسرائیل کی پہلی آیت اور سورہ النجم کی ابتدائی اٹھارہ آیتیں ملاحظہ ہوں (ان کا ذکر اوپر آ چکا ہے) -

صفحہ ۲۰۲ میں رومیؒ کا شعر نقل کیا ہے :

[illegible] آفتاب می جوئی

اس کے لیے صفحہ ۱۷۸ - ۱۸۲ کی آیات دیکھیں -

صفحہ ۲۰۵ کا شعر ہے :

جہاں راست ہر روزی از دستِ مزد
نداند کہ ایں ہیچ کار است دزد

[illegible] احیر مزدور کے لیے سورہ القصص (آیت ۲۶ میں ذکر ہے :

ان خیر من استاجرت القوی الامین ○

بے شک بہتر مزدور (تو کر وہ جو قوی، طاقت ور) امانت دار ہو -

سرمایہ دار اور مزدور کے سلسلے میں مزید کوئی چیز نہیں ملتی -

سورہ التوبہ (آیت ۱۲۰) میں ارشاد ہے :

ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین ○

بے شک اللہ نیکوں کا نیک ضائع نہیں کرتا -

صفحہ ۲۰۰ میں رومیؒ کا شعر نقل کیا ہے :

دانند آں کو نیک بخت و محرم است
زیرا کہ زابلیس و عشق از آدم است

[illegible] کے حکم کے آگے [illegible] شیطان ہی کا نام ہے -

سورۃ البقرہ (آیت ۳۴) میں ہے :

ابیٰ واستکبر و کان من الکٰفرین ○

[شیطان منکر ہوا اور غرور کیا اور کافر ہو گیا] ۔

صفحہ ۲۰۷ ہی میں ہے :

ع عقلے بہم رساں کہ ادب خوردۂ دل است

سورۂ ق (آیت ۳۷) میں ہے :

[illegible]
جو دل سے سمجھنے کی کوشش کرے) ۔[۲]

صفحہ ۲۰۸ کا شعر ہے :

جلوۂ او بے کلیم[۳] و شعلہ[۴] او بے خلیل[۴]
عقلِ تا رو را متاعِ را عشق را غارت گر است

[illegible]
کی کیفیت ہی ہوتی ہے اور ۔ ورد کی لوسی رحمٰن اور ولولہ) میں ا
صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ نوعیت ہے جس کے آگے آپ
آپ کی [illegible]

[illegible]

ثم قست قلوبکم من بعد ذٰلک فھی کالحجارۃ او اشد قسوۃ وان من الحجارۃ لما یتفجر منہ الانھٰر وان منھا لما یشقق فیخرج منہ الماء وان منھا لما یھبط من خشیۃ اللہ ○

پھر اس کے بعد تمہارے دل سخت ہو گئے پتھروں کی طرح بلکہ سختی میں ان سے بھی بڑھ کر کیونکہ پتھروں میں سے تو بعض ایسے ہوتے ہیں جن سے نہریں پھوٹ نکلتی ہیں اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ جب پھٹتے ہیں تو ان میں سے پانی نکلنے لگتا ہے اور بعض ایسے ہوتے ہیں جو اللہ کے خوف سے گر پڑتے ہیں ۔

[illegible]

قسوۃ القلوب ○

[illegible] جو اللہ تعالیٰ کے احکام الٰہی کا احترام کرتا ہے اُس کا [illegible]
[illegible] کے [illegible] نتیجہ ہے ۔

تقویٰ وہ ایجابی حالت ہے جو بھلے دل سے تعلق رکھتی ہے [illegible]
[illegible] وغیرہ سے ۔ اقبال کی اصطلاح میں اسی کو [illegible]

سورۃ المجادلہ (آیت ۱۹) میں ہے :

[illegible]

[illegible] دیا - یہ شیطان کی جماعت ہے [illegible] میں ہے -]

صفحہ ۲۱۱ میں ہے :

ع لالہ از داغِ جگر سوز دوائے آورد

ہر چیز میں نرمی ، جوش اور عشق ، محض دل و جگر کی وجہ سے ہے [illegible] ضروری ہے - (دل میں تپش اور جگر میں سوز پیدا ہوتی ہے -)

[illegible]

[illegible] ہے :

میزشے کجا گہر پاکِ او کجا
[illegible] کیرم و در ساغر الکنم

[illegible] الزمر (آیت ۳) میں ہے :

[illegible] الدین الخالص o [ہاں اللہ ہی کو بندگی خالص ہے] -

[illegible] ہے :

[illegible] القول الثابت فی الحیٰوۃ الدنیا و فی الآخرۃ o

[illegible] ہے ایمان والوں کو حق بات پر دنیا کی زندگی میں [illegible] میں - مسلمان کا دین اور اُس کی ہر بات کھری ہوتی ہے [illegible] ہوتی -

صفحہ ۲۱۶ میں ہے :

ز مزدِ بندۂ کرپاس پوش و محنت کش
نصیبِ خواجۂ ناکردہ کار، رختِ حریر

سورۃ الذاریات آیت ۱۹) میں نکتہ چینوں کے متعلق ہے۔ اُن کے
مال میں سائل اور محروم دونوں کا حق تھا :

و فی اموالھم حقٌ للسائل والمحروم ○

[اور اُن کے مالوں میں حق تھا سائل اور محروم کا۔]

سورۂ والفجر (آیات ۱۹ - ۲۳) میں ہے :

[illegible]

یتذکر الانسان و انی لہ الذکریٰ ○

[اور میراث کا مال ہپ ہپ کھاتے ہو (حلال و حرام کی تمیز نہیں
[illegible]
کو سمجھے گا) اور اب اُسے سوچنے کا وقت کہاں ؟]

[illegible]

صفحہ ۲۱۰ میں ہے :

[illegible]

اپنا جائز حق حاصل نہ کرنے [illegible]

سورۃ النحل (آیت ۹۰) میں ہے :

ان اللہ یامر بالعدل والاحسان ○

بے شک اللہ حکم دیتا ہے انصاف اور نیکی کرنے کا۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے (النور ع ۷) بھی وحیِ الٰہی یہ کہلواتی ہے :

و اُمرت لاعدل بینکم ۝

[اور مجھے حکم ہے کہ میں تم میں انصاف کروں۔]

صفحہ ۲۱۸ میں ہے :

ع مرگ مشکل ، زندگی مشکل تر است

"بانگِ درا" (۲۳۰) میں فرمایا ہے :

ع کتنی مشکل زندگی ہے ، کس قدر آساں ہے موت

سورۃ الملک (آیت ۲) میں ہے :

الذی خلق الموت و الحیٰوۃ لیبلوکم احسن عملاً ط

[وہ ذات جس نے پیدا کیا موت اور حیات کو تاکہ تمہاری جانچ پڑتال کرے کہ کون زیادہ اچھے اعمال والی زندگی اپنی جنت کے لیے

ہے۔

صفحہ ۲۱۱ ہی میں ہے :

ایک [illegible]

[illegible]

و عباد الرحمٰن الذین یمشون علی الارض ھوناً و اذا خاطبھم الجٰھلون قالوا سلٰما

اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر آہستہ چلتے ہیں (متواضعانہ) اور جب جاہل ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو وہ کہتے ہیں بس سلام ہے (تم سے ہمارا کچھ واسطہ نہیں ہم خوشی اختیار کرتے ہیں)۔]

صفحہ ۲۲۰ میں ہے :

کالبد را قرہی سی آورد
جامۂ قز ، جانِ بے غم ، بوے خوش

جامۂ قز (ریشمی کپڑے) سے بے شک بدن کی قرہی حاصل ہوتی ہے لیکن "بوئے خوش" حضورِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی اور "جانِ بے غم" تو ہے رشتہ رکھنے والوں کو حاصل ہے ۔

سورۃ الرعد (آیت ۲۸) میں ہے :

الا بذکر اللہ تطمئن القلوب :

[یاد رکھو ، اللہ کی یاد میں دلوں کا چین ہے ۔]

صفحہ ۲۲۰ ہی میں ہے :

اے برادر من ترا از زندگی دادم نشاں
خواب را مرگِ سبک داں مرگ را خوابِ گراں

بانگِ درا (صفحہ ۱۳۳) میں کہا ہے :

سوت تجدیدِ مذاقِ زندگی کا نام ہے
خواب کے پردے میں بیداری کا اک پیغام ہے

بانگِ درا (صفحہ ۲۳۴) میں اس طرح بھی ہے :

جوہرِ انساں عدم سے آشنا ہوتا نہیں
آنکھ سے غائب تو ہوتا ہے فنا ہوتا نہیں

سورۃ البقرہ (آیت ۲۸) میں ارشاد ہے :

کیف تکفرون باللہ وکنتم امواتا فاحیاکم ثم یمیتکم ثم یحییکم ثم الیہ ترجعون ۝

[بھلا تم کیونکر اللہ کے منکر ہو سکتے ہو جبکہ تم بے جان تھے ، اس نے تمہیں جلایا ، پھر تمہیں مارے گا ، پھر تمہیں جلائے گا ، پھر تم اسی کی طرف پلٹ کر جاؤ گے ۔]

اسی صفحہ ۲۲۰ میں ہے :

ع سینہ را کارگاہِ کینہ مساز

[illegible] مسلمان کے [illegible] کہی گئی ہے :

ولا تجعل فی قلوبنا غلاً للذین آمنوا ۔ ۔ ۔ ۔

[illegible] کے [illegible] کرنے [illegible]
نہ رکھے ۔

صفحہ ۲۲۱ میں ہے :

در جہاں مانندِ جوئے کوہسار از نشیب و بیم فراز آئندہ شو

[illegible] کر [illegible] کرنے اور [illegible]
اس لیے ہے کہ اچھے برے کی تمیز ہو سکے ۔

[illegible] التغابن (آیت ۲) میں ہے :

ھو الذی خلقکم فمنکم کافرٌ و منکم مؤمنٌ ط واللہ بما تعملون بصیرٌ ۝

[illegible] ہے جس نے تمہیں پیدا کیا تو تم میں کوئی کافر کوئی مسلمان ۔
[illegible] کام دیکھ رہا ہے ۔]

صفحہ ۲۲۱ ہی میں ہے :

[illegible]

[illegible] ہے :

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہے :

اگر تقلید ہوئے شیوۂ خوب یہ جو ہے وہ اجداد رہے

[illegible]

[illegible] اسلام کافی ہے۔

سورۂ آل عمران (آیت ۱۹) میں ہے :

ان الدین عنداللہ الاسلام ○

[بے شک اللہ کے نزدیک (پسندیدہ) دین اسلام ہے۔]

[illegible]

(آیت ۱۰۴) میں ہے :

[illegible]

او لو کان آباؤھم لایعقلون شیئاً ولا یھتدون ○

[اور جب اُن سے کہا جائے کہ اللہ کی نازل کی ہوئی چیز کی چلو

[illegible]

بانگِ درا

(پہلی اشاعت ۱۹۲۴ء)

"بانگِ درا کی بیشتر نظمیں میری طالب علمی کے زمانے کی ہیں"

("مکاتیب"، ۱/۲۹۹)

بانگِ درا

حصہ سوم میں "گلِ رنگیں" کے دو شعر ہیں :

[illegible]

[illegible]

پہلے شعر کے پہلے مصرعے میں "[illegible]
علامہ اقبال کا خاص پیام ہے۔ مسلمان کی [illegible]
کا بالواسطہ حکم سورۃ الجاثیہ (آیت ۱۳) [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] آیت ۳۶) میں ہے :

[illegible] الشیطٰن عنہا فاخرجہا مما کن [illegible]

لبعض عدوٌ و لکم فی الارض مستقرٌ و متاعٌ الی حین ۝

[پس شیطان نے جنت سے اُنہیں لغزش دی اور جہاں رہتے تھے وہاں سے اُن کو خارج کرا دیا اور ہم نے فرمایا ۔ تم اُترو ۔ آپس میں ایک تمہارا دوسرے کا دشمن ہے اور تمہیں ایک وقت تک زمین میں ٹھہرنا اور برتنا ہے ۔]

''متاعٌ الی حین'' سے یہی ''سوز و ساز رومی'' کی طرف اشارہ ہے اور دوسرے شعر میں ''جہاں سے دور'' ہونے سے جنت کی طرف اشارہ ہے ۔

سورۃ المؤمنون (آیت ۲۰) میں ارشاد ہے :

و شجرۃً تخرج من طور سیناء تنبت بالدھن و صبغ للآکلین

[اور وہ درخت (زیتون) پیدا کیا کہ طور سینا سے نکلتا ہے ، لے کر اُگتا ہے تیل اور کھانے والوں کے لیے سالن ۔]

جس طرح تیل اور سالن کے لیے زیتون ہوتا ہے اسی طرح انسان کی ''ترکیب روحی طور'' یعنی مقدس ہونے کی وجہ سے مخلوق کے لیے مفید ثابت ہو سکتا ہے ۔

اسی نظم میں اور اسی صفحے میں ایک شعر ہے :

یہ پریشانی مری سامانِ جمعیت نہ ہو
یہ جگر سوزی چراغِ خانۂ حکمت نہ ہو

علامہ اقبال نے (سکوت و جمود کے برخلاف) عمل ، زحمت ، محنت کوشی اور مشکل پسندی کی تعلیم دی ہے اور پریشانی اور جگر کاوی کو ہر وقت لبیک کہا ہے ۔

سورۃ لقمٰن (آیت ۲۰) میں ہے :

[illegible] انّ سخرلکم ما فی السمٰوٰت و ما فی الارض و اسبغ [illegible] من الناس من یجادل فی اللہ بغیر علمٍ و [illegible]

کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمیں میں ہے اور نیز ان کے مابین کی تمام مخلوقات میں اللہ کی ذات میں ۔ وہ سجدہ رکعتیں اور نہ سجدہ بوجھ اور نہ کتاب رہتی ۔

آسمانوں اور زمین کے اندر جو کچھ ہے اور جو نعمتیں کہ اللہ نے پیدا کی ہیں اُن سب پر قبضہ کرنے کی صلاحیت انسان کے اندر ودیعت کی گئی ہے اور اس طرح ترغیب دی ہے کہ وہ اپنے ہر ممکن ذریعہ سے ان چیزوں کو مسخر کرے اور اپنی زندگی کو بہتر بنائے ۔

اس نظم کے آخری شعر جو صفحہ ۲۰ میں ہے وہ بھی اس مضمون کا پیام بر ہے :

یہ تلاشِ مستقل شیوہ جہانِ آفریں ہے
تو مزاجِ ادراکِ انساں کو خرام آموز ہے

صفحہ ۲۰ - "ہر کوہسار" کے بعض اشعار سورۂ الاعراف ۔۔۔ سورۂ النور (آیت ۔۔) ۔ سورۂ ۔۔۔ سورۂ ۔۔۔ کے مضامین سے ماخوذ معلوم ہوتے ہیں ۔

صفحہ ۳۱ - "ایک پہاڑ اور گلہری" میں ایک شعر ہے :

جس سے جگر لگی ہوئی زمانے میں کبھی آنچ نہ آئی تھی سرحد کے ۔۔۔

سورۂ آل عمران (آیت ۱۹۱) میں ہے :

ربنا ما خلقت ھذا باطلاً ۔ [اے رب ہمارے تو نے یہ بیکار ۔۔۔

سورۃ المؤمنون (آیت ۱۱۵) میں یہی ہے :

افحسبتم انما خلقنٰکم عبثاً ۔

[تو کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں بیکار بنایا ؟]

صفحہ ۔۔ - "خضرِ راہ" سے ۔۔۔ اس کا ایک شعر ہے :

دید سے تسکین پاتا ہے دلِ مہجور یہی :
اِس تڑپ کے ۔۔۔ رہے ہیں یا وہاں کے طور ۔۔۔

سیدنا حامد اسلام کے واقعے سے متعلق تلمیح ہے۔
سورۃ الاعراف (آیت ۱۴۳) میں ہے:

ولما جاء موسیٰ لمیقاتنا و کلمہ ربہ قال رب ارنی انظر الیک قال لن ترانی و لکن انظر الی الجبل فان استقر مکانہ فسوف ترانی فلما تجلی ربہ للجبل جعلہ دکا و خر موسیٰ صعقا فلما افاق قال سبحانک تبت الیک و انا اول المؤمنین ○

[اور جب موسیٰ ہمارے وعدے پر آیا اور اس سے اس کے رب نے کلام فرمایا، عرض کی اے رب میرے مجھے اپنا دیدار دکھا کہ میں تجھے دیکھوں۔ فرمایا تو مجھے ہرگز نہ دیکھ سکے گا، ہاں اس پہاڑ کی طرف دیکھ، اگر یہ اپنی جگہ ٹھہرا رہا تو عنقریب تو مجھے دیکھ لے گا۔ جب اس کے رب نے پہاڑ پر اپنا نور چمکایا، اسے ریزہ ریزہ کر دیا اور موسیٰ گرا بے ہوش۔ پھر جب ہوش ہوا بولا، پاکی ہے تجھے، میں تیری طرف رجوع لایا اور میں سب سے پہلا مسلمان (یعنی اسرائیل سے) ہوا۔]

[illegible] سورہ اور نجم کا اشارہ دیا ہے۔

صفحہ ۴۳ میں "الشعر" کا ایک شعر ہے:

صبح ازل جو حسن ہوا داستان عشق
آواز کن بنا سر و برگ جہان عشق

[illegible]:

[illegible] کہ کوئی

اس [illegible] کہ جب کسی [illegible] اس سے [illegible] کہ ہو جا، وہ فوراً ہو جاتی ہے۔

[illegible] النحل (آیت ۴۰)، مریم (آیت ۳۵) اور [illegible] کے الفاظ اور مضامین آتے ہیں۔

صفحہ ۴۶ میں بچی اسی نظم کا شعر ہے :

اے شمع ! انتہائے فریبِ خیال دیکھ
مسجودِ ساکنانِ فلک کا مآل دیکھ

کہا گیا ہے۔

سورۃ البقرہ (آیت ۳۴) میں ہے :

[illegible]
من الکٰفرین ○

[اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو
نے سجدہ کیا ، سوائے ابلیس کے۔ منکر ہوا اور [illegible]

[illegible]

[illegible]

[

اسی نظم کا صفحہ ۵۵ میں یہ شعر ہے :

میرے بگڑے ہوئے کاموں کو بنایا تو نے
بار جو مجھ سے نہ اٹھا ، وہ اٹھایا تو نے

سورۃ الاحزاب (آیت ۷۲) میں ہے :

[illegible]

[illegible]

صفحہ ۵۹ میں "پیام صبح" کا ایک شعر ہے :

[illegible]

سورۃ [illegible] والنور والسمٰوات والارض (آیت ۳۵) والی
[illegible]

[illegible] کی نظم "ابلیس" کا پہلا شعر ہے :

[illegible] انجامے ارنی سرخیِ افسانۂ دل

صفحہ [illegible] کے شعر میں ارنی کی تشریح آ چکی ہے ۔

[illegible]

اور بھائیوں نے اُسے (یوسف علیہ السلام کو) کھوٹے داموں
گنتی کے روپیوں پر بیچ ڈالا۔]

صفحہ ۳۰ میں "تصویرِ درد" والی نظم کا ایک شعر ہے:

کتنی ہیں تیرے یوسف گم گشتہ کی جو دیکھیں راہ
اے غافل! جو مطلق تیرا مقید کر دیا تو نے

یوسف علیہ السلام کو کنوئیں میں ڈالے جانے کا واقعہ سورۃ یوسف (آیت ۱۵) میں آتا ہے:

فلما ذھبوا بہ واجمعوا ان یجعلوہ فی غیابت الجب ۔ ۔ ۔ ۔

[پھر جب اُنہ (یوسف علیہ السلام) کو لے گئے اور سب
ٹھہری کہ اُسے اندھے کنوئیں میں ڈال دیں۔]

صفحہ ۴۸ میں "نالۂ فراق" کا ایک شعر ہے:

تو کہاں ہے اے کلیمِ ذروۂ سینائے علم!
تجلی تری موجِ نفسِ بادِ نشاطِ افزائے علم

صفحہ ۴۳ کے اشعار کی تلمیح ملاحظہ ہو۔

صفحہ ۹۰ میں "چاند" نظم کا مترجمہ ہے:

ع آفرینش میں سراپا نور تو، ظلمت ہیں میں

سورۂ یونس (آیت ۵) میں ہے:

ھو الذی جعل الشمس ضیاء والقمر نورا ۔ ۔ ۔ ۔

وہ ذات ہے جس نے بنایا سورج کو ضیا اور چاند
سورۃ المؤمنون (آیت ۱۲) میں ہے:

اسی صفحے (۹۷) میں ہے :

چاندنی ہے نور تیرا ، خشق میرا نور ہے

جس کا صفحہ ۳۳ کے شعر میں ذکر آ چکا ہے ۔

اسی صفحے کا آخری شعر ہے :

مہر کا برتو ترے حق میں ہے پیغامِ اجل
محو کر دیتا ہے مجھ کو جلوۂ حسنِ اجل

قلما تجلّٰی ربہ' للجبل جعلہ' دکّاً و خر موسیٰ صعقاً ۔ ۔ ۔

اور موسیٰ گرے بے ہوش ۔]

گویا جلوۂ حسنِ ازل کو دیکھ کر محو ہو گئے ۔

صفحہ ۸۱ میں ہے :

ع تجھے نظارے کا مثار کلیم سودا تھا

جو ۱۱ میں ایا ہے ۔

[illegible] نشیم شروع ہوتی ہے :

[illegible]

[illegible] دانعہ ہے کہ آدم علیہ السلام کی

[کیا میں نہیں ہوں رب تمہارا ؟ بولے ، البتہ ---]

[illegible] اسی صفحے (۸۱) میں ہے :

لگی نہ میری طبیعت ریاضِ جنت میں
پیا شعور کا جب جامِ آتشیں میں نے

سورۃ البقرہ (آیت ۳۵) میں ہے :

[illegible]

[اور کہا ہم نے ، اے آدم ، [illegible]

بعد کے صفحہ (۸۲) میں ہے :

نکالا کعبے سے بتوں کی مورتوں کو کبھی
کبھی بتوں کو بنایا حرم نشیں میں نے

[illegible] ۲۰) میں ہے :

[illegible] اللّٰت والعزیٰ ٥ و منٰوۃ الثالثۃ الاخریٰ ؟

[illegible]

[جن کو کعبہ میں بت بنا کر رکھا تھا] ۔

اس کے بعد ہی یہ شعر ہے :

[illegible]

سورۃ النساء (آیت ۱۶۴) میں ہے :

وکلم اللہ موسیٰ تکلیماً ؟

[اور باتیں کیں اللہ نے موسیٰ [illegible]

دوسرے مصرعے کی تلمیح کے لیے سورہ ق (آیت ۲۰) ہے :

و نفخ فی الصور ذلک یوم الوعید ○ و جاءت کل نفس معہا سائق و شہید ○ لقد کنت فی غفلۃ من ہذا فکشفنا عنک غطاءک فبصرک الیوم حدید ○ و قال قرینہ ہذا ما لدی عتید ○ الق فی جہنم کل کفار عنید ○ مناع للخیر معتد مریب ○ الذی جعل مع اللہ الہا آخر فالقیہ فی العذاب الشدید ○ قال قرینہ ربنا ما اطغیتہ و لکن کان فی ضلال بعید ○ قال لا تختصموا لدی و قد قدمت الیکم بالوعید ○ ما یبدل القول لدی و ما انا بظلام للعبید ○ یوم نقول لجہنم ہل امتلأت و تقول ہل من مزید ○ و ازلفت الجنۃ للمتقین غیر بعید ○ ہذا ما توعدون لکل اواب حفیظ ○ من خشی الرحمن بالغیب و جاء بقلب منیب ○ ادخلوہا بسلام ذلک یوم الخلود ○ لہم ما یشاءون فیہا و لدینا مزید ○

[اور پھونکا جائے گا صور، یہ ہے دن وعید کا ○ اور آئے گا ہر شخص اس حال میں کہ اس کے ساتھ ایک ہانکنے والا ہوگا اور ایک گواہ ○ (اور کہا جائے گا) تو غافل تھا اس (دن) سے، پس ہٹا دیے ہیں ہم نے تجھ سے تیرے پردے، پس تیری نگاہ آج تیز ہے ○ اور کہے گا اس کا ساتھی (فرشتہ) یہ ہے جو میرے پاس تیار ہے ○ (حکم ہوگا) ڈال دو جہنم میں ہر ناشکرے ضدی کو ○ جو روکنے والا ہے بھلائی سے، حد سے بڑھنے والا، شک میں پڑنے والا ○ جس نے بنایا اللہ کے ساتھ دوسرا معبود، پس ڈال دو اس کو سخت عذاب میں ○ کہے گا اس کا ساتھی (شیطان) اے ہمارے رب میں نے اس کو سرکش نہیں بنایا، لیکن وہ خود ہی بہت دور کی گمراہی میں پڑا تھا ○ فرمائے گا اللہ تم نہ جھگڑو میرے سامنے اور میں تو پہلے ہی تمہیں خبردار کر چکا تھا ○ میرے ہاں بات بدلی نہیں جاتی اور میں اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ○ جس دن ہم جہنم سے پوچھیں گے کہ کیا تو بھر گئی؟ وہ کہے گی کہ کچھ اور ہے؟ ○ اور جنت متقیوں کے قریب کر دی جائے گی، کچھ دور نہیں ○ یہ ہے جس کا وعدہ کیا جاتا ہے ہر رجوع کرنے والے نگہبان کے لیے ○ جو رحمٰن سے بن دیکھے ڈرا اور رجوع کرنے والا دل لے کر آیا ○ داخل ہو جاؤ اس میں سلامتی کے ساتھ، یہ ہے دن ہمیشہ رہنے کا ○ ان کے لیے وہاں ہر وہ چیز ہے جو وہ چاہیں گے اور ہمارے پاس اور بھی بہت کچھ ہے ○]

اسی صفحے (۸۱) میں پیر یہ شعر ہے :

کبھی صلیب پہ اپنوں نے مجھ کو لٹکایا
کیا فلک کو سفر، چھوڑ کر زمیں میں نے

سورۃ النساء (آیات ۱۵۷ - ۱۵۸) میں ہے :

--- ما قتلوہ و ما صلبوہ و لکن شبہ لہم ط و ان الذین اختلفوا فیہ لفی شک منہ ط ما لہم بہ من علم الا اتباع الظن ج و ما قتلوہ یقیناً ○ بل رفعہ اللہ الیہ ط و کان اللہ عزیزاً حکیما ○

[یہ (عیسیٰؑ) کو مارا اور نہ سولی پر چڑھایا، لیکن وہی شبہ ان کے آگے۔ اور جو لوگ اس میں کئی باتیں نکالتے ہیں وہ اس بارے میں شک میں پڑے ہیں۔ کچھ نہیں ان کو اس کی خبر مگر اٹکل پر چلنا۔ اس کو قتل نہیں کیا۔ بے شک۔ بلکہ اس کو اٹھا لیا اللہ نے اپنی طرف اور ہے اللہ زبردست حکمت والا۔]

اسی کے بعد کے صفحے میں یہ شعر ہے :

کبھی میں غارِ حرا میں چھپا رہا برسوں
جہاں کو کبھی جامِ آخریں میں نے

[یہ وہ جہاں پہلی وحی (اقراء باسم ربک الذی خلق ---) نازل ہوئی اور "آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا" سے مراد دین کی تکمیل ہے جو خاتم النبیین پر ہوئی، جیسا کہ سورۃ المائدہ (آیت ۳) میں ہے :

الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی ---

[آج میں پورا دے چکا تم کو دین تمہارا اور پوری کی تم پر میں نے

اسی نظم کا آخری شعر اسی صفحے (۱۸) میں ہے :

ہوئی جو چشمِ مظاہر پرست وا آخر
تو پایا خانۂ دل میں اُسے مکیں میں نے

وہ خانۂ دل جس کا تعلق خدا سے ہو "قلبِ سلیم" ہے جس کا ہونا میں بھی موجبِ فلاح ہے۔

سورۃ الشعراء (آیات ۸۸ - ۸۹) میں ہے :

یوم لا ینفع مال ولا بنون ۝ الا من اتی اللہ بقلب سلیم ۝

[جس دن نہ کام آئے گا کوئی مال اور نہ بیٹے۔ مگر جو آیا اللہ کے پاس قلبِ سلیم لے کر۔]

صفحہ ۸۳ میں ہے :

ع مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا

اسلام کے معنی سلامتی اور جان و مال کی حفاظت ہے۔ اسے اختیار کرنے کے بعد ایک شخص مسلمان ہو جاتا ہے۔ اسے درجۂ ایمان سے فائز ہے، جیسے سورۃ الحجرات (آیت ۱۴) میں ہے

قالت الاعراب آمنا ۔ قل لم تؤمنوا و لکن قولوا اسلمنا ۔

کہتے ہیں دیہاتی کہ ہم ایمان لائے۔ تم کہو کہ تم ایمان نہیں لائے، لیکن کہو کہ ہم مسلمان ہوئے۔

اسلام کے معتبر اور اصلی معنی ہیں "اپنے آپ کو کسی کے سپرد کر دینا"، یعنی خدا کے حوالے کر دینا۔ جو ایمان کا مرحلہ ہے۔

صفحہ ۸۵ کا شعر ہے :

کثرت میں ہو گیا ہے وحدت کا راز مخفی
جگنو میں جو چمک ہے، وہ پھول میں مہک ہے

بعض صوفیہ نے وحدت اور کثرت کا استنباط سورۃ الحدید کی آیت ۳ سے کیا ہے :

ھو الاول و الآخر والظاہر والباطن ۔ ھذہ لکل شیء سہم ۔

وہی اوّل، وہی آخر، وہی ظاہر، وہی باطن اور وہی سب کچھ ہے۔

صفحہ ۱۶ کا شعر ہے:

جو بتول مہر کی گرمی سے سو چلے تھے، اٹھے
زمیں کی گود میں جو پڑ کے سو رہے تھے، اٹھے

ان الذین یکتمون ما انزلنا من البینات والھدیٰ من بعد ما بینہ للناس فی الکتاب اولئک یلعنھم اللہ ویلعنھم اللاعنون ۔

بے شک جو لوگ ہماری نازل کی ہوئی روشن دلیلوں اور ہدایت کو جسے ہم نے لوگوں کے لئے کتاب میں بیان کر دیا ہے چھپاتے ہیں اللہ ان پر لعنت کرتا ہے اور لعنت کرنے والے بھی ان پر لعنت کرتے ہیں۔

ان فی خلق السموٰت والارض واختلاف اللیل والنھار والفلک التی تجری فی البحر بما ینفع الناس وما انزل اللہ من السماء من ماء فاحیا بہ الارض بعد موتھا وبث فیھا من کل دآبۃ وتصریف الریاح والسحاب المسخر بین السماء والارض لآیات لقوم یعقلون ۔

بے شک آسمانوں اور زمین کے بنانے میں اور رات دن کے اختلاف میں اور کشتیوں میں جو دریاؤں میں آدمیوں کا نفع لے کر چلتی ہیں جن میں اللہ آسمان سے پانی اتارتا ہے اور اس پانی سے زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کرتا ہے اور اس میں ہر قسم کے جانور پھیلا دیتا ہے اور ہواؤں کے بدلنے میں اور بادل میں جو آسمان و زمین کے درمیان حکم کا تابع ہے ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو عقل سے کام لیتے ہیں۔

ان اللہ بکل شیء محیط ۔

بے شک اللہ ہر چیز کو احاطہ کئے ہوئے ہے۔

سورۃ النساء (آیت ۱۲۶) میں ہے :

وکان اللہ بکل شیءٍ محیطا ○

اور اللہ ہے ہر چیز کو احاطہ کیے ہوئے۔

صفحہ ۹۵ کا شعر ہے :

فسانۂ ستمِ انقلاب ہے یہ عمل
کوئی زمانِ سلف کی کتاب ہے یہ عمل

سورۂ آلِ عمران کی آیات (۱۴۰ - ۱۴۱) ہیں :

[illegible]

سورۂ آلِ عمران (آیت ۱۳۷) میں ارشاد ہے :

[illegible]

''درخت صحرا'' وہ درخت ہے جو خدا کی عنایت ہی سے پرورش پاتا ہے اور کسی انعام کا محتاج نہیں ہوتا۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسی سورۃ الواقعہ (آیت ۷۲) میں آئی ہے کہ:

ءانتم انشأتم شجرتها ام نحن المنشؤن ٥

کیا تم نے اُگایا اُس کا درخت یا ہم ہیں اُگانے والے۔

صفحہ ۹۹ کا شعر ہے:

دبیز سے رات کو ظلمت ملی ہے
چمک تارے نے پائی ہے جہاں سے

سورۃ الانعام (آیت ۹۸) میں ہے:

[وھو الذی جعل لکم النجوم لتھتدوا بھا فی ظلمٰت البر و البحر قد
فصلنا الآیٰت لقوم یعلمون۔ اور اُسی نے تمہارے لیے تارے کیے کہ اُن سے راہ پاؤ اندھیروں
میں جنگل اور دریا کے۔]

صفحہ ۱۰۰ کا مصرع ہے:

ع کیا کہوں اپنے چمن سے میں جدا کیونکر ہوا؟

اس کے لیے صفحہ ۲۰ کی تلمیح ملاحظہ ہو۔

نیز اسی صفحے میں ہے:

[illegible]

پھر صفحہ ۱۰۰ ہی میں ہے :

پرستارِ اعمال سے مقصد تیرا رسوائی مری
ترا مطمحِ نظر ہے کیا ہوا تیرا کہا میرا

سورۂ بنی اسرائیل (آیات ۱۳ - ۱۴) میں ہے :

[اور ہر انسان کے اعمال نامے کو اُس کی گردن میں لٹکا دیا ہے اور قیامت کے دن اُس کے لیے ہم ایک کتاب نکالیں گے جس کو وہ کھلا ہوا دیکھیں گے۔ (اُس کتاب کو دیکھ کر کہا جائے گا) اپنی کتاب پڑھ لے۔ آج تو خود ہی اپنا حساب لینے کے لیے کافی ہے۔]

صفحہ ۱۰۱ میں ہے :

بھلا پھولا رہے یا رب چمن میری اُمیدوں کا
جگر کا خون دے دے کر یہ بوٹے میں نے پالے ہیں

جب کوئی اور جگر کاوی ہی سے امنگوں کی نشوونما ہوتی ہے۔
اس کے لیے صفحہ ۲۴ کی تلمیح ملاحظہ ہو۔
اسی صفحے میں ہے :

نہ پوچھ مجھ سے لذت خانماں برباد رہنے کی
نشیمن سیکڑوں میں نے بنا کر پھونک ڈالے ہیں

اس کے لیے صفحہ ۹۵ کی تلمیح دیکھیں۔

صفحہ ۱۰۲ کا شعر ہے :

آڑ بیٹھے کیا سمجھ کے بیلا طور پر کلیم
[illegible]
[illegible]

صفحہ ۱۰۳ کا شعر ہے :

چمن زار محبت میں خموشی موت ہے بلبل
یہاں کی زندگی پابندیِ رسمِ فغاں تک ہے

[illegible] کا متصل نہیں ۔

صفحہ ۲۰۰ کی تلمیح ملاحظہ ہو ۔

اسی صفحے میں ہے :

حقیقت اپنی آنکھوں پر نمایاں جب ہوئی اپنی
سکوں نکلا ہمارے خانۂ دل کے مکینوں میں

سورہ الملک (آیت ۲۳) میں ہے :

قل ھو الذی انشاکم و جعل لکم السمع والابصار و الافئدۃ ط قلیلا
ما تشکرون ۝

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] و عملوا الصلحٰت اولئک ھم خیر البریۃ ۝

[illegible] جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کیے وہ ہی بہتر [illegible]

صفحہ ۱۰۶ کا شعر ہے :

سخن میں سوزِ الٰہی کہاں سے آتا ہے
یہ چیز وہ ہے کہ پتھر کو بھی گداز کرے

سورۃ الحج (آیت ۳۵) میں ہے :

والمقیمی الصلوٰۃ و مما رزقنٰھم ینفقون ۝

[illegible]
ہوا کچھ خرچ کرتے ہیں۔]

[illegible]:

خیال کرنا ہوں دل ہو، خیر سے غافل ہوں میں
جانے کہ اچھی کہی خالہ ہوں میں، [illegible]

سورۃ الاحزاب (آیت ۷۲) میں ہے :

[illegible]
یحملنھا و اشفقن منھا و حملھا الانسان [illegible]

[بے شک ہم نے امانت [illegible]
سے انھوں نے اس کے اٹھانے [illegible]
اٹھا لی۔ بے شک وہ اپنی ذات [illegible]

صفحہ ۱۰۷ میں ہے :

[illegible] جس سے مٹ جاتا ہے وہ باطل ہوں میں

[illegible] (آیت ۸۱) میں ارشاد ہے

و قل جاء الحق و [illegible]

اور آپ فرما دیں کہ آیا حق [illegible]
نکل بھاگنے والا ہے۔

اسی صفحے (۱۰۷) میں ہے :

ہے مری ذلت ہی کچھ میری شرافت کی دلیل
جس کی غفلت کو ملک روتے ہیں وہ غافل ہوں میں

سورۃ البقرہ (آیت ۳۰) میں ہے :

و اذ قال ربک للملئکۃ انی جاعل فی الارض خلیفۃ ط قالوا اتجعل فیہا من یفسد فیہا و یسفک الدماء ج و نحن نسبح بحمدک و نقدس لک ط قال انی اعلم ما لا تعلمون ○

کہا آپ کے رب نے فرشتوں کو، جب کہ وہ ان سے کہہ رہے تھے کہ
ضرور، آپ تو ایسے کو پیدا کریں گے اس میں جو سخت فساد کرے گا یہاں اور
کرے گا خون۔ اور ہم تو پڑھتے ہیں حمد آپ کی خوبیاں اور یاد کرتے ہیں
پاک ذات کو۔ فرمایا، مجھ کو معلوم ہے جو تم نہیں جانتے۔

اس کے بعد کا شعر بھی اسی ملسلے کے ذیل میں آ سکتا ہے

صفحہ ۱۰۸ میں ہے :

ع جیسا وہ کیا جو ہو نفس شیر پر سوار

یعنی اللہ پر سوار کرنے کے بجائے نفس پر سوار کرنے کی تعلیم ہے۔
سورۃ الفرقان (آیت ۵۸) میں ہے :

و توکل علی الحی الذی لا یموت و سبح بحمدہ ط ۔ ۔ ۔

[اور بھروسا کر ہمیشہ زندہ رہنے والے پر جو نہیں مرے گا اور
تسبیح کر اس کی حمد کے ساتھ ۔ ۔ ۔]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

رجز کہتے ہے رہبر ہر فنا بڑھنے والا ہے اور باقی رہے گا نام تیرے
رب کا، بزرگی اور تعظیم والا۔]

اسی صفحے (۱۱۲) کا شعر ہے:

ہوئی ہے رنگِ تغیر سے جب نمود اس کی
وہی حسیں ہے حقیقت زوال ہے جس کی

"رنگِ تغیر" کا مضمون کئی جگہ قرآن پاک میں ہے، مثلاً سورۃ
الکہف (آیت ۴۵) میں ہے:

اکثرت مائی خشک میں تراب کے ہے نشو و نما ہوئی
کہ پھر سکڑ کے ہو گئی جسی تھی پہلے پہل وہ پانی کی
پھر بوند سے، پھر ہوا کہ دنیا تم کو ہے۔

صفحہ ۱۱۳ کا شعر ہے:

تارے میں وہ، قمر میں وہ، جلوہ گرِ سحر میں وہ
چشمِ نظارہ میں نہ تو مرحلۂ امتیاز دے

صفحہ ۹۴ اور ۹۵ کی تلمیحات ملاحظہ ہوں۔

صفحہ ۱۱۳ کا شعر ہے:

نفیِ ہستی اک کرشمہ ہے دلِ آگاہ کا
لا کے دریا میں نہاں موتی ہے الا اللہ کا

پہلے [illegible] سے [illegible]
[illegible]

سورۃ القصص (آیت ۸۸) میں ہے:

ولا تدع مع اللہ الٰہاً آخر لا الٰہ الا ھو۔۔۔

[اور مت پکار اللہ کے [illegible]
سوائے اُس کے۔]

صفحہ ۱۵ : میں ہے :

ع جذبِ حرم سے ہے فروغ انجمنِ حجاز

جذبِ حرم جمعیت کے لئے ہے۔

سورۂ آل عمران (آیت ۱۰۳) میں ہے :

[illegible]

[illegible]

صفحہ ۱۱۶ میں ہے :

ع جلوۂ طور میں جیسے ہے پیامے کلیم

صفحہ ۔۔۔ کی تلمیح ملاحظہ فرمائیں۔

[illegible] صفحے میں ہے :

ع تو جو عقل ہے، تو بنائے عقل بول میں

صفحہ ۔۔۔ کی تلمیح ملاحظہ فرمائیں۔

صفحہ ۔۔۔ کا شعر ہے :

خاکی انساں سے کچھ حسن کا احساس نہیں
سورتِ دل ہے یہ ہر چیز کے باطن میں مکیں

[illegible]

[illegible]

ہے آسمانوں اور زمین کا (یعنی ہر چیز کا)۔

[illegible] ہے کہ ہر شے میں جھلک ہے اس کے

[illegible] موجود ہے۔

صفحہ ۱۱۹ کا شعر ہے :

س [illegible] سام سے محل ہے

صفحہ ۳۰ کی تلمیح ملاحظہ ہو۔

سی صفحے کا آخری شعر ہے :

انجام ہے اس خرام کا حسن آغاز ہے عشق ، انتہا حسن

[illegible]

ضرورت ہے۔

سورۃ العنکبوت (آیت ۶) میں ہے :

و من جاھد فانما یجاھد لنفسہ ط ان اللہ لغنی عن العلمین ۔

[illegible]

نہیں دنیا والوں کی۔

سورۃ النساء (ایات ۹۵ - ۹۶) میں جہاد کرنے والوں اور

جانے والوں کے سلسلے میں جو ارشاد ہے وہ عمل کرنے والوں

(پیچھے رہ جانے والوں) کے لیے

لایستوی القاعدون من [illegible]

و المجاھدون فی سبیل اللہ باموالھم [illegible]

[illegible]

اللہ المجاھدین علی القعدین اجرا عظیما ۔ درجت منہ و مغفرۃ

و رحمۃ ط و کان اللہ غفورا رحیما ۝

[illegible] پیچھے رہ جانے والے [illegible]

اور جہاد کرنے والے اللہ کی راہ میں اپنے [illegible]

فضیلت دی جہاد کرنے والوں کو اپنے [illegible]

پیچھے رہتے ہیں ، درجے میں ، اور سب کو وعدہ تو اللہ

فضیلت دی اللہ نے جہاد کرنے والوں کو پیچھے رہنے والوں پر [illegible]

میں ۔ بہت درجوں میں اپنی طرف سے اور بخشش میں اور مہربانی میں ۔ اور

اللہ ہے بخشنے والا مہربان ۔]

صفحہ ۱۲۰ کی نظم کا عنوان "وصال" ہے ۔ اس کا پہلا شعر یہ ہے :

جستجو جس گل کی تڑپاتی ہے اے بلبل مجھے
خوبیِ قسمت سے آخر مل گیا وہ گل مجھے

مگر ہے کہ یہاں گل سے مراد قرآن ہے جس کے متعلق کی وجہ یہ :

ع اہلِ گلشن ہیں گراں میری غزل خواں نہیں

اور

ع [illegible]

[illegible] سورۃ الاعراف (آیت ۱۷۲) کے واقعے سے متعلق [illegible] کی روح سے قرار کرایا گیا تھا :

الست بربکم قالو بلیٰ ۔ ۔ ۔ ۔

[illegible] بولے ۔ البتہ ۔ ۔ ۔ ۔]

[illegible] پاک ہی ہے جس سے "وصال" قرآن پاک [illegible]

صفحہ ۱۲۳ کا شعر ہے :

محفلِ ہستی میں جب ایسا تنک جلوہ تھا دستِ
پھر تخیل کس لیے لا انتہا رکھتا ہے تو

[illegible] اس کا جلوہ تھا نہیں لیکن اس کی بابت تخیل کے [illegible]

[illegible] الکہف (آیت ۱۰۹) میں ہے :

[illegible] البحر مداداً لکلمٰت ربی لنفد البحر قبل ان تنفد کلمٰت [illegible]

[illegible] اگر دریا سیاہی بنے کہ لکھے میرے رب کی باتیں [illegible] بھی نہ چکیں گے اگرچہ ہم [illegible] ویسا اس کی مدد کو ۔]

سورۃ لقمٰن (آیت ۲۷) میں بھی ہے :

ولو ان ما فی الارض من شجرۃ اقلام² والبحر یمدہ من بعدہ
سبعۃ ابحر ما نفدت کلمٰت اللہ ان اللہ عزیز² حکیم² ○

اور اگر جتنے درخت ہیں زمین میں وہ قلم ہوں اور سمندر ہو اس
کی سیاہی ، اس کے پیچھے سات سمندر اور ہوں تو بھی اللہ کی باتیں ختم
نہ ہوں گی ، اللہ زبردست ہے ، حکمت والا ہے ۔]

صفحہ ۱۲۴ کا شعر ہے :

راز حیات پوچھ لے خضرِ خجستہ گام سے
زندہ ہر ایک چیز ہے کوششِ ناتمام سے

[کوشش کی کمی نہ ہو اور کوشش جاری رہے تو زندگی ہی زندگی ہے ۔

سورۃ النجم (آیات ۳۹ - ۴۱) میں ہے :

وان لیس للانسان الا ما سعٰی ○ وان سعیہ سوف یرٰی ○ ثم
یجزٰہ الجزاء الاوفٰی ○

اور یہ کہ انسان کو وہی ملتا ہے جس کی اس نے کوشش کی
اس کی کوشش اس کو دکھائی جائے گی ۔ پھر اس کو پورا پورا بدلہ دیا جائے گا ۔]

صفحہ ۱۲۵ کا شعر ہے :

جس طرح رفعتِ شبنم ہے مذاقِ رم سے
میری فطرت کی بلندی ہے نوائے غم سے !

[اسی شعر احساس کی وجہ سے ہے اور اسی احساس کی
وجہ سے ہے ۔ صفحہ ۱۱۹ کے اسی شعر کی شرح ملاحظہ فرمائیے ۔]

صفحہ ۱۳۰ کا شعر ہے :

نہ ہو قناعت شعار گلچیں ، اسی سے قائم ہے شان تیری
تو رزق گل ہے اگر چمن میں ، تو آبِ و دانہ دراز ہو جا

[illegible] اور [illegible] دراصل [illegible] ہے
اور [illegible] ہے۔ [illegible] جستجو ایک مسلمان کا
[illegible] ہے۔ [illegible] کی [illegible] اس [illegible] کا ذکر
آ چکا ہے۔

صفحہ ۱۳۲ کا شعر ہے:

شمع کی طرح جیں بزم گہِ عالم میں
خود جلیں، دیدۂ اغیار کو بینا کر دیں

[illegible] اور [illegible]

سورۃ العصر میں ہے:

و تواصوا بالحق و تواصوا بالصبر ٥

[illegible] ایک دوسرے کو حق کی تاکید کی [illegible]
ایک دوسرے کو صبر کی (وصیت کرتے ہیں)۔]

[illegible] اسلام کی [illegible]
کہلانا نہیں ہو گا۔

صفحہ ۱۳۳ کا شعر ہے:

مردہ عالم زندہ جن کی شورشِ قم سے ہوا
آدمی آزاد، زنجیرِ تسویم سے ہوا

مسلمان قوم دراصل اللہ پاک کی طرف سے رحمت بن کر آئی تھی۔
[illegible] کی یہ آیت (۳۰) اس مقصد کے لیے استعارۃً یاد کی
جا سکتی ہے:

انظر الی آثار رحمت اللہ کیف یحی الارض بعد موتہا ٥

[illegible] اللہ کی رحمت کے آثار، وہ کیونکر [illegible]
اس کی موت کے بعد۔]

صفحہ ۱۳۶ کا شعر ہے :

[illegible]

[illegible] ہمارے حصارِ ملت کی اتحادِ وطن نہیں ہے

سورۃ المؤمنون (آیت ۵۲) میں ارشاد ہے :

[illegible]

[illegible]

(ب) پس مجھ سے ڈرتے رہو۔

اور سورۃ الحجرات (آیت ۱۳) میں ارشاد ہے :

[illegible]

[illegible]

تمہیں شاخیں اور قبیلے بنا دیا کہ آپس میں پہچان رکھو۔ بے شک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔ بے شک اللہ جاننے والا خبردار ہے۔

صفحہ ۱۳۸ کا شعر ہے :

چمک تیری عیاں بجلی میں ، آتش میں ، شرارے میں
جھلک تیری ہویدا چاند میں ، سورج میں ، تارے میں

صفحہ ۸۵ اور صفحہ ۹۴ کی تلمیحات ملاحظہ ہوں۔

صفحہ ۱۴۱ کا شعر ہے :

تمہاری تہذیب اپنے خنجر سے آپ ہی خودکشی کرے گی
جو شاخِ نازک پہ آشیانہ بنے گا ناپائدار ہوگا

مغرب کی تہذیب جس کی بنا مادہ پرستی ہے ناپائدار ہے اور خسارہ ہی خسارہ ہے۔

سورۃ الکہف (آیات ۱۰۳ - ۱۰۵) میں ہے :

قل ھل ننبئکم بالاخسرین اعمالاً ٥ الذین ضل سعیھم فی الحیٰوۃ الدنیا وھم یحسبون انھم یحسنون صنعا ٥ اولئک الذین کفروا بآیٰت ربھم و لقائہ فحبطت اعمالھم فلا نقیم لھم یوم القیٰمۃ وزنا ٥

[آپ فرما دیں کہ کیا ہم تمہیں بتا دیں تم کو کہ سب سے زیادہ ناکام عمل کن لوگوں کے ہیں ؟ اُن کے ہیں جن کی ساری کوشش دنیا کی زندگی میں گم ہو گئی اور وہ اسی خیال میں ہیں کہ وہ بہت اچھا کام کر رہے ہیں ۔ یہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کی آیتیں اور اُس کے ملنے کا انکار کیا ہے ۔ پس یہ اُن کے سارے کیے دھرے کو قیامت کے دن بالکل بے وزن قرار دیں گے ۔]

اسی صفحے (۱۳۱) میں ہے :

[ترجمہ اس آیۃ بینہ کا جس کی خبر کے بعد دوسری آیت میں ہے رسول اللہ رحمۃ للعالمین ہیں جن کی بعثت سے حقوق العباد پر سب سے زیادہ زور دیا گیا ۔ حدیث میں حضور نے فرمایا ہے : خیر الناس من ینفع الناس ۔ تمام انسانوں میں بہتر وہ ہے جو لوگوں کو نفع پہنچائے ۔]

سورۃ النساء (آیت ۳۶) میں ہے :

[ترجمہ] واعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئا وبالوالدین احسانا وبذی القربیٰ والیتٰمیٰ والمسٰکین والجار ذی القربیٰ والجار الجنب والصاحب بالجنب وابن السبیل و ما ملکت ایمانکم ط ان اللہ لا یحب من کان مختالا فخورا ٥

[ترجمہ] اور عبادت کرو اللہ کی اور نہ شریک ٹھہراؤ اُس کے ساتھ کسی کو اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو اور قرابت والے سے اور یتیموں سے اور محتاجوں سے اور ہمسایہ قریب سے اور ہمسایہ اجنبی سے اور پاس بیٹھنے والے سے اور راہ گیر سے

رفیق ہے دور راہ کے مسافر سے اور اپنی ہمدمی غلام سے ۔ بے شک اللہ کو خوش نہیں آتا کوئی اِترانے والا ، ڈِینگ مارنے والا ۔]

اس آیت میں اللہ کو ماننے کے بعد ہی مومن کو خوف سے نجات کا حکم دیا گیا ہے ۔

صفحہ ۱۳۶ کا شعر ہے :

خاک اس بستی کی ہو کیونکر نہ ہمدوشِ ارم
جس نے دیکھے جانشینانِ پیمبرؐ کے قدم

بغداد کی سرزمین جہاں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے آل و اصحاب کے قدم پہنچے ۔

سورۃ التوبہ (آیت ۱۰۰) میں ارشاد ہے :

و السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا ط ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○

[اور جو پہلے پہل سبقت کرنے والے ہیں مہاجرین اور انصار میں سے اور جو اُن کے پیرو ہوئے نیکی میں ، اللہ راضی ہے اُن سے اور وہ راضی ہیں اُن کے واسطے باغ (جنتیں) جن کے نیچے بہتی ہیں نہریں ۔ رہا کریں گے ان میں ہمیشہ ۔ یہی ہے بڑی مراد ۔

سرورِ عالم کے مہاجرین و انصار (جنگ بدر کے مجاہدین ہوئے ہیں) اور اُن کے متبعین نیز صحابہ حق میں یہ آیت نازل ہوئی ہے جن کے قدم بغداد میں پہنچے تھے ۔

اسی صفحے کا شعر ہے :

تجھ میں راحت اُس شہنشاہِ معظمؐ کی نہ تھی
جس کے دامن میں اماں اقوامِ عالم کو ملی

مدینہ کے شہنشاہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی تمام عالم کے لیے رحمت ہیں ۔

سورۃ الانبیاء (آیت ۱۰۷) میں ارشاد ہے :

و ما ارسلنٰک الا رحمۃً للعالمین ○

[اور ہم نے تجھ کو نہ بھیجا مگر تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر۔]

صفحہ ۱۳۸ کا شعر ہے :

سکوں محال ہے قدرت کے کارخانے میں
ثبات ایک تغیر کو ہے زمانے میں !

سورۃ النور (آیت ۴۴) میں ارشاد ہے :

[illegible]

[illegible]

ہی صفحہ میں ہے :

[illegible] ہر ایک کی راہ ہے متر

[illegible] آیت ۴۵) میں ارشاد ہے :

و الشمس و القمر و النجوم مسخرات بامرہٖ ○

[illegible] اور چاند اور تاروں کو بنایا۔ سب اُس کے حکم سے

مسخر [illegible]

صفحہ [illegible] ہے :

[illegible]

صفحہ [illegible]

[illegible]

ہو چکا گو قوم کی شانِ جلالی کا ظہور
ہے مگر باقی ابھی شانِ جمالی کا ظہور

حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدنی زندگی کو جلالی اور ملکی نظر
کو حق دے سکتے ہیں جس کی قسم کھائی گئی ہے۔

سورۃ الشمس (آیت ۳) میں ہے:

[illegible]

ملک زندگی کی سختیوں سے برداشت کرنے کا [illegible]
(آیت ۳) میں بھی ہے۔

صفحہ ۱۵۳ کا شعر ہے:

نہ تخمِ لا الٰہ تیری زمینِ شور سے پھوٹا
زمانے بھر میں رسوا ہے تری فطرت کی نازائی

[illegible]
۱۱۹ کی تلمیحات ملاحظہ ہوں۔

صفحہ ۱۵۶ کا شعر ہے:

شام جس کی آشنائے نالۂ "یا رب" نہیں
جلوہ پیرا جس کی شب میں اشک کے کوکب نہیں

شب بیداری اور سحر حرمِ حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کے
[illegible]

[illegible]

[illegible]

آدھی رات یا اُس سے کچھ کم کیجیے یا اُس پر [illegible]
خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھیے۔

اسی سورۃ (آیت ۲۰) میں پھر ارشاد ہے :

ان ربك يعلم انك تقوم ادنىٰ من ثلثى اليل و نصفه و ثلثه و طائفة من الذين معك ط

[بے شک آپ کا رب جانتا ہے کہ آپ قیام کرتے ہیں کبھی دو تہائی رات کے قریب ، کبھی آدھی رات ، کبھی تہائی اور یہ بھی آپ کے ساتھ والی ۔]

سورۃ الاعراف (آیت ۵۵) میں ہے :

ادعوا ربكم تضرعاً و خفية ط

[اپنے رب سے دعا کرو گڑگڑاتے اور آہستہ ۔]

اسی سورۃ الاعراف میں آگے چل کر (آیت ۲۰۵) میں ارشاد ہے :

واذكر ربك فى نفسك تضرعاً و خيفة و دون الجهر من القول بالغدو والآصال ولا تكن من الغٰفلين ٥

اور اپنے رب کو اپنے دل میں یاد کرو زاری اور ڈر سے اور بے آواز کہے زبان سے ، صبح اور شام اور غافلوں میں نہ ہو ۔

صفحہ ۱۵۹ کا شعر ہے :

دنیا کے بت کدوں میں پہلا وہ گھر خدا کا
ہم اس کے پاسباں ہیں ، وہ پاسباں ہمارا

سورۃ آل عمران (آیت ۹۶) میں ہے :

ان اول بيت وضع للناس للذى ببكة مباركاً و هدًى للعٰلمين ،

بے شک سب سے پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کو مقرر ہوا وہ جو مکہ میں ہے ، برکت والا اور سارے جہانوں کے لیے ہدایت ۔]

صفحہ ۱۵۹ کا شعر ہے :

دنیا کے بت کدے میں پہلا وہ گھر خدا کا
ہم اس کے پاسباں ہیں ، وہ پاسباں ہمارا

سورۂ بنی اسرائیل (آیت ۸۱) میں ہے :

- - - ان الباطل کان زھوقاً ٥

[بے شک جھوٹ ہے نکل بھاگنے والا ۔]

سورۃ الشوریٰ (آیت ۲۴) میں ہے :

و یمح اللہ الباطل و یحق الحق بکلمٰتہٖ ط - - -

[اور مٹا دیتا ہے اللہ باطل کو اور ثابت کرتا ہے سچ کو اپنی باتوں سے ۔]

اسی صفحے (۱۵۹) میں ہے :

سالارِ کارواں ہے میرِ حجازؐ اپنا اس نام سے ہے دل کو امید ساری

سورۃ التوبہ (آیت ۱۲۸) میں ارشاد ہے :

لقد جاءکم رسولٌ من انفسکم عزیزٌ علیہ ما عنتم حریصٌ علیکم بالمؤمنین رؤفٌ رحیم ٥

[بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسولؐ جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے ۔ تمہاری بھلائی کے بہت چاہنے والے ، مسلمانوں پر کمال مہربان اور رحیم ۔]

اسی لیے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کے لیے آنسو بہاتے ہیں ۔

صفحہ ۱۶۰ کا شعر ہے :

ہے ترکِ وطن سنتِ محبوبِ الٰہیؐ

دے تو بھی نبوت کی صداقت پہ گواہی

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ سے مدینہ ہجرت فرمائی ۔ بے شک اُن کی اُمت کہیں بھی ہو ایک ہے ۔

سورۃ المؤمنون (آیت ۵۲) میں ارشاد ہے :

و ان ھٰذہٖ امتکم امۃً واحدۃً و انا ربکم فاتقون

[... بے شک یہ تمہاری اُمت ایک اُمت ہے اور میں ہوں تم سب کا رب۔ پس مجھ سے ڈرتے رہو۔]

سورۂ [illegible] آیت ۱۳۸ [illegible] آیت ۱۹۵ [illegible] آیت ۳۰ [illegible] آیات ۲۰ [illegible] آیت ۱۰۳ [illegible] آیت ۱۰۰ [illegible] آیت ۱ [illegible] آیت ۱۰۰ [illegible] آیت ۱ [illegible] کے لیے [illegible] جس طرح حضور [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کو اُمتِ واحدہ کہا گیا ہے حالانکہ حضور [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کسی قوم کے نہیں بلکہ تمام بنی نوع انسان کے لیے سراپا رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔

سورۂ سبا (آیت ۲۸) میں ارشاد ہے:

[illegible] للناس بشیرا و نذیرا و لکن اکثر الناس لا یعلمون ○

[اور ہم نے تمہیں بھیجا تو مگر تمام انسانوں کے لیے خوشی اور ڈر سنانے والے، لیکن بہت لوگ نہیں سمجھتے۔]

صفحہ ۱۶۱ میں ہے:

ع عشق کی لذت سکر خطروں کی جاں کاہی میں ہے

[illegible] میں [illegible] اور [illegible] اور [illegible] ہے۔

[illegible] صفحہ ۱۹۹ میں ہے:

[illegible] فی سبیل اللہ ثم قتلوا او ماتوا لیرزقنہم اللہ [illegible]

اور جن لوگوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی، پھر مارے گئے یا [illegible] ان کو [illegible] روزی ضرور دے گا۔ اور اللہ ہی سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔

صفحہ ۱۶۳ کا شعر ہے :

اے خدا! شکوۂ اربابِ وفا بھی سن لے
خوگرِ حمد سے تھوڑا سا گلا بھی سن لے

مسلمان ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی حمد اور شکر ادا کرتا ہے اور
سورۃ الحمد کے بغیر اس کی کوئی نماز ادا ہی نہیں ہو سکتی۔

صفحہ ۱۶۴ کا شعر ہے :

خوگرِ پیکرِ محسوس تھی انساں کی نظر
مانتا پھر کوئی ان دیکھے خدا کو کیونکر؟

[illegible] ہے۔

سورۃ البقرہ (آیت ۳) میں : یؤمنون بالغیب ۝ [غیب پر ایمان لاتے ہیں] مسلمان (متقی) ہی کے لیے کہا گیا ہے۔

صفحہ ۱۶۵ کا شعر ہے :

بندہ و صاحب و محتاج و غنی ایک ہوئے
تیری سرکار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

[illegible]

سورۃ الشعراء [illegible]

اور [illegible] نماز اور [illegible] کرنے والوں کے ساتھ۔

سورۃ الحجر (آیت ۹۸) میں ہے :

فسبح بحمد ربك و كن من السٰجدين ۝

[جس اپنے رب کی حمد میں اُس کی تسبیح کر اور بے جا سجدہ کرنے والوں میں سے۔]

صفحہ ۱۶۶ میں ہے:

ع خندہ زن کفر ہے، احساس تجھے ہے کہ نہیں؟

سورۃ التوبہ (آیت ۷۹) میں ہے:

الذین یلمزون المطوعین من المؤمنین فی الصدقٰت والذین لا یجدون الا جھدھم فیسخرون منھم سخر اللہ منھم ولھم عذاب الیم ۝

[وہ جو طعن کرتے ہیں دل کھول کر، خیرات کرنے والے مسلمانوں کو اور اُن پر جو نہیں رکھتے سوا اپنی محنت کے، پھر اُن پر ٹھٹھے کرتے ہیں۔ اللہ نے اُن سے ٹھٹھا کیا ہے اور اُن کو دکھ کی مار ہے۔]

صفحہ ۱۶۸ میں ہے:

ع سر فراں ہے کیا دین کو کامل تو نے

سورۃ المائدہ (آیت ۳) میں ہے:

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا ط

[آج کے دن میں نے تمہارے لئے دین تمہارا پورا کیا میں نے احسان اپنا پورا کیا میں نے تمہارے لئے دین اسلام۔]

صفحہ ۱۷۰ میں ہے:

ع نغمہ ہندی ہے تو کیا، لَے تو حجازی ہے مری

سورۃ الحجرات (آیت ۱۳) میں ہے:

ان اکرمکم عند اللہ اتقکم ۝

رتبے تک اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں
زیادہ پرہیزگار ہے۔]

صفحہ ۱۳۶ کی تلمیح بھی دیکھیں۔

صفحہ ۱۰۱ کا شعر ہے:

یہ داغ سا جو تیرے سینے میں ہے نمایاں
عاشق ہے تو کسی کا؟ یا داغ آرزو ہے؟

ہر چیز اللہ سے تعلق رکھتی ہے اور اس کی تسبیح کرتی ہے۔

یسبح للہ ما فی السمٰوٰت و ما فی الارض الملک ۱ ۔

[جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے اللہ ہی کی تسبیح
کرتی ہے۔]

ایسی آیات سے متعلق مسلمات

صفحہ ۱۰۱ میں ہے:

ع عہدِ حاضر کی ہوا راس نہیں ہے اس کو

عہدِ حاضر والوں نے دنیا کو خرید لیا آخرت دے کر۔

سورۃ البقرہ (آیت ۸۶) میں ہے:

اولئک الذین اشتروا الحیوٰۃ الدنیا بالاخرۃ فلا یخفف عنہم العذاب
ولا ہم ینصرون ۝

[یہی ہیں جنہوں نے خرید لی دنیا کی زندگی، آخرت دے کر۔ پس
نہ ہلکا ہوگا ان سے عذاب اور نہ ان کی مدد کی جائے گی۔

صفحہ ۱۰۱ کا شعر ہے:

آہ جس سے خرم تھا ذکر آسماں تیرا

منزل ہی کٹھن ہے قوموں کی زندگی میں

کورانہ تقلید کرنا اور جدید حالات کا مقابلہ کرنے میں خسران ہی
خسران ہے۔

سورۃ النساء (آیت ۱۹) میں ہے :

و عسی ان تکرھوا شیئا و یجعل اللہ فیہ خیرا کثیرا ○

[اور ہو سکتا ہے تمہیں کوئی بات ناگوار ہو اور اللہ اس میں بہت کچھ خیر رکھ دے۔]

صریح نقصان میں ۔]

اسی صفحے (۱۷۴) کا شعر ہے :

ہیں جذبِ باہمی سے قائم نظامِ سارے
پوشیدہ ہے یہ نکتہ تاروں کی زندگی میں

سورۃ آل عمران کی آخری آیت ہے :

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَ صَابِرُوْا وَ رَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ○

اے ایمان والو! صبر کرو اور مقابلے میں مضبوطی کرو اور مل جل کر رہو اور ڈرتے رہو اللہ سے ۔ شاید تم مراد کو پہنچو ۔"

صفحہ ۱۷۶ کا شعر ہے :

اہلِ دنیا یہاں جو آتے ہیں اپنے انکار ساتھ لاتے ہیں!

سورۃ البقرہ (آیت ۳۹) میں ہے :

والذین کفروا وکذبوا بآیٰتنا اُولٰئک اصحٰب النار ھم فیھا خٰلدون ○

اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا، وہ ہیں نار (دوزخ) والے ۔ وہ اُسی میں ہمیشہ رہیں گے ۔"

صفحہ ۱۷۸ میں ہے :

ہے جادۂ حیات میں ہر تیز پا خموش
[illegible] والے ہوتے ہیں اُن میں سنجیدگی اور ثابت قدمی
[illegible] ۔

سورۃ الکہف (آیت ۱۴) میں ارشاد ہے :

[illegible]

تدعوا من دونہٖ الٰہاً لقد قلنا اذاً شططاً ○

[illegible]

و عباد الرحمٰن الذین یمشون علی الارض ھوناً و اذا خاطبھم الجٰھلون قالوا سلٰماً ○

[illegible]

[illegible] :

اس ذرہ کو رہتی ہے وسعت کی ہوس ہر دم
یہ ذرہ نہیں ، [illegible] سمٹا ہوا صحرا ہے

سورہ النساء (آیت ۹۷) میں ایک مسئلے میں ہے کہ :

الم تکن ارض اللہ واسعۃً فتھاجروا فیھا ط

[illegible] کیا اللہ کی زمین کشادہ نہ تھی کہ تم اُس میں ہجرت کر [illegible]

صفحہ ۱۸۰ کا شعر ہے :

گدائی میں بھی وہ اللہ والے تیرے [illegible]
کہ منعم کو گدا کے ڈر سے [illegible]

[illegible] والے اور دینے والے دونوں میں [illegible]
اپنی محبوب چیز دیتا تھا جس کا حکم [illegible]

لن تنالوا البر حتیٰ تنفقوا مما تحبون و ما تنفقوا من شیءٍ

فان اللہ بہ علیم ○

تم ہرگز نیکی کو نہ پہنچو گے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز خرچ نہ کرو اور تم جو کچھ خرچ کرو اللہ کو معلوم ہے۔

اپنے اوپر دینے والے کی خوبیوں کا ذکر سورہ الحشر (آیت ۹) میں آتا ہے:

والذین تبوؤ الدار والایمان من یحبون من ھاجر الیھم و لایجدون فی صدورھم حاجۃ مما اوتوا و یؤثرون علی انفسھم ولو کان بھم خصاصۃ ۔۔۔ ومن یوق شح نفسہ فاولئک ھم المفلحون

اور جو لوگ ان سے پہلے اس گھر میں رہتے تھے اور ایمان میں پختہ تھے وہ ان سے محبت کرتے ہیں جو ان کی طرف ہجرت کر کے آئے ہیں اور وہ اپنے دلوں میں کوئی حاجت نہیں پاتے اس چیز کی جو وہ دیے گئے اور وہ اپنی جانوں پر ان کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں سخت محتاجی ہو اور جو اپنے نفس کے لالچ سے بچا لیا گیا تو یہی کامیاب لوگ ہیں۔

اسی صفحے (۱۸۰) کا شعر ہے:

جس سے جگرِ لالہ میں ٹھنڈک ہو وہ شبنم
دریاؤں کے دل جس سے دہل جائیں وہ طوفان

سورۃ الصف (آیت ۲) میں مسلمانوں کو منع کیا گیا ہے کہ وہ بات مت کہو جو نہیں کرتے:

یایھا الذین آمنوا لم تقولون ما لا تفعلون ○ کبر مقتا عند اللہ

اے ایمان والو! کیوں کہتے ہو وہ جو نہیں کرتے۔ بڑی ناپسند ہے اللہ کو وہ بات کہ تم کہو جو نہ کرو۔

اسی "شکوہ" و "جواب شکوہ" (۱۹۱۲) کا شعر (صفحہ ۱۱۸) ہے:

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

مسلمان ایک متاعِ (عمل) کے لیے بھیجا گیا ہے لیکن اب وہ بے [illegible]
سوز کے لئے تڑپ رہے ہے اور اس نقصان کا احساس بھی نہیں رکھتا ہے۔

سورۃ البقرہ (آیت ۳۶) میں ہے:

ولکم فی الارض مستقرٌ و متاعٌ الی حین ۝

[تم تمہارے لیے زمین میں مستقر ہے [illegible]
(کا حاصل کرنا) ہے۔]

اسی صفحے (۱۸۷) میں ہے:

ع دہر میں عیش دوام آئیں کی پابندی سے ہے

اسلام کے دین کی قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے سے [illegible]
دوام حاصل ہوتا ہے۔

سورۃ البقرہ (آیت ۸۲) میں ہے:

[illegible] اصحٰب الجنۃ ہم فیہا خٰلدون ۝

اور جو لوگ ایمان لائے اور [illegible] والے۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔]

صفحہ ۱۸۸ کا شعر ہے:

شامِ غم لیکن خبر دیتی ہے صبحِ عید کی
ظلمتِ شب میں نظر آئی کرن اُمید کی

سورۃ الزمر (آیت ۵۳) میں ہے:

لاتقنطوا من رحمۃ اللہ ۝ [تم اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔

صفحہ ۱۰۰ میں ہے:

[illegible]

سورۂ آل عمران کی آخری آیت ہے:

یٰایہا الذین آمنوا اصبروا و صابروا و رابطوا و اتقوا اللہ لعلکم تفلحون ۝

[اے اہل نظر ذوق نظر خوب ہے لیکن ... رہے اور نہ تو ... لازم و ملزوم ہیں) ۔]

... (۱۹۰) کا شعر ہے :

فرد قائم ربطِ ملت سے ہے، تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں اور بیرونِ دریا کچھ نہیں

اس کے بعد بھی اسی آیت کی تلمیح ملاحظہ ہو ۔

صفحہ ۱۹۱ کا شعر ہے :

تو اگر خود دار ہے منت کشِ ساقی نہ ہو
میں دریا میں حباب آسا نگوں پیمانہ کر

جس کا خدا ہے اُسے کسی اور کا منت کش ہونا زیب نہیں دیتا ۔

سورہ الزمر (آیت ۳۶) میں ہے :

... بکافٍ عبدہ ۝ کیا اللہ اپنے بندے کے لیے کافی نہیں ؟

صفحہ ۱۹۲ کا شعر ہے :

آشنا اپنی حقیقت سے ہو اے دہقاں ! ذرا
... کھیتی بھی ہو، باراں بھی ہو، حاصل بھی تو

پاک نے ہر چیز انسان کے لیے پیدا کی ہے ۔

سورہ الجثیہ (آیت ۱۳) میں ہے :

... ما فی الارض جمیعا منہ

... اسی صفحے سے ...

اسی صفحے میں ہے کہ :

... بن کر پیوندِ خاکِ غیر اللہ کے

[illegible] کے معنی ہیں ہی بنے ہوئے غیر اللہ کی [illegible] ہم اللہ کے بندے بننے کے لائق بن سکیں گے۔

سورۃ القصص (آیت ۸۸) میں ہے :

ولا تدع مع اللہ الٰہاً آخر لا الٰہ الا ھو ○

[illegible] سوائے اُس کے۔

نیز اسی صفحے (۱۹۲) میں ہے :

ع تو زمانے میں خدا کا آخری پیغام ہے!

[illegible] میں ہے :

ماکان محمد ابا احد من رجالکم و لکن رسول اللہ و خاتم

[illegible]

[illegible] صفحہ ۱۹۳ کا شعر ہے :

اپنی اصلیت سے ہو آگاہ اے غافل کہ تو
قطرہ ہے لیکن مثالِ بحرِ بے پایاں بھی ہے

[illegible] نائب اور خلیفہ بنایا ہے اور آسمانوں اور زمین کی ہر چیز پر قبضہ کرنے کی اس میں صلاحیت پیدا کی ہے۔

سورۃ البقرہ (آیت ۳۰) میں ہے :

انی جاعلٌ فی الارض خلیفۃ ط

بے شک میں بنانے والا ہوں (انسان کو) زمین میں [illegible] خلیفہ۔

اور سورۃ الجاثیہ (آیت ۱۳) میں ہے :

[illegible]
لآیٰت لقوم یتفکرون ○

[illegible]
میں ہے سب کا سب، اُس کی طرف سے۔ بے شک اس میں نشانیاں ہیں اُن
لوگوں کے لیے جو فکر کرتے ہیں۔]

اسی صفحے (۱۹۳) میں ہے :

[illegible]
جو نظامِ دہر میں پیدا بھی ہے، پنہاں بھی ہے

سورۃ الاحزاب (آیت ۷۲) میں ہے :

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سورۃ الفتح (آیت ۲۸) میں ارشاد ہے :

ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ط وکفیٰ باللہ شھیداً ○

[وہی ہے جس نے بھیجا اپنے رسولؐ کو ہدایت کے ساتھ اور سچے دین کے ساتھ تاکہ وہ اُوپر رکھے اس کو ہر دین سے اور اللہ حق ثابت کرنے والا۔]

اسی روشن مستقبل کا ذکر صفحہ ۱۹۵ کے شعر میں اس طرح ہے :

شب گریزاں ہوگی آخر جلوۂ خورشید سے!
یہ چمن معمور ہوگا نغمۂ توحید سے!!

یہ نظم دسمبر ۱۹۱۲ کی ہے اور ستّرہ سال کے بعد علامہ کی یہ آرزو پاکستان کی صورت میں پوری ہوئی۔ (صفحہ ۲۰۰ میں اس شعر کی تعبیر دیکھیے۔

صفحہ ۱۹۶ کا شعر ہے :

کب ڈرا سکتا ہے غم کا عارضی منظر مجھے
ہے بیروسا اپنی ملت کے مقدر پر مجھے

علامہ اقبالؒ نے اس بند کا آخری مصرع اسی سے حاصل کیا ہے جو اس سے پہلے والے شعر میں بھی ہے۔

صفحہ ۱۹۷ میں ہے :

ع حضورِ آیۂ رحمت میں لے گئے مجھکو (۱۹۱۲)

[حضورِ آیۂ رحمت میں لے گئے مجھکو]

رحمت ہیں۔

سورۃ الانبیاء (آیت ۱۰۷) میں ہے :

وما ارسلنٰک الا رحمۃً للعالمین ۔

اقبال نے انگریزوں کی شہ پر کر اور ترکوں کی کمزوری سے فائدہ
اٹھا کر ۱۹۱۱ء میں طرابلس پر حملہ کر دیا تھا۔ اسی کے متعلق علامہ اقبال
نے اسی صفحے (۱۹۷) میں کہا ہے:

ع طرابلس کے شہیدوں کا ہے لہو اس میں

صفحہ ۱۹۸ میں ہے:

ع رکھتے ہیں اہل درد مسیحا سے کام کیا؟

[... درد اہل ... ے ... کی محبت ہی ... ہے۔

سورۃ البقرہ (آیت ۱۶۵) میں ہے:

... آمنوا اشد حباً لله ط

[... ایمان والے ہیں ان کو اللہ کی محبت اللہ سے ...
... کی محبت کے برابر کسی کی محبت نہیں۔ اس لیے اس ترجمہ
... کی ضرورت نہیں)۔]

صفحہ ۱۹۹ کا شعر ہے:

اس نور شوخ کہ اللہ سے بھی برہم ہے
تھا جو مسجود ملائک یہ وہی آدم ہے؟ (۱۹۱۳)

... کی ... ۳۳۱ ہے جس کا ذکر صفحہ ... کے ضمن میں
آ چکا ہے۔

صفحہ ۲۰۰ کا شعر ہے:

بت شکن اٹھ گئے، باقی جو رہے بت گر ہیں
... ابراہیم[۳] پیدا، اور بیسر آزر ہیں

... ... (آیت ...) ...
...

... ... انی ارانک و قومک فی
...

[illegible]

صفحہ ۱۰۰ میں ہے :

؎ جو مسلماں تیا اللہ کا سودائی تیا

صفحہ ۱۹۸ کے مصرعے کے ساتھ یہ تلمیح آ چکی ہے۔

صفحہ ۲۰۱ ہی میں ہے :

؎ ملتِ احمدِ مرسل کو مقامی کر لے !

[illegible]

[illegible]

سورۃ الانعام (آیت ۹۸) میں ہے :

[illegible]

اور وہی جس نے تم کو ایک جان سے [illegible] ہے (رہنے کا) اور ایک جگہ ہے سپرد [illegible]

[illegible]

قرآنِ پاک کے محاورے میں قوم عام گروہ اور جماعت کو [illegible] ہیں اور ایک نسب اور وطن کے لوگوں کو بھی کہتے ہیں جن [illegible]

سے تعلق تھا ، لیکن ہماری زبان میں قوم کا اطلاق اُس جماعت پر ہوتا ہے جس کا تعلق کسی ایک دین یا مذہب سے ہو ۔ چنانچہ پاکستان خود ہندو اور مسلم دو قوموں کی تفریق سے وجود میں آیا ۔ ملت کا تعلق بھی پیغمبروں سے ہے جن کے ذریعے دستورِ الٰہی کا نفاذ ہوا ۔

سورۃ الحج (آیت ۷۸) میں ہے :

ملت ابیکم ابراہیم ط ... تمہارے جد امجد ابراہیمؑ کی ملت ہے ۔

چنانچہ ملت ، وطن سے نہیں بلکہ دین سے ہے ۔

''جذبِ باہم'' کے اپنے صفحہ ۱۴۷ کی تلمیح دیکھیں ۔

صفحہ ۲۰۲ میں ہے :

ع عدل ہے فاطرِ ہستی کا ازل سے دستور

سورۃ النحل (ایت ۹۰) میں ہے :

ان اللہ یأمر بالعدل والاحسان o

[بے شک اللہ امر کرتا ہے عدل اور نیکی کو] ۔

اسی صفحے میں ہے :

ع مصلحت وقت کی ہے کس کے عمل کا معیار ؟

مسلمان سے کہ کیا ہو ''مصلحتِ وقت'' کو اس عمل سا ہے جس کی ممانعت میں سورۃ المائدہ (آیت ۴۸) کا ارشاد ہے :

ولا تتبع اھوآءھم عما جآءک من الحق ط

... اللہ کی خواہش پر عدل ، جو حق آ چکا ہے

صفحہ ۲۰۳ میں ہے :

ع مسجدیں مرثیہ خواں ہیں کہ نمازی نہ رہے

سورۃ العنکبوت (آیت ۴۵) میں ہے :

ان الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشاء و المنکر ط

بے شک نماز روکتی ہے بے حیائی سے اور بری باتوں سے ۔

اگر نماز پڑھنے کے باوجود بے حیائی اور بری بات سے نہیں بچتے تو سمجھ لینا چاہیے کہ ہماری نماز نماز نہیں ہے اور مسجدیں صحیح معنی میں مرثیہ خواں ہیں ۔

اسی صفحے (۲۰۳) کا شعر ہے :

دمِ تحریر تھی مسلم کی صداقت بے باک
عدل اس کا تھا قوی ، لوثِ مراعات سے پاک

سورۃ الانعام (آیت ۱۱۵) میں ہے :

و تمت کلمت ربك صدقاً و عدلاً ط

اور تیرے رب کی بات پوری سچ ہے انصاف کی ۔

سچ کہنے والوں کی بات میں سچی صداقت اور عدل ہے ۔

اسی صفحے میں ہے :

ع ہر مسلماں رگِ باطل کے لیے نشتر تھا

سورۃ توبہ (آیت ۷۳ اور سورۃ الحج کی آیت ۷۸ میں اللہ کا ارشاد ہے :

یٰایھا النبی جاھد الکفار و المنٰفقین واغلظ علیھم ط

اے نبی ، جہاد کرو کافروں اور منافقوں سے اور ان پر سختی کرو ۔

صفحہ ۲۰۴ کا شعر ہے :

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر
اور ہم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر

سورۂ طٰہٰ (آیت ۱۲۴) میں ہے :

و من اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکاً - - - -

زندگانی ہے۔]

اسی صفحے (۲۰۴) میں ہے :

ع تم ہو آپس میں غضب ناک ، وہ آپس میں رحیم

سورۃ الفتح (۲۹) میں ہے :

اسی صفحے میں ہے :

ع تم اخوت سے گریزاں ، وہ اخوت پہ نثار

سورۃ الحجرات (آیت ۱۰) میں ہے :

اسی صفحے میں ہے :

ع ہے یہ اسلام تموّل ہے برومندی کا

(آیت ۸) میں ارشاد ہے۔

(اسلام) پورا کرتا ہے اور چاہے برا مانیں کافر۔

اسی صفحے میں ہے :

ع پاک ہے گردِ وطن سے سرِ داماں تیرا

صفحہ ۲۰۱ کی تلمیحات دیکھیں۔

صفحہ ۲۰۶ کا شعر ہے:

ہے عیاں یورشِ تاتار کے افسانے سے
پاسباں مل گئے کعبے کو صنم خانے سے

اللہ پاک جس سے چاہے دین کا کام لے لے۔

سورۃ البقرہ (آیت ۲۱۳) میں ہے:

واللہ یہدی من یشاء الی صراطٍ مستقیم ○

[illegible]

اور سورۃ الجمعہ (آیت ۳) میں ہے:

و اٰخرین منھم لما یلحقوا بھم ط

[illegible]

جو ان الفاظ سے نہ ملے۔

اسی صفحے پر ہے:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اسی صفحے (۲۰۷) میں ہے :

ع رفعتِ شانِ رفعنا لک ذکرک دیکھیے

حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کی رفعت کے لیے سورۃ الانشراح (آیت ۴) میں فرمایا گیا ہے :

و رفعنا لک ذکرک ٥

[اور ہم نے تمہارے لیے ذکر بلند کر دیا] ۔

اسی لیے علامہ اقبالؒ نے حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کو بھی رفعت کی اُمید دلائی ہے ۔

صفحہ ۲۰۸ میں ہے :

ع ماسوا اللہ کے لیے آگ ہو تکبیر تری

لا الٰہ کہنا تو اپنے سوا غیر اللہ سے مقابلہ کرنا ہے ۔ قل ھواللہ احد ٥ کہہ کر فرما دیں کہ اللہ ایک ہے اسی ایک کی تکبیر کے لیے ہے ۔

اسی صفحے میں ہے :

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا ، لوح و قلم تیرے ہیں

حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم پر آخری وحی (المائدہ ، آیت ۳) میں یہ بشارت دی گئی ہے :

الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی ۔ ۔ ۔ ۔

[illegible]

آپ فرماتے ہیں کہ اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو، میرے فرمان بردار ہو جاؤ۔ اللہ تمہیں دوست رکھے گا (جب اللہ دوست رکھے گا تو پھر کیا اور سب کچھ مل سکتا ہے)۔]

صفحہ ۲۱۱ کا شعر ہے:

اہلِ زمیں کو نسخۂ زندگیٔ دوام ہے
خونِ جگر سے تربیت پاتی ہے جو سخنوری

سورۃ الرحمٰن اس طرح شروع ہے:

الرحمٰن ۝ علم القرآن ۝ خلق الانسان ۝ علمہ البیان

میرؔ نے اس کا ترجمہ اس طرح کیا ہے:

"رحمٰن نے پہلے خود قرآن سکھایا، انسان کو اس نے پیدا کیا، بولنا اس نے سکھایا۔"

یہی علم وہ چیز ہے جو بنی نوع انسان کی زندگی کے دوام کا باعث ہے۔ "علم الانسان مالم یکن یعلم" کے راز سے حضور نور صلی اللہ علیہ وسلم کو مالا مال کیا جس کا ذکر سلام اللہ نے اس کے علاوہ بھی متعدد مقامات پر مسلم خواتین کو خطاب کرتے ہوئے اور ایک اُمتی کی حیثیت سے کرتے ہوئے یوں کیا ہے:

ع اے دلِ کون و مکاں کے راز مضمر، دل ہے تو

صفحہ ۲۱۲ والی نظم میں "دعا" ہے جس میں ایک مسلمان۔ مشکل پسندی، رفعت طلبی، محبت، صداقت، احساس زیاں وغیرہ [illegible] کے ساتھ بیدار کیا [illegible]

حسابی [illegible]
مرد کی [illegible]

سورۃ الشوریٰ (آیت ۳۰) میں ہے:

وما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم و یعفوا عن [illegible]

[illegible]

صفحہ ۲۱۲ میں ہے :

ع ذمی کا مال لشکرِ مسلم پہ ہے حرام

چونکہ ذمی سے جزیہ لیا جاتا ہے اس لیے اُس کا مال اور املاک [illegible] ۔ اگر وہ جزیہ نہ دیتا تو پھر قتل کیا جاتا ۔

سورۃ التوبہ (آیت ۲۹) میں ہے :

[illegible]

حرام [illegible] الجزیۃ عن یدٍ وھم صاغرون ○

[illegible] اللہ پر اور قیامت پر اور حرام [illegible] اس چیز کو حرام کیا اللہ اور اُس کے رسول نے اور سچے [illegible] وہ جو کتاب دیے گئے ہیں جب تک اپنے ہاتھ [illegible] (جزیہ دینے والے کو خود حاضر ہو کر

[illegible]

[illegible]

سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود ○

[illegible] کی علامت اُن کے چہروں میں ہے سجدوں کے نشان سے ۔

صفحہ ۲۲۳ کا شعر ہے :

[illegible]

[illegible] (یعنی باطل) اور مصنوعی [illegible] جنگ
[illegible] ۔ باطل کی شکست کا حال [illegible]
موجود ہے :

تبت یدآ ابی لھبٍ و تب ٥ ما اغنیٰ عنہ مالہٗ و
[illegible]
من مسدٍ ٥

ٹوٹ گئے ہاتھ ابی لہب کے اور ٹوٹ گیا وہ
کو مال اس کا اور نہ جو کمایا ۔ اب [illegible]
کی جورو ۔ سر پر لیے پھرتی ایندھن ۔ اس [illegible]

صفحہ ۲۲۵ کا شعر ہے :

پروانے کو چراغ ہے بلبل کو پھول بس
صدیقؓ کے لیے ہے خدا کا رسولؐ بس

سورۃ النساء (آیت ۸۰) میں ہے :

من یطع الرسول فقد اطاع اللہ ۔ ۔ ۔ ۔

جس نے اطاعت کی [illegible] کی اللہ کی ۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور اُن کی محبت [illegible]
لازم و ملزوم ہیں ۔ آج بھی چودہ سو سال گزرنے کے [illegible]
اور گناہ گار مسلمان بھی اُن کے نام [illegible]
[illegible]

سورۃ اللیل کی آخری آیتیں
رضی اللہ عنہ کی شان میں ہیں کہ جس [illegible]
[illegible]

[illegible] حضرت بلال رضی اللہ عنہ پر کوئی احسان نہیں ہوا جو اس قدر گراں قیمت پر خرید کر آزاد کیا ہے۔ اللہ پاک نے نفی کی ہے کہ ایسا کوئی احسان نہیں ہے۔ نیز حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے انفاق اور سب سے زیادہ پرہیزگار ہونے اور اسلام کے لیے ہر قربانی دینے کے سلسلے میں سورۃ اللیل کی وہ آیتیں یہ ہیں:

[illegible]

اور اس وجہ سے کہ اس سے دور رکھا جائے گا [illegible] سے بہت زیادہ پرہیزگار ہے۔ جو اپنا مال دیتا ہے کہ سنورا ہو [illegible] اس پر کسی کا احسان نہیں جس کا بدلہ دیا جائے۔ وہ صرف اپنے رب کی رضا چاہتا ہے جو سب سے بلند ہے اور بے شک قریب ہے کہ وہ راضی ہو۔]

صفحہ ۲۲۵ میں ہے:

حیاتِ تازہ اپنے ساتھ لائی لذتیں کیا کیا
رقابت، خود فروشی، نا شکیبائی، ہوس ناکی

دولتِ دنیا کی محبت سے یہ فواحش پیدا ہوتی ہیں۔

سورۃ البقرہ (آیت ۲۶۸) میں ہے:

الشیطٰن یعدکم الفقر و یامرکم بالفحشآء ۔۔۔۔

شیطان تمہیں اندیشہ دلاتا ہے محتاجی کا اور حکم دیتا ہے

[illegible]

صفحہ ۲۰۰ میں ہے:

ع کتنی مشکل زندگی ہے! کس قدر آساں ہے موت!

[illegible]

[illegible]

[illegible]

صفحہ ۲۳۳ کا شعر ہے:

موت تجدیدِ مذاقِ زندگی کا نام ہے
خواب کے پردے میں بیداری کا اک پیغام ہے

سورۃ البقرہ (آیت ۲۸) میں ارشاد ہے:

[illegible] وکنتم امواتا فاحیاکم ثم یمیتکم ثم
الیہ ترجعون ○

[تم کیونکر اللہ کے منکر ہو گے؟ حالانکہ تم مردہ تھے اس نے
تمہیں جلایا، پھر تمہیں مارے گا، پھر تمہیں جلائے گا، پھر اسی کی
طرف پلٹ کر جاؤ گے۔]

اس آیت کے ذیل میں صفحہ ۲۳۴ کا یہ شعر بھی آ سکتا ہے:

جوہرِ انساں عدم سے آشنا ہوتا نہیں
آنکھ سے غائب تو ہوتا ہے فنا ہوتا نہیں

صفحہ ۲۳۶ میں ہے:

ع آساں تیری لحد پہ شبنم افشانی کرے

[illegible] حضور [illegible]
[illegible] (آیت [illegible]) میں کہ کی نماز اور اُس کی قبر پر دعائے مغفرت
کرنے سے روکا گیا ہے:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

صفحہ ۲۳۸ میں "سعیِ ابلہ" کی [illegible]

رہے مستوں میں کوئی جویائے ہشیاری بھی ہے ؟
سونے والوں میں کسی کو ذوقِ بیداری بھی ہے ۔

سورۃ الانعام (آیات ۹۶ - ۹۷) میں ارشاد ہے :

[illegible]
من الحی ط ذلکم اللہ فانی تؤفکون ۔ فالق الاصباح ج وجعل اللیل سکنا
والشمس والقمر حسبانا ط ذلک تقدیر العزیز العلیم ○

[illegible]
مردہ سے زندہ اور نکالنے والا ہے زندہ سے مردہ ۔ یہ ہے اللہ ۔ پھر کہاں
بھٹکے جاتے ہو ؟ صبح کا نکالنے والا ہے رات کی تاریکی ۔ اور [illegible]
[illegible]

صفحہ ۳۴۰ کا شعر ہے :

دلِ حاضر ہے تو پھر لازم ہے ایمانِ خلیلؑ
[illegible] خاکستر سے تیری زندگی کا پیرہن

اس نظم "کفر و اسلام" میں پہلے فرمایا کہ :

ع چھوڑ کر سب کو ہے تو حاضر کا شیدائی نہ بن

یعنی مسلمان "یؤمنون بالغیب" پر ایمان رکھتا ہے ۔ اُس کا خدا نظروں
سے پوشیدہ ہے لیکن اُس کے جلوے ہر جگہ موجود ہیں ۔ علامہ اقبالؒ
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] مجھے خوش نہیں آتے جھپ جانے والے ۔

[illegible] "مسلمان اور تعلیمِ جدید" میں بھی اسی طرح کے
[illegible]

صفحہ ۲۴۱ کا شعر ہے:

اقبال کس کے عشق کا یہ فیضِ عام ہے؟
رومی فنا ہوا، حبشی کو دوام ہے!

[مکہ رومی فنا ہو گیا لیکن بلال حبشی کو محبت کی وجہ سے حاصل ہے جنہیں نے کافروں کے ستم سہے لیکن اللہ احد کہنا نہ چھوڑا۔

سورۃ الحجرات (آیت ۱۳) میں ہے:

[illegible]

صفحہ ۲۴۳ کا شعر ہے:

دلِ آدم جسے خوابیدہ ہو جاتے ہیں سینوں میں
نوا گر کے لیے زہراب ہوتی ہے شکر خائی

[کوئی قوم جب سو جاتی ہے تو چونکا دینے والے [illegible] ہوتے ہیں۔

سورۃ الاعراف (آیت ۱۴۶) میں ہے:

[illegible]

[اور میں اپنی آیتوں سے [illegible] پھیر دوں گا جو زمین میں ناحق بڑائی چاہتے ہیں اور اگر سب [illegible]

ہدایت کی راہ دکھیں اس میں چلنا پسند نہ کریں اور گمراہی کا راستہ نظر پڑے تو اس میں چلنے کو موجود ہو جائیں - یہ اس لیے کہ انہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں اور اُن سے بے خبر رہے -

صفحہ ۲۴۵ کا شعر ہے :

آیا ہے مگر اس کے عقیدوں میں تزلزل
[illegible]

[illegible] تعلیم سے دنیا نے شک [illegible] لیکن [illegible] آگیا تو ایسی تعلیم فضول ہے -

سورۃ النجم (آیات ۲۸ - ۳۰) میں ہے :

[illegible]
- [illegible] الا الظن و ان [illegible] فاعرض عن من تولّی عن [illegible] الا الحیٰوۃ الدنیا ٥ ذٰلک مبلغھم من العلم [illegible] ھو اعلم بمن ضل عن سبیلہٖ و ھو اعلم بمن اھتدیٰ ٥

[illegible] - وہ تو [illegible] کے پیچھے ہیں [illegible] ہے شک [illegible] کی جگہ [illegible] ہے تو اُس سے [illegible] ہماری [illegible] سے پھرا اور اُس نے نہ چاہی سوا دنیا کی زندگی - [illegible] ہے ان کا علم یہیں تک ہے - تیرا رب خوب جانتا ہے جو اُس کی راہ سے بہک کر [illegible] جس نے راہ پائی -

[illegible] ہے :

[illegible] کریم کہ ہے خدائے غیور نے
[illegible] دیتے ہیں دھوکے کہ تھے خطرہ نے

[illegible] - [illegible] ایسے مجاہدین کے متعلق آیا ہے :

[illegible] والذین آمنوا و ھاجروا و جاھدوا باموالھم و انفسھم ط اعظم درجۃ عند اللہ ط و اولٰئک ھم الفائزون ٥ یبشرھم ربھم برحمۃ منہ و رضوان و جنٰت لھم فیھا نعیم مقیم ٥ خٰلدین فیھا ط ان اللہ عندہٗ اجر عظیم ٥

لیکن رسولؐ اور جو اُن کے ساتھ تھا ان لائے انہوں نے اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کیا اور اُنہی کے لیے بھلائیاں ہیں اور وہی مراد کو پہنچے - اللہ نے اُن کے لیے تیار کر رکھی ہیں جنتیں جن کے نیچے نہریں رواں ہیں - ہمیشہ ان میں رہیں گے - یہی فوزِ عظیم ہے -

صفحہ ۲۴۸ کا شعر ہے :

اُن کی جمعیت کا ہے ملک و نسب پر انحصار
قوتِ مذہب سے مستحکم ہے جمعیت تری

صفحہ ۱۶۰، ۱۴۴ اور صفحہ ۲۰۱ کی تلمیحات دیکھیں -

صفحہ ۲۴۹ کا شعر ہے :

ملت کے ساتھ رابطۂ استوار رکھ
پیوستہ رہ شجر سے اُمیدِ بہار رکھ

اس کے لیے بھی صفحہ ۱۶۰، ۱۴۴ کی تلمیحات دیکھیں -

اسی صفحے کا شعر ہے :

رہ یک گام ہے ہمت کے لیے عرشِ بریں
کہ رہی ہے مسلماں سے معراج کی رات

سورۂ بنی اسرائیل کی پہلی آیت ہے :

[illegible]

سورۃ النجم کی ابتدائی اٹھارہ آیتوں میں معراج [illegible]

علیہ وسلم ، جو بہترین انسان ہیں ، انسان کی بہترین صلاحیتوں کو اُبھار کر فرما چکے ہیں -

صفحہ ۲۵۰ کا شعر ہے :

تمنا آبرو کی ہو اگر گلزار ہستی میں
تو کانٹوں میں اُلجھ کر زندگی کرنے کی خو کر لے

مشکل پسندی اور سخت کوشی کے مضامین صفحہ [illegible]
۱۲۳ ، ۱۶۰ ، ۱۷۸ ، ۱۹۰ ، ۱۹۳ وغیرہ کے اشعار میں آ چکے ہیں -

[illegible] کے سفر (۱۹۳۲ء) میں ابتدا عہد اسلام کے [illegible] کے حوصلے اور اُن کی مشکل پسندی کا ذکر آتا ہے :

[illegible] قتل معہ ربیون کثیر فما وھنوا لما اصابھم فی سبیل اللہ وما ضعفوا و ما استکانوا ط واللہ یحب الصبرین ۝

[illegible] اسلام نے جہاد کیا ، اُن کے [illegible] وہ نہ سست پڑے اُن مصیبتوں سے جو اللہ کی راہ میں [illegible] اور نہ کمزور ہوئے اور نہ دبے - اور صبر والے لوگ اللہ کو محبوب ہیں -

صفحہ ۲۵۰ کا شعر ہے :

تری خاک میں ہے اگر شرر تو خیالِ فقر و غنا نہ کر
[illegible] میں [illegible] شعیر پر ہے مدارِ قوت حیدری

[illegible] مال نہیں قوت اور عزت ہے - امیری [illegible] حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہ [illegible]

[illegible] ۸ [illegible] ہے :

[illegible] اور اُس کے رسول کا [illegible]
[illegible]

صفحہ ۲۵۳ کا شعر ہے:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۔ اس کے بعد صفحہ ۲۵۳ میں ایک نظم [illegible]
ہے۔ دسمبر ۱۹۱۹ میں جب مولانا محمد علی جوہر
چار سال کی نظر بندی کاٹ کر کانگرس اور خلافت [illegible]
ہوئے تو ہر طرف سے [illegible]

صفحہ ۲۵۶ میں ہے :

ع چشم دل وا ہو تو ہے تقدیر عالم بے حجاب !

سورۃ النور (آیت ۴۴) میں ہے :

[illegible] الیل و النہار ط [illegible] لعبرۃ لاولی الابصار ○

[illegible] ہے رات اور دن ۔ اس میں عبرت ہے بصیرت والوں کے لیے ۔

اسی صفحے میں ہے :

"کشتیٔ مسکین" و "جانِ پاک" و "دیوارِ یتیم"
"علمِ موسیٰ" بھی ہے تیرے سامنے حیرت فروش

سورۃ الکہف کی آیات (۶۵ تا ۸۲) میں موسیٰ علیہ السلام اور "حضرت خضر" کے جو واقعات آتے ہیں ۔ ترجمہ یہاں پیش کیا جاتا ہے ۔

[illegible] موسیٰ علیہ السلام نے) ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ (حضرت خضرؑ) [illegible] جسے ہم نے اپنی رحمت دی اور اُسے اپنا علم لدنی عطا کیا ۔ اُس سے موسیٰؑ نے کہا ، کیا میں تمہارے ساتھ رہ سکتا ہوں تاکہ تم مجھے بھی اُن باتوں کا کچھ علم سکھا دو جو تمہیں تعلیم ہوئی ہیں ۔ اُس نے کہا ، تم میرے ساتھ [illegible] نہ کر سکو گے اور اُس بات پر [illegible] کرو گے جسے تمہارے احاطۂ خبر میں نہیں ۔ موسیٰؑ نے کہا ، اگر اللہ چاہے تو تم مجھے صابر پاؤ گے اور میں [illegible] کسی حکم کے خلاف نہ کروں گا ۔ اُس نے کہا ، اگر تم میرے ساتھ رہنا چاہتے ہو تو مجھ سے کسی بات کے متعلق سوال نہ کرنا جب تک کہ میں خود اس کا [illegible] تمہارے سامنے نہ کر دوں ۔ پھر وہ دونوں چلے یہاں تک کہ جب کشتی میں سوار ہوئے تو اُس نے کشتی کو پھاڑ ڈالا ۔ موسیٰؑ نے کہا ، کیا تم نے اسے اس لیے پھاڑا ہے کہ اس کے [illegible] کو غرق کر دو ؟ بے شک یہ تم نے بڑی بات کی ۔ [illegible] آپ میرے ساتھ ہرگز نہ ٹھہر سکیں گے ؟ [illegible] پر گرفت نہ کرو اور مجھ پر میرے کام میں [illegible] پر [illegible] چلے یہاں تک کہ ایک لڑکا ملا ۔ اُس [illegible] نے کہا ، کیا تم نے ایک بےگناہ جان

بے کسی جان کے بدلے قتل کر دی؟ بے شک تم نے بہت بُری بات کی۔
کہا، میں نے آپ سے دو کہہ تیا کہ آپ ہرگز میرے ساتھ نہ ٹھہر
سکیں گے، کہا، اس کے بعد میں تم سے کچھ نوچوں تو پھر میرے
ساتھ نہ رہنا۔ بے شک میری طرف سے تمہارا عذر پورا ہو چکا۔ پھر دونوں
چلے یہاں تک کہ جب اک گاؤں والوں کے پاس آئے تو اُن بندوں سے
کہنے لگا۔ اُنھوں نے انھیں دعوت دینی قبول نہ کی۔ یہ دونوں نے
اس گاؤں میں ایک دیوار پائی کہ گرا چاہتی ہے۔ اُس نے اُسے سیدھی
کر دیا۔ موسیٰ نے کہا، تم چاہتے تو اس پر کچھ مزدوری لے لیتے۔
کہا، یہ میری اور آپ کی جدائی ہے۔ اب میں آپ کو اُن باتوں کا بھید
بتاؤں گا جن پر آپ سے صبر نہ ہو سکا۔ وہ جو کشتی تھی وہ کچھ محتاجوں
کی تھی کہ دریا میں کام کرتے تھے۔ میں نے چاہا کہ اُسے عیب دار
کر دوں کہ اُن کے پیچھے ایک بادشاہ تھا جو ہر صحیح کشتی کو زبردستی
چھین لیتا۔ اور وہ جو لڑکا تھا اُس کے ماں باپ مومن تھے، ہمیں ڈر
ہوا کہ اُن کو سرکشی اور کفر پر مجبور کرے۔ تو ہم نے چاہا کہ ان
دونوں کو اُس سے بہتر ستھرا اور اس سے زیادہ مہربانی میں نزدیک
عطا کرے۔ رہی وہ دیوار، وہ شہر کے دو یتیم لڑکوں کی تھی اور اُس
کے نیچے اُن کا خزانہ ہے اور اُن کا باپ نیک آدمی تھا، تو آپ کے
رب نے چاہا کہ وہ دونوں اپنی جوانی کو پہنچیں اور اپنا خزانہ نکالیں
رب کی رحمت سے اور یہ کچھ میں نے اپنے حکم سے نہیں کیا۔ یہ ہے
اُن باتوں کا جس پر آپ سے صبر نہ ہو سکا۔

صفحہ ۲۵۷ کا شعر ہے:

بیچتا ہے ہاشمی ناموسِ دینِ مصطفیٰ
خاک و خوں میں مل رہا ہے ترکمانِ سخت کوش!

منافق لوگ ہی مومنوں کو دغا دیتے ہیں۔

سورۃ البقرہ (آیت ۹) میں ہے:

یخدعون اللہ والذین آمنوا ج وما یخدعون الا انفسھم وما
یشعرون ○

وہ دغا کرتے ہیں اللہ سے اور مسلمانوں سے اور وہ کسی کو دغا نہیں دیتے مگر خود آپ کو، اور نہیں سمجھتے۔]

یہ مسلمانوں کے متعلق ہے اور مسلمانوں کے لیے ہے۔ سورۃ التوبہ (آیت ۱۱۱) میں ہے:

ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسہم و اموالہم بان لہم جنۃ ○

[بے شک اللہ نے مسلمانوں سے اُن کے مال اور جان خرید لیے ہیں اس بدلے پر کہ ان کے لیے جنت ہے۔]

اسی صفحے (۲۵۷) میں ہے:

ع نگاہِ عشق و دل مستی، زندگی کی ہے دلیل

اس کے لیے صفحہ ۳۴ کی تلمیحات ملاحظہ ہوں۔

صفحہ ۲۵۸ کا شعر ہے:

وہ سکوتِ شامِ صحرا میں غروبِ آفتاب
جس سے روشن تر ہوئی چشمِ جہاں بینِ خلیل[۴]!

۲۵۹، ۲۶۰ کی تلمیح ملاحظہ ہو۔

اسی صفحے کا شعر ہے:

دلِ تو از اندک سود و زیاں ہے زندگی
ہے نہیں جاں دزدکیِ تسلیمِ جاں ہے زندگی!

یہ جاں سے گزر جانے سے عبارت ہے اور اپنی جان کو قربان کرنے سے اپنی جان حاصل ہوتی ہے۔

اسی صفحے پر ہے:

ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ امواتٌ ○ بل احیاء و لکن لا تشعرون ○

[اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں انہیں کبھی مردہ نہ کہو]

بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم کو خبر نہیں۔]

سورۃ آلِ عمران آیت ۱۶۹ میں بھی اسی طرح کا مضمون ہے۔

صفحہ ۲۵۹ کا شعر ہے:

اپنی دنیا آپ پیدا کر اگر زندوں میں ہے
سرِ آدم ہے ضمیرِ کن فکاں ہے زندگی!

[illegible] سورہ [illegible] میں: [illegible] خصہ [illegible] ہے زمین میں ایک نائب کہا گیا ہے، یعنی [illegible] کے خلاف [illegible] ہے۔ اس لئے کہ زندگی [illegible] کے تقاضوں کو پورا کرتے [illegible]

[illegible]:

آشکارا ہے یہ اپنی قوتِ تسخیر سے
دہر اک مٹی کے پیکر میں نہاں ہے زندگی

[illegible] آیت ۳۰ [illegible] میں: [illegible] کہ [illegible] کچھ [illegible] فرمایا ہے۔

صفحہ ۲۳ کی آیات بینی دیکھیں۔

صفحہ ۶۰ کا شعر ہے:

یہ گھڑی محشر کی ہے تو عرصۂ محشر میں ہے!
پیش کر غافل عمل کوئی اگر دفتر میں ہے!

سورۃ البقرہ (آیت ۲۰۲) میں ہے:

أُولٰئِكَ لَهُمْ نَصِيبٌ مِّمَّا كَسَبُوا ۚ وَاللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿

[ایسے لوگوں کو اُن کی کہنی سے نصیب ہے اور اللہ جلد حساب کرنے والا ہے۔]

"مدارک" اور "خازن" میں ہے کہ اللہ عنقریب قیامت قائم کر کے بندوں کا حساب فرمائے گا۔ نیز جیسے کہ بندے اُس کے ذکر، دعا اور طاعت میں جلدی کریں۔)

سورۃ البقرہ (آیت ۷۴) میں یہ بھی فرمایا ہے:

---وما اللہ بغافل عما تعملون ○

[اور اللہ تمہارے کرتوتوں سے غافل نہیں ہے، اچھا عمل برا۔

اسی صفحے (۲۶۰) میں ہے:

آ بتاؤں تجھ کو رمز آیۂ ان الملوک
سلطنت اقوامِ غالب کی ہے اک جادو گری

سورۃ النمل (آیت ۳۴) میں ہے:

[illegible] اذا دخلوا قریۃ افسدوھا وجعلوا اعزۃ اھلھا اذلۃ وکذلک یفعلون ○

(ملکہ سبا کہتی ہے، بے شک بادشاہ جب کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں اُسے تباہ کر دیتے ہیں اور اُس کے عزت والوں کو ذلیل، اور ایسا ہی کرتے ہیں۔

صفحہ [illegible] میں ہے:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اسی صفحے (۲۰۱) میں ہے :

گرمیِ گفتارِ اعضائے مجالسِ الاماں
یہ بھی اک سرمایہ داروں کی ہے جنگِ زرگری!

اسمبلی اور بحث و مباحثہ کے لئے صرف سرمایہ داروں کی جنگِ زرگری ہے - سورۃ النحل کا ترجمہ اس مقصد کے لیے کافی ہے :

"خرابی ہے اُس کے لیے جو لوگوں کے منہ پر عیب کرے ، پیٹھ پیچھے بدگوئی کرے - جس نے مال جوڑا اور اس کو گن گن کر رکھا ، کیا وہ سمجھتا ہے کہ اُس کا مال اس کے پاس ہمیشہ رہے گا ؟ ہرگز نہیں ، وہ تو توڑنے والے (دوزخ) میں پھینکا جائے گا ۔"

صفحہ ۲۶۳ کا شعر ہے :

لے گئے تثلیث کے فرزند میراثِ خلیلؑ
خشتِ بنیادِ کلیسا بن گئی خاکِ حجاز

برابہ سے السلاد کے شہر مکہ احجار عیسائیوں کے لئے متبرک ہو گئے - اس کے لئے ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی تھی (سورۃ ابراہیم آیت ۳۵) :

واذ قال ابراہیم رب اجعل ھٰذا البلد آمنا و اجنبنی و بنی ان نعبد الاصنام ○

[اور جب کہا ابراہیمؑ نے اے رب ، کر دے اس شہر کو امن والا اور بچا مجھ کو اور میری اولاد کو اس سے کہ پوجیں بتوں کو ۔]

اسی صفحے میں ہے :

حکمتِ مغرب سے ملت کی یہ کیفیت ہوئی
صولتِ فرعون کی ، رعنائی قارون کی رہی

مراد اسمبلی آیت ۲ میں صفوی طاقت کی طرف ہے :

استحوذ علیہم الشیطٰن فانسٰھم ذکر اللہ ۔۔۔۔

[ان پر شیطان غالب آ گیا ہے اس نے اُنہیں اللہ کی یاد سے غافل کر دیا۔]

صفحہ ۶۵ پر کا شعر ہے:

یوسفی کی گدائی ۔۔۔ سے شکست

سور ے پر! حاجتے پیش سلیمانے مبر

غیر اللہ کے آگے جھکنے اور اُس سے حاجت طلب کرنے کے لیے منع کیا گیا، کیونکہ مومن کے لیے اللہ کافی ہے۔

سورۃ الاحزاب (آیت ۳) میں ہے:

وتوکل علی اللہ ط وکفیٰ باللہ وکیلاً o

[اور اللہ پر بھروسہ رکھو اور اللہ کافی ہے کارساز ہونے کو۔]

انبیا علیہم السلام کی شان بھی یہی تھی۔

اسی سورۃ الاحزاب (آیت ۳۹) میں ہے:

الذین یبلغون رسٰلٰت اللہ ویخشونہ ولا یخشون احداً الا اللہ ط

وکفیٰ باللہ حسیباo

[جو اللہ کے پیغام پہنچاتے اور اُس سے ڈرتے اور اللہ کے سوا کسی سے خوف نہ کرتے اور اللہ کافی ہے حساب لینے والا۔]

سورۃ النمل، آیت ۱۸ میں چیونٹی اور سلیمان علیہ السلام کا واقعہ بیان کرنے کے بعد کہ چیونٹی نے اپنے لشکر کو سلیمان کے لشکر سے بچنے کے لیے چیونٹیوں سے کہا تھا۔

فرمایا ہے:

ع ربط و ضبطِ ملتِ بیضا ہے مشرق کی نجات

سورۂ آلِ عمران کی آخری آیت (جس کا ذکر اُوپر آ چکا ہے) یہ ہے:

یٰٓاَیُّھا الذین اٰمنوا اصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم

[illegible]

اسی صفحے (۲۶۵) میں ہے :

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے
نیل کے ساحل سے لے کر تا بخاکِ کاشغر

سورۂ آل عمران (آیت ۱۰۳) میں ارشاد ہے :

واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا ۔ ۔ ۔ ۔

[اور اللہ کی رسی کو مضبوط تھام لو سب مل کر اور آپس میں پھٹ نہ جانا ۔ ۔ ۔ ۔]

اسی صفحے میں ہے :

جو کرے گا امتیازِ رنگ و خوں مٹ جائے گا
تُرکِ خرگاہی ہو یا اعرابیِ والا گہر

اس کے لیے صفحہ ۲۶۱ کی تلمیح ملاحظہ ہو ۔

صفحہ ۲۶۶ کا شعر ہے ۔

تو نے دیکھا سطوتِ رفتارِ دریا کا عروج
موجِ مضطر کس طرح بنتی ہے اب زنجیر کا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اسی صفحہ (۲۶۶) کا آخری شعر ہے :

مسلم امتی سینہ را از آرزو آباد دار
بر زماں بیش نظر لایخلف المیعاد دار

صفحہ ۱۸۸ و ۱۹۳ کی تشریحات کریں اور اس شعر میں سورہ
آل عمران کی آیت (۹) کا حوالہ ہے :

[illegible]

اے رب ہمارے، بے شک تو سب لوگوں کو جمع کرنے والا ہے
اس دن کے لئے جس میں کوئی شک نہیں، بے شک اللہ کا وعدہ ٹلنے
والا نہیں۔

سورۃ الرعد آیت ۳۱، سورۃ الزمر آیت ۲۰ وغیرہ میں بھی یہی
مضمون بیان ہوا ہے۔

صفحہ ۲۶۷ کا شعر ہے :

مسلماں کو مسلماں کر دیا طوفانِ مغرب نے (۱۹۲۳)
تلاطم ہائے دریا ہی سے ہے گوہر کی سیرابی

شاعر نے جب اسلام کی تکرار کی ہے تو سوئے ہوئے مسلمان بھی
صحیح مسلمان بن کر غیر مسلموں کا مقابلہ کرتے ہیں۔

سورۃ البقرۃ (آیت ۲۱۸) میں ہے :

[illegible] ہجرت کی [illegible] اللہ ط واللہ غفورٌ رحیمٌ ۝

بے شک جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ
میں جہاد کیا وہ اللہ کی رحمت کے امیدوار ہیں اور اللہ بخشنے والا
مہربان ہے۔

سورۃ الانفال (آیت ۷۴) میں ہے :

والذین آمنوا و ھاجروا و جاھدوا فی سبیل اللہ والذین آووا
و نصروا اولٰئک ھم المؤمنون حقًا ط لھم مغفرۃٌ و رزقٌ کریم ۝

[رانو وہ لوگ جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور جہاد کیا اللہ کی راہ میں، اور جن لوگوں نے جگہ دی اور مدد کی، یہی ہیں سچے مسلمان۔ ان کو بخشش ہے اور روزی عزت کی۔]

سورۃ النور (پارہ ۱۸ - رکوع ۷) و النحل (پارہ ۱۴ رکوع ۱۱) و العنکبوت (پارہ ۲۰ رکوع ۶) و الحجرات (آیت ۱۵) وغیرہ میں بھی یہی مضمون بیان کیا گیا ہے۔

مذکورہ بالا شعر کے علاوہ یہ شعر مسلمانوں کی تشکیل کی بھی کوشش معلوم ہوتا ہے:

عطا مومن کو پھر درگاہِ حق سے ہونے والا ہے
شکوہِ ترکماں، ذہنِ پلندی، خلقِ اعرابی

اور اس کے بعد والے شعر میں اسی کا [illegible] موجود ہے:

[illegible]
کہ خنجر تیز تر ہے [illegible]

صفحہ ۲۶۹ کا شعر ہے:

خدائے لم یزل کا دستِ قدرت تو، زباں تو ہے
یقیں پیدا کر اے غافل کہ مغلوبِ گماں تو ہے

جب بندہ اللہ کا ہو جاتا ہے تو اس کا ہاتھ اور اُس کی زبان [illegible] پھر اُس کی نہیں بلکہ اللہ کی ہوتی ہے۔

[illegible] میں ہے:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہے:

[illegible]

لیکن اللہ نے چپکی سنی اور اس لیے کہ وہ مسلمان کو اس سے اجر عظیم عطا فرمائے۔ بے شک اللہ سنتا جانتا ہے۔]

اس کے بعد کا شعر ہے:

ہوے ہے چرخ نیلی فام سے منزل مسلماں کی
ستارے جس کی گرد راہ ہوں، وہ کارواں تو ہے

سفر اسریٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج سے [illegible]
سورۂ النجم کی [illegible]

اسی کے بعد ہے:

ع خدا کا آخری پیغام ہے تو، جاوداں تو ہے!

[illegible] سورۂ المائدہ کی آیت ۳ کی صحیح ہے، اوپر ذکر آ چکا ہے۔

اسی کے بعد ہے:

ع تری نسبت براہیمی ہے معمار جہاں تو ہے!

[illegible]

[illegible]

ع تری فطرت امیں ہے ممکنات زندگانی کی

صفحہ ۲۳۴ و صفحہ ۲۳۵ کے اشعار کی آیات دیکھیں۔

[illegible]

[illegible]

رضوان اللہ علیہم اجمعین) کی خصوصیات بیان کی گئی ہیں:

[illegible]

[illegible]

محمد اللہ کے رسول ہیں اور اُن کے ساتھ والے [illegible]
سخت ہیں کفار پر آپس میں نرم دل ۔ تو اُنہیں دیکھے گا رکوع کرتے ، سجدے
میں گرتے ، اللہ کا فضل و رضا چاہتے ۔ اُن کی علامت اُن کے چہروں میں
ہے سجدوں کے نشان سے ۔ یہ اُن کی صفت توریت میں ہے اور اُن کی صفت
انجیل میں ہے ۔ جیسے ایک کھیتی اُس نے اپنی سوئی نکالی پھر اُسے قوت دی ، پھر موٹی ہوئی ، پھر اپنے نال پر سیدھی کھڑی ہو گئی ۔ کسانوں کو بھلی لگتی تاکہ اُن سے کافروں کے دل جلائے ۔ وعدہ کیا اللہ نے جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے [illegible]
بڑے ثواب کا ۔]

اس آیت میں بعض مفسرین نے بعد (اخرج شطئہ) سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ، اشداء علی الکفار (فآزرہ) سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ، رحماء بینھم (واستغلظ) سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور یعجب الزراع سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مراد بیان کی ہے ۔ بہرحال خلفائے اربعہ اور صحابہ کے فضائل اور محاسن خلفائے راشدین ہی کے ہیں ۔

سورۃ النور (آیت ۵۵) میں ہے :

[illegible]

تم نے وعدہ دیا اُن کو جو تم میں سے ایمان لائے اور [illegible]
کیے کہ ضرور اُن کو زمین میں خلافت دے گا ۔]

اسی صفحے (۲۷۰) کا شعر ہے :

بتانِ رنگ و خوں کو توڑ کر ملت میں گم ہو جا
نہ تورانی رہے باقی ، نہ ایرانی ، نہ افغانی

اس کے لیے صفحہ ۲۴۱ اور صفحہ ۲۶۵ کی تسبیحات (۳۰ آیات) ملاحظہ ہوں ۔

صفحہ ۲۷۱ کا شعر ہے :

ثباتِ زندگی ایمانِ محکم سے ہے دنیا میں
کہ الہامی سے بھی پایندہ تر نکلا ہے توراتی

اصل قوت ایمان ہے جس نے ترکوں کو استحکام بخشا ، اور استحکام صرف اللہ کے کرم سے نصیب ہوتا ہے :

ع پاسباں مل گئے کعبہ کو صنم خانے سے

سورۃ البقرہ (آیت ۱۶۵) میں ہے :

ان القوۃ للہ جمیعا ۝ (تمام قوت صرف اللہ کو حاصل ہے ۔

سورۃ الاحزاب (آیت ۳) میں ہے :

و توکل علی اللہ ط وکفی باللہ وکیلا ۝

توکل اللہ کے بھروسے رکھیو اور اللہ کافی ہے کہ بنے دلے ۔

شاعری کے رمز سے "زورِ بازو" پیدا ہوتا ہے جس کا ذکر اسی صفحے میں ہے کہ :

کوئی اندازہ کر سکتا ہے اس کے زورِ بازو کا ؟
نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہے تقدیریں !

اسی صفحے (۲۷۱) میں ہے :

ولایت ، پادشاہی ، علمِ اشیا کی جہانگیری
یہ سب کیا ہیں ؟ فقط اک نکتۂ ایماں کی تفسیریں

ایمان کے ساتھ عمل صالح اور قرآن سے ہدایت اور علم و حکمت کا بیان ۔

سورۃ البقرہ (آیت ۲۶۹) میں ہے :

و من یؤت الحکمۃ فقد أوتی خیراً کثیراً ۝

جس کو حکمت دی سو خیر کثیر ملی ۔

اور سورۃ المجادلہ (آیت ۱۱) میں ہے:

یرفع اللہ الذین آمنوا منکم والذین اوتوا العلم درجٰت ۔

[جو لوگ ایمان لائے ہیں تم میں سے اور جن کو علم عطا کیا گیا ہے اللہ اُن کے درجات کو بلند کرتا ہے۔]

اسی صفحے (۲۷۱) میں ہے:

برابھی نظر پیدا مگر مشکل سے ہوتی ہے
ہوس چھپ چھپ کے سینوں میں بنا لیتی ہے تصویریں

سورۃ الانعام (آیت ۷۶ تا ۸۰) میں ابراہیم علیہ السلام کے واقعات ہیں کہ وہ ستارے، چاند اور سورج کے بعد اپنی قوم سے فرماتے ہیں:

یٰقوم انی بریءٌ مما تشرکون ۝

[اے قوم میں تمہارے ان شریکوں سے جنہیں تم اللہ کا شریک ٹھہراتے ہو۔]

سورۃ الانبیاء (آیات ۵۱ تا ۷۰) میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی [illegible] ہے جس کے [illegible] میں [illegible] یا ہے۔

[illegible] ہے:

[illegible]
جہادِ زندگانی میں ہیں یہ مردوں کی شمشیریں

[illegible] میں صحابہؓ [illegible] اخری ایت کا ذکر آ چکا ہے۔

سورۃ النور (ایت ۵۵) میں ہے:

وعد اللہ الذین آمنوا منکم و عملوا الصٰلحٰت لیستخلفنھم
کما استخلف الذین من قبلھم و لیمکنن لھم دینھم
الذی ارتضٰی لھم و لیبدلنھم من بعد خوفھم [illegible]

وعدہ دیا اللہ نے اُن کو جو تم میں سے ایمان لائے اور اچھے کام
کیے ۔۔ ضرور اُنہیں زمین میں خلافت دے گا جیسی اُن سے پہلوں کو دی
اور ضرور اُن کے لیے جما دے گا اُن کا وہ دین جو اُن کے لیے پسند فرما
چکا اور ضرور اُن کے اگلے خوف کو امن سے بدل دے گا ۔

اسی صفحے (۲۷۳) میں ہے :

عقابی[۳] شان سے جھپٹے تھے جو بے بال و پر نکلے
ستارے شام کے خونِ شفق میں ڈوب کر نکلے!

اس [illegible] جو [illegible] ہوئے اور ایمان کی طاقت غالب ہوئی ۔

صفحہ ۲۷۱ کی آیات دیکھیں ۔

صفحہ ۲۷۲ ہی کا شعر ہے :

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] پہلی بار علامہ اقبال[۳] نے یہاں استعمال
[illegible] ایک علامتی نشان بن گیا ۔

[illegible]

سورۂ بنی اسرائیل (آیت ۷۰) میں ارشاد ہے:

و لقد کرمنا بنی آدم و حملنٰھم فی البر والبحر و رزقنٰھم من الطیبٰت و فضلنٰھم علیٰ کثیرٍ ممن خلقنا تفضیلاً ○

اور البتہ ہم نے آدم کی اولاد کو عزت دی اور ان کو [illegible] خشکی اور تری میں [illegible] اور ان کو بڑی فضیلت دی بہتوں پر جو [illegible]

[illegible] کے لیے سورۃ النحل (آیت ۷۲) میں ہے:

[illegible]

[illegible]

اسی مضمون میں ہے:

[illegible]

[illegible]

صفحہ ۲۷۳ کا شعر ہے :

ترے علم و محبت کی نہیں ہے انتہا کوئی
نہیں ہے تجھ سے بڑھ کر سازِ فطرت میں نوا کوئی

سورۃ البقرہ (آیت ۳۱) میں ہے :

و علم آدم الاسماء کلہا ○

اور سکھائے آدم کو نام (تمام اسما کے) سارے کے سارے ۔

سورۃ الرحمٰن کی ابتدائی آیتیں ہیں :

الرحمٰن ○ علم القرآن ○ خلق الانسان ○ علمہ البیان ○

رحمٰن نے قرآن سکھایا ، انسان کو پیدا کیا اور ما کان و ما یکون کا بیان سکھایا ۔]

[سورۂ الجمعہ آیت ۲ میں ہے الرحمٰن ○ اس میں کہا ہے

اسی صفحے کا شعر ہے :

نثر کو خیرہ کرتی ہے چمک تہذیبِ حاضر کی
یہ صناعی مگر جھوٹے نگوں کی ریزہ کاری ہے !

سورۂ لقمٰن (آیت ۶) میں ہے :

و من الناس من یشتری لہو الحدیث لیضل عن سبیل اللہ
بغیر علم و یتخذہا ہزوا اولئک لہم عذاب مہین ○

اور لوگوں میں سے کوئی خریدتے ہیں بہلانے کی باتیں کہ بہکائیں اللہ کی راہ سے بے علم کے ذریعے اللہ کی راہ سے بہکائیں اور [illegible] بنائیں ۔ ایسوں کے لیے سخت ذلت کے

اسی صفحے (ج ۲ ے) میں ہے :

تدبر کی فسوں کاری سے محکم ہو نہیں سکتا
جہاں میں جس تمدن کی بنا سرمایہ داری ہے

سورۃ النساء (آیت ۲۹) میں ہے :

[یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا لَا تَاْکُلُوْٓا اَمْوَالَکُمْ بَیْنَکُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَکُوْنَ تِجَارَۃً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْکُمْ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَکُمْ ۔

اے ایمان والو، آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق طریقے سے نہ کھاؤ۔ لین دین اس صورت میں کرو جو تمہارے درمیان رضامندی سے ہو۔ اور (یا باہم) قتل نہ کرو۔]

نیچے سے دوسرے شعر سے ... تک

اسی صفحے میں ہے :

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

سورۃ الزلزال (آیات ۷ - ۸) میں ہے :

فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ ۝ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ ۝

[پس جو شخص ذرہ بھر نیکی کرے گا اُسے دیکھ لے گا
اور جو شخص ذرہ بھر بدی کرے گا تو اُسے دیکھ لے گا۔]

صفحے ۲۷۷ میں ہے :

ع قبضے سے اُمت بیچاری کے دین بھی گیا، دنیا بھی گئی

سورۃ محمد ﷺ (آیت ۳۳) میں ہے :

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَکُمْ ۔

اے ... والو ... اور ... کو ...

اور جو صدقات خیرات کرتے ان کے لیے سورۃ البقرہ (آیت ۲۶۱) میں فرمایا ہے :

فاولئك حبطت اعمالهم فى الدنيا والاخرة ط

پس اُن کے اعمال دنیا اور آخرت میں ضائع ہوئے ۔

صفحہ ۲۷۸ کا شعر ہے :

تیرے پیمانوں کا ہے یہ اے مئے مغرب اثر
خندہ زن ساقی ہے ، ساری انجمن بیہوش ہے

اس کے لیے صفحہ ۲۷۲ میں سورۂ نمل (آیت ۶) کی تلمیح دیکھیں ۔

اسی صفحے کا شعر ہے :

بے خطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق
عقل ہے محو تماشائے لب بام ابھی

سورۃ الانبیاء (آیات ۶۸ - ۷۰) میں ہے :

[illegible]

[illegible] بولے ، اُس (ابراہیمؑ) کو جلا دو اور مدد کرو اپنے معبودوں کی ، اگر تم کچھ کرتے ہو ۔ ہم نے کہا ، اے آگ ٹھنڈک ہو جا اور آرام ہو جا ابراہیمؑ پر ۔ اور وہ چاہتے تھے کہ اُس کے ساتھ برائی کریں ، پھر ہم نے اُنہیں خسارے میں ڈالا ۔

[illegible] :

[illegible] ہے ترازوئے کم و کیف حیات

[illegible] کی تلمیحات دیکھیں ، بالخصوص سورۂ آل عمران کی آیت ۱۳۶ جز مذکور ہوئی ۔

صفحہ ۲۸۰ کا شعر ہے :

ساماں کی محبت میں مضمر ہے تن آسانی
مقصد ہے اگر منزل ، غارت گر ساماں ہو

سورۂ آلِ عمران (آیت ۱۴) میں ارشاد ہے:

زین للناس حب الشہوات من النساء والبنین والقناطیر المقنطرۃ من الذہب والفضۃ والخیل المسومۃ والانعام والحرث ذلک متاع الحیٰوۃ الدنیا واللہ عندہ حسن المآب ۝

[جتایا ہے لوگوں کے دلوں کی محبت کا جو چیزیں ڈھیر جوڑے ہوئے سونے کے اور روپے کے اور گھوڑے نشان کئے ہوئے مویشی اور کھیتی۔ یہ دنیوی زندگی کی متاع ہے۔ اور اللہ اچھا ٹھکانا ہے۔]

سورۂ آلِ عمران ہی میں (آیت ۱۸۵) ہے:

وما الحیٰوۃ الدنیا الا متاع الغرور ۝

اور دنیا کی زندگی تو دھوکے کی سی ہے۔

اسی صفحے (۲۸۰) میں ہے:

ع کبھی اے حقیقتِ منتظر، نظر آ لباسِ مجاز میں

سورۃ الانعام (آیت ۸۰) میں ہے:

وسع ربی کل شیءٍ علماً

[بدل گیا ہے میرا رب ہر چیز کا علم۔]

اسی سورہ الانعام (آیت ۱۰۳) میں ہے:

لا تدرکہ الابصار وہو یدرک الابصار وہو اللطیف الخبیر ۝

[نگاہیں اس کو نہیں پاتیں اور وہ سب نگاہوں کو پا لیتا ہے۔ وہ جانتا اور باخبر ہے۔]

غلام اقبال نے اسی لیے "[illegible]

صفحہ ۱۸۲ کا شعر ہے:

نہ کہیں جہاں میں اماں ملی [illegible]

مرے جرمِ خانہ خراب کو [illegible]

سورۃ الزمر (آیت ۵۳) میں ہے:

قل یٰعبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لاتقنطوا من رحمۃ اللہ ؕ
ان اللہ یغفر الذنوب جمیعاً ؕ انہ ھو الغفور الرحیم ۝

[اے فرما دیں، اے میرے بندو، جنہوں نے زیادتی کی اپنی جان پر، نہ آس توڑو اللہ کی رحمت سے۔ بے شک اللہ بخشتا ہے گناہ سارے۔ وہ جو ہے وہی ہے معاف کرنے والا مہربان۔]

صفحہ ۲۸۲ کا شعر ہے:

اے مسلماں! ملتِ تیری ہے اک تن اور تو اعضائے تن

صفحہ ۲۹۶ کی سرخیاں دیکھیں۔ اُس صفحے میں اسی شعر کی فارسی میں کہا گیا ہے۔

اسی صفحے میں ہے:

[illegible]

سورۃ [illegible] آیت ۵۳) میں ہے:

[illegible]

[illegible]

صفحہ ۲۸۵ کا شعر ہے:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[اور جو اسلام کے علاوہ کوئی اور دین چاہے گا تو وہ اس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں خسارہ پانے والوں میں سے ہوگا۔

سورۃ البقرہ (آیت ۱۰۷) میں ہے:

وما لکم من دون اللہ من ولی ولا نصیر ○

[اور تمہارے لئے سوائے اللہ کے کوئی حمایتی اور مددگار نہیں۔]

صفحہ ۲۸۹ میں ہے:

ع محنت و سرمایہ دنیا میں صف آرا ہو گئے

(کمیونزم) بھی غلامی سے کم نہیں۔

سورۃ النحل (آیت ۷۵) میں ہے:

[اللہ پاک ایک مثال بیان کرتا ہے۔ ایک غلام ہے جو
کسی (یا مکیت میں ہے۔ جسے ہم نے اپنی طرف سے اچھا روزی عطا کی ہے اور وہ
اس میں سے خرچ کرتا ہے اور اچھا سمجھتا ہے۔ کیا
دونوں برابر ہو سکتے ہیں۔
کمیونزم میں مختلف ممالک
حالت کے بعد ہی سب کچھ نہیں
کے مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔
ہے۔ اس طرح ہر شخص اس مرکزی طاقت کا غلام
مرضی سے کچھ نہیں کر سکتا اور جس کی خودی

اسی کے بعد ہے :

حکمت و تدبیر سے یہ فتنۂ آشوب خیز
ٹل نہیں سکتا وقد کنتم بہ تستعجلون

سورۂ یونس (آیت ۵۱) میں ہے :

اثم اذا ما وقع آمنتم بہ ط آلئٰن وقد کنتم بہ تستعجلون ○

[کیا پھر جب یہ ہو چکے گا، تب یقین کرو گے اس کو؟ اب قائل ہوئے اور تم تھے اسی کی جلدی کرتے۔]

اسی کے بعد ہے :

کھل گئے یاجوج اور ماجوج کے لشکر تمام
چشم مسلم دیکھ لے تفسیر حرف ینسلون

سورۂ انبیاء (آیت ۹۶) میں ہے :

حتیٰ اذا فتحت یاجوج و ماجوج و ھم من کل حدب ینسلون ○

[یہاں تک کہ جب کھول دیے جائیں یاجوج و ماجوج اور وہ ہر اونچی جگہ سے نکلتے آئیں۔]

مذکورہ بالا آیات میں یاجوج و ماجوج کے متعلق جو کچھ فرمایا ہے، مسلمانوں کی توجہ اس طرف مبذول کی ہے کہ یہ دونوں لشکر چلے جا رہے ہیں اور ہر قسم کی رکاوٹ سے نتائج کی ترویج میں کام لیا ہے۔

اسی کے بعد ہے :

مکہ نے دیے ہیں یہ الانسان الا مسعیٰ
[جس نے ان دونوں کی خدمت کا پھل پایا ہے؛

اس شعر کے پہلے مصرعے میں نظم کیا

۔۔ "مکالمات اقبال"، حصۂ اوّل، مکتوب نمبر ۔۔ میں اقبال نے مولانا سید سلیمان ندوی سے دریافت کیا ہے کہ یاجوج ماجوج پر مختصر مضمون لکھ دیں۔

گیا ہے۔ یعنی انسان اُسی چیز کا حق دار ہے جس کے حصول کی جد و جہد کرے۔

اسی صفحے (۲۹۱) میں ہے:

[illegible]

سورۃ الحجرات (آیت ۱۴) میں ہے:

ولما یدخل الایمان فی قلوبکم ۝

[اور داخل نہیں ہوا ایمان تمہارے دلوں میں۔]

[illegible]

سورۃ الانعام (آیت ۱۶۲) میں ہے:

قل ان صلاتی و نسکی و محیای و مماتی للہ رب العٰلمین ۝

[illegible]

صفحہ ۲۹۱ ہی کا شعر ہے:

تر آنکھیں تو ہو جاتی ہیں، پر کیا لذت اس رونے میں
جب خونِ جگر کی آمیزش سے اشک ہیازی بن نہ سکے

بظاہر احساس ہے لیکن اگر عمل کے لیے آمادگی [illegible] بیکار ہوگا۔ عیسیٰ علیہ السلام کے عمل سے مستعدی [illegible] بہت بڑا سبق ملتا ہے۔

[illegible]

[اور (یاد کرو) جب کہا موسیٰ نے اپنے خادم [illegible] جب تک نہ پہنچ جاؤں دو دریاؤں کے ملنے کی جگہ (سالہا سال)۔]

زبورِ عجم

(جاوید اساعت ۱۹۲۰ء)

ادب بے ذوق تو خلوت میں نہ زدنِ عجم
فغانِ نیم شبی بے نوائے راز نہیں

— بالِ جبریل

زبورِ عجم

صفحہ ۳ کا شعر ہے :

وادیٔ عشق بسے دور و دراز است ولے
طے شود جادۂ صد سالہ بہ آہے گاہے[1]

سورۂ بنی اسرائیل شروع ہوتی ہے :

سبحٰن الذی اسرٰی بعبدہٖ لیلا من المسجد الحرام ۔ ۔ ۔ الاقصا ۝

[پاک ہے اُس جو اپنے بندے کو رات کے ۔ ۔ ۔ سے مسجد اقصا تک ۔]

اور سورۃ الحج (آیت ۳۲) میں ہے :

و من یعظم شعائر اللہ فانہا من تقوی القلوب ۝

[اور جو اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں ۔ ۔ ۔]

۱- ''بالِ جبریل'' میں ہے :

عشق کی اک جست نے طے کر دیا قصہ تمام
اس زمین و آسمانِ بے کراں کو سمجھا تھا میں

مولانا سید سلیمان ندوی نے "سیرۃ النبی" (جلد پنجم، طبع اعظم گڑھ، ۱۹۵۲)، صفحہ ۴۲ میں لکھا ہے:

"اس بات سے واضح ہوتا ہے کہ تموّل کا تعلق دل سے ہے اور وہ صلبی کیفیت (جذبہ) کے بجائے ایجابی اور عینی کیفیت اپنے اندر رکھتا ہے۔ وہ اسی خیر کی طرف دلوں میں حرکت پیدا کرتا ہے اور شعائر اسی کی تعظیم سے ان کو معمور کرتا ہے۔"

اسی سلسلے میں وہ یہ بھی لکھتے ہیں کہ:

"وہ حشر کے اُس احساس کا نام ہے جس کی بنا پر ہر کام میں خدا کے حکم کے مطابق عمل کرنے کی خواہش اور اُس کی مخالفت سے شدید تکلیف ہوتی ہے۔"

حزن یا بُخل کی اصطلاح میں اسی احساس کا نام عشق ہے۔

صفحہ ۲ میں ہے:

در طلب کوش و مدہ دامنِ اُمید از دست
دولتے ہست کہ یابی سر را بے گاہے!

سورۃ النجم (آیت ۳۹) میں ہے:

لیس للانسان الا ما سعیٰ ۔

[نہیں ہے انسان کے لیے مگر وہ جو کوشش کرے۔]

صفحہ ۳ میں ہے:

سازی اگر حریفِ ہمہ بیکراں مرا
با اضطرابِ موج، سکونِ گہر بدہ

صفحہ [illegible] میں [illegible] علیہ السلام کے واقعے [illegible]

[illegible] میں ہے:

[illegible] الحریق او است

[اور جب موسیٰ نے اپنے خادم سے کہا ... یہاں تک وہاں نہ پہنچوں جہاں دو سمندر سے مل ... جاؤں۔]

صفحہ ۵ کا شعر ہے:

عشق شور انگیز را ہر جادہ در کوے تو برد
بر تلاشِ خود چو می نازد کہ رہ سوے تو برد!

صفحہ ۸ میں سورۃ الحج کی آیت (۳۳) کی ... دیکھیے۔

اسی صفحے میں ہے:

درونِ سینۂ ما سوز آرزو ز کجاست؟
سبو ز ماست، ولے بادہ در سبو ز کجاست؟

سورۃ الانعام (آیت ۱۶۶) میں ہے:

... بعض کو بعض پر درجوں ... تاکہ تمہیں ... دے۔

لیبلوکم فی ما آتٰکم ط

[اور وہی ہے جس نے ... کہ تمہیں ... دے۔
... درجے پر درجوں ... تاکہ تمہیں ... دے۔
... کی نیابت اور ... درجات کی ... میں ... کا تقاضا آرزو مندی ہے)۔]

صفحہ ۹ میں ہے:

غزل سرائے و نوایاتِ رفتہ
بایں فسردہ دلاں حرفِ دل نہ

ع غنا اسلاف کا سوزِ دروں کر

سورۂ یونس (آیت ۶۲) میں ہے:

الا ان اولیاء اللہ لا خوفٌ علیھم ولا ھم یحزنون

[سن لو بے شک اللہ کے اولیا (دوست) ... رہتے ...

کچھ خوف ہے اور نہ کچھ غم۔]

نو بائے رفتہ اور اسلاف کا سوز دروں ہی قربِ الٰہی تھا جس سے موجودہ مسلمان آشنا نہیں۔

جنجہ ے کا شعر ہے:

اے کہ زمن فزودۂ گرمیٔ آہ و نالہ را
زندہ کن از صدائے من خاکِ ہزار سالہ را

تیرہ جودہ سو سال والی پرانی اُمت اب بھی زندہ ہو سکتی ہے اگر اُن میں اگلا سا جوش اور ولولہ پیدا ہو جائے۔

سورۃ الاعراف (آیت ۱۰) میں ہے:

ولقد مکنّٰکم فی الارض وجعلنا لکم فیہا معایش ط قلیلا ما تشکرون ؁

[ہم نے تمہیں زمین میں قوت بخشی اور اس میں تمہارے لیے اوقات کے بہت سے ذریعے بنائے، تم بہت کم شکر کرتے ہو۔]

ے ہیں جسکی تا جذبہ ہو، پھر اس جذبے کے متعلق لکھا ہے
ے وہ حاصل ہو سکتے ہے۔ ے اس لئے اپنے اسلاف کا جذبہ اور اس کے
عمل کا جذبہ ہماری قوم میں پیدا فرما دے۔

صفحہ ۹ میں ہے:

بہ ضمیرم آن چناں کن کہ ز شعلۂ نوائے
دلِ خاکیانِ فروزے، دلِ نوریاں گدازے

یہاں بھی وہی دعا ہے جو صفحہ ے میں اُوپر بیان ہوئی۔

ے عمران (آیت ۸) میں ہم کو یہ دعا سکھائی گئی ہے:

ے تنا بعد اذ ھدیتنا و ھب لنا من لدنک ؔ رحمۃ
ے

اے ہمارے! دل ہمارے نہ ٹیڑھ کر بعد اس کے کہ تو نے
ہمیں ے دی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا کر۔ بے شک تو ہے

پڑا دینے والا۔]

اے اس سرمے مخلصانہ شعر میں ایسا اثر [illegible]
ہدایت پا جائیں۔

صفحہ ۱۰ میں ہے:

چہ عجب اگر دو سلطاں بہ ولایتے نہ گنجند
عجب این کہ می نگنجد بدو عالمے فقیرے!

یک ولایت میں دو سلطان اور ایک کشور میں دو [illegible]
سکتے۔ لیکن جو اللہ کا فقیر ہے اُس کے لیے دونوں عالم [illegible]
کیونکہ وہ خلیفۃ اللہ ہے۔

اور سورۃ الجاثیہ (آیت ۱۳) میں ہے:

وسخر لکم ما فی السمٰوٰت وما فی الارض جمیعاً منہ ان فی
ذٰلک لاٰیٰت لقوم یتفکرون ۝

[اور تمہارے لیے مسخر کیا جو کچھ آسمانوں میں ہے اور [illegible]
ہے۔ بے شک اس میں نشانیاں ہیں سوچنے [illegible]
لیے۔

صفحہ ۱۰ میں ہے:

ع بر سرِ کفر و دیں نشاں رحمتِ عام خویش را

اللہ پاک نے بنی آدم کو فضیلت دی ہے۔

سورۃ بنی اسرائیل (آیت ۷۰) میں ہے:

ولقد کرمنا بنی آدم ۝

[اور بے شک ہم نے برتری دی آدم کی اولاد کو۔

سورۃ الانعام (آیت ۵۴) میں ہے:

کتب ربکم علیٰ نفسہ الرحمۃ ۝

[تمہارے رب نے اپنے ذمہ کرم پر رحمت لازم کر لی ہے۔
اگر کافر پر بھی رحمت ہو جائے تو وہ ایمان لے آئے۔

صفحہ ۱۱ ہی میں ہے :

ریگِ عراق منتظر، کشتِ حجاز تشنہ کام
خونِ حسین رضؓ باز دہ کوفہ و شامِ خویش را

"بالِ جبریل" میں ہے :

قافلۂ حجاز میں ایک حسین رضؓ بھی نہیں
گرچہ ہے تاب دار ابھی گیسوئے دجلہ و فرات

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے اُس آمر (حاکم) کی اطاعت نہیں کی جو اللہ کی اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مخالفت کرتا ہو۔ یہی اُن کی سنت کا پیام ہے۔ سورہ النساء (آیت ۵۹) میں ہے :

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ ۚ

[اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اور اُن کی جو تم میں حاکم ہیں۔]

سی صفحے میں ہے :

[illegible] زند، راہِ یگانہ طے کند
می نہ دہد بدست کس عشق زمامِ خویش را

[illegible] (یقلب) خود رابر ہے۔ سورۂ آل عمران (آیت ۱۲۰) میں ہے

[illegible]

[illegible]

خوش کا معنی خدا کا خوف نہیں ہے اور خدا کا خوف رکھنے والا کسی دوسرے کا خوف نہیں کرتا اور نہ غیر اللہ کو خاطر میں لاتا ہے۔

صفحہ ۱۲ کا شعر ہے:

نوائے من ازاں پرسوز و بیباک و غم انگیز است
بخاشاکم شرار افتاد و بنیادِ صبح دم تیز است

اس "نوائے محرومی" کی تائید سورۂ المزمل [illegible]

ان ناشئة اللیل ھی اشد وطأ و اقوم قیلا ○

بے شک رات کا اٹھنا [illegible] میں زیادہ ثابت قدمی [illegible]
سیدھی نکلتی ہے۔]

اور سورۂ بنی اسرائیل (آیت ۷۹) میں ہے:

[illegible]

اور رات کے کچھ حصے میں تہجد کرو [illegible]
ہے۔ قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں [illegible]
تمہاری حمد کریں۔]

اسی صفحے (۱۲) میں ہے:

ندارد عشق سامانے و لیکن تیشہ [illegible]
خراشد سینۂ کہسار و پاک از [illegible]

صفحہ ۲۰۳ کی آیات دیکھیں۔

صفحہ ۱۳ میں ہے:

دلِ زندۂ کہ دادی بہ حجاب در نسازد
نگہے بدہ کہ پیمد شرے بہ سنگِ خارا

اس کے لیے بھی صفحہ ۲۰۳ کی آیات دیکھیں۔

صفحہ ۱۵ میں ہے:

[illegible]
[illegible]

جو اللہ کا ہو جاتا ہے وہ غیر اللہ کو خاطر میں نہیں لاتا۔

سورۃ القصص (آیت ۸۸) میں ہے :

و لا تدع مع اللہ الٰہاً آخر لا الٰہ الا ھو۔

اور اللہ کے ساتھ کسی اور کو خدا نہ پکارو۔ کوئی خدا نہیں سوائے اُس کے۔]

سورۃ البقرہ (آیت ۱۶۵) میں ہے :

ان القوۃ للہ جمیعا اس لئے کہ ساری قوت صرف اللہ کی ہے۔

صفحہ ۱۶ میں ہے :

مردہ خاکیم و سزاوار دلِ زندہ شدیم!
ایں دلِ زندہ و ما! کارِ خدا سازے ہست

سورۂ ق (آیت ۳۷) میں ہے :

ان فی ذٰلک لذکریٰ لمن کان لہٗ قلبٌ او القی السمع و ھو شہیدٌ ○

[اس میں شک نہیں کہ اس کے لئے جو دل رکھتا ہے یا کان لگائے اور متوجہ ہو۔

انسان ہی صحیح [illegible] سکتا ہے اور عمل کے لئے [illegible] سکتا ہے۔

صفحہ ۱۰۱ میں ہے :

[illegible]
[illegible] بازے ہست

[illegible] طرح اس بات کا اقرار کیا کہ [illegible] اشیا کا علم اس لئے حاصل نہیں کر سکتا کہ وہ [illegible] کے نسخے کے مطابق [illegible] وہ لائقِ اعتبار نہیں۔ البتہ اعیان (idens) کا علم حقیقی [illegible]۔ گویا اُس نے عالمِ موجودات کا انکار اور عالمِ غیرمحسوس

کا اثبات کیا۔ اس فلسفے کی وجہ سے مسلمانوں میں بے عمل پیدا ہوئی۔ مسلمانوں کے بعض صوفیہ نے نفیِ خودی کے راگ الاپے، حالانکہ اللہ نے اس عالمِ موجودات کو برتنے اور استعمال کرنے کے لیے پیدا کیا ہے۔

سورۃ البقرہ (آیت ۲۹) میں ہے:

ھوالذی خلق لکم فی الارض جمیعاً ○

[وہی ہے جس نے ... کیا تمہارے لیے جو کچھ زمین میں ہے سب کا سب۔]

موجودات کو ٹھکرانے، رہبانیت کے لیے تقریباً ... جس کا ذکر اسی سورۃ ق کی آیت ۱۰ میں آیا ہے۔

صفحہ ۱ کا شعر ہے:

بسی نادیدنی را دیدہ ام، ... [بہت سی نادیدنی چیزیں میں نے دیکھی ہیں]

سورۃ ... آیت ۲۱ میں ہے:

وفی الارض آیات للموقنین ○ وفی انفسکم افلا تبصرون ○

[اور زمین میں نشانیاں ہیں یقین کرنے والوں کے لیے۔ اور خود تمہارے اندر۔ کیا تم نہیں دیکھتے؟]

اسی صفحے میں ہے:

از فسونِ کاریٔ دل، سیر و سکون، شب و حضور
ایں کہ نماز و کشائش ... [یہ جو نماز و کشائش ...]

سیر و سکون اور شب و حضور، صوفیہ کی اصطلاحات ہیں۔ سیر الی اللہ کے لیے سورۃ المعارج کی آیت (۴) ملاحظہ ہو:

تعرج الملٰئکۃ والروح الیہ فی یوم کان مقدارہٗ خمسین الف سنۃ

[ملائکہ اور جبرئیل علیہ السلام اس کی بارگاہ کی ... ہیں اس دن میں کہ جس کا اندازہ پچاس ہزار سال ہے سکون ہے)۔]

غیب و حضور کے لیے "المنجد المدنیہ" میں ہے :

الغیبۃ اشتمل الحس بما ورد عنہ من ضم حوال الخلق والحضور کونہ حاضراً بالحق ۔

[غیبت یعنی حواس انسانی کا احوالِ خلق کی طرف متوجہ ہونا اور حضور یعنی خود کو خدا کے روبرو موجود سمجھنا ۔]

سورۃ الزمر (آیت ۲۲) میں ہے :

افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فھو علیٰ نور من ربہ ۔

تو کیا وہ جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لیے کھول دیا ہے تو وہ اپنے رب کی طرف سے نور پر ہے (یعنی بتین و ہدایت پر) ۔

حدیث ہے کہ جب حضور نور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی تو صحابہؓ نے عرض کیا ، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ! اس کا کیا کوئی خاص نشان ہوتا ہے ۔ فرمایا ، کہ جب نور قلب میں داخل ہوتا ہے تو وہ کشادہ ہو جاتا ہے اور اس میں وسعت پیدا ہوتی ہے ۔ صحابہؓ نے عرض کیا ، اس کی کیا علامت ہے ؟ فرمایا ، ماسوا الخلود کی طرف متوجہ ہونا اور دار غرور (دنیا) سے دور رہنا اور موت کے لیے اس کے آنے سے قبل تیار ہوتا ۔

صفحہ ۱۸ کا شعر ہے :

عالم آب و خاک را بر محکِ دلم بسائے
[illegible]

[illegible]

صفحہ ۱۹ میں ہے :

بروں کشد ز بیچاکِ بست و بود مرا
چہ عقدہ با کہ مقامِ رضا کشود مرا [۲۱]

سورۃ المائدہ (آیت ۱۶) میں ہے :

یہدی بہ اللہ من اتبع رضوانہ سبل السلم ویخرجہم من الظلمت
الی النور باذنہ ویہدیہم الی صراط مستقیم ۝

[illegible] اس قرآن سے ہدایت دیتا ہے اُسے جو اللہ کی رضا [illegible]
سلامتی کے [illegible] تاریکیوں سے روشنی کی طرف [illegible]
حکم سے اور انہیں سیدھی راہ دکھاتا ہے۔

صفحہ ۲۰ کا شعر ہے :

ہر دو بمنزلے رواں ، ہر دو امیدِ کاروان
عقل بحیلہ می برد ، عشق برد کشاں کشاں

[illegible] ایک راہ دکھائی ہے جس میں جہاں [illegible]
حسنِ سفر ، مقصود کی طرف احساس اور وہبی کی وجہ سے [illegible]
لے جاتا ہے۔ ''بانگِ درا'' میں کہا ہے :

ہے عشق کبھی اکسیر کبھی سحر حلال
عقل ہے محوِ تماشائے لبِ بام ابھی

[illegible]

(۶۰) دیکھیں - موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے بھی فرمایا تھا :

ان کنتم آمنتم باللہ فعلیہ توکلوا ان کنتم مسلمین ۝ (سورۂ یونس آیت ۸۰) -

[اگر تم اللہ پر ایمان لائے ہو تو اُسی پر بھروسہ کرو اگر تم اسلام رکھنے ہو (یعنی اطاعت والے ہو) اللہ پر توکل ہی کرتے ہیں اور منزلِ مقصود پر پہنچ جاتے ہیں) -]

صفحہ ۲۱ میں ہے :

نہ کنم دگر نگاہے بہ رہے کہ طے نمودم
بہ سراغِ صبحِ فردا روشِ زمانہ دارم

جو گزر چکا ہے اب اُسے نہ دیکھیں - آئندہ کل کے لیے کوشش کرنی چاہیے -

سورۃ الحشر (آیت ۱۸) میں ہے :

[illegible] ولتنظر نفس ما قدمت لغد واتقوا

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور ہر جان دیکھے کہ کل کے لیے آگے کیا بھیجا ہے -

[illegible] ہے :

ہمہ عشق کشتیِ من ، ہمہ عشق ساحلِ من
نہ شہِ مقیدہ دارم ، نہ سرِ کرانہ دارم

[illegible] مسلمان کو [illegible] جستجو سے کام لینا ہے ، آرام اور [illegible] مرنے کی اُسے ضرورت نہیں -

سورۃ البلد (آیت ۴) میں ہے :

لقد خلقنا الانسان فی کبد ۝

بے شک ہم نے انسان کو مشقت میں رہنا ہے کیا (السعی منی ولہ من اللہ) -

صفحہ ۲۲ کا شعر ہے :

رہے بمنزلِ آں ماہ سخت دشوار است
چناں کہ عشق بدوشِ ستارہ می گزرد

[... تمام مضمون ... اصل ...]

حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم ستاروں سے آگے ... ہیں

سورۃ النجم (آیت ۹) میں ہے :

فکان قاب قوسین او ادنیٰ ○

[... اس جملے اور اس مضمون ... ہونے کا ... اس سے اپنی کم ۔]

صفحہ ۲۳ میں ہے :

بر عقلِ فلک پیا ترکانہ شبیخوں بہ
یک ذرۂ دردِ دل از علمِ فلاطوں بہ

صفحہ ۲۰ میں افلاطون کا ... ہے اور ... دیکھیں ۔

صفحہ ۲۲ ہی میں ہے :

آں فقر کہ بے تیغے صد کشور دل گیرد
از شوکتِ دارا بہ ، از فرِ فریدوں بہ

جو اللہ کا محتاج ہوتا ہے وہ غیر اللہ کو خاطر میں نہیں لاتا ۔

صفحہ ۱۵ کی آیتیں دیکھیں ۔

صفحہ ۲۴ میں ہے :

با مسلماں را مدہ فرماں کہ جاں ... ش
با دریں فرسودہ پیکر تازہ جانے آفریں
یا چناں کن یا چنیں !

سورۃ الحج (آیت ۷۸) میں حکم ہے :

وجاھدوا فی اللہ حق جھادہ ط ھو اجتبٰکم وما جعل علیکم فی الدین من حرج ط

[اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو جیسا حق ہے جہاد کرنے کا۔ اُس نے تمہیں پسند کیا اور تم پر دین میں کوئی تنگی نہ رکھی۔]

مسلمانوں کے فرسودہ تصور میں تازہ جان پیدا ہو سکتی ہے اگر وہ صحیح مسلمان بن جائیں۔

اسی سورۃ کی اسی آیت میں آگے آتا ہے :

[illegible] ھو سمٰکم المسلمین [illegible] ھو مولٰکم فنعم المولٰی و نعم النصیر ،

[اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ سے وابستہ ہو جاؤ۔ وہ تمہارا مولیٰ ہے۔ کیا ہی اچھا مولیٰ اور کیا ہی اچھا مددگار ہے!

صفحہ ۲۶ کا شعر ہے :

عمل ہم عشق است و از ذوقِ نگہ بنداد نیست
کہ ایں بیچارہ را آں جرأتِ رندانہ نیست

[یہ بھی [illegible] نہیں دی جا سکتی ہے جس کا ذکر [illegible] کے صفحہ ۱۹۰ میں ہے :

[illegible] و الاختلاف [illegible] و النہار لآیٰت لاولی [illegible]

[بے شک آسمانوں اور زمین کی تخلیق اور رات اور دن کے بدلنے کے اختلاف میں عقل مندوں کے لیے (جن کی عقل کدورت سے پاک ہے) [illegible] عالم کو اعتبار و استدلال سے دیکھیں)۔]

[illegible] کے [illegible] کے [illegible] "حرکتِ زمان" یعنی سعی کی [illegible] ہے۔ [illegible] نے اپنی [illegible] ۱۹۳۱ء میں فرمایا ہے :

"آخیہ عمل عامل منکم"

[میں کام والے کی محنت اکارت نہیں کرتا۔]

صفحہ ۲۶ ہی میں ہے :

ہر زماں یک تازہ جولاں گہ می خوابم ازو
تا چنوں فرمائے من گوید دگر ویرانہ نیست

سورۃ الرحمٰن (آیت ۲۹) میں ہے کہ اللہ تعالیٰ [illegible] اُسے ہر دن ایک کام ہے۔

پھر سورۃ البقرہ (آیت ۲۵۵) میں ہے :

لا تأخذہٗ سنۃٌ ولا نومٌ ط اُسے نہ اونگھ آئے اور نہ نیند۔

جس [illegible] کو بھی ہر وقت آمادۂ عمل ہونا چاہیے۔

صفحہ ۲۷ کا شعر ہے :

مہ و گداز زندگی لذتِ جستجوئے تو
راہ چو مار می گزد گر نہ روم بسوئے تو

سورۂ فصلت (آیت ۵۳) میں ہے :

سنریھم آیٰتنا فی الآفاق و فی انفسھم حتّٰی یتبین لھم
اولم یکف بربک انہٗ علی کل شیءٍ شھیدٌ ○

[illegible] ہیں کہ [illegible] حتیٰ کہ اُن پر کھل جائے کہ بے شک وہ حق ہے۔ کیا تیرے
[illegible] گواہ ہونا کافی نہیں ؟

صفحہ ۲۷ ہی میں ہے :

[illegible]

سورہ النجم کی آیات (۵ تا ۷) میں جبریل علیہ السلام کا ذکر ہے جب وہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ معراج میں تشریف لے گئے تھے۔ اس کا وہاں تشریف لے جانا [illegible] سے متعلق رکھتا ہے۔

اسی صفحے (ے ۲) میں ہے:

من بتلاشِ تو رفتم یا بتلاشِ خود رفتم
عقل و دل و نظر ہمہ گم شدگانِ کوے تو

سورۃ الحشر (آیت ۱۹) میں ہے:

ولا تکونوا کالذین نسوا اللہ فانسٰھم انفسھم ○

اور اُن جیسے نہ ہو جاؤ جو اللہ کو بھول بیٹھے تو اللہ نے اُنہیں اُن کی جانیں بھلا دیں (کہ وہ اپنے فائدے کے کام کر لیتے)۔

یعنی جس نے اللہ کو بھلا دیا اُس نے خود کو بھلا دیا، گویا جس نے اللہ کو جان لیا اُس نے خود کو پہچان لیا۔

صفحہ ۲۸ میں ہے:

ع مکدر کرد مغرب چشمہ ہائے علم و عرفاں را

سورۃ المجادلہ (آیت ۱۹) میں ہے:

استحوذ علیھم الشیطٰن فانسٰھم ذکر اللہ ؕ اولٰئک حزب الشیطٰن ؕ الا ان حزب الشیطٰن ھم الخٰسرون ○

[illegible] شیطان [illegible] اُن کو [illegible] سے [illegible] اور شیطان کی جماعت [illegible]

صفحہ ۲۸ ہی میں ہے:

[illegible] کہ [illegible] تریاق ولا راق

[illegible] دیکھیے۔

صفحہ ۲۹ کا شعر ہے :

او بہ یک دانۂ گندم بہ زمینم انداخت
تو بہ یک جرعۂ آب آں سوے افلاک انداز

سورۃ البقرہ (آیت ۳۶) میں ہے :

فازلّھما الشیطٰن عنھا فاخرجھما مما کانا فیہ و [illegible]
لبعض عدوٌ ولکم فی الارض مستقرٌ و متاعٌ الیٰ حین ۔

[پس شیطان نے اس (جنت) سے انہیں لغزش دی اور جہاں رہتے تھے وہاں سے انہیں الگ کر دیا اور ہم نے فرمایا تم (اب) اترو تم میں سے ایک (کا) دوسرے کا دشمن اور تمہیں ایک وقت تک زمین میں ٹھہرنا اور برتنا ہے ۔]

ع تو بہ یک جرعۂ آب آں سوے افلاک انداز

[illegible] نے بہت کچھ آسمانوں سے آگے [illegible]
حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اسے قریب ہوتے گئے ۔

فکان قاب قوسین او ادنیٰ (سورۃ النجم ، آیت ۹) ۔

[تو اُس جلوے اور اس محبوبؐ کے درمیان دو [illegible] کا فاصلہ بلکہ اس سے بھی کم ۔]

صفحہ ۲۹ ہی میں ہے :

ع حکمت و فلسفہ کرد است گراں خیز مرا

حکمت اور [illegible] کو مکالمہ سے نکال دیتا ہے کرتا ۔ اس کے لیے صفحہ ۱۶ کی آیت [illegible] کی آیتیں دیکھیں ۔

اسی صفحے (۲۹) میں ہے :

می تواں ریخت در آغوشِ خزاں لالہ و گل
خیز و بر شاخِ کہن خونِ رگِ تاک انداز

اے اللہ ، تو چاہے تو خزاں میں بھی بہار آ سکتی ہے اور قوم پھر زندہ ہو سکتی ہے ۔

سورۃ الانعام (آیت ۹۶) میں ہے :

ان اللہ فالق الحب والنوی ط یخرج الحی من المیت و مخرج المیت من الحی ط

بے شک اللہ دانے اور گٹھلی کو چیرنے والا ہے ، زندہ کو مردہ سے نکالنے اور مردہ کو زندہ سے نکالنے والا ۔]

سورۃ حٰمٓ کی آیات ۳۳ تا ۳۵ دیکھئے ۔

صفحہ ۳۰ میں ہے :

خوش از موج بلا دادے کہ می آید زجا رفتہ
خوش از دل با در خروش آمد ، نشستے داد

سورۃ الحجرات (آیت ۱۵) میں ہے :

انما المؤمنون الذین اٰمنوا باللہ و رسولہ ثم لم یرتابوا وجٰھدوا باموالھم و انفسھم فی سبیل اللہ ط اولٰئک ھم الصٰدقون ۝

ایمان والے تو وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے ، پھر شک نہ کیا اور اپنی جان اور مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا ، وہی سچے ہیں ۔

صفحہ ۳۱ میں ہے :

گہے رسم و رہِ فرزانگی ذوقِ جنوں بخشد
من از درسِ خرد منداں گریباں چاک می آیم !

سورۂ آل عمران (آیت ۱۹۰) میں ہے :

ان فی خلق السمٰوٰت والارض و اختلاف الیل والنہار لآیٰت لاولی الالباب ٥

بے شک آسمانوں اور زمین کی تخلیق اور رات اور دن کے باہم [illegible] میں نشانیاں ہیں عقل مندوں کے لیے ۔]

صحیح عقل والوں میں اللہ کی پہچان [illegible] ہونے سے [illegible] توفیق بھی ۔

صفحہ ۳۲ کا شعر ہے :

دلِ بے قیدِ من با نورِ ایماں کافری کردہ
حرم را سجدہ آوردہ ، بتاں را چاکری کردہ

ہماری مثال اُن منافقوں جیسی ہے جن کا ذکر سورۃ البقرہ (آیت ۱۴) میں ہے :

و اذا لقوا الذین آمنوا قالوآ آمنا و [illegible] معکم ۔ ۔ ۔ ۔

اور جب ایمان والوں سے ملیں تو کہیں ہم ایمان [illegible] ہے ساتھیوں کے ہیں ، کیے ہوئے [illegible]

صفحہ ۳۳ میں ہے :

اگر کوی دروغم را خیالِ خویش
پریشاں جلوۂ چوں ماہتاب اندر بیاباں ؟

[illegible]
[illegible] ہے ۔
[illegible]

صفحہ ۳۴ میں ہے :

مرغِ خوش لہجہ و شاہینِ شکاری از تُست
زندگی را روشِ نوری و ناری از تُست

سورہ الفتح کی آخری آیت میں اشداء علی الکفار [کافروں پر بیباری] اور رحماء بینھم آپس میں رحم دل] فرمایا گیا ہے۔ سورۃ المائدہ (۵ ت ۵۴) میں ارشاد ہے :

اذلۃٍ علی المؤمنین اعزۃٍ علی الکٰفرین ۔

مسلمانوں پر نرم اور کافروں پر سخت ۔

اللہ کے پیاروں کی خوبی ہے جن پر اللہ پاک کی فراوانی اور رحیمی کا برتاؤ ہے ۔

صفحہ ۳۵ میں ہے :

خوشتر ز ہزار پارسائی گاہے بطریقِ آشنائی

[illegible] محبت در اصل اخلاص کی وجہ سے ہوتی ہے جو ظاہری [illegible]

[illegible] میں ہے :

قل اللہ اعبد مخلصاً لہ' دینی ۝

[illegible] اللہ ہی کی عبادت کروں پورے [illegible] اس کے لئے

[illegible] میں ہے :

[illegible] کجا و تو کجائی ؟

[illegible] ہے کہ [illegible] بتایا ہے (الانعام ، ۱۶۶) ۔ تو اے [illegible] کہ [illegible] کی توفیق عطا فرما تاکہ ہم اسی منصب کے [illegible] کریں ۔

صفحہ ۲۶ میں ہے :

کشتن و سوختن و ساختنش را نگرید در جہانِ من و تو ناختنش را نگرید

رومی نے کہا تھا :

خام بود ۔۔۔ سوختہ

قبال نے یہی دل کے سوختن میں ساختن کے لیے ۔۔۔

سورۃ البلد (آیت ۴) میں ہے :

لقد خلقنا الانسان فی کبدٍ ○

بے شک ہم نے انسان کو مشقت میں رہتا پیدا کیا ۔

مشقت اٹھانے ہی میں انسان کی زندگی ہے اور نے نمی میں اُس کی موت ہے ۔

صفحہ ۳۳ کا شعر ہے :

کجاست برقِ نگاہے کہ خاکیاں سوزد! مرا معاملہ پاکشت و حاصل است ہنوز

۔۔۔ کی تیسری لائن ۔۔۔ چاہیے ۔ ۔۔۔ ہی ۔۔۔ ہے ۔ کہ ۔۔۔ کی ۔۔۔ ہے ۔۔۔ کہ شعر اور اُس کی آیت دیکھیں ۔

صفحہ ۳۸ میں ہے :

دمے آسودہ با درد و غمِ خویش ۔۔۔

۔۔۔ ہے اور ۔۔۔ کی طرح رونا ۔۔۔ ہے ۔۔۔ کی ۔۔۔

سورۂ ق (آیت ۳۷) میں ہے :

ان فی ذلک لذکریٰ لمن کان قلبٌ او القی السمع وھو شہید

بے شک اس میں نصیحت ہے اُس کے لیے جو ۔۔۔ متوجہ ہو ۔

صفحہ ۳۹ میں ہے :

زل تب و تب بیئینہ من اللہ از ذوق و سوق انتظار

انسان ازل میں بھی تھا اور اللہ تک رہے گا ۔ سب کچھ اُسی کے لیے ہے جیسا کہ سورۂ البقرہ (آیت ۲۹) میں ہے :

ھوالذی خلق لکم ما فی الارض جمیعاً ٥

وہی ہے جس نے تمہارے لئے خلق کیا جو کچھ زمین میں ہے سب کا سب ۔

اور سورۂ ق (آیت ۳۳) میں ایسے شخص والے کے لئے جنت کی راحتیں بیان کی گئی ہیں :

من خشی الرحمٰن بالغیب و جآء بقلب منیب ٥

جو رحمٰن سے بے دیکھے ڈرتا ہے اور رجوع کرتا ہوا دل لایا ۔

حدیث میں ہے :

زمن زمیں بست مزن گر من ... ے شمع راہے نیابہ

سورۂ حشر ۱۹ میں ہے :

ولا تکونوا کالذین نسوا اللہ فانسٰھم انفسھم ۔

اور ان جیسے نہ ہو جاؤ جو اللہ کو بھول بیٹھے (تو اللہ نے اُنہیں اس طرح کر دیا کہ) اُنہیں اپنی جانیں یاد نہ رہیں یعنی اللہ کو بھول جانے کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے اُن کو ایسا کر دیا کہ وہ خود کو ہی نہ پہچان سکے ۔

اسی لئے :

... ے ... ے ... ے ...

... ے ... ے ... ے ...

ہے (سورۂ لقمٰن ، آیت ۲۰) :

الم تروا ان اللہ سخر لکم ما فی السمٰوٰت وما فی الارض و اسبغ علیکم نعمہٗ ظاھرۃً و باطنۃً ط

[کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے مسخر کر دیا ہے تمہارے لیے جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں ہے اور تمہیں بخشی ہیں اپنی نعمتیں ظاہر اور پوشیدہ ؟]

صفحہ ۳۲ میں ہے :

چہ بگویمت ز جانے کہ نفس نفس شمارد
دمِ مستعار داری ؟ غمِ روزگار داری ؟

[ترجمہ کی سعی ہے کہ : کیا کہوں تجھ سے اس جان کے بارے میں جو ہر دن ایک کم ہے ۔ پھر اس کے باوجود تو غم روزگار میں پڑا ہے اور کیوں نہ اپنے نفس کا محاسبہ کرے ؟]

صفحہ ۳۳ میں ہے :

مقامِ بندگی دیگر ، مقامِ عاشقی دیگر
ز نوری سجدہ می خواہی ! ز خاکی بیش ازاں خواہی

[ترجمہ ہر وقت طاعت اور عبادت میں ہی مگن رہنے کا نہیں ہے عشق اور عمل کے لیے بھی ہے ۔

(سورۂ نوح (آیات ۱۹ - ۲۰) میں ہے :

واللہ جعل لکم الارض بساطا ۝ لتسلکوا منھا سبلا فجاجا ۔

اور اللہ نے تمہارے لیے زمین کو بچھونا بنایا تاکہ تم اس کے کشادہ راستوں میں چلو (یہ ترجمہ محض ہی شے کے لغوی معنی کا ہے)

صفحہ ۳۴ کا شعر ہے :

تو در پئے آں کہ نگہ آشنائے او شو
مشو در تلاش آں کہ نماید نگہ را

سورۃ الذاریات (آیات ۲۰ - ۲۱) میں ہے :

و فی الارض آیت للموقنین ○ و فی انفسکم ط افلا تبصرون ○

[اور زمین میں نشانیاں ہیں یقین والوں کے لیے اور خود تم میں۔ کیا تم نہیں دیکھتے ؟]

اور قبال ہے۔ وہ اُسی کی طرف اپنا لگائے رہنا چاہتے ہیں جیسا کہ سورۂ ق (آیت ۳۷) میں ارشاد ہے :

ان فی ذٰلک لذکری لمن کان لہ قلب او القی السمع و ھو شہید ○

[اس میں شک نہیں اس میں سمجھ ہے اس کے لیے جو دل رکھتا ہو یا کان لگائے اور متوجہ ہو۔

حضرت [illegible] ہی ہیں ہے :

آں دل کہ مستی بائے او از بادۂ خویش است
[illegible] کہ از خود رفتہ و بیگانہ اندیش است

[illegible] (پ ۲۷) کی [illegible] اوپر آئی ہے۔ اقبال ایسا ہی دل چاہتے ہیں۔ صفحہ ۵۳ میں ہے :

کفِ خاک برگ و ساز م بہ رہے نشانم او را
[illegible] رہے [illegible] تک رسانم او را

[illegible] ہوا ہے مگر اس کے [illegible] ایسی [illegible] ہر خیر کو مسخر کر سکتی [illegible] دیکھیں۔ صفحہ ۲۰۰)

حضرت [illegible] ہی ہیں ہے :

[illegible] کہ [illegible] ز [illegible]
[illegible] ش [illegible] کہ "[illegible] او را

[illegible] کے لیے اس [illegible] کہ خوشی اور فخر ہو سکتا ہے کہ

اس کا آقا یہ فرما دے کہ "ہاں وہ میرا ہے" اسے ہی خوش نصیب
کے لیے سورۂ ق (آیت ۳۴) کی بشارت ہے جو صفحہ ۳۹ کے نوٹ میں
میں آ چکی ہے۔

صفحہ ۳۶ میں ہے:

ع این دل کہ مرا دادی لبریز بتمنا دادا

صفحہ ۳۴ میں سورۂ ق کی آیت (۳۴) دیکھیں۔

صفحہ ۳۶ میں ہی ہے:

شوق اگر زندۂ جاوید نباشد عجب است
کہ حدیثِ تو دریں یک دو نفس نتواں گفت

سورۃ النحل (آیت ۹۶) میں ہے:

ما عندکم ینفد وما عند اللہ باقٍ b و لنجزینّ الذین صبروا اجرھم
باحسن ما کانوا یعملون o

جو تمہارے پاس ہے وہ ہو چکے b اور جو اللہ کے پاس ہے
ہمیشہ رہنے والا ہے۔ اور ضرور ہے کہ صبر کرنے والوں کو
ان کے اجر ان کے بہترین اعمال کے مطابق عطا فرمائیں
(یہ ذکرِ ابدی ہے)۔

صفحہ ۳۹ کا شعر ہے:

آنچہ من در بزمِ شوق آوردہ ام دانی کہ چیست
یک چمن گل، یک نیستان لالہ، یک خمخانہ مے

صفحہ ۳۹ میں [illegible] مستی سے لبریز ہے۔ صہبا خسروی نے صحرا
پلا کر ہی ہے۔

سورۃ [illegible] (آیت ۲۹) میں ہے:

[illegible]
ہے۔

[اور رات کے کچھ حصے میں تہجد کرو۔ یہ خاص تمہارے لیے زیادہ ہے۔ قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں۔]

سورۂ مریم (آیت ۹۶) میں یہی بشارت ہے:

ان الذین آمنوا و عملوا الصلحٰت سیجعل لھم الرحمٰن ودًا

[بے شک جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کیے عنقریب ان کے لیے رحمٰن محبت کر دے گا (دوسرے لوگ بھی شوق اور محبت سے ایسے لوگوں کو دیکھیں گے اور انھیں سچا مسلمان کہیں گے، ان کی باتوں میں نبی محبت کا پیام ملتا ہے)۔]

صفحہ ۴۸ میں ہے:

ع بر چند زمیں مائیم بر تر ز ثریائیم

[اس خاک پر رہتے ہیں لیکن مسجودِ ملائک ہے اور ثریا سے بہت بلند جا ہے۔ حضور نور صلی اللہ علیہ وسلم کتنے للہ تشریف لے گئے کہ:

فکان قاب قوسین او ادنیٰ ○ (سورۃ النجم ؛ ۹)۔

[اور اُس جگہ سے وہ اس مقصد میں دو دھنوں کا فاصلہ رہ گیا بلکہ اس سے بھی کم۔]

اسی صفحے میں ہے:

شبانِ جنونِ ما بہ ہر دو گیتی نیست
بیں راہگذر ما را، آں راہگذر ما را!

اسی آیت والی آیت (النجم، ۹) ملاحظہ ہو۔

صفحہ [illegible]:

[illegible]

نکہ فرنگ پیش مجاز آورد سجود
یتامے کور و مستِ تماشائے رنگ و بوست!

سورۃ النجم (آیات ۳۰ - ۳۱) میں ہے :

[illegible] سبیلہ وھو اعلم بمن اھتدیٰ ○ ولله ما فی السمٰوٰت وما فی الارض لیجزی الذین اساءوا بما عملوا ویجزی الذین احسنوا بالحسنیٰ ○

[illegible] ہے جس اس کی راہ سے بھٹکا اور وہ خوب جانتا ہے جس نے [illegible] کرتے ہیں کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے [illegible] کرنے والوں کو اُن کے کئے کا [illegible] اور نیکی کرنے والوں کو بہت اچھا صلہ دے۔]

مشرق والے بے سوز ہیں اور مغرب والے بے ذوق ہیں۔

صفحہ ۱۵ میں ہے :

فرصتِ کشمکش مدہ ایں دلِ بے قرار را
یک دو شکن زیادہ کن گیسوئے تابدار را

اے اللہ ! یہ کافر تجھ سے زیادہ قریب ہو گئے۔ اللہ [illegible] چکے ہے اور غیر اللہ سے اعراض کرنے سے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔

سورۃ العلق (آیت ۱۹) میں ہے :

واسجد واقترب۔

[illegible] اللہ سے [illegible]

صفحہ ۱۵ ہی میں ہے :

[illegible]

جبر حسن کے سامنے بڑی سے بڑی مشکل ہیچ ہے۔ صفحہ ۴ میں سورہ الکہف کی نت (۶۰) کے حوالہ سے اور موسیٰ علیہ السلام کی سخت کوشی کا ذکر ہے۔ گویا اُن کا عمل ہمارے لیے مشعلِ راہ ہے۔

صفحہ ۵۲ کا شعر ہے:

جانہ در ویجب ۔ روزگاراں جزے ست نالاں در کوہ ساراں

صفحہ ۵۳ کی آیتیں یہاں بھی کافی ہوں گی۔

صفحہ ۵۳ میں ہے:

سرو انجم از تو دارد گاہ ہا ، شنیدہ باشی
کہ بخاکِ تیرۂ ما زدۂ شرار خود را

سورۃ الاحزاب (آیت ۷۲) میں ہے:

انا عرضنا الامانۃ علی السموات والارض والجبال فابین ان یحملنہا واشفقن منہا وحملہا الانسان ط انہ کان ظلوما جہولا

بے شک ہم نے امانت پیش فرمائی آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر تو انہوں نے اُس کے اٹھانے سے انکار کیا اور اُس سے ڈر گئے اور انسان نے اُسے اٹھا لیا۔ بے شک وہ اپنی جان پر ظلم کرنے والا بڑا نادان ہے۔

یا سورۃ الحجر (آیات ۲۹ - ۳۱) میں ہے:

فاذا سویتہ ونفخت فیہ من روحی فقعوا لہ ساجدین ۝ فسجد الملئکۃ کلہم اجمعون ۝ الا ابلیس ط ابی ان یکون مع الساجدین ۝

پس جب میں اُسے ٹھیک بنا لوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو اُس کے لیے سجدے میں گر پڑنا۔ تو جب فرشتے سب کے سب سجدہ میں گر پڑے، سوا ابلیس کے۔ اُس نے سجدہ والوں کا ساتھ نہ مانا۔]

صفحہ ۵۴ میں ہے :

کجا نورے کہ غیر از قاصدی چیزے نمی داند
کجا خاکے کہ در آغوش دارد آسمانے را!

فرشتہ اللہ کا پیغام لاتا ہے اور بس ۔ انسان اس [illegible] کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے ۔ صفحہ ۱۳ میں سورۂ تمس کی [illegible] دیکھیں ۔

صفحہ ۵۵ کا شعر ہے :

چند بروے خود کشی پردۂ صبح و شام را
چہرہ کشا تمام کن جلوۂ ناتمام را

سورۂ بنی اسرائیل (آیت ۱۲) میں ہے :

و جعلنا الیل و النہار ایتین فمحونا ایۃ الیل و جعلنا ایۃ النہار مبصرۃ ۝

[اور ہم نے رات اور دن کو دو نشانیاں بنایا تو رات کی نشانی ہی بے نور رکھی اور دن کی نشانی کو روشن کیا تاکہ اس میں سب چیزیں نظر آئیں) ۔]

اقبال نے اللہ کے جلوے کو دیکھا ہے جو اس کی آیات میں موجود ہے فرمایا :

لا یزال الانتظار و ھو سر الاثبات و ھو المنطق الحق [illegible] لعلہ ۔
آیت ۱۰۳) ۔

آنکھیں اس کا احاطہ نہیں کر سکتیں اور سب نگاہیں اس کے سامنے [illegible] ہیں اور وہی ہے پورا باطن ، پورا خبردار ۔

صفحہ ۵۵ ہی میں ہے :

عقل ورق ورق بگشت عشق بہ نکتہ در رسید
طائر زیرک بہ برد دانۂ زیر دام را

صفحہ ۲۰ کی آیتیں دیکھیں۔

صفحہ ۵۵ ہی میں ہے:

نغمہ کجا و من کجا! سازِ سخن بہانہ ایست
سوئے قطار می کشم ناقۂ بے زمام را!

[اقبال اپنی قوم کو قرآن کے ذریعے صحیح راہ دکھانا چاہتے ہیں۔ قرآن اُن کے کلام میں جگہ جگہ موجود ہے۔

سورۂ بنی اسرائیل (آیت ۹) میں ہے:

[illegible] یھدی للتی ھی اقوم و یبشر المؤمنین الذین یعملون الصلحٰت ان لھم اجراً کبیراً ○

بے شک یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو سب سے سیدھی ہے اور جو ایمان والوں کو جو اچھے کام کریں کہ اُن کے لیے بہت بڑا اجر ہے۔]

صفحہ ۵۶ میں ہے:

درونِ سینۂ ما دیگرے! چہ بوالعجبی ست!
کرا خبر کہ تونی یا کہ ما دو چار خودیم!

صفحہ ۴۰ میں سورۃ الحشر کی آیت (۱۹) دیکھیں۔

صفحہ ۷۵ کا شعر ہے:

مرو ز راہِ دیدۂ ما بضمیرِ ما گزشتی
مہ و انجمن گزشتی کہ نگہ خبر ندارد

صفحہ ۵۵ کی آیت (۱۰۴) دیکھیں۔

صفحہ ۵۷ ہی میں ہے:

قدحِ خرد فروزے کہ فرنگ داد ما را
بہ آفتاب لیکن اثرِ سحر ندارد!

سورۃ البقرہ (آیت ۲۱۲) میں ہے :

زین للذین کفروا الحیٰوۃ الدنیا و یسخرون من الذین اٰمنوا ،

[کافروں کی نگاہ میں دنیا کی زندگی آراستہ کی گئی اور وہ مسلمانوں پر ہنستے ہیں ۔]

صفحہ ۵۸ میں ہے :

عزم ما را بہ بتیں پختہ ترک ساز کہ ،
اندریں معرکہ بے خیل و سپاہ آمدہ ایم

سورۂ آل عمران (آیت ۱۵۹) میں عزم والے کے لیے [illegible]
کی بشارت ہے :

فاذا عزمت فتوکل علی اللہ [illegible]

پھر جب تو کسی بات کا ارادہ کر لے تو اللہ پر بھروسہ کر ۔
بے شک اس پر) بھروسہ کرنے والے اللہ کو پسند ہیں ۔

صفحہ ۵۹ میں ہے :

بر دلِ آدم زدی عشقِ بلا انگیز را
آتشِ خود را بہ آغوشِ نیستانے نگر !

صفحہ ۵۳ میں سورۃ الاحزاب کی آیت (۷۲) مذکور ہے [illegible]
عرضنا الامانۃ ۔ ۔ ۔ ۔ اس امانت کی تشریح میں [illegible]
نقل کیے جن کا لب لباب وہی تقوی القلوب ہے [illegible]
[illegible]
منافی نہیں کرنے کی صلاحیت اور اس کی [illegible]
[illegible] اسی کو انسان کی اصلاح میں [illegible]

صفحہ ۵۹ ہی میں ہے :

شوید از دامانِ ہستی دامنے کہ
سخت کوشی ہائے ایں آلودہ دامانے نگر !

سورۃ الملک (آیت ۲) میں ہے :

الذی خلق الموت و الحیٰوۃ لیبلوکم ایکم احسن عملاً ط

[وہ جس نے موت اور زندگی پیدا کی کہ تمہاری جانچ ہو کہ تم میں کس کا کام زیادہ اچھا ہے] -

اسی جانچ سے بہتر مسلمان بننے کا موقع ملتا ہے -

صفحہ ۶۱ میں ہے :

شاخِ نہالِ مدرۂ خار و خس چمن مشو
منکرِ او اگر شدی منکرِ خویشتن مشو

مدرسوں کے حضور نور حق اٹھ گیا، رہ گئے مدرسہ ہتھی سے گئے -

سورۃ النجم (آیات ۱۳ - ۱۸) میں ہے :

ولقد رءاہ نزلۃ اخریٰ ۝ عند سدرۃ المنتہیٰ ۝ عندہا جنۃ المأوی ۝ اذ یغشی السدرۃ ما یغشیٰ ۝ ما زاغ البصر وما طغیٰ ۝ لقد رأی من ایٰت ربہ الکبریٰ ۝

اور اس نے تو وہ جلوہ دوسری دفعہ دیکھا، سدرۃ المنتہیٰ کے پاس - اس کے پاس جنت الماویٰ ہے - جب سدرہ پر چھا رہا تھا جو چھا رہا تھا، نہ تو آنکھ ادھر ادھر ہوئی نہ حد سے بڑھی - اس نے اپنے رب کی بہت بڑی نشانیاں دیکھیں -

قرآن کے بتائے ہوئے راستے پر چلنے والے مسلمان کی یہ شان ہے کہ وہ کفر کی ہر طاقت کو چیلنج کرتا ہے - سورۃ محمد (آیت ۹) میں ہے :

والذین کفروا فتعسا لہم واضل اعمالہم ۝ ذلک بانہم کرہوا ما انزل اللہ فاحبط اعمالہم ط

[اور جو کافر ہیں ان کو اللہ کی طرف سے ہلاکت ہے اور وہ اللہ کی اتاری ہوئی کتاب کو ناپسند کرتے ہیں اس لئے اللہ نے ان کے اعمال اکارت کر دیئے ہیں - وہ لوگ وہی ہیں بے حکم -]

صفحہ ۶۲ میں ہے :

مخور نادان غم از تاریکیٔ شبہا کہ می آید
کہ چوں انجم درخشد داغِ سیمائے کہ من دارم

[یہ شعر بھی بے - بحسب سیاق السلاۃ فی زمن ابراہیم ہے
کہ اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا چاہیے -

سورۂ یوسف (آیت ۸۷) میں ہے :

ولا تیئسوا من روح اللہ انہ لا ییئس من روح اللہ الا القوم الکٰفرون ۝

[اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو - بے شک اللہ سے ناامید - ہی ہوتے مگر کافر -]

صفحہ ۶۳ کا شعر ہے :

بر خیز کہ آدم را ہنگامِ نمود آمد
ایں مشتِ غبارے را انجم بسجود آمد!

[یہ ہے کہ آپ دیکھیے اس سورۃ الاعراف (ایت ۱۷۲) میں
ربکم کی رحمت واسعہ ہے تمہارا رب وسیع رحمت والا ہے

صفحہ ۶۴ میں ہے :

حیات چیست ؟ جہاں را اسیرِ جاں کردن
تو خود اسیرِ جہانی ، کجا توانی کرد!

انسان تمام جہان کو اپنے قبضے میں کر سکتا ہے -

سورۂ بقرہ کی آیت (۲۹) پہلے بھی آ چکی ہے :

ھو الذی خلق لکم ما فی الارض جمیعاً ۝

[وہی ہے جس نے تمہارے لیے سب کچھ جو زمین میں ہے
کا سبب] -

صفحہ ۶۴ ہی میں ہے :

مقدر است کہ مسجودِ مہر و مہ باشی
ولے ہنوز نہ دانی چہسا توانی کرد !

سورۃ البقرہ (آیت ۳۴) ہی میں ہے۔

واذ قلنا للملٰئکۃ اسجدوا لآدم ٥

[ور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو
(لیکن یہ انسان اپنے مقام کے مطابق عمل پیش نہیں کرتا) ۔!

صفحہ ۶۵ کا شعر ہے :

مرا ز لذتِ پرواز آشنا کردند
تو در فضائے چمن آشیانہ می خواہی !

سورۃ الزمر (آیت ۱۰) میں اچھے عمل والوں کے لیے بھلائی اور
زمین کی وسعت ہے :

للذین احسنوا فی ھٰذہ الدنیا حسنۃ ط و ارض اللہ واسعۃ ط انما یوفی
الصٰبرون اجرھم بغیر حساب ٥

جنہوں نے بھلائی کی اس دنیا میں اُن کے لیے بھلائی ہے اور زمین اللہ کی
وسیع ہے۔ صبر کرنے والوں ہی کو ملتا ہے اُن کا اجر بیشمار بے گنتی۔

جس بھلائی کا حال کہنے والے نے نہ کہا ہے اس سے قیاس ہو کر بھلائی
کے [illegible] زیادہ اگر نگہِ محرمانہ می خواہی

سورۃ المائدہ (آیت ۳۵) میں ہے :

یٰٓایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ و ابتغوا الیہ الوسیلۃ وجاھدوا فی
سبیلہ لعلکم تفلحون ٥

[اے ایمان والو، اللہ سے ڈرو اور اُس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو اور
اُس کی راہ میں جہاد کرو اس اُمید پر کہ فلاح پاؤ۔]

صفحہ ۶۶ میں ہے:

زمانہ قاصدِ طیارِ آن دلآرام است
چہ قاصدے کہ وجودش تمام پیغام است

سورۂ یوسف (آیت ۱۱۱) میں ہے:

لقد کان فی قصصھم عبرۃ لاولی الالباب ٥

بے شک اُن کے واقعات سے اپنا حال قیاس کرنا ہے عقل والوں کو۔

زمانہ بعثتِ حوال اور واقعات پیش کرتا ہے تاکہ ہماری آنکھیں
کھلیں اور ہم صحیح نتائج پر پہنچ جائیں۔

صفحہ ۶۶ ہی میں ہے:

ز علم و دانشِ مغرب ہمیں قدر گوہم
خوش است آہ و فغاں تا نگاہ ناکام است

مغرب کے علم و دانش سے آنکھیں چکا چوند نہ ہونے چاہئے۔

سورۂ فاطر (آیت ۱۰) میں ہے:

[یہ بھی کہ طیب و العمل الصالح یرفعہ و الذین یمکرون
السیئات لھم عذاب شدید ط و مکر اُولٰئک ھو یبور ٥

اُسی کی طرف چڑھتا ہے پاکیزہ کلام اور جو نیک کام سے اُسے
سند کرتا ہے اور وہ جو برے مکر کرتے ہیں اُن کے لیے سخت عذاب
اور اُنہی کا مکر برباد ہوگا۔]

اسی صفحے (۶۶) میں ہے:

من از بلال و چلیپا دگر نیندیشم...
کہ فتنۂ دگرے در ضمیرِ ایام است!

اس زمانے میں Red Cross اور Red Crescent کا معاملہ شروع ہوا تھا۔ اقبال اس سے خبردار رہنے کو فرماتے ہیں کہ وہ بھی فتنہ ہے۔ اس سے اوپر کی آیت دیکھیں۔

صفحہ ۶۸ کا شعر ہے:

پیام شوق کہ من بے حجاب می گویم
بہ لالہ قطرۂ شبنم رسید و پنہاں گشت

[اس نے بے حجاب "عشق" کا پیام دیا ہے لیکن یہی صحیح [illegible] ہے جو ہمیشہ قائم رہے گی۔

سورۃ ابراہیم (آیت ۲۷) میں ہے:

[illegible] ہوا یثبت اللہ الذین [illegible]

[illegible] کے ایمان والوں کو دنیوی اور اُخروی زندگی میں صحیح و محکم بات پر مستعد اور ثابت قدم رکھتا ہے۔]

صفحہ ۶۹ میں ہے:

غلام زندہ دلانم کہ عاشق سرہ اند
ز حلقہ نشینان کہ دل بکس نہ دہند

[آج کل کے حلقہ والے دل کا سودا نہیں کرتے وہ میں دل والوں کو پسند کرتا ہوں جو ولولہ اور جوش رکھتے ہیں۔

[illegible] العنکبوت (۶۹) میں ہے:

[illegible] جہاد کرنے والے ہم ضرور [illegible] کے لئے اپنے راستے کھول دیتے ہیں۔ اور بے شک اللہ ساتھ ہے نیکی والوں کے۔]

صفحہ ۶۹ ہی میں ہے:

[illegible]

سورۃ الانشراح میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ
ایک خلاصہ آ گیا ہے۔ اسی کے آخر میں ارشاد ہے:

فاذا فرغت فانصب ۝ و الیٰ ربک فارغب ۝

پس جب آپ (سلسلۂ احکام سے) فارغ ہو جایا کریں تو (اللہ کی
عبادت میں) محنت کیا کیجیے (کہ جس کی آپ کے لئے
فرمایا ہے۔ دینے کی نعمت دی گئی ہے۔

صفحہ ۰ ۷ میں ہے:

قند را کہ دو صد نکتہ بہ آغوش بود
دخترے ہست کہ در مہدِ فرنگ است ہنوز

(۳۰) میں ہے:

[ہر سحر من کہ صد ناز بہ آغوش بود
دل لبنانی ہے۔۔۔]

اسی صفحے میں ہے:

از سرِ تیشہ گذشتن ز خرد مندی نیست
اے بسا لعل کہ اندر دلِ سنگ است ہنوز

صفحہ کا ہے کہ [illegible]
کے واقعے میں سبق ملتا ہے۔

سورۃ الکہف (آیت ۶۰) میں ہے:

و اذ قال موسیٰ لفتٰہ لآ ابرح حتیٰ ابلغ مجمع البحرین او امضی حقبا

اور جب موسیٰ نے اپنے خادم سے کہا میں [illegible]
رکے رہوں گا یہاں تک دو سمندر ملنے کی جگہ پر پہنچ جاؤں
یا۔

صفحہ ۱۷ میں ہے :

تکیہ بر حجت و اعجاز بیاں نیز کنند
کار حق گاہ بشمشیر و سناں نیز کنند

دین کے لیے قرآن جیسی معجز بیان کتاب بھی دی گئی (البقرہ، آیت ۲۳):

وان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ وادعوا شہداءکم من دون اللہ ان کنتم صادقین ○

[اور اگر کچھ تمہیں شک ہو اس میں جو ہم نے اپنے (خاص) بندے پر اتارا تو اس جیسی ایک سورت بنا لاؤ اور اللہ کے سوا اپنے سب حمایتیوں کو بلا لو اگر تم سچے ہو۔]

اور جب کفار نے بات دلیل سے کام لیا تو جہاد کا حکم بھی ہوا۔ سورہ التوبہ اس طرح کفار سے برأت کے اعلان سے شروع ہے :

برءۃ من اللہ ورسولہ الی الذین عاھدتم من المشرکین ○

[یہ بیزاری کا حکم ہے اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف سے ان مشرکوں کے لیے جن سے تمہارا معاہدہ تھا اور وہ قائم نہ رہے۔]

صفحہ ۱۷ ہی میں ہے :

گاہ باشد کہ تیر خرقہ زرہ می پوشند
عاشقاں بندۂ حال اند و چناں نیز کنند

مسلمان جرأت بھی کرتا ہے اور جہاد بھی کرتا ہے۔ اللہ کے لیے کرتا ہے اور اللہ کے لیے مر بھی کٹاتا ہے۔

[illegible]

[illegible]

اس بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے۔ بے شک دشواری کے [illegible] ہے۔ پس جب آپ (تبلیغ احکام سے) فارغ ہو جایا کریں تو

(اپنی ذاتی عادات خاصہ میں محنت کیا کیجے جہاد میں بڑے بڑے کی دشواریاں ہوتی ہیں۔ وہ سب اللہ کے لیے برداشت کرتی ہیں اور فارغ ہو کر پھر اُس کی عبادت نئی شغف کے ساتھ کی جاتی ہے

سلطان محمود غزنوی، اورنگ زیب اور سلطان ٹیپو[۳] صوفی بھی تھے اور مجاہد بھی۔

صفحہ ۲۷ میں ہے:

بقصدِ صیدِ پلنگ از چمن سرا بر خیز
بکوہ رخت کشا خیمہ در بیابان کش

صفحہ ۷۰ میں سورہ الکہف کی آیت (۶۰) دیکھیں۔

صفحہ ۷۳ میں ہے:

خضر وقت از خلوتِ دشتِ حجاز آید برون
کارواں زیں وادیٔ دور و دراز آید برون

انسان کی رہبری صرف کاروانِ حجاز کے ہاتھ میں ہو سکتی ہے۔

سورۂ آل عمران (آیت ۸۵) میں ارشاد ہے:

[illegible]
من الخٰسرین ○

اور جو اسلام کے سوا کسی اور دین کو تلاش کرے گا
[illegible]

صفحہ ۷۳ ہی میں ہے:

عمر ہا در کعبہ و بُت خانہ می نالد حیات
تا ز بزمِ عشق یک دانائے راز آید برون

۳۔ سلطان حیدر علی اور سلطان [illegible] کے
بزرگوں کے نام اور عبدالقادر جیلانیؒ [illegible]
Graham Bailey کی کتاب [illegible]
(لندن، ۱۹۳۸)، ص ۱۸۶ - ۱۸۸۔

حق اور باطل کی ہر کشمکش میں خاصا وقت لگ جاتا ہے تب کہیں عشق نصیب ہوتا ہے۔ جیسے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے مجوسی اور عیسوی دین کو اختیار کرنے کے بعد سب کچھ چھوڑا اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا رشتہ جوڑا۔

سورۃ الحدید (آیت ۲۸) میں ایسے نفس والوں کے لیے دو اجر کا ذکر ہے:

یٰایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ و آمنوا برسولہ یؤتکم کفلین من رحمتہ و یجعل لکم نوراً تمشون بہ و یغفرلکم ط واللہ غفور رحیم ۔

اے ایمان والو (جو پہلے اہلِ کتاب تھے اور اب ایمان لائے ہیں) اللہ سے ڈرو اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاؤ۔ وہ اپنی رحمت کے دو حصے (دونوں جہان میں) تمہیں دے گا اور تمہارے لیے نور کر دے گا جس میں چلو اور تمہیں بخش دے گا۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (اگر تمہیں اہلِ کتاب کو حضورؐ اور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے سے دونوں اجر مقرر ہوا)۔

حضرت موسیٰ میں ہے:

دل بے پروا خود بینی نہ دارد ازاں را دیدہ شبوہ نہ نامے

میرے اللہ نے فرمایا ہے کہ جس کی نظر بہت اونچی ہوتی ہے۔ اللہ پاک نے کیسی زبردست تسلی دی ہے:

الیس اللہ بکاف عبدہ ؕ (سورۃ الزمر، آیت ۳۶)۔

[کیا اللہ اپنے بندے کے لیے کافی نہیں ہے۔]

حضرت موسیٰ میں ہے:

ملا جبریل و میکا ہمی سزد؟
گفتم کہ می سازد! گفتند کہ برہم زن!

کہ دنیا ہمارے مطابق نہیں چلتی تو اسے چلنا پڑے گا۔ جہاد (بر معنی) میں اسی سے قوت ہوا۔

سورۃ البقرہ (آیت ۲۱۶) میں ہے :

کتب علیکم القتال وھو کرہ لکم و عسیٰ ان تکرھوا شیئا وھو خیر لکم و عسیٰ تحبوا شیئا و ھو شر لکم ط و اللہ یعلم و انتم لا تعلمون ○

[تم پر فرض ہوا اللہ کی راہ میں لڑنا اور وہ تمہیں ناگوار ہے ۔ اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں بری لگے اور وہ تمہارے حق میں بہتر ہو اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں بھلی لگے اور وہ تمہارے حق میں بری ہو اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ۔]

صفحہ ۵۰ ہی میں ہے :

عقل است چراغ تو ؛ در راہگذارے منہ
عشق است ایاغ تو ؟ با بندۂ محرم زن

"بالِ جبریل" میں ہے :

[illegible]

حق اور [illegible] سکھاتے ہیں اور مسلمان کی [illegible] کرتے ہیں لیکن [illegible] کو خاطر میں نہیں لاتے [illegible] کے [illegible] حکم اس طرح [illegible] الملک (آیت ۱) میں ہے —

ھو الذی جعل لکم الارض ذلولا فامشوا فی مناکبھا ۔ ۔ ۔

[وہی ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو رام کر دیا تو اس کے اطراف میں چلو ۔]

اس حکم کی تکمیل ہی میں کام یابی ہے اور یہ تعمیل بھی عشق والوں کا کام ہے ۔

صفحہ ۵۶ میں ہے :

امیرِ قافلہ ؛ سخت کوش و پیہم کوش
کہ در قبیلۂ ما حیدری ز کراری است

سخت کوشی اور پیہم کوشی کے لیے صفحہ ۷۰ میں سورۃ الکہف کی آیت (۶۰) دیکھیں۔

صفحہ ۷۶ ہی میں ہے :

بخلوت انجمن آفریں کہ فطرتِ عشق
یکی شنامن و تماشا پسندِ بسیاری است

صفحہ ۶۹ میں سورۃ الانشراح کی آیتیں دیکھیں۔

صفحہ ۷۷ میں ہے :

کشائے چہرہ کہ آنکس کہ لن ترانی گفت
ہنوز منتظرِ جلوۂ کفِ خاک است

سورۃ الاعراف (آیت ۱۴۳) میں ہے :

و لما جاء موسیٰ لمیقاتنا و کلمہ ربہ، قال رب ارنی انظر الیک ط قال لن ترانی و لکن انظر الی الجبل فان استقر مکانہ فسوف ترانی ج فلما تجلیٰ ربہ للجبل جعلہ دکا و خر موسیٰ صعقاً ۔ ۔ ۔ ۔

[اور جب موسیٰ ہمارے وعدے پر حاضر ہوا اور اس کے رب نے کلام فرمایا، عرض کی، اے رب میرے مجھے اپنا دیدار دیجئے کہ میں تجھے دیکھوں۔ فرمایا تو مجھے ہرگز نہ دیکھ سکے گا، ہاں اس پہاڑ کی طرف دیکھتا رہ، اگر اپنی جگہ پر ٹھہرا رہا تو عنقریب تو مجھے دیکھ لے گا۔ پھر جب اس کے رب نے پہاڑ پر اپنا نور چمکایا، اسے ریزہ ریزہ کر دیا اور موسیٰ گرا بے ہوش۔]

یہ نبی سمان اپنے حسن کی وجہ سے اپنے مقصود کو تماشا سے حاصل کر سکتا ہے۔

صفحہ ۷۸ میں ہے :

[illegible]

سورۃ الذاریٰت (آیات ۲۰ - ۲۱) میں ہے :

و فی الارض آیٰت للموقنین ۔ و فی انفسکم ط افلا تبصرون ۔

[اور زمین میں نشانیاں ہیں یقین والوں کے لئے اور خود تم میں۔ کیا تم نہیں دیکھتے؟ (گویا محرمانہ دید کی ضرورت ہے)۔

صفحہ ۷۸ ہی میں ہے:

چو موج خیز و بہ یم جاودانہ می آویز
کرانہ می طلبی بے خبر کرانہ کجاست!

مشکلات کو اختیار کرو اور آسانیوں سے گریز کرو، ہر کامیابی کی
سورۃ الانشراح (آیت ۵) میں ہے:

ان مع العسر یسراً ○

[بے شک مشکل کے ساتھ آسانی ہے مشکل اختیار کرنے سے آسانی
حاصل ہوتی ہے)۔]

صفحہ ۷۹ میں ہے:

بر خویش کشا دیدہ و از غیر فرو بند
دیدن دگر آموز و چنین دگر اموز

صفحہ ۷۸ میں سورۃ الانشراح کی آیتیں (۲۰ - ۲۱) دیکھیں۔
صفحہ ۸۰ میں ہے:

تخت جم و دارا ... رہے تہمتنہ
جس کوہ گراں سے لگا ہے سر و سر

... خون دل و جگر سے ہے سرمایۂ حیات ۔ "ضرب کلیم" ۱۱

سورۃ الطلاق (آیت ۷) میں ہے:

سیجعل اللہ بعد عسر یسراً ○

[قریب ہے اللہ دشواری کے بعد آسانی فراہم کرے گا۔

ہر مشکل کے لئے خونِ دل کی ضرورت ہے۔ تبھی راحتِ دل حاصل ہو سکے گی۔

صفحہ ۸۱ میں ہے :

ع اے غنچہ خوابیدہ چو نرگس نگراں خیز

بیدار ہونے کی ضرورت ہے یعنی عمل بر کہ کی کامیابی کے لیے اساس ہے۔

سورۃ الرعد (آیت ۱۱) میں ہے :

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتّٰی یغیروا ما بانفسہم ط

[خدا نے آج تک اُس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا]

صفحہ ۸۱ ہی میں ہے :

ع خاور ہمہ مانند غبار سر راہے ست

[مشرق نکل شمس سو کر رہ گئے۔ اُسے چاہیے کہ سعی کرے
اور سعی کرے۔]

سورۃ آل عمران (آیت ۱۳۹) میں ہے :

ولا تہنوا ولا تحزنوا و انتم الاعلون ان کنتم مؤمنین ۝

[اور نہ سستی کرو اور نہ غم کھاؤ۔ تم ہی غالب آؤ گے اگر
ایمان رکھتے ہو۔]

صفحہ ۸۲ میں ہے :

ع [illegible] زندہ و جاں زندہ ز ربط تن و جان است

[illegible] کے ساتھ [illegible] کے ربط سے ہے۔ دونوں کو
[illegible] کے لیے [illegible] کے ربط سے خوش کی ضرورت ہے۔

[illegible] طٰہٰ (آیت ۶۸) میں ہے :

[illegible] انک انت الاعلیٰ

[خوف نہ کر۔ بے شک تو ہی غالب رہے گا۔]

جان کی قوت کے لیے سورہ الانفال (آیت ۶۰) میں حکم ہے

و اعدوا لھم ما استطعتم من قوۃ ٥

اور تم تیار رکھا کرو اُن کے لیے جتنا تم سے ہو سکے قوت ... کا سامان۔]

صفحہ ۸۳ میں ہے:

ع فریاد ز افرنگ و دل آویزیٔ افرنگ

سورۃ الانعام (آیت ۱۲۲) میں ہے:

او من کان میتاً فاحییناہُ و جعلنا لہُ نوراً یمشی بہ فی الناس کمن مثلہُ فی الظلمٰت لیس بخارج منھا کذٰلک زین للکٰفرین ما کانوا یعملون ٥

[اور کیا وہ کہ مردہ تھا ہم نے اُسے زندہ کر دیا اور اُس کو نور دیا جس سے وہ لوگوں میں چلتا ہے وہ اُس جیسا ہو جائے جو اندھیروں میں ہے اُن سے نکلنے والا نہیں ... کافروں کے لیے ان میں اُن کے اعمال بھلے کر دیے گئے ہیں۔]

صفحہ ۸۳ میں ہے:

ع معمارِ حرم! باز بہ تعمیرِ جہاں خیز

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ معظمہ سے ... کو بیدار فرمایا۔

سورۃ السبا (آیت ۲۸) میں ہے:

وما ارسلنٰک الا کافۃً للناس بشیراً و نذیراً ٥

[اور اے محبوبؐ ہم نے تم کو ... تمام انسانوں کو گھیرنے والی ہے خوش خبری ... سنانے اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے ... چاہیے۔

صفحہ ۸۴ میں ہے :

نگاہِ شوق و خیالِ بلند و ذوقِ وجود
مترس ازیں کہ بہ خاکِ رہگذر گردد

سورۂ آل عمران (آیت ۱۹۵) میں ارشاد ہے :

لا أضيع عمل عامل منكم ○

[میں تم میں کام والے کی محنت اکارت نہیں کرتا ۔]

یعنی اچھے اور برے کام کی ذمہ داری کہ کرنے والے پر ہے ۔

سورۂ بنی اسرائیل (آیت ۷) میں ہے :

ان احسنتم احسنتم لانفسكم و ان اسأتم فلها ط

[اگر تم نے احسن کیا تو اپنے لئے ہی اچھا کیا اور اگر تم نے برا کام کیا تو (وہ بھی) اپنے لئے ہی کیا ۔]

صفحہ ۸۵ میں ہے :

عشق بر تافتہ ایام کشد محملِ خویش
عاشق از راحتہ زشام و سحر باید کرد

یعنی جو چاہتا ہے کہ ہر وقت عمل میں سرگرم رہے اور بے عملی پر گز اختیار نہ کرے ۔

سورۂ نحل (آیت ۹۳) میں ہے :

[illegible] ولهم عذاب عظيم ۔ لاقوى الابصار ،

[illegible] ہے راہ دکھانے کو ۔ بے شک اس میں [illegible] مقام ہے نگاہ والوں کو ۔]

اسی صفحے میں ہے :

پیر ما گفت جہاں بر روشے محکم نیست
از خوش و نا خوش او قطعِ نظر باید کرد

سورۃ الرعد (آیت ۳۹) میں ہے :

یمحوا اللہ ما یشآء و یثبت و عندہٗ اُم الکتٰب ○

[اللہ جو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جو چاہتا ہے ثابت رکھتا ہے ۔
(اصل لکھا ہوا اُس کے پاس ہے ۔]

جب خوش و ناخوش سب اُس کی طرف سے ہے اور اُس جیسا
یہاں کوئی نہیں ۔ ہر ایک ہر حال میں راضی رہنا چاہیے ۔

صفحہ ۸۶ میں ہے :

چشمِ سور فرمایہ آشکار آید
ہزار نکتہ کہ از چشمِ ما نہاں بود است

سورۃ النمل (آیت ۱۸) میں ہے :

حتی اذا اتوا علی وادِ النمل قالت نملۃ یٰایھا النمل ادخلوا مساکنکم
لا یحطمنکم سلیمٰن و جنودہٗ و ھم لا یشعرون ○

یہاں تک کہ جب سلیمان علیہ السلام اور اُن کے لشکر چیونٹیوں
کے میدان میں آئے تو ایک چیونٹی بولی ۔ اے چیونٹیو ۔ اپنے گھروں میں جا
گھسو کہیں نہ دابیں سلیمان اور اُن کے لشکر بے خبری میں ۔

صفحہ ۱۷ میں ہے :

ز تہادم عشق بنا فکر بلند آمیختند
ناتمامِ جاودانے کارِ من چوں ماہ نیست

[میں نے عشق کے ٹکرانے سے فکر کی بلند عمارت بنائی
میرا کام ماہ کی طرح ناتمام نہیں ہے ۔]

یہ میں بات ہے ۔ تک (مسلسل) محنت امور کے لیے فکر کی
ہے ۔ سب اور زندگی ، مٹی سے تخلیق ، پھر سر پر کی ذات میں بھی
، سنت کے جزرے اور اُن سے سکون ، باہمی مودت اور رحمت ،
ہیں اور زمین کی ساخت ، زبان اور رنگ کی قدرت ، رات کی اور
میں اُس کے فضل کی تلاش کرنا ، بجلی کی چمک ، سمندر کی
کے حکم سے آسمان اور زمین کا قائم رہنا ، قیامت کا وقت پر آ جانا ،

اور زمین کا اس کے زیر حکم ہونا، دو بار تخلیق ہونا — سب معنی
ہیں جن پر فکر کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔

ایک حدیث بھی ہے:

ان اللہ یحب معالی الامور و یبغض سفسافہا ○

بے شک اللہ کاموں کو بلند اور حقیر کاموں کو ناپسند
کرتا ہے۔

صفحہ ۸۰ میں ہے:

شعلہ می باش و خاشاکے کہ پیش آید بسوز!
خاکیاں را در حریم زندگانی راہ نیست

جس میں دنیا و آخرت کی ضرورت ہے، کہ وہ
معالی امور کے لائق نہیں وہ محض بے کار ہیں۔

سورۃ الانفال (آیت ۶۰) میں ہے:

و اعدوا لہم ما استطعتم من قوۃ و من رباط الخیل ترہبون
بہ عدو اللہ و عدوکم و اٰخرین من دونہم لا تعلمونہم اللہ یعلمہم
اور تیار کرو ان کے لیے جتنا تم سے ہو سکے قوت کی اور
پلے ہوئے گھوڑے جس سے دھاک رہے اللہ کے دشمن پر اور
تمہارے اور دوسرے بھی ان کے سوا جن کو تم نہیں جانتے، اللہ ان
کو جانتا ہے۔

"صحیح مسلم" (ج ۲، ص ۳۴۲) میں بھی ہے:

المؤمن القوی خیر و احب الی اللہ من المؤمن الضعیف
وہی مومن کہ زور مومن سے خدا کے نزدیک زیادہ بہتر اور
محبوب ہے۔

صفحہ ۸۸ میں ہے:

[illegible]

جو شخص صرف اپنی ذات کے لیے (روٹی، کپڑا اور مکان کے لیے)
نیوٹن سے ہے وہ ابھی سمع کے وجود ہی میں نہیں آیا۔

سورۃ الحشر (آیت ۹) میں ہے:

و من یوق شح نفسہٖ فاولٰئک ھم المفلحون ٥

اور جو اپنے نفس کے لالچ سے بچایا گیا تو وہی کامیاب ہیں۔

صفحہ ۸۸ ہی میں ہے:

یا کہ مثالِ خلیلؑ ایں طلسم در شکنیم
کہ جز تو ہرچہ دریں دیر دیدہ ام صنم است

[یہ علیہ السلام نے اُس مکتبی روح کی تعبیر (سورۃ الانعام، آیت ۷۶)
کی شرح میں کی جاہیے کہ انسانی رفعت کی تعمیر کے سلسلہ میں کوئی
بھی ہو اُسے بُت سمجھ کر توڑ دیں۔

سورۂ بنی اسرائیل (آیت ۷۰) میں ہے:

و لقد کرمنا بنی اٰدم وحملنٰھم فی البر والبحر ورزقنٰھم من الطیبٰت
و فضلنٰھم علٰی کثیر ممن خلقنا تفضیلاً ٥

[ہم نے بنی آدم کو عزت دی اور اُن کو خشکی اور
تری میں سوار کیا (غالب کیا) اور اُن کو ستھری چیزوں (روزی) سے
اور اُن کو اپنی بہت مخلوق سے افضل کیا۔]

اس سلسلہ میں جاہیے کہ ہر رفعت و برتری کے لیے کوشاں رہے۔

اسی غزل میں ہے:

مرا اگرچہ بہ بت خانہ پرورش دادند
چکید از لبِ من آنچہ در دلِ حرم است!

اس پر یہ فرما چکے ہیں:

مرا بفکر کہ در ہندوستانِ دیگر نمی بینی
برہمن زادۂ، رمز آشنای روم و تبریز است

صفحہ ۸۹ میں ہے :

روبہی آموختم از خویش دور افتادہ ام
چارہ بردازاں ! بہ آغوش نیستانم برید

"بالِ جبریل" میں بھی کہتے ہیں :

وہ فریب خوردہ شاہیں جو پلا ہو کرگسوں میں
اُسے کیا خبر کہ کیا ہے رہ و رسمِ شاہبازی

اپنی اس سے پہلے سورۂ بنی اسرائیل کی آیت ۷۰ [illegible] چکے ہیں
انسان کو اتنا مقام سمجھنا چاہیے اور اُسی کے مطابق عمل پیش کرنا چاہیے

سورۃ الانعام (آیت ۱۶۶) میں ہے :

و ھوالذی جعلکم خلٰئف الارض و رفع بعضکم فوق بعض درجٰت
لیبلوکم فی ما اٰتٰکم ط

"اور وہی ہے جس نے تمہیں زمین کا [illegible] اور تم میں ایک کو دوسرے پر درجوں بلندی دی کہ تمہیں آزمائے اُس چیز میں جو تمہیں عطا کی ہے۔

صفحہ ۸۹ ہی میں ہے :

درمیانِ سینہ حرفے داشتم ، گم کردہ ام
گرچہ پیرم پیشِ مُلّا دیستانم برید

[illegible] آں حبرۂ دیں حالانکہ اُس کے [illegible] مصنفوں کی
[illegible] اُس کے بارے میں : "میں تم میں دو چیزیں چھوڑ
[illegible] جب تک ان دونوں کو تھامے رہو گے ہرگز گمراہ
[illegible] ایک قرآن پاک اور دوسری سنتِ رسول ﷺ ۔"

سورۃ الفرقان (آیت ۳۰) میں ہے :

و قال الرسول یٰرب ان قومی اتخذوا ھذا القراٰن مھجورا

"اور رسول نے عرض کیا ، اے میرے رب ، میری قوم نے اس قرآن
کو چھوڑنے کے قابل ٹھہرا لیا ۔]

صفحہ ۹۰ میں ہے :

سنگ می باش و دریں کارگہِ شیشہ گذر
وائے سنگے کہ صنم گشت و بہ مینا نہ رسید !

مشکل پسند بن اور نازک کام سے گزر جا۔

سورۃ البلد (آیت ۴) میں فرمایا ہے :

لقد خلقنا الانسان فی کبدٍ ۝

بے شک ہم نے آدمی کو مشقت میں رہتا پیدا کیا ہے۔

صفحہ ۹۰ ہی میں ہے :

اے خوش آں جوئے کہ مایہ کہ از ذوقِ خودی
در دلِ خاک فرو رفت و بہ دریا نہ رسید

اے اے غیر اللہ کا محتاج ہونا نیابتِ الٰہی کے منصب کے منافی ہے۔

صفحہ ۹۰ میں اسی مضمون کی آیت (۶۰ و ۶۱) بیان کی گئی ہے۔ ملاحظہ ہو۔

اسی صفحے میں ہے :

از کلیمے سبق آموز کہ دانائے فرنگ
جگرِ بحر شگافید و بہ مینا نہ رسید

موسیٰ علیہ السلام کی طرح مشکل سے ہمت ہارنا چاہیے اور اپنے
مضبوط رکھنا چاہیے ورنہ جب نیابتِ الٰہی سے گر کر انسان خود
کی خاطر ذلیل ہوتا ہے۔ اے خدا کو بھلا کر اپنی خودی کو
فراموش کرتا ہے۔

سورۃ 'طٰہٰ' (آیت ۱۲۴) میں ہے :

ومن اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا ونحشرہ یوم
القیٰمۃ اعمیٰ ۝

اور جس نے میری یاد سے منہ پھیرا تو بے شک اس کے لیے
ہے اور ہم اسے قیامت کے دن اندھا اٹھائیں گے۔

دندے فرنگ نے جگر بحر کو زدہ ہے لیکن اُسے قریب سے دیکھ
تو معلوم ہوگا کہ وہ اپنی ذاتی زندگی میں کس قدر زندگی سے بے زار ہے

صفحہ ۹۱ میں ہے :

عاشق آں نیست کہ گرم نغانے دارد
عاشق آں است کہ برکف دو جہانے دارد

لب کے نزدیک سبق دہ ہے جس کے ہاتھ میں دونوں جہان ہے
سورۂ بقرہ (آیت ۲۹) میں اللہ تعالیٰ صلاحیتوں کا اس طرح ذکر
آتا ہے :

ہو الذی خلق لکم ما فی الارض جمیعاً ثم استوی الی
السماء فسوٰھن سبع سمٰوٰت وھو بکل شیء علیم ○

وہ (اللہ) ہے جس نے پیدا کیا جو کچھ زمین میں ہے
سب کا سب اُس کے حکم سے۔ بے شک اس میں نشانیاں ہیں سوچنے
والوں کے لیے۔]

صفحہ ۹۱ ہی میں ہے :

دل بیدار نہ دادند بہ دانائے فرنگ
ایں قدر ہست کہ چشم نگرانے دارد

صفحہ ۹۰ میں سورۂ 'طٰہٰ' کی آیت (۱۲۴) دیکھیں۔

صفحہ ۹۲ میں ہے :

خیز و [illegible] ! گلہ ہائے جہاں چند می کنی
[illegible] دیگر است!

دنیا کی شکایت نہ کرو کہ اُس کی وجہ سے ہم فلاں کام نہیں کر سکتے
خود نگر بنو۔

سورۂ ہود (آیت ۳) میں ہے :

و یؤت کل ذی فضل فضلہ ○

ور ہر فضیلت والے کو فضیلت دی جائے گی۔

سورۃ الاحقاف (آیت ۱۹) میں ہے :

و لکلٍ درجٰتٌ مما عملوا

ور ہر ایک کے لیے اپنے اپنے عمل کے درجے ہیں۔

صفحہ ۹۲ میں ہے :

بنگر بہ از پئے دیدارِ خاکیے
نظارہ را بہانہ تماشائے رنگ و بُوست

سورۃ نحل (آیت ۵۳) میں ہے :

سنریھم ایٰتنا فی الاٰفاق و فی انفسھم حتّٰی یتبین لھم انہ الحق

یعنی ہم اُنہیں دکھائیں گے اپنی نشانیاں دنیا بھر میں اور خود اُن
ذات میں یہاں تک کہ اُن پر کھل جائے کہ یہ حق ہے۔

صفحہ ۹۳ ہی میں ہے :

در خاکدانِ ما گہرِ زندگی گم است
ایں گوہرے کہ گم شدہ مائیم یا کہ اوست؟

ہم نے خدا کو بھلا دیا تو خدا نے ہم کو بھلا دیا۔

سورۃ الحشر (آیت ۱۹) میں ہے :

ولا تکونوا کالذین نسوا اللہ فانسٰھم انفسھم اولٰئک ھم
الفٰسقون [اور تم اُن جیسے نہ بنو جو اللہ کو بھول بیٹھے تو اللہ نے اُن
کو بھلا دیا۔ وہی فاسق ہیں۔]

خود کو جاننا اور اللہ کو جاننا لازم و ملزوم ہیں۔

صفحہ ۹۳ میں ہے :

ع خواجہ از خونِ رگِ مزدور سازد لعلِ ناب

سورۃ الزخرف (آیت ۳۲) میں ہے :

اھم یقسمون رحمت ربک ط نحن قسمنا بینھم معیشتھم فی الحیٰ
الدنیا و رفعنا بعضھم فوق بعض درجٰت لیتخذ بعضھم بعضاً سخریاً ط و رحمت
ربک خیرٌ مما یجمعون ○

[کیا تمہارے رب کی رحمت وہ بانٹتے ہیں ؟ ہم نے اُن میں اُن کی زندگی
کا سامان ، دنیا کی زندگی میں بانٹا اور اُن میں ایک دوسرے پر درجہ
بندی دی کہ اُن میں ایک دوسرے کی ہنسی اڑائے (یعنی مالدار سردار
یا مزدور کی ہنسی کرے) اور تمہارے رب کی رحمت اُن کی جمع حشا
بہتر ہے (دینے والا رب ہے اور یہ سمجھتے ہیں کہ ہم خود جو دے
بعد جو دیتے ہیں وہ بھی ہم احسان کرتے ہیں) ۔]

صفحہ ۴۹ ہی میں ہے :

ع شیخ شہر از رشتۂ تسبیح حل مومن بدام

سورۃ الماعون (آیات ۴ - ۷) میں ہے :

فویل للمصلین الذین ھم عن صلاتھم ساھون ○ الذین
ھم یرآءون ○

[ان نمازیوں کے لیے خرابی ہے جو اپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں
وہ جو دکھاوا کرتے ہیں اور برتنے کی چیز مانگے نہیں دیتے (مکر ،
وغیرہ کی مذمت ہے) ۔]

اسی صفحے میں ہے :

ع میر و سلطان نرد باز و کعبتین شان دغل

سورۃ الکہف (آیت ۷۹) میں ایک مسکین کے دغل اور غصبانہ سرکا
کا ذکر ایا ہے :

اما السفینۃ فکانت لمسٰکین یعملون فی البحر فاردت ان اعیبھا
و کان وراءھم ملک یاخذ کل سفینۃ غصبا ○

[جہاں تک کشتی کا تعلق ہے وہ چند محنت
جو دریا میں کام کرتے تھے ، تو میں نے چاہا کہ اسے عیب د

کر دوں اور اُن کے پیچھے ایک بادشاہ تھا کہ ہر ثابت کشتی زبردستی چھین لیتا تھا۔]

صفحہ ۹۵ میں ہے:

واعظ اندر مسجد و فرزندِ او در مدرسہ
آن بہ پیری کودکے این پیر در عہدِ شباب!

ایسے منافقوں کا ذکر سورۃ النساء (آیات ۱۴۵ - ۱۴۶) میں یوں ہے:

ان المنٰفقین فی الدرک الاسفل من النار و لن تجد لھم نصیرا۔ الا الذین تابوا و اصلحوا و اعتصموا باللہ و اخلصوا دینھم للہ فاولٰئک مع المؤمنین ط و سوف یؤتِ اللہ المؤمنین اجراً عظیماً۔

[دین میں خلوص نہ ہونے کی وجہ سے بے شک منافق دوزخ کے سب سے نیچے طبقے میں ہیں اور تو ہرگز ان کا کوئی مددگار نہ پائے گا۔ مگر وہ جنہوں نے توبہ کی اور سدھرے اور اللہ کی رسی مضبوط پکڑی اور اپنا دین خالص اللہ کے لیے کر لیا تو وہ مسلمانوں کے ساتھ ہیں اور عنقریب اللہ مسلمانوں کو بڑا ثواب دے گا۔]

اسی صفحے میں ہے:

اے مسلماناں فغاں از فتنہ ہائے علم و فن
ابلہی اندر جہاں ارزاں و یزداں دیر یاب!

سورۃ لقمٰن (آیت ۶) میں ہے:

و من الناس من یشتری لھو الحدیث لیضل عن سبیل اللہ بغیر علم و یتخذھا ھزواً ط اولٰئک لھم عذابٌ مھینٌ ۝

[اور لوگوں میں کوئی تو ایسا ہے جو بے ہودہ باتیں (حق و حکمت کے خلاف ہیں) کرتا ہے تاکہ اللہ کی راہ سے بہکا دے اور اسے ہنسی بنا لیں۔ اُن کے لیے ذلت کا عذاب ہے۔]

آج کل کے علم و فن کا عام نتیجہ یہ ہے کہ [illegible] توڑا ہے اور شیطان سے [illegible] ہے۔

صفحہ ۹۵ ہی میں ہے :

ع شوخیٔ باطل نگر ! اندر کمیں ۔ حق نشست

سورۃ البقرہ (آیت ۴۲) میں ہے :

ولا تلبسوا الحق بالباطل و تکتموا الحق و انتم تعلمون ○

اور حق سے باطل کو نہ ملاؤ اور دیدہ و دانستہ حق کو نہ چھپاؤ۔

اسی صفحے میں ہے :

در کلیسا ابن ۔ مریم را بہ دار آویختند !
مصطفیٰ ؐ از کعبہ ہجرت کردہ با اُم الکتاب !

قرن ہا تک میں کفر و شرک اور عصیان کو بڑی ظلم کہا گیا ہے۔

سورۃ البقرہ (آیت ۵۹) میں ہے :

فبدل الذین ظلموا قولاً غیر الذی قیل لھم فانزلنا علی الذین ظلموا رجزاً من السماء بما کانوا یفسقون ○

ظالموں نے وہ بات بدل دی جو فرمائی گئی تھی اُن کے سوا، تو ہم نے آسمان سے اُن پر عذاب اُتارا بدلہ اُن کی بے حکمی کا۔

مسیح علیہ السلام کے متعلق اسی طرح کا پروپیگنڈا کیا گیا مگر اللہ تعالیٰ نے ان کو اوپر اُٹھا لیا۔

سورۃ النساء (آیت ۱۶۸) میں ہے :

ان الذین کفروا و صدوا عن سبیل اللہ قد ضلوا ضلالا بعیداً ○

جو لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا بے شک وہ دور کی گمراہی میں پڑے۔

ایسے ہی لوگوں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہجرت پر مجبور کیا تھا۔

صفحہ ۹۶ میں ہے :

من درون ۔ شیشہ ہائے عصر حاضر دیدہ ام
آنچناں زہرے کہ از وے ماربا در پیچ و تاب !

ایسے زہریلے لوگ ہی ''اصحاب الشمال'' ہیں - سورۃ الواقعہ (آیات ۴۱ - ۴۲) میں ان کے متعلق ارشاد ہے :

ما اصحٰب الشمال ○ فی سمومٍ و حمیمٍ ○

[کیسے بائیں طرف والے ؟ وہ جلتی ہوا اور کھولتے پانی میں (ہوں گے) -]

ایسے لوگوں کے رذائل کا ذکر ان آیتوں کے بعد آیا ہے .

صفحہ ۹۶ ہی میں ہے :

ع با ضعیفاں گاہ نیروے پلنگاں می دہند

منصب اور عہدے کے لیے اہلیت دیکھنی ضروری ہے -

سورۃ النساء (آیت ۵۸) میں ہے :

ن اللہ یامرکم ان تؤدوا الامٰنٰت الیٰ اھلھا و اذا حکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل ط

بے شک اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ امانتیں اہل امانت کے سپرد کرو اور یہ کہ جب تم لوگوں میں فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو -

صفحہ ۹۷ میں ہے :

تاکہ خویش از گریہ ہاے نیم شب سیراب دار
کز درونت او شعاعِ آفتاب آید بروں

سورۃ بنی اسرائیل (آیت ۷۹) میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب ہے :

و من الیل فتہجد بہ نافلۃ لک عسیٰ ان یبعثک ربک مقامًا محمودًا

اور رات کے کچھ حصے میں تہجد کرو - یہ خاص تمہارے لیے زیادہ ہے - قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں -]

سورۃ الزمر کی آیت ۹ بھی دیکھیں -

صفحہ ۹۸ میں ہے :

کشادہ رُو ز خوش و ناخوش زمانہ گذر
ز گلشن و قفس و دام و آشیانہ گذر

صفحہ ۸۵ میں سورہ الرعد کی آیت (۳۹) دیکھیں ۔

سورۃ الانعام (آیت ۹۹) میں ہے :

و ھو الذی انشا کم من نفس واحدۃ فمستقر و مستودع ط

[اور وہی ہے جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا ۔ پھر کیا ٹھکانہ ہے (رہنے کا) اور ایک جگہ ہے سپرد خاک ہونے کی (اسی لیے وطنیت کوئی چیز نہیں ہے) ۔]

صفحہ ۹۹ میں ہے :

زندگی در صدف خویش گہر ساختن است
در دل شعلہ فرو رفتن و نگداختن است

صفحہ ۹۰ میں سورۃ النساء کی آیت (۸) ، صفحہ ۹۰ میں سورۃ ہود کی آیت (۳) اور سورۃ الاحقاف کی آیت ۱۱۹ دیکھیں ۔

صفحہ ۹۹ ہی میں ہے :

مذہب زندہ دلاں خواب پریشانے نیست
از ہمیں خاک جہان دگرے ساختن است

سورۃ آل عمران کی آیت (۱۳۱) پہلے بھی آ چکی ہے ، یعنی :

[illegible] اور تم ایمان رکھتے ہو ۔

سورۃ [illegible] کی آیت [illegible] ہوئے اور نہ دبے ۔

صفحہ ۱۰۰ کا شعر ہے :

بروں زیں گنبدِ در بستہ پیدا کردہ ام راہے
کہ از اندیشہ بر قرمی پرد آہِ سحر گاہے

صفحہ ۹۷ میں سورۂ بنی اسرائیل کی آیت ۹۰ دیکھیں اور سورہ الزمر کی آیت ۹ بھی دیکھیں ۔

صفحہ ۱۰۰ ہی میں ہے :

تو اے شاہیں نشیمن در چمن کردی ازاں ترسم
ہوائے او بیالِ تو دہد پروازِ کوتاہے !

تم مشکلات کا مقابلہ کرنے کے لیے پیدا کیے گئے تھے لیکن کسی مسئلہ میں مبتلا ہو گئے ہو ۔ دنیا کی راحتیں بے شک ممنوع تو نہیں ہیں لیکن ان میں پڑ کر اپنے منصب کے متعلق جس کا تم سے مطالبہ کیا گیا ہے ۔

سورۃ الاعراف (آیت ۳۲) میں ہے :

قل من حرم زینۃ اللہ التی لعبادہ و الطیبٰت من الرزق ط قل ہی للذین آمنوا فی الحیٰوۃ الدنیا خالصۃً یوم القیٰمۃ ط کذٰلک نفصل الآیٰت لقومٍ یعلمون ○

[آپ فرما دیں ، کس نے حرام کی اللہ کی (دی ہوئی) وہ زینت جو اس نے اپنے بندوں کے لیے نکالی اور پاک رزق ۔ آپ فرما دیں کہ یہ ایمان والوں کے لیے ہے دنیا میں اور قیامت میں وہ خالص انہی کی ہے ۔ ہم یونہی مفصل آیتیں بیان کرتے ہیں سمجھ والوں کے لیے ۔

اور سورہ توبہ (آیت ۱۱۱) میں وضاحت فرما دی ہے کہ مومن کی جان و مال اللہ نے خرید لیے ہیں (اس لیے اس نظام کے لیے اسے اپنی زندگی گزارنی ہے) :

ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسھم و اموالھم بان لھم الجنۃ ط

[بے شک اللہ نے مسلمانوں سے ان کی جان و مال خرید لیے ہیں اس بدلے پر کہ ان کے لیے جنت ہے۔]

(ع تو شاہیں ہے بسیرا کر پہاڑوں کی چٹانوں میں)

صفحہ ۱۰۱ میں ہے:

من از صبح نخستین نقشبند موج و گردابم
چو بحر آسودہ می گردد ز طوفاں چارہ بر گیرم

انسان مختلف مشکلات کا مقابلہ کرنے کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔ سورۃ البلد کی یہ آیت (۴) پہلے بھی آ چکی ہے:

لقد خلقنا الانسان فی کبد ۝

[بے شک ہم نے انسان کو مشقت میں رہتے پیدا کیا۔]

صفحہ ۱۰۲ میں ہے:

یقین مومنے دارد گمان کافرے دارد
چہ تدبیر اے مسلمانان کہ کارم با دل افتادہ است

سورۂ یوسف (آیت ۱۰۶) میں ہے:

وما یؤمن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون ۝

[اور ان میں اکثر وہ ہیں جو اللہ پر یقین نہیں لاتے مگر اس کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہوئے۔]

اور صحیح مومن کے لیے ارشاد ہے (الحجرات آیت ۱۵):

انما المؤمنون الذین امنوا باللہ ورسولہ ثم لم یرتابوا وجاھدوا باموالھم وانفسھم فی سبیل اللہ، اولئک ھم الصدقون ۝

[مومن تو بس وہی ہیں جو ایمان لائے اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے پھر شک نہ کیا اور اپنی جان اور مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا۔ وہی سچے ہیں۔]

صفحہ ۱۰۳ میں ہے :

اگر در دل جہانے تازہ داری بروں آور
کہ افرنگ از جراحت ہائے پنہاں ہمچو اقدح ریش

اب تو افرنگ خود اپنے کرتوت سے پریشان ہو رہا ہے۔

سورۃ المجادلۃ (آیت ۱۹) میں ہے :

استحوذ علیہم الشیطٰن فانسٰہم ذکر اللہ اولٰئک حزب الشیطٰن الا ان حزب الشیطٰن ہم الخٰسرون

[ان پر شیطان غالب آگیا تو اس نے ان کو اللہ کی یاد سے غافل کر دیا۔ وہ شیطان کے گروہ ہیں۔ یاد رکھو شیطان کا گروہ ہی نقصان میں ہے۔]

صفحہ ۱۰۳ میں ہے :

من آں علم و فراست با پرِ کاہے نمی گیرم
کہ از تیغ و سپر بیگانہ سازد مردِ غازی را!

سورۃ الزمر (آیت ۹) میں ہے :

امن ھو قانت اٰناء الیل ساجداً و قائماً یحذر الاٰخرۃ و یرجوا رحمۃ ربہ ط قل ھل یستوی الذین یعلمون و الذین لا یعلمون ط انما یتذکر اولوا الالباب o

[کیا وہ جس نے فرمانبرداری میں رات کی گھڑیاں گزاری ہیں سجدے میں اور قیام میں، آخرت سے ڈرتا اور اپنے رب کی رحمت کی آس لگائے ہوئے ہے، نافرمانوں جیسا ہو جائے گا؟ آپ فرما دیں، کیا برابر ہیں علم والے اور بے علم؟ نصیحت تو وہی مانتے ہیں جو عقل والے ہیں۔]

اس آیت میں صحیح علم کو دل سے [illegible]

متعلق سورۃ التوبہ (آیت ۱۱۱) میں ہے :

ان اللہ اشترٰی من المؤمنین انفسہم و اموالہم [illegible]

بے شک اللہ نے مسلمانوں سے اُن کی جان اور مال خرید لیے ہیں اس بدلے پر کہ ان کے لیے جنت ہے۔]

اس طرح معلوم ہوا کہ صحیح علم وہی ہے جو اس کے لیے قربانی دینے پر آمادہ کرے۔

صفحہ ۱۰۳ میں اُوپر کے شعر کے بعد ہی یہ شعر ہے:

ہر نرخے کہ این کالا بگیری سود مند افتد
بزور بازوے حیدرؓ بدہ ادراکِ رازیؒ را

عقل و ادراک کے ساتھ عشق بھی ضروری ہے اور حکمت بھی۔ اس کے لیے بھی اُوپر کی آیتیں دیکھ لی جائیں۔

صفحہ ۱۰۴ (۱۰۳ تا ۱۰۴) میں ہے:

یؤتی الحکمۃ من یشاء ومن یؤت الحکمۃ فقد اُوتی خیرا کثیرا وما یذکر الا اُولوا الالباب ٥

[یہ حکمت کا ہے جسے چاہے حکمت ملی اُس نے بہت بھلائی پائی۔ اور نصیحت نہیں مانتے مگر (صحیح) عقل والے۔]

صفحہ ۱۰۵ میں ہے:

آدم کہ ضمیرِ او تنزل دو جہاں ریزد
با لذتِ آبے بست، بے لذتِ آبے نیست!

صفحہ ۱۰۰ کی آیات (الزمر، آیت ۹، التوبہ، آیت ۱۱۱، البقرہ، آیت ۲۶۹) دیکھیں۔

[illegible]
ریاب کہ درویشی با دلق و کلاہے نیست!

[illegible] جائے اور عملِ صالح پیش کیے جائیں۔

سورۃ العصر میں ہے:

والعصر ○ ان الانسان لفی خسر ○ الا الذین آمنوا وعملوا الصلحٰت وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر ○

قسم ہے زمانے کی، بے شک انسان ضرور نقصان میں ہے سوائے جو ایمان لائے اور عمل صالح کیے اور ایک دوسرے کو حق کی تلقین کی اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کی۔]

صفحہ ۱۰۶ میں ہے:

نگاہ خویش را از نوکِ سوزن تیز تر گرداں
چو جوہر در دلِ آئینہ راہے می تواں کردن

سورۃ الذاریٰت (آیات ۲۰ - ۲۱) میں ہے:

وفی الارض آیٰت للموقنین ○ وفی انفسکم ط افلا تبصرون ○

[اور زمین میں نشانیاں ہیں یقین والوں کے لیے اور خود تمھارے میں تو کیا تمھیں دکھائی نہیں دیتا؟]

صفحہ ۱۰۶ ہی میں ہے:

نہ این عالم حجاب او را نہ آن عالم نقاب او را
اگر تابِ نظر داری نگاہے می تواں کردن

[ترجمہ نہیں ہو سکا کیونکہ بالکل غریب ہیئت کی بھی کلمات ہیں جو کہ ہندی نہیں ہیں۔ ضمیر نہ تو اس عالم کے حجاب کی ہے اور نہ اس عالم کے نقاب کی ہے۔]

(آیت ۱۷) میں ارشاد ہے:

ما زاغ البصر و ما طغیٰ ○

[آنکھ نہ کسی طرف پھری نہ حد سے بڑھی۔]

صفحہ ۱۰۷ میں ہے:

ز دستِ ساقیٔ خاور دو جامِ رخشاں نوش
کہ از خاکِ تو خیزد نالۂ مستانہ ہے ہا ہے

منشور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے باتیوں دین کی تکمیل اور نعمتوں کی تسمیم ہوئی۔ اُن سے مستفیض ہونے کی ضرورت ہے اور کسی دوسرے سے نہیں۔

سورۃ المائدہ (آیت ۳) میں ہے:

[illegible] اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دیناً ۔

[illegible] میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو پسند کیا۔

جن کے پاس کچھ ہے اُن سے ہم نہیں مانگتے اور جن کے پاس کچھ نہیں اُن سے ہم مانگتے ہیں۔

صفحہ ۱۰۷ میں ہے:

بگرداں جام و از بنگاہ افرنگ گمتر گوے
ہزاراں کارواں بگذشت ازیں ویرانہ بے دردے!

[illegible] کی آنکھ دیکھ افرنگ کی صبح [illegible] کی [illegible] ہو چکی ہیں اُن سے مرعوب ہو کر اُن [illegible] میں مبتلا نہیں ہونا چاہیے)۔

سورۂ آل عمران (آیت ۱۴۰) میں ہے:

و تلك الايام نداولها بين الناس ٥

اور [illegible] جن میں ہم نے لوگوں کے لیے باریاں رکھی ہیں [illegible] کبھی کسی کی)۔]

صفحہ ۱۰۸ میں ہے:

ع عشق اندر جستجو افتاد و آدم حاصل است

[illegible] کرنے کا مقصد صرف انسان ہے [illegible] خلقت الافلاک)۔

سورۃ الذاریٰت (آیت ۵۶) میں ہے :

وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون ۝

اور میں نے جن اور انسی اس لیے بنائے کہ میری ہی بندگی کریں ۔

بندگی کرنے والا اور غیر اللہ سے بے تعلق ہونے والا شخص ہی اصل انسان ہے ۔

صفحہ ۱۰۹ میں ہے :

تو ہم بذوقِ خودی رس کہ صاحبانِ طریق
بریدہ از ہمہ عالم بخویش پیوستند

غیر اللہ سے بے تعلق ہو کر خود اپنے اندر اللہ کی معرفت کو تلاش کرنا چاہیے ۔

سورۃ الحشر (آیت ۱۹) میں ہے :

ولا تکونوا کالذین نسوا اللہ فانسٰھم انفسھم ط

[اور مت ہو جاؤ جیسے جنہوں نے بھلا دیا اللہ کو، تو اس نے بھلا دیے ان کو ان کے جی۔]

خود اپنے کو بھلا دینے والے لوگ ہی خود کو بھلا سکتے ہیں ۔

صفحہ ۱۱۰ میں ہے :

عشق اگر فرماں دہد از جانِ شیریں بہ گذر
عشق محبوب است و مقصود است و جاں مقصود نے !

صفحہ ۱۰۳ میں سورۃ التوبہ (آیت ۱۱۱) دیکھیں ۔

صفحہ ۱۱۰ ہی میں ہے :

ع پیشِ من آئی ؟ تنِ مردے ، دلِ گرمے بیار

اس کے لیے جی صفحہ ۱۰۳ کی آیتیں [illegible] آیت ۱۱۱) دیکھیں ۔

صفحہ ۱۱۱ میں ہے :

ع نیش ہم باید کہ آدم را رگِ خوابے زند

سورۃ البقرہ (آیت ۱۵۵) میں ہے :

و لنبلونکم بشیءٍ من الخوف والجوع و نقص من الاموال والانفس والثمرات ط

[اور ہم ضرور تمہیں (کبھی) کچھ نہ کچھ خوف سے اور بھوک سے اور کچھ مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی سے۔]

صفحہ ۱۱۳ میں ہے :

ز رسم و راہِ شریعت نہ کردہ ام تحقیق
جز ایں کہ منکرِ عشق است کافر و زندیق !

شریعت بھی عمل کی تعلیم دیتی ہے جو عشق ہے۔

صفحہ ۱۰۵ میں سورۃ العصر کی آیتیں دیکھیں۔

صفحہ ۱۱۳ ہی میں ہے :

ہزار بار نکو تر متاعِ بے بصری
ز دانشے کہ دل او را نمی کند تصدیق

ایسا علم جس کی تصدیق دل نہ کرے اُس سے بے علمی ہی بہتر ہے۔

سورۃ الزمر (آیت ۹) میں ہے :

قل ھل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون ط انما یتذکر اولوا الالباب ٥

[کہہ دیجئے، کیا برابر ہیں جاننے والے اور انجان؟ نصیحت تو وہی مانتے ہیں جو (صحیح) عقل والے ہیں۔]

صحیح علم کی صحیح عقل ہی سے تصدیق ہو سکتی ہے۔

صفحہ ۱۱۳ میں ہے :

ع یقینِ سادہ دلاں بہ ز نکتہ ہائے دقیق

فلسفوں کی باریک باتوں سے سادہ دل لوگوں کا یقین اور ایمان زیادہ بہتر ہے۔ (اصل چیز ایمان اور یقین ہے جو عمل کے لیے سرگرم رکھتا ہے اور فلسفی کی طرح صرف گتھیوں کے سلجھانے میں مصروف نہیں رکھتا۔)

صفحہ ۱۱۵ میں ہے:

از ہمہ کس کنارہ گیر صحبتِ آشنا طلب
ہم ز خدا خودی طلب ہم ز خودی خدا طلب

[اے پاک بیٹی یہی چاہتا ہے کہ انسان خود دار ہو اور وہ اللہ کے آگے اپنا سر نہ جھکائے۔

سورۃ القصص (آیت ۸۸) میں ہے:

ولا تدع مع اللہ الٰہاً آخر لا الٰہ الا ھو ○

[اور اللہ کے ساتھ دوسرے خدا کو نہ پوج۔ اس کے سوا کوئی خدا نہیں۔]

تب کہیں جا کے نئے زمانوں کی تعمیر میں سچی یکسوئی حاصل ہوتی ہے۔

صفحہ ۱۱۵ ہی میں ہے:

راہ رواں برہنہ پا راہ تمام خار زار
تا بہ مقامِ خود رسی راحلہ از رضا طلب!

[ابراہیم علیہ السلام نے کتنی سخت آزمائشوں کی راہ سے گزر کر وہ راہ صرف رضا و تسلیم کے ذریعے طے کی تھی۔

سورۃ الصّٰفّٰت (آیات ۱۰۳-۱۰۶) میں ہے:

فلما اسلما وتلہ للجبین ○ وناديناہ ان یا ابراھیم ○ قد صدقت الرؤیا ○ انا کذلک نجزی المحسنین ○ ان ھذا لھو البلؤا المبین ○

[جب ان دونوں (ابراہیم علیہ السلام اور اسمٰعیل علیہ السلام) نے بڑے حکم پر گردن رکھ دی اور ابراہیم نے اسے ماتھے کے بل گرا دیا اور ہم نے اسے ابراہیم

بے شک تو نے خواب سچ کر دکھایا۔ ہم اسی طرح نیکوں کو بدلہ دیتے ہیں نیکوں کو۔ بے شک یہ روشن جانچ تھی۔]

صفحہ ۱۱۵ ہی میں ہے:

ع حول یہ کہتا ہی رہا فقر دلیل خسروی است

اس کو مانگنے والا جب کمال کو پہنچتا ہے تو وہی مقام اس کی بادشاہی کا ہے۔

اسی صفحہ ۱۱۵ میں سورۃ النصر کی بیت ۱۸۸ درج ہے۔

صفحہ ۱۱۶ میں ہے:

لیتی خویش را باز بینی بچشم نادان غفل نسنی

خود کو پہچاننا چاہیے، دنیا کو دیکھنے سے خود کو دیکھنا بہتر اور ضروری ہے۔

صفحہ ۱۰۹ میں سورۃ الحشر کی بیت ۱۹ دیکھیں۔

صفحہ ۱۱۶ ہی میں ہے:

ع دست کلیمی در آستین

موسیٰ علیہ السلام کی طرح ید بیضا تمہارے پاس بھی ہو سکتا ہے اور دنیا کو اس سے روشنی ہو سکتی ہے۔

سورۂ 'حٰمٓ' (آیات ۲۲ - ۲۳) میں ہے:

[illegible] جعلنا نزع بیضاء من غیر سوء آیۃ أخریٰ ○

لیتی [illegible] کبریٰ

اور پھر تم نے [illegible] کے لئے گئے کسی مرحلے پر [illegible] کی بڑی بڑی شاندار نشانیاں۔

یعنی خدا نے فرعون کو معجزے دیئے تھے جن سے اس کے مرعوب اور مغلوب کر سکتے تھے۔

صفحہ ۱۱۶ ہی میں ہے :

ع آدم بمیرد از بے یقینی

مسلمان کی اصل زندگی ایمان اور یقین ہے کیونکہ اس کے اللہ کی ہر بات سچ ہے ۔

سورۃ الانعام (آیت ۱۱۶) میں ہے :

وَ تَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّ عَدْلًا ۚ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

اور خوبی ہے تیرے رب کی بات سچ اور انصاف میں ۔ اُس کی باتوں کا کوئی بدلنے والا نہیں اور وہی سنتا ہے اور جانتا ہے ۔

مسلمان یقین پیدا کر لے تو انسان ہر نسب سے بڑھ سکتا ہے اور ہر حیثیت سے زندگی حاصل کر سکتا ہے ۔

صفحہ ۱۱۱ میں ہے :

ہے کہ از دل خیزد و بر جگر ریزد سخن

نہ سیند سنگ او را آویزہ گوش لعل ہا !

اپنے مخاطب کی ضرورت نہیں دل کو مسخر کرنے کی ضرورت ہے ۔

سورۃ الزمر (آیت ۲۲) میں ہے :

فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝

تو وہ کیا جن کے دل اللہ کے سلام سے کھل نہ گئے تو وہ اپنے رب کی طرف سے نور پر ہے (یقین اور ہدایت پر) ۔

صفحہ ۱۱۸ میں ہے :

تو کیستی ؟ ز کجائی ؟ کہ آمدن کار ۔
ہزار چشم براہِ تو از ستارہ گشود

اشارہ ہے حدیث (انعام ، آیت ۱۶۶ ، بیان کہ اوولی معراج سے ہمکنار شدن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کجا بود) اللہ نے اپنے عرش پر بلایا ۔

سورۃ النجم (آیت ۱۱) میں ہے :

فکان قاب قوسین او ادنیٰ ○ فاوحیٰ الیٰ عبدہ ما اوحیٰ ○ ماکذب الفؤاد مارایٰ ○

[تو اُس جلوے اور اُس محبوبؐ میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم - اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی - دل نے جھوٹ نہ کہا جو دیکھا -]

اللہ نے بنی آدم کو جس قدر تشبیہات دی ... و تذکرۃ بنی آدم سورۃ بنی اسرائیل کی آیت ۷۰ اس پر گواہ ہے -

صفحہ ۱۱۸ میں ہے :

برگ اگر حرف و فکر و گفت بگشاد ... بجز عنوان دگر ہے نشنود

مغرب نے گو کہ مسلمانوں ہی سے استفادہ کیا ہے لیکن اب انہوں نے مسلمانوں سے ہر بیرونی چیز کو اپنے رنگ میں پیش کر کے اُن کو اپنا گرویدہ بنا لیا ہے -

صفحہ ۱۰۳ میں سورۃ المجادلہ کی آیت (۱۹) دیکھیں -

صفحہ ۱۱۹ میں ہے :

بہ ضبطِ جوشِ جنوں کوش در مقامِ نیاز
بہ ہوش باش و مرو با قبائے چاک آنجا !

اللہ سے پیار صوفی بھی ہے اور ولی بھی لیکن ہر ولی کا پیار بھی یعنی ہے درنہ محض اندھا پن ہے -

الزخرف (آیت ۳۶) میں ہے :

ومن یعش عن ذکر الرحمٰن نقیض لہ شیطٰنا فھو لہ قرین ○

اور جو (دنیا کے) رحمٰن کے ذکر سے اللہ کی بندگی سے نیاری کرے ہم اُس پر ایک شیطان متعین کرتے ہیں کہ وہ اُس کا ساتھی رہے -

یہ اندھیر کے عاشق کرنے والے لوگ اندھے ہوتے ہیں کہ خود کو عاشق کرنا چاہتے ہیں لیکن اپنے خالق کو نہیں پہچانتے -

صفحہ ۱۲۰ میں ہے :

دانشِ مغربیاں ، فلسفۂ مشرقیاں
ہمہ بت خانہ و در طوفِ بتاں چیزے نیست

[مغرب کے علوم اور مشرق کا فلسفہ صرف علم تو عطا کیا دیتے ہے لیکن عمل کے لیے آمادہ نہیں کرتا۔

سورۃ الاعراف (آیت ۱۷۹) میں ہے :

لہم قلوب لایفقہون بہا و لہم اعین لایبصرون بہا و لہم آذان لایسمعون بہا ط

[وہ دل رکھتے ہیں جن میں سمجھتے نہیں اور وہ آنکھیں جن سے دیکھتے نہیں اور وہ کان جن سے سنتے نہیں۔]

صفحہ ۱۲۰ ہی میں ہے :

از خود اندیش و ازیں بادیہ ترساں مگذر
کہ تو ہستی و وجودِ دو جہاں چیزے نیست

سورۃ البقرہ کی آیت (۲۹) پہلے بھی آ چکی ہے :

ہو الذی خلق لکم ما فی الارض جمیعاً ○

[وہی ہے جس نے تمہارے لیے بنایا جو کچھ زمین میں ہے سب۔]

سورۃ الجاثیہ (آیت ۱۳) میں بھی ہے :

و سخر لکم ما فی السمٰوٰت و ما فی الارض جمیعاً منہ ط

[اور تمہارے لیے مسخر کر دیا جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اس کے حکم سے۔]

صفحہ ۱۲۱ میں ہے :

بروز بزم سراپا چو پرنیان و حریر
بروز رزم خود آگہ و تن فراموشند

سورۃ الفتح کی آخری آیت میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے رفقا کے اوصاف بیان ہوئے ہیں :

و الذین معہٗ اشدآء علی الکفار رحمآء بینھم ۔

[اور وہ لوگ ان کے (حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے) ساتھی ہیں ۔ وہ کافروں پر بہت زیادہ سخت ہیں اور آپس میں بہت نرم دل ہیں ۔]

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے اوصاف کا اُن پر پرتو پڑا تب جن کے متعلق سورۂ آلِ عمران (آیت ۱۵۹) میں ہے :

فبما رحمۃ من اللہ لنت لھم و لو کنت فظاً غلیظ القلب لانفضوا من حولک ۔

[یہ کسی کرم اللہ کی مہربانی ہے کہ اے محبوب تم اُن کے لیے نرم دل ہوئے اور اگر تند مزاج سخت دل ہوتے تو وہ ضرور تمہارے گرد سے پریشان ہو جاتے ۔]

صفحہ ۲۲ ؛ میں ہے :

نفس بہ سینہ گدازم کہ طائرِ حرمم
تواں ز گرمیٔ آواز من شناخت مرا

[مسلمان وہی ہے کہ جس کے نفس میں گرمی ہو اور وہ بیداری کا پیام دے ۔

سورہ الزمر (آیت ۱۰) میں ہے :

للذین احسنوا فی ھٰذہ الدنیا حسنۃ ط و ارض اللہ واسعۃ ۔

[جنہوں نے بھلائی کی اُن کے لیے اس دنیا میں (بھی) بھلائی ہے اور اللہ کی زمین وسیع ہے ۔]

سورۂ نوح (آیات ۱۹ - ۲۰) میں ہے :

و اللہ جعل لکم الارض بساطاً لتسلکوا منھا سبلاً فجاجاً ۔

[اور اللہ نے تمہارے لیے زمین کو بچھونا بنایا کہ اُس کے وسیع راستوں میں چلو (یہ سب چیزیں ترغیب بن عمل کے لیے) ہیں]

صفحہ ۱۲۳ میں ہے :

مثلِ شرر ذرہ را تن بہ تپیدن دہم
تن بہ تپیدن دہم ، بالِ پریدن دہم !

قرآن پاک کے متعلق سورۃ شوریٰ (آیت ۵۲) میں ہے :

و کذٰلک اوحینا الیک روحاً من امرنا ط

[اور اسی طرح ہم نے تجھ پر وحی بھیجی ایک جانفزا چیز اپنے حکم سے ۔]

یہ جانفزا چیز جو دلوں میں زندگی پیدا کرتی ہے قرآن پاک ہے جس کی ترجمانی اقبال کر رہے ہیں ۔

صفحہ ۱۲۳ ہی میں ہے :

چوں ز مقامِ نمود نغمۂ شیریں زنم
نیم شبانِ صبح را میلِ دمیدن دہم !

سورۃ بنی اسرائیل (آیت ۷۸) میں ہے :

ان قرآن الفجر کان مشہوداً o

بے شک صبح کے قرآن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں ۔

مفسرین کہتے ہیں کہ فجر کے قرآن (فجر کی نماز) کے وقت رات کے اور دن کے فرشتے بھی حاضر رہتے ہیں ۔

انسان کو بھی عملی طور پر بیدار ہو جانا چاہیے ۔

صفحہ ۱۲۴ میں ہے :

خودی را مردم آمیزی دلیلِ نارسائی ہا
تو اے درد آشنا بیگانہ شو از آشنائی ہا

فرد کی خودی کو تنہائی اور ذاتی آشنائی چاہیے ۔

سورۃ العصر میں ارشاد ہے :

"زمانے کی قسم ! بے شک آدمی ضرور گھاٹے میں ہے سوائے وہ جو ایمان لائے اور عمل صالح کیے اور ایک دوسرے کو حق کی تاکید کی اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کی ۔"

اس سورۂ مبارکہ میں ایمان اور عمل صالح (دو جزئیں) فرد کے لیے ہیں اور حق اور صبر (دو دوسری جزئیں) جماعت کے لیے ہیں ۔

(فرد کے لیے ایمان اور عمل صالح دائمی آسمانی کے لیے ہیں ۔)

صفحہ ۱۲۵ میں ہے :

چوں چراغِ لالہ سوزم در خیابانِ شما
اے جوانانِ عجم جانِ من و جانِ شما!

صفحہ ۱۲۳ میں سورۃ الشوریٰ کی (آیت ۵۲) دیکھیں ۔ اقبال اسے جوانوں کو قرآن کی تعلیم دے کر بیدار کرنا چاہتے ہیں ۔

صفحہ ۱۲۶ میں ہے :

ع فروغِ آدمِ خاکی ز تازہ کاری ہاست

سورۃ الزخرف (آیت ۱۰) میں ہے :

الذی جعل لکم الارض مہدا و جعل لکم فیہا سبلا لعلکم تہتدون ۝

[وہ جس نے تمہارے لیے زمین کو بچھونا کیا اور تمہارے لیے اس میں راستے کیے کہ تم راہ پاؤ ۔]

اقبال اسی بات کی تلقین کرتے اور تازہ تازہ عمل پیش کرنے جو اُس کے منصب کو زیب دیتی ۔

صفحہ ۱۲۷ میں ہے :

شنیدہ ام سخنِ سامری و فسونِ حکیم
[گو سنی ہے میں نے سامری کی بات اور حکیم کا فسوں]

یہ لمبی چوڑی باتیں بہت کرتے ہیں لیکن عمل سے خالی ہیں ۔

سورۃ الصف (آیت ۳) میں ہے :

کبر مقتاً عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون ○

[کیسی سخت ناپسند ہے اللہ کو وہ بات کہ تم کہو جو نہ کرو۔]

صفحہ ۱۲۹ میں ہے :

ع ترا نادان امید غم گسارہا ز افرنگ است ؟

احساسِ کمتری کی وجہ سے ہمارے نوجوانوں نے افرنگ کو اپنا امام بنا لیا ہے حالانکہ وہ شیطان کے مطیع ہیں۔

سورۃ المجادلہ (آیت ۱۹) میں ہے :

استحوذ علیہم الشیطن فانسہم ذکر اللہ ط اولئک حزب الشیطن ط الا ان حزب الشیطن ہم الخسرون ○

[شیطان نے ان پر قابو پا لیا ہے۔ سو اس نے ان کو اللہ کی یاد سے غافل کر دیا ہے۔ یہ لوگ شیطان کی جماعت ہیں۔ یاد رکھو، شیطان کی جماعت ہی نقصان اٹھانے والی ہے۔]

صفحہ ۱۲۹ ہی میں ہے :

سخن از بود و نابود جہاں با من چہ می گوئی
من این دانم کہ من ہستم ندانم این چہ نیرنگ است

[پہلے حق سے بحث کرنا ضروری ہے۔ دنیا میں کیا ہے، کیا نہیں ہے، یہ دیکھنا بعد کی بات ہے۔]

سورۃ الذاریٰت (آیات ۲۰ - ۲۱) میں ہے :

و فی الارض آیٰت للموقنین ○ و فی انفسکم ط افلا تبصرون ○

[اور زمین میں نشانیاں ہیں یقین والوں کو اور خود تمہارے نفسوں میں، کیا تم دیکھتے نہیں ؟]

صفحہ ۱۳۰ میں ہے :

زندگی انجمن آرا و نگہدار خود است
اے کہ در قافلۂ بے ہمہ شو با ہمہ رو

اجتماعی اور انفرادی دونوں قسموں کی زندگی ضروری ہے۔ اجتماعی زندگی کو اقبال نے بے خودی سے تعبیر کیا ہے اور انفرادی زندگی کو خودی کہا ہے۔ صفحہ ۱۳۴ میں سورۃ العصر کی آیات دیکھیں جن میں فرد کے لیے ایمان اور عمل صالح کو ضروری کہا گیا ہے اور جماعت کے لیے حق اور صبر کی تاکید کو ضروری قرار دیا گیا ہے۔ اگر فرد اور جماعت میں یہ خصوصیات نہ ہوں تو پھر انسان خسارے ہی میں رہے گا۔

صفحہ ۱۳۱ میں ہے :

مرا ایں خاکدان از فردوس برین خوشتر
ستم زدن و ستیزق امتحان ایں، جرم موز و سازست ایں

[دنیا میں عمل، سرگرمی اور تیاری کی ضرورت ہے اس لیے یہ گھر جنت سے زیادہ سخت ہے۔

سورۃ البقرہ (آیت ۳۶) میں ہے :

ولکم فی الارض مستقرٌ و متاعٌ الی حین ۝

اور تمہیں ایک وقت تک زمین میں ٹھہرنا ہے اور برتنا ہے (یعنی ہاتھ پاؤں توڑ کر بیٹھنا نہیں ہے)۔]

سورۃ الزمر (آیت ۱۰) میں ہے :

للذین احسنوا فی ھذہ الدنیا حسنۃٌ و ارض اللہ واسعۃٌ ط

[جنہوں نے بھلائی کی اُن کے لیے اس دنیا میں بھی بھلائی ہے اور اللہ کی زمین وسیع ہے۔]

سورۃ الملک (آیت ۲) میں ہے :

الذی خلق الموت و الحیٰوۃ لیبلوکم ایکم احسن عملاً ط

وہ جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہاری جانچ ہو کہ تم میں
کس کا کام زیادہ اچھا ہے۔]

سورۃ الملک (آیت ۱۵) میں ہے:

ھو الذی جعل لکم الارض ذلولاً فامشوا فی مناکبھا ۔ ۔ ۔

[وہی ہے جس نے تمہارے لیے زمین رام کر دی ہے اس کے اطراف
میں چلو۔]

سورۂ نوح (آیات ۱۹ - ۲۰) میں ہے:

واللہ جعل لکم الارض بساطا ○ لتسلکوا منھا سبلا فجاجا ○

[اور اللہ نے تمہارے لیے زمین کو بچھونا بنایا کہ اس کے وسیع
راستوں میں چلو۔]

صفحہ ۱۳۲ میں ہے:

ہمہ نگاہِ آشنائے چو درونِ لالہ دیدم
ہمہ ذوق و شوق دیدم ہمہ آہ و نالہ دیدم

اوپر کی آیتیں یہاں کے لیے بھی کافی ہیں۔

صفحہ ۱۳۴ میں ہے:

جہانِ رنگ و بو دانی ولے دل چیست می دانی؟
مہے کز حلقۂ آفاق سازد گردِ خود ہالہ!

دل کی وسعت تمام عالم کو احاطہ کیے ہوئے ہے۔

سورۂ ق (آیت ۳۷) میں ہے:

ان فی ذٰلک لذکریٰ لمن کان لہٗ قلبٌ او القی السمع
وھو شھیدٌ ○

[اس میں شبہ نہیں اس میں عبرت ہے اس کے لیے جو دل رکھتا ہو یا
کان لگائے اور متوجہ ہو۔]

ایسے دل اور ایسی غائر نظر والے لوگ ہی کامیاب ہیں۔ سورۃ المجادلہ (آیت ۲۲) میں ہے کہ اللہ کی جماعت میں ایسے ہی لوگ شامل فرمائے گئے ہیں :

اولئك كتب فى قلوبهم الايمان و ايدهم بروح منه ط

[یہ ہیں وہ لوگ جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرما دیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی۔]

صفحہ ۱۳۵ میں ہے :

باز این عالم دیرینہ جواں می بائست
برگ کاہش صفت کوہ گراں می بائست

سورۃ الانفال (آیت ۶۰) میں ہے :

واعدوا لهم ما استطعتم من قوة ----

[اور تم تیار رکھا کرو ان کے لیے جتنا تم سے ہو سکے قوت اور طاقت کا سامان۔]

اور اسی سورہ (آیت ۵۳) میں ہے :

ذلك بان الله لم يك مغيرا نعمة انعمها على قوم حتى يغيروا ما بانفسهم ----

[یہ اس لیے ہے کہ اللہ کسی قوم سے جو نعمت دیتا ہے وہ اسے نہیں بدلتا جب تک کہ وہ خود نہ بدل جائیں۔]

اللہ تعالیٰ نعمت اور عزت دیتا ہے پھر جب انسان ان کی قدر نہیں کرتا اور اللہ کی دی ہوئی نعمت چین لیتا ہے اور دوسروں کو دے دیتا ہے۔ انسان کو اپنے عمل اور جدوجہد کے لیے تیار رہنا چاہیے کہ نعمت نہ چھن جائے۔

صفحہ ۲۰۶ میں ہے :

درِ دل مسلم مقامِ مصطفیٰ ست
آبروئے ما ز نامِ مصطفیٰ ست
ہر کہ در وادیٔ ایمن خیمہ زد
آتشِ ما بہر او گلزار شد

ع اب بھی درخت طور سے آتی ہے بانگ لا تخف ("بالِ جبریل")

سورۂ 'طٰہٰ' (آیت ۶۸) میں ہے :

قلنا لا تخف انك انت الاعلیٰ ۔

ہم نے (موسیٰ سے) کہا ، ڈر نہیں ، بے شک تو ہی غالب ہے !

مانگنے والا ہو تو اب بھی سب کچھ مل سکتا ہے ۔

سورۃ المؤمن (آیت ۶۰) میں ہے :

و قال ربکم ادعونی استجب لکم ط

اور تمہارے رب نے فرمایا ، مجھ سے مانگو ، میں قبول کروں ۔

صفحہ ۱۳۶ ہی میں ہے :

عشق از فریاد ما ہنگامہ ہا تعمیر کرد
ورنہ ایں بزم خموشاں ہیچ خوشائے نداشت !

صفحہ ۱۳۱ کی آیتیں دیکھیں ۔

صفحہ ۱۳۷ میں ہے :

ع بے زور سیل کشتیٔ آدم نمی رود

اس کے لیے بھی صفحہ ۱۳۱ کی آیتیں دیکھیں ۔

اسی صفحے میں ہے :

آمیختم نفس بہ نسیم سحر گہی !
گشتم دریں چمن بہ گلان نا تہادہ پائے !

صفحہ ۱۳۸ میں ہے :

[illegible]

[illegible]

اور تمام عمر ، آخرت سے ڈرتا اور اپنے رب کی رحمت کی آس لگائے ، کہ
وہ نافرمانوں جیسا ہو جائے گا؟]

سورۂ بنی اسرائیل کی آیت (۷۹) نہی دیکھیں ۔ (آہ سحر گاہی ، یہ
سحر گاہی دونوں کا پیام بیداری ہے ۔)

صفحہ ۱۳۸ میں ہے :

داغے بسینہ سوز کہ اندر شب وجود
خود را شناختن نتواں جز بایں چراغ

عشق کے بغیر خودی پیدا نہیں ہوتی اور عشق کا جذبہ اسی
کی نعمت کے لیے ہے ۔ اس کے لیے صفحہ ۱۳۱ کی آیتیں دیکھیں ۔

صفحہ ۱۳۹ میں ہے :

ع عشق است امام من ، عقل است غلام من

"بالِ جبریل" میں ہے :

ع جو عشق کا حامل ہو وہ [illegible]

عمل اور عشق سے ثبات و تمکین پیدا ہوتا ہے اور یہی عشق ہے
جس کے ۔

سورۃ النجم (آیت ۲۸) میں ہے :

وما لہم بہ من علم ان یتبعون الا الظن وان الظن
لا یغنی من الحق شیئا ۔

[illegible]

[illegible]

صفحہ ۱۴۱ میں ہے :

بے منزل آرمیدند یا از طلب کشیدند
شاید کہ خاکیاں را در سینہ دم ندیدہ

انسان کس لیے پیدا کیا تھا؟ اس مقصد کو اس نے بھلا دیا ہے۔
نظمیں ۱۳۱ کی آیتیں یہاں کے لیے بھی دیکھیں۔

صفحہ ۱۴۵ : "گلشنِ رازِ جدید"۔

جب سے ہم نے ایران کو شکست دی تو وہاں کے لوگوں نے بھی
عیش اور افلاطونیت سے متاثر ہو کر "نفیِ خودی" کو اسلامی تصوف
میں داخل کیا اور غالباً سب سے پہلے (۱) اوحدی کرمانی، (۲) فخرالدین
(۳) محمود شبستری نے اس "نفیِ خودی" کی تبلیغ میں زور صرف کیا۔
جس سے مسلمانوں کے قوائے عمل میں اضمحلال پیدا ہوا۔ علامہ اقبال نے
محمود شبستری کی مثنوی "گلشنِ راز" کے جواب میں یہ مثنوی "اسرارِ
خودی" لکھی اور اس "نفیِ خودی" کے نظریے کی نفی کی۔ اس نے
کہتے ہیں:

خضرِ رہبر ز مستی گفت — جوابِ سلسلۂ تسخیرِ گفت
رمز عشق۔ آبِ روز گفت — نہ زہ مرغے کہ دانِ ما شمرد
کفن در بر بخاکے آرمیدم — ولے یک فتنۂ محشر نہ دیدم

اس شعر میں کے اشعار آتے ہیں۔ اس کے بعد محمود شبستری کی نظم
کا پہلا سوال اٹھاتے ہیں اور ان کا جواب بھی دیتے جاتے ہیں۔ پہلا
سوال یہ ہے:

ز اسرارِ فکرِ خویشم خبر ده — که چیز ست این فکر و وسواس چیست
دوامِ فکرِ ما را شرطِ راه است؟ — چرا گه طاعت و گاهے گناه است

اس کا جواب یہ ہے (صفحہ ۱۴۸):

درونِ سینۂ آدم چه نور است.
چه نور است این که غیبِ او حضور است

جی عشق وہ نور ہے جس سے اس زندگی میں بیداری اور روشنی
ملتی ہے، اور (صفحہ ۱۵۰):

دو عالم می شود روزے شکارش فتد اندر کمندِ تابدارش
اگر ایں ہر دو عالم را بگیری ہمہ آفاق میرد ، تو نہ میر
مہ و پا در بیابانِ طلب مست نخستیں گرد آں عالم کہ در دست

پھر آخر میں ہے (صفحہ ۱۵۰) :

شکوہِ خسروی ایں است ایں است
ہمیں ملک است کو توام بدیں است

انسان کے لیے دونوں جہانوں کی ہر چیز مسخر کی گئی ہے۔

سورۃ الجاثیہ (آیت ۱۳) میں ہے :

و سخر لکم ما فی السمٰوٰت و ما فی الارض جمیعاً منہ ط ان فی ذٰ
لاٰیٰت لقومٍ یتفکرون ٥

[اور تمہارے لیے مسخر کیے گئے جو کچھ آسمانوں میں ہیں اور
جو کچھ زمین میں ہیں سب اپنے حکم سے۔ بے شک اس میں نشانیاں ہ
سوچنے والوں کے لیے۔]

سوچنے والے لوگ یعنی تسخیرِ انس کرنے والے ہی تسخیرِ آف
کر سکتے ہیں۔

سورۂ لقمٰن (آیت ۲۰) میں یہی ہے :

الم تروا ان اللہ سخر لکم ما فی السمٰوٰت و ما فی الارض و ا
علیکم نعمہٗ ظاہرۃً و باطنۃً ط

[کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے تمہارے لیے مسخر کیے جو ک
آسمانوں میں ہیں اور زمین میں ہیں اور تمہیں بھرپور دیں اپنی نعمتیں ظاہر
پوشیدہ۔

سورۃ البقرہ (آیت ۲۹) میں یہی ارشاد ہے :

ھو الذی خلق لکم ما فی الارض جمیعاً ٥

[وہی ہے جس نے تمہارے لیے پیدا کیا جو کچھ زمین میں ہیں سب کا
(اس کے بعد اس نے آسمان کے لیے سات اور زمین کی ہر چیز پیدا کی ہے

صفحہ ۱۵۱ - سوال ۲ :

چہ بحر است ایں کہ علمش ساحل آمد ؟
ز قعرِ او چہ گوہر حاصل آمد ؟

اس کے جواب میں علامہ اقبال فرماتے ہیں :

حیاتِ پرنفس بحرِ روانے شعور و آگہی او را کرانے

سورۃ الملک (آیت ۲) میں ہے :

الذی خلق الموت و الحیوۃ لیبلوکم ایکم احسن عملا ○

[وہ جس نے موت اور زندگی پیدا کی تاکہ تمہاری جانچ ہو کہ تم میں کس کا کام زیادہ اچھا ہے۔]

یہ زندگی ہے جو جانچ ہے، جس جانچ میں شعور و آگہی کی مدد سے کامیابی حاصل ہوتی ہے۔

اسی سورۃ الملک (آیت ۱۵) میں پھر ارشاد ہے :

ھو الذی جعل لکم الارض ذلولا فامشوا فی مناکبھا و کلوا من رزقہ ط و الیہ النشور ○

[وہی ہے جس نے تمہارے لئے زمین رام کر دی تو تم اس کے راستوں میں چلو پھرو اس کی روزی میں سے کھاؤ اور اسی کی طرف اٹھنا ہے۔]

اس زندگی میں عقل و شعور ہی کی مدد سے کامیابی حاصل ہو سکتی ہے۔

صفحہ ۱۵۱ - سوال ۳ :

وصالِ نکتہ و تاجیست معراج
[illegible]

اس کے جواب میں ہے :

مکاں را زہ کن و آماج درباب ز حرفِ نکتۂ معراج درباب

[illegible]

سورۂ النجم میں صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج شریف میں حاضر ہونا۔

سورۃ النجم (آیت ۹) میں ہے :

فکان قاب قوسین او ادنیٰ ○

[پس اُس جلوے اور اس محبوب میں دو ہتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم ۔]

پیر اقبال کہتے ہیں :

چو مطلق ذریں ذہن مکانات کہ مطلق نیست جز نور اسمٰعیلؑ

دنیا میں واجب الوجود کو صرف اس طرح دیکھ سکتے ہیں جس طرح سورۃ النور (آیت ۳۵) میں مذکور ہے :

اللہ نور السمٰوات و الارض ط

[اللہ نور ہے آسمانوں اور زمین کا (یعنی نور موجود ہے ، جس سے اُس کو چھو نہیں سکتے) ۔]

صفحہ ۱۵۵ میں ہے :

چو لنگ است او سکون را دوست دارد
نہ پیماند مغز و دل بر پوست دارد

[یہ لنگڑی اور لے ظاہر ہے ۔ اس لیے سکون اور جمود کو پسند کرتی ہے ، حرکت اور عمل سے گریز کرتی ہے اور ظن و گمان میں مبتلا کر دیتی ہے ۔ اس لیے حقیقت سے دور ہے ۔

سورۃ النجم (آیت ۲۸) میں ہے :

و ان الظن لا یغنی من الحق شیئاً ○

[اور بے شک گمان یقین کی جگہ کچھ کام نہیں دیتا ۔]

۔۔ علامہ اقبال نے اسے دوسرے خطبے (انگریزی) میں اس موضوع پر بحث کی ہے ۔

صفحہ ۱۵۵ ہی میں ہے :

سہ و ثالث نمی ارزد یک جو بحرف "کم لبثتم" شوطہ زن شو

سورۃ الکہف (آیت ۱۹) میں ہے :

قال قائل منھم کم لبثتم قالوا لبثنا یوماً او بعض یوم ؛

[illegible] (اصحاب کہف میں سے) ایک کہنے والا بولا ، تم یہاں کتنی دیر رہے : کہنے لگے کہ ایک دن رہے یا دن سے کم (یعنی زمان کی باری عقل احاطہ نہیں کر سکتی) ۔

صفحہ ۱۵۵ ہی میں ہے :

تن و جان را دو تا گفتن کلام است
تن و جاں را دو تا دیدن حرام است
بجاں پوشیدہ رمز کائنات است
بدن حالے ز احوالِ حیات است
عروسِ معنی از صورت حنا بست
تنِ خویش را پیرایہ ہا بست

سورہ البقرہ (آیت ۲۴۷) میں ہے :

[illegible] اللہ اصطفٰہ علیکم و زادہ بسطۃً فی العلم والجسم ؛

[illegible] کے نبی نے فرمایا) بے شک اللہ نے تمہارے مقابلہ کو [illegible] چن لیا اور اُسے علم اور جسم میں کشادگی دی ۔

۵۔ زمان کے مسئلے سے علامہ اقبال کو بہت دلچسپی تھی ۔ دیکھئے "مکاتیبِ اقبال" ، ۱/۱۱۵ ، ۱۵۶ ، ۱۶۵ ، ۱۶۸ ، ۱۸۰ وغیرہ ۔

۶۔ علامہ اقبال نے اپنے تیسرے انگریزی خطبے میں اس موضوع پر بحث کی ہے اور چوتھے خطبے میں بھی یہ بحث ہے ۔

اور رومی" کہتے ہیں :

پیکر از ما بست شد نے ما ازو بادہ از ما مست شد نے ما ازو

علم اور جسم دونوں کی کشادگی دے کر چل گیا۔ علم کا تعلق جا
سے اور توانائی کا تعلق جسم سے ہوتا ہے۔ گویا جان اور جسم دونوں
ذمہ داری ہے۔

صفحہ ۱۵۵ ہی میں ہے:

بدن را تو فرنگ از جاں جدا دید نگاہش ملک و دیں را ہم دو نیم

اسی لیے فرنگیوں نے اپنی سیاست کو دین سے الگ رکھا ہے او
اسی رنگ میں بعض اور لوگ بھی رنگ گئے ہیں۔ حالانکہ دین وہ چیز
ہے جو سیاست کو بھی احاطہ کیے ہوئے ہے۔ (بلکہ روح اور جسم
تقسیم ہی غلط ہے۔ ایسی تقسیم ہی سے فلسفۂ مذہب میں ایسے ناقابل
حل مسئلے پیدا ہو گئے ہیں۔ اسلام انسان کو ایک زندہ حقیقت تصو
کرتا ہے اور یہ تصور قرآن میں نہ صرف اسی ارضی زندگی کے لیے اصلح
ہے بلکہ حشر اور حیات بعد الموت کے لیے بھی قائم رہتا ہے)۔

سورۂ 'طٰہٰ' (آیت ۵۵) میں ہے:

منہا خلقنٰکم و فیہا نعیدکم و فیہا نخرجکم تارۃ اخریٰ ۝

[اسی مٹی سے ہم نے تم کو پیدا کیا اور اسی میں تمہیں پھر
جائیں گے اور اسی سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے۔]

پھر سورۂ النساء (آیات ۵۶ - ۵۷) میں جسمانی سزا اور جزا کا ذ
ہے:

صفحہ ۱۵۰ میں ہے:

جہاں چہ و چون زیر سر بگردون ماہ و پروین را مکیں ک

سورۃ الجاثیہ (آیت ۱۳) میں ہے:

و سخر لکم ما فی السمٰوٰت و ما فی الارض جمیعا منہ ان فی ذ
لاٰیٰت لقوم یتفکرون ۝

۱۔ [illegible] مشمولہ "آثار اقبال" (حیدر آباد دکن،
[illegible]

[اور مسخر کیے تمہارے لیے جو کچھ آسمانوں میں ہیں اور جو کچھ زمین میں ہیں اپنے حکم سے۔ بے شک اس میں نشانیاں ہیں سوچنے والوں کے لیے۔]

صفحہ ۱۵۷ - سوال ۴ :

قدیم و محدث از ہم چوں جدا شد
کہ ایں عالم شد آں دیگر خدا شد
اگر معروف و عارف ذاتِ پاک است
چہ سودا در سرِ ایں مشتِ خاک است

جواب :

خودی ز زندگیِ ابتدا پذیر است فراقِ عارف و معروف خیر است

خالق و مخلوق اور عارف و معروف کی تشریح اپنی جگہ ایک مسئلہ ہے اور اسی سے انسانی خودی متعین ہو سکتی ہے۔

سورۃ الاعراف (آیت ۱۱) میں ہے :

ولقد خلقنٰکم ثم صورنٰکم ثم قلنا للملٰئکۃ اسجدوا لآدم ۔

[بے شک ہم نے تم کو پیدا کیا، پھر تمہاری شکلیں بنائیں، پھر ہم نے ملائکہ سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو۔]

انسان کو فضیلت ہی اور سے اس کی خودی ہے [illegible]

حیاتِ اسرار کی توضیح علامہ اقبال کے [illegible] ہو سکتی ہے۔ وہ فرماتے ہیں :

"یہ دنیا عجیب قسم کی قرنی کائنات کا [illegible]
نزدیک کی ایسی ہم [illegible]
کی انسان ہوائی پر بیٹھ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

میں لگا رہے - باقی تمام عبث اور خیالی دنیا کا بیہودہ فلسفہ ہے - ہم اس
کو ڈھونڈتے رہیں جو ہم کو ڈھونڈنا چاہتا ہے - اس کو ڈھونڈیں ، خوب
ڈھونڈیں اور اتنا ڈھونڈیں کہ اپنے آپ کو پا لیں -"[۸]

یہی بات وہ جواب میں اس طرح کہتے ہیں :

بہ جرش کہ شدن انجام ما نیست اگر او را بہ درگیری فنا بست

صفحہ ۱۶۰ - سوال ۵ :

کہ من ہاشم مرا از "من" خبر کن کہ معنی دارد "اندر خود سفر کن"؟

جواب میں ہے :

خودی معویۂ حفظ کائنات است نخستیں پرتو ذاتش حیات است
حیات از خواب خویش بیدار گردد دروں چوں یکے ہشیار گردد
ز ما را ہے بہ کشود او تودے ز ما را ہے بہ کشود او تودے

اوپر کی آیت (الاعراف ۱۷۲) اس کے لیے بھی کافی ہے -

ع سفر در خود کن و بنگر کہ من چیست؟

سورۃ الحشر (آیت ۱۹) میں ہے :

ولا تکونوا کالذین نسوا اللہ فانسٰھم انفسھم ؕ

اور ان جیسے نہ ہو جاؤ جو اللہ کو بھول بیٹھے تو اللہ نے ان کو
بھلا دیا (یعنی جو اللہ کو بھول جاتا ہے تو گویا خود کو بھلا بیٹھتا ہے
اور اگر انسان خود کو پہچان لے تو وہ بجز اللہ کو پہچان سکتا ہے - یہی
چیز ہے جسے "اندر خود سفر کن" کہتے ہیں) -

صفحہ ۱۶۲ میں ہے :

ہم دوے از "من" و ارتوش و تابش کشد اں عرصہ ے را در شتابش

۸- "مخزن" ، ۱/۲۹ -

سورۃ الاحزاب (آیت ۷۲) میں ہے :

انا عرضنا الامانۃ علی السمٰوٰت والارض والجبال فابین ان یحملنہا واشفقن منہا وحملہا الانسان ط انہ کان ظلوما جہولاً ٥

[بے شک ہم نے امانت پیش کی آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر تو انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس سے ڈر گئے اور انسان نے اسے اٹھا لیا۔ بے شک وہ اپنی جان کو مشقت میں ڈالنے والا بڑا نادان ہے۔]

اسی لیے اقبال کہتے ہیں (صفحہ ۱۶۳) :

فلک را لرزہ در تن از گرانی ست زمین و ہم مکان اندر میان اوست

صفحہ ۱۶۳ - سوال ہے :

چہ جزو است آنکہ او از کل فزون است؟

طریق ہستن آن جزو چون است؟

جواب میں ہے :

خودی ز اندازہ ہائے ما فزون است
خودی زان کل کہ تو بینی فزون است

انسان ضعیف البیان ہونے کے باوجود اللہ کا نائب ہے اور اس کی صلاحیتیں بہت وسیع و عریض ہیں۔

سورۃ الانعام (آیت ۱۶۶) میں ہے :

وہو الذی جعلکم خلٰئف الارض ورفع بعضکم فوق بعض درجٰت لیبلوکم فی ما اٰتٰکم ط

اور وہی ہے جس نے زمین میں تمہیں نائب کیا اور تم میں ایک کو دوسرے پر بلندی دی کہ تمہیں آزمائے اس چیز میں جو تمہیں عطا کی ہے

صفحہ ۱۶۵ میں ہے :

ازاں مرگے کہ می آید چہ باک است
خودی چوں پختہ شد از مرگ پاک است

صفحہ ۱۵۷ کے سلسلے میں علامہ اقبال کی تحریر کا ایک اقتباس آ چکا ہے ۔ وہ وہ یہاں کے لیے بھی کافی ہے ۔

سورۃ الکہف (آیت ۴۶) میں ہے :

والباقیٰت الصّٰلحٰت خیرٌ عند ربك ثوابا و خیرٌ امّلا ،

[اور باقی رہنے والی اچھی باتیں (اعمالِ خیر) ان کا ثواب تمہارے رب کے ہاں بہتر اور وہ امید میں سب سے بھلی ہیں (یعنی خیر کو بقا حاصل ہوگی ۔ نیز اسے منعم کے مطابق اور خودی کے لحاظ سے جو خیر پیش کرے گا اُسے فنا نہیں ہے) ۔]

صفحہ ۱۶۶ ۔ سوال ۷ :

مسافر چوں نرد زیرو گذام است ۔۔۔ ندانیم کہ او مردِ تمام است

جواب میں ہے :

اگر چشمے کشائی ۔ دل مزیں ۔۔۔ درونِ سنگ بینی سنگ خوبتر !
سفر اندر حشر کردن ہمیں است ۔۔۔ سفر از خرد بخود کردن ہمیں است

یہ سفر دراصل خودی کا ارتقائی سفر ہے ، یعنی خودی کی مسلسل نمو کا سفر ۔ جس کی منزل کے لیے ہے ، لیکن اس سفر کی کوئی آخری [illegible] بھی ہے اور وہ بھی تلاش ہو جانے کی اور رہی بھی ختم ہو جانے کی :

[illegible] ۔۔۔ [illegible]

[illegible] ہے :

[illegible] ۔۔۔ [illegible]

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق سورۃ النجم (آیت ۹ - ۱۰) میں ہے :

فکان قاب قوسین او ادنیٰ ۝ فاوحیٰ الیٰ عبدہٖ ما اوحیٰ ۝

[تو اس جلوہ (جلوۂ خدا) اور اس محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم - اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی -

ایسے ہی انسانِ کامل کے متعلق علامہ اقبال فرماتے ہیں :

کسے کو "دید" خود را آماده است — من و تو نا تمامیم او تمام است"
اگر او را تپانی در خس خیز — اگر یساں بد اساس در آذر

صفحہ ۱۶۹ - سوال ۸ :

کہ ہر نکتہ را خلق است اناالحق — چہ گوئی ہر زہ دوان ہر زہ مخلص

جواب میں ہے کہ ایک مُلّا ہی کہہ سکتا ہے کہ زندگی فریب میں کہ میں (انا) کا حضور پیدا کر دیتی ہے ، مگر حقیقت یہ ہے کہ تمام عالم (انسان بھی) ایک سوئے ہوئے خدا کا خواب ہے - جملہ ذی حیات ، تمام نکتہ ہیں ، کہاں و یہاں سب کے سب خواب ہیں -

اقبال کہتے ہیں کہ تمام عالم کے وجود پر شک ہو سکتا ہے لیکن شک کرنے والا نفس کبھی موہوم نہیں ہو سکتا - حقیقتِ مطلق یعنی خدا کی ذات بھی حق ہے اور انسانی نفس (خودی) بھی حق ہے :

خودی را حق بداں باطل مپندار
خودی را کشتِ بے حاصل مپندار

شنکر اچاریہ اور منصور حلاج دونوں نے اپنے اپنے رنگ میں انا الحق کہہ کر کوشش کی ہے کہ ایسے الفاظ کہیں جن سے انسان خدا کے عرفانِ خدا حاصل کریں :

دلِ از شکر و منصور لہ دوئے — خدا را بہ ایں حرف جستے چوئی

سورۃ الحشر کی (آیت ۱۹) پہلے بھی آ چکی ہے :

ولا تکونوا کالذین نسوا اللہ فانسٰھم انفسھم ط

اور اُن جیسے نہ ہو چاؤ جو اللہ کو بھول بیٹھے تو اللہ نے اُنھیں اُن کی جانیں بھلا دیں (یعنی خدا کی معرفت حاصل کرو گے تو خود کی معرفت بھی حاصل ہو سکے گی) ۔]

صفحہ ۱۷۲ ۔ سوال ۹ :

کہ بہ بیتِ وحدت و قمِ خر ۔ سعدے کہ بہ سعد عمارف آمد ؟

جواب میں پہلے تمام کائنات کی بے ثباتی کا ذکر ہے ۔ پھر لکھا ہے (صفحہ ۱۷۳) کہ صرف خودی ایسی چیز ہے جس کو فنا نہیں :

خودی را لازوالے می تواں کرد ۔ فراقے را وصالے می تواں کرد

پھر فرماتے ہیں (صفحات ۱۷۳ - ۱۷۴) کہ :

خدائے زندہ لے ذوقِ سخن نیست
تجلی ہائے او بے انجمن نیست
الست از خلوتِ نازے کہ برخاست ؟
بلی از پردۂ سازے کہ برخاست ؟

سورۃ الاعراف (آیت ۱۷۲) میں ہے :

و اذ اخذ ربک من بنی آدم ۔ من ظھورھم ذریتھم و اشھدھم علی انفسھم ج الست بربکم ط قالوا بلی ۔

اور (اے محمدؐ) یاد کرو، جب تمہارے رب نے اولادِ آدم کی پشت سے اُن کی نسل نکالی اور اُنھیں خود اُن پر گواہ کیا ، کیا میں تمہارا رب نہیں ؟ سب بولے ، کیوں نہیں ؟]

نرستم ، دیدن جامِ سفالی ۔ بیا ساقی مئے گرمی بیالہ باقی است[۹]

---

۹ ۔ کمر حمید سے حکم نے "فکرِ اقبال" (بابت ۱۹۷۱ء) میں "نشورِ راز جدید" پر مشتمل بحث کی ہے ۔

انسان ہی کی خاطر یہ دنیا بنائی گئی ہے۔

سورۃ البقرہ (آیت ۲۹) میں ہے:

ھوالذی خلق لکم ما فی الارض جمیعاً ○

[وہی ہے جس نے تمہارے لیے بنایا جو کچھ زمین میں ہے سب کا سب۔]

صفحہ ۱۸۰ میں ہے:

از غلامی مرد حق زنار بست از غلامی کوہ در جوش آمدہ پست

علامہ اقبال اپنے ایک مکتوب میں لکھتے ہیں:

"غلام قوم مادیات کو روحانیت پر مقدم سمجھنے پر مجبور ہو جاتی ہے اور جب انسان میں یہ غلامی راسخ ہو جاتی ہے تو وہ ہر اس علم سے بیزاری کے بہانے تلاش کرتا ہے جس کا مقصد فقر نفس، روحِ انسانی کا ترفع ہے۔"[۱۰]

اسی چیز کو صفحہ ۱۸۳ (موسیقی) میں بیان کیا ہے:

حذر ازیں نغمۂ موت است و بس نسبتی در کسوت صوت است و بس

یہی بات صفحہ ۱۸۶ (مشتری) میں ہے:

ہمچناں دیدم فن صورت گری [illegible]

اور صفحہ ۱۸۷ میں ہے:

[illegible]

سورۃ الانعام (آیت ۷۶) میں ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا تھا۔

لا احب الآفلین ○ [مجھے ڈوبنے والے خدا پسند نہیں ہیں۔]

موجودہ علومِ مغربی شک اور گمان پیدا کرتے ہیں اور [illegible] کرتے ہیں۔

۱۰۔ "مکاتیب" ۱۰/۱۰۲۔

صفحہ ۱۹۰ میں ہے کہ غلامی میں عشق و مذہب بھی بے وقعت بن جاتے ہیں :

در غلامی، عشق و مذہب را فراق انگبین۔ زندگانی بد مذاق

لیکن آزاد مردوں کا فن بھی آزاد اور ہمیشہ زندہ رہتا ہے (صفحہ ۱۹۳) :

سنگہا با سنگہا پیوستہ اند روزگارے را نہ آنے بستہ اند

جاوید نامہ

(پہلی اشاعت ۱۹۳۲)

جاوید نامہ

علامہ اقبال ۵ جنوری ۱۹۳۱ کو ایک مکتوب میں لکھتے ہیں :

"میرے زیر نظر حقائق اخلاق و ملل ہیں ۔ زبان میرے لیے ثانوی حیثیت رکھتی ہے ۔ لیکن فن شعر سے میری غیبت فن کے لبند ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ آخری نظم 'جاوید نامہ' جس کے دو ہزار شعر ہوں گے ابھی ختم نہیں ہوئی ۔ ممکن ہے کہ مرے تک ختم ہو جائے ۔ یہ ایک قسم کی ڈویژن کامیڈی ہے ۔ مثنوی مولانا روم کے طرز پر لکھی گئی ہے ۔ اس کا دیباچہ بھی لکھا ہوا ہے اور اس میں غالباً ہندوستان و ایران بلکہ تمام دنیائے اسلام کے لیے نئی باتیں ہوں گی ۔ ہر جزو میں حسب حال ان منصور حلاج ، ولی انعمت ، ناصر خسرو علوی وغیرہ کو نشہ میں ذکر کرتے گا ۔ جاوید نامہ ۔ پیغام مشرق روس کے نام ہوگا ۔"[1]

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعۂ معراج سے متعلق ۔ ۔ ۔ ۔ بہت سی مباحث اور مختلف ادوار میں ایسے سحر تیار ہوئے جن سے ۔ ۔ ۔ ۔ اس عظیم واقعے سے متاثر ہیں ۔ یوحنا العلاء المعری (م ۹۹۳ء) کی ۔ ۔ ۔ ۔ دانتے الیگری (م ۱۳۲۱ء) کی "الفتوحات المکیہ" کے مصنف ۔ ۔ ۔ ۔ م ۱۲۴۰/۶۳۸) کی "طربیہ الٰہیہ" (Divina Comedia) بھی ۔ ۔ ۔ ۔ سے متاثر ہے ۔ علامہ اقبالؒ کی یہ سحر بھی "جاوید ۔ ۔ ۔ ۔

۱۔ "مکاتیب" ۱۰/۲۱۶ ۔

سے ثر پذیر ہے اور اس کا محرک وہ جذبہ ہے جو شاعر کو زمان و مکاں کے حصار سے گزر جانے کے لیے بے تاب کر دیتا ہے۔ جذبہ وہ طبعی جوہر ہے جو زبان حاصل کر کے سیاست افلاک اور ماورائے افلاک کے لیے بروئے کار ہوتا ہے اور مختلف اشخاص سے ملاقات کرتا ہے اور ان کے جذبات اور خیالات کی ترجمانی بھی کرتا ہے۔ ایسے شاعر کے متعلق ہی کہا جا سکتا ہے کہ (صفحہ ۳۵):

مردے از حسن حسینے او زاد — لا سرے لا قلبے لا چشمے نداد

جو کہ یہ نظم شروع سے آخر تک پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے اس لیے ہم یہاں اس کا ایک خلاصہ پیش کر دیتے ہیں۔

"جاوید نامہ" کی یہ مسجد سے ہوتی ہے۔ شاعر فرشتہ کی [illegible] کے حضور میں کوئی اس کا معاون نہیں۔ مادی دنیا سے اٹھ کے حضور میں پہنچ جاتا ہے اور التجا کرتا ہے کہ اس [illegible] کے لیے ہدایت اور تقویت کا ذریعہ بنے۔

[illegible] سے گزرتا ہوا [illegible] کو [illegible] اور [illegible] سے اوپر [illegible] کے نور سے منور ہے۔ زمین نظر آتی ہے لیکن [illegible] کے [illegible]۔ [illegible] کہ وہ شاعر نہ ہو کہ [illegible] اس [illegible] دی گئی ہے۔ "نغمہ سرمدی" میں اسی [illegible] کا [illegible] ہے۔ [illegible] والے کی [illegible] "[illegible]" سے [illegible] ہے۔ [illegible] کے [illegible] سے [illegible] ہو کر [illegible] کے [illegible] خلوت گزیں ہیں۔ [illegible] وہ [illegible] کے [illegible] سے [illegible] کی ایک [illegible] "[illegible]" [illegible] کہتا ہے۔ [illegible] کے [illegible] کے [illegible] کی روح نمودار ہوتی ہے جس سے [illegible] وجود اور جان و تن وغیرہ مسائل کی وضاحت چاہتا ہے اور [illegible] کے [illegible] ہے۔ رومی کے کلام سے [illegible] [illegible] ہو جاتا ہے۔ [illegible] میں [illegible] و [illegible] کی [illegible] [illegible] ہے جو [illegible] کے [illegible] کو جوڑنے کی ترکیب بتاتا ہے کہ لی مع اللہ وقت کے [illegible] سے [illegible] ہو سکتا ہے۔ [illegible] مادی حجابات سے گزر کر [illegible] دوسری دنیا میں پہنچتا ہے اور اس کی پہلی منزل

[illegible] ہوتی ہے۔ وہاں ایک غار میں عرفِ ہندی "جہاں دوست" [illegible] ہے جس سے شاعر کو حیات و ممات اور دوسرے جہان کے اسرار کی [illegible] ہوتی ہے۔ پھر شاعر کی نظر سرنوشت پر پڑتی ہے جس کی تعیین [illegible] میں ہوتی تھی اور جو شاعروں کے الہامی نعمت کا محرک ہے۔ رومی یہاں بتاتا ہے کہ وہ معجزہ جو نبیِ انسان کے نورِ رفعت و عظمت کا جذبہ پیدا کرتی ہے "سعدی" کی وارث ہے۔ یہ سعدی رومی کی [illegible] حیات نو کی سیر کراتا ہے۔ حاضرین[۲] اول میں لوٹ آتے ہیں۔ حسین دوم میں زرتشت اور ابرمن مصروفِ مکالمہ ہیں۔ زرتشت کی بے کیفی حالات، یہ ہے کہ خودی کی تفسیر کے لیے اس پر مستعد ہیں سعدی کی اور یہ آزاد خودی کے ارتقا میں خلاف ہیں اور اس سے کہ جذبہ نمی کے حسن کے ہمراہ خودی نا تمام ہے۔ حاضرین سوم میں مصطفےٰ اور فرعون کا مکالمہ ہے جس سے افرنگیوں پر ہوتی ہے کہ نئے مسیح کی [illegible] یہ سیرِ آں جہانی سے جس کے [illegible] ہیں۔ [illegible] مذہبِ مسیح[۳] کی رو سے [illegible] ہے۔ حاضرین چہارم میں [illegible] کی روح اسلام کے قرون وسطیٰ کی روایات کا مطالعہ کر رہی ہے۔

[illegible] کی سیر کے بعد شاعر فلکِ عطارد میں پہنچتا ہے جہاں [illegible] کی [illegible] اور خریداروں کے ہجوم سے شاعر [illegible] کی نظر [illegible] ہے۔ رومی بتاتا ہے کہ [illegible] جنت چننے کے بعد تیسرے حصے کے لیے یہاں [illegible] دونوں اذانوں کی سمت روانہ ہوتے ہیں جہاں [illegible] رہے ہیں اور سورۃ النجم کی تلاوت کر رہے [illegible] اور بے خودی کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ [illegible] [illegible]

۲۔ "طٰسٓ" قرآن کے حروف مقطعات میں سے ہیں۔ [illegible] منصور حلاج کی "کتاب الطواسین" کا ذکر [illegible] میں آتا ہے۔

کہ اس شاعر کو اُس کی طبیعت کی جولانی اور سرمستی کی وجہ سے میں "زندہ رود" کہتا ہوں۔ شاعر بتاتا ہے کہ عالمِ خاکی کے مسلمانوں کو وطنیت کے بڑھتے ہوئے رجحانات نے آفاقی تعلیم سے بے گانہ کر دیا ہے، نیز مغربی سوشلزم اور روسی اشتراکیت نے بڑے فتنے کھڑے کر دیے ہیں۔ افغانی اور سعید حلیم پاشا نے مشرق اور مغرب کی فطرت کے بنیادی فرق پر بڑی گفتگو ہوئی۔ پاشا نے یہ بھی بتایا کہ تقلیدِ فرنگ سے مصنوعی کمال کے قوم کی نئی زندگی حاصل نہیں ہو سکتی بلکہ عالمِ قرآنی کی تشکیل کی ضرورت ہے۔ افغانی نے اس تشکیل کے لیے (۱) خلافتِ آدم، (۲) حکومتِ الٰہی، (۳) ارض، ملکِ خداست (۴) حکمت، خیرِ کثیر اسی کو وسیع سایہ ہے اور اس کی تسبیح بھی کی ہے۔ افغانی کو ملتِ روسیہ کے باقیوں سوکمت و اجتہاد کے خاتمے کی کچھ امید نظر آتی ہے لیکن وہ اس سب کو اسلامی نقطہ ہی کی دعوت دیتے ہیں۔ پیر فلکِ زہرہ سے رومی کے ساتھ شاعر رہتا ہے جہاں ہر قوم اور ہر عہد کے معبود جمع ہیں اور خود ہو رہے ہیں کہ انسان اب پھر اُن کی پرستش قبول کر رہا ہے اور:

از چراغِ مصطفیٰؐ اندیشہ چیست؟

رومی اور شاعر (زندہ رود) آگے بڑھتے ہیں۔ دریائے زہرہ موجیں مار رہا تھا لیکن موجیں ان دونوں کو راستہ دیتی ہیں۔ رومی سورۂ "طٰہٰ" پڑھتا ہوا اپنے عصا کو لے کر آگے بڑھتا ہے جہاں ایک خاندان سے تاریکی میں روشنی دکھائی دیتی ہے۔ وہاں فرعون اور برطانوی جنرل کچنر کی روحیں عذاب میں مبتلا نظر آئیں۔ فرعون آرزو کرتا ہے کہ کاش موسیٰ سے ایک دو معجزے ہی وہ میں اُس سے مانگ لیتا۔ کچنر فخر سے کہتا ہے کہ یورپ والوں نے مصر میں عہدِ فرعون کے آثار اور بیش بہا معلومات کے خزانے کھود نکالے ہیں۔ فرعون طنز سے کہتا ہے:

تو ز مصر ما چہ و حکمت بر گشود — کس اندر تربتِ ما چہ بود؟

پھر سودائی مہدی کی روح نمودار ہوتی ہے جو کچنر سے کہتی ہے کہ یہ ہری خاک کے انتقام تھا کہ تجھے قبر کے لیے دو گز زمین بھی نہ مل سکی۔

ہر مہدی نے مغربوں کو پیغام دیا ہے کہ وہ بیدار ہوں اور مدینہ سے مستفیض ہوں۔

یہ رومی اور شاعر فلک مریخ میں داخل ہوتے ہیں۔ رومی بتاتا ہے کہ وہاں کے لوگ علوم و فنون کے دل دادہ ہیں اور ان کے یہاں دل حاکم ہے اور بدن محکوم، اس لیے یہاں کوئی تصادم نہیں۔ یہ دونوں سیارے حکیم مریخی سے ملتے ہیں جو فلزات زمین کی تحقیق سے بہت دلچسپی رکھتا ہے۔ پھر وہ ان دونوں کو مرغزان سپہر کی سیر کراتا ہے جہاں کے لوگ کشور گیری اور وسائل معیشت کے احتکار کی ہوس نہیں ہے۔ زندہ رود ان کو وہ حکیم بتاتا ہے کہ تدبر کی بدولت نفس اور خودی کی اصلاح کی جا سکتی ہے۔ پھر یہ لوگ ایک میدان میں پہنچتے ہیں جہاں آرنگ کی ایک حور ہے جو عورتوں کو محکومی سے آزاد کرنے کی تلقین دے رہی ہے۔ رومی تبصرہ کرتے ہیں کہ دانائی نئی تہذیب کا مقصد مرد کی امومت ہے اور عورتوں کو ہر پابندی سے آزاد کرانا ہے، نیز یہ کہ یہ تہذیب میں عشق مفقود ہے جس سے زندگی میں حرارت اور تابندگی پیدا ہوتی ہے۔

پھر یہ لوگ فلک مشتری میں داخل ہوتے ہیں جہاں روشنی کے کئی خانے ہیں لیکن زندگی کے ہنگامے نہیں ہیں۔ حلاج، غزالی اور فرید الدین عطار یہاں ہیں۔ زندہ رود پہلے حلاج سے سوال کرتا ہے کہ وہ خدا کی محبت میں ہوسین سے کیوں دور ہو۔ حلاج جواب دیتا ہے کہ حور کی لذتیں خلد کی نعمتوں سے کم نہیں۔ نیز یہ کہ میں نے "انا الحق" کا رمز شناس تھا لیکن میری قوم والے اس [illegible] سے سوئی نہ چرخہ دیا۔ پھر زندہ رود نے غالب سے اس کے [illegible] کف خاکستر و بال قفس (رنگ) کے معنی پوچھے جس کی اس نے [illegible] کے رنگ میں تشریح کی۔ پھر زندہ رود نے اس سے تصوف اس کے معراد الآر اسعار کی روشنی میں دریافت کیا تو وہ حیران کن [illegible] معلوم ہوا اور اس نے یہ شعر کہہ کر بات ختم کر دی:

آنچہ در زمن جنابی کافری ست کافری کہ [illegible]

حلاج دوبارہ نبوت، خودی اور دیدار الٰہی کے مسئلہ [illegible]

پھر رخصت ہو جاتا ہے کہ ہم ایک جگہ قیام کرنا اپنی طبیعت کے خلاف سمجھتے ہیں۔

اس کے بعد فضا میں تاریکی ہو جاتی ہے اور ابلیس (خواجۂ اہل فراق) نظر آتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میرا حرفِ استکبار حرفِ فراق کی لذتوں سے بہرہ مند ہونے کے لیے تھا اور یہ کہ آدم سے مجھے ہمدردی تھی کہ وہ میرے بعد مجبوری سے مختاری تک پہنچا۔ پھر ابلیس فریاد کرتا ہے کہ میں آدم سے زیادہ پختہ ایک حریف چاہتا ہوں کیونکہ اس میں مدافعت اور میرے فرمان سے سرکشی کی قوت ہی نہیں۔

پیر رومی نے سنائی کہ فلکِ زحل کی سیر کراتا ہے جہاں غداروں کی روحیں سزائے عذاب ہیں اور جنہیں دوزخ نے بھی قبول نہیں کیا۔ یہاں ایک سمت میں ایک زائچہ ہے جو حسن و دلبری کے دو وجود زنجیروں میں جکڑی ہوئی ہے۔ یہ روحِ ہندوستان ہے جو ابلیسِ ہند کی بے حسی پر نالاں ہے اور ان غداروں میں ایک یوں کہہ رہا ہے:

نے عدم ما را پذیرد نے وجود وائے از بے مہریِ بود و نبود

[illegible] (ک) [illegible] حریفی تھی تشکیر کا مقام ہے۔ [illegible] آگے نرغۂ دیو میں [illegible] جہاں حیوانی راحت کے تمام سامان ہیں لیکن رومی نشیب کرتا ہے کہ امتیازاتِ حیوانی سے نشو کا نہ کہ کنارہ [illegible] "تبلی" ذات" [illegible] ہے۔ یہاں سامنے ایک سان پر محل نظر آتا ہے جو سحاب کی ایک [illegible] سے کا ہے۔ اس نے مرنے پر اپنی سل کی وصیت کی [illegible] ن کی سوار کو سرے کے ہاتھ بیچ کر [illegible] کیا جائے۔ [illegible] ن نے [illegible] اور [illegible] کی [illegible] ہے [illegible] ہوئی ہے [illegible] ہندی نصیحت کرتا ہے کہ اب مسلمان روحانی سر بلندی اور [illegible] دوبارہ حاصل کریں اور مادہ پرستی سے احتراز کریں۔ غنی [illegible] [illegible] ہے [illegible] اور [illegible] ہوتی ہے [illegible] اور ایک غزل میں اپنے وطن

والوں کو جد و جہد کا پیام دیتا ہے - پھر ان کا گزر ایک ایسے
شہر سے ہوتا ہے جہاں نادر شاہ ، ابدالی اور ان کے ساتھی رہتے ہیں - ان کے
حالات حاضرہ اور بعض اخلاقی اور نفسیاتی پہلو بیان کئے گئے ہیں -
اسی موقع پر فارسی شاعر نادر خسرو کی روح نمودار ہوتی ہے اور ایک
غزل سنا کر غائب ہو جاتی ہے - پھر زندہ رود کے ذریعے فلسطین جا کر یہودی
کاہری کو ایک پیام دیتا ہے جس میں حریت و آزادی اور [illegible]
جل کی ہے - اس کے بعد دونوں فردوس سے رخصت ہوتے ہیں - [illegible]
زندہ رود سے یک شرر کے لیے حیرابی فرمائش کرتی ہے - [illegible]
سے کہ "خنجر" کا مفہوم ہے - زندہ رود وہاں حکمت و مجلس اور [illegible]
کے متعلق سوال کرتا ہے - "سرائے جہاں" میں [illegible] کا جواب پاتا ہے - پھر
زندہ رود حیرت کرتے "نشور حریت و حریت" میں [illegible] دیکھنے کی
خواہش کرتا ہے کہ ناگہاں برق جلی کوندتی ہے اور [illegible]
[illegible] ہوئے محسوس کرتا ہے کہ اب :

[illegible]

یہ "نوائے سوز ناک" یہ ہے :

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اقبال کے پسندیدہ خیالات و جذبات
پر مشتمل شعرا ، عرفا اور زعما کا خاکہ ہے -

اس جائزے کے بعد مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اب اس نظم کے قرآنی مضامین کا استقصا کیا جائے۔

صفحہ ۷ میں ہے:

آدمی اندر جہان رنگ و بوست
ہر زماں گرم فغاں مانند چنگ!
آرزوے ہم نفس می سوزدش
نالہ ہاے دل نواز آموزدش
لیکن ایں عالم کہ از آب و گل است
کے تواں گفتن کہ دارائے دل است

آدمی کو دل دیا گیا ہے اور ہم نفس کی آرزو بھی۔ علامہ اقبال کو بھی ایسے لوگوں کی ضرورت ہے جن کے پاس تڑپتا ہوا اور بے قرار دل ہو۔

سورۃ البلد (آیت ۴) میں ارشاد ہے:

لقد خلقنا الانسان فی کبدٍ ۝

[بے شک ہم نے انسان کو پیدا کیا مشقت میں رہتا (پس وہ انسان ہی کیا جس کے پاس عمل کے لیے سرگرم دل نہ ہو)]

صفحہ ۷ ہی میں ہے:

ترجمہ گردوں بجوم اختر است
ہر یکے از یکرے نالہ بر است
ہر یکے منزل بہ بیچارہ ایست
در فضاے نیلگوں آوارہ ایست
دردل ہر گرگ صد نخچیر مرد
بیکراں افلاک و شب با دیر باز
ایں جہاں صید است و صیادے ما
بے اسیر رفتہ از یادے ما

سورۃ الاعراف (آیت ۵۴) میں ہے:

و الشمس و القمر و النجوم مسخرات بامرہ ط الا لہ الخلق و الامر
تبارک اللہ رب العلمین ۝

اور سورج اور چاند اور ستارے سب اُس کے حکم کے تابع ہیں۔
من تو شدم، اُسی کے ہاتھ ہے ندا کرنا اور حکم دینا۔ بڑی برکت والا ہے
اللہ جو رب ہے سارے جہانوں کا۔]

لیکن انسان کی حیثیت ان سب سے جدا ہے۔ کیا ہی بھلا دیا کہ
"رفتہ از یاد" ؟ اس کا مقام بہت بلند ہے۔

سورۃ البقرہ (آیت ۲۹) میں ہے:

ھو الذی خلق لکم ما فی الارض جمیعاً ○

[وہی ہے جس نے تمہارے لیے پیدا کیا ہے جو کچھ زمین میں ہے سب
کا سب۔]

پھر اس کے بعد والی آیت (۳۰) میں ہے (صفحہ ۸):

انی جاعلٌ فی الارض خلیفۃً ط

[اللہ نے فرشتوں سے فرمایا میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں۔]

مذکورہ بالا مقام کے بارے میں ہے (صفحہ ۱):

[ترجمہ نہیں]

اور رومیؒ کہتے ہیں:

نی شیخ با چراغ ہمی گشت گرد شہر
کز دام و دد ملولم و انسانم آرزوست
زیں بمربانِ سست عناصر دلم گرفت
شیرِ خدا و رستمِ دستانم آرزوست
گفتم کہ یافت می نشود جستہ ایم ما
گفت آنکہ یافت می نشود آنم آرزوست

[صفحہ میں سلام ہیں اُس بن کی آرزو کرتے ہیں جس کی تلاش
بیداری حاصل ہو سکے:

اے خوش آں روز کہ ز ایام نیست

روشن از نورش اگر گردد رواں صوت را چوں رنگ دیدن می تواں
غیب با ارنا ب او گردد حضور نوبہار او لا یزال و بے مرور
اے خدا روزی کن آں روزے مرا واریاں زیں روز بے سوزے مرا

ایسا دن گو کہ ابھی نصیب نہیں لیکن ضرور نصیب ہو سکتا ہے۔
اس کے لیے ایک حل سورہ الرعد (آیت ۱۱) میں موجود ہے:

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتیٰ یغیر ما بانفسہم ط

[خدا نے آج تک اُس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا]

صفحہ ۸ ہی میں ہے:

آیۂ سخرلکم ما فی السمٰوٰت وما فی الارض جمیعا منہ ط ان فی ذٰلک لاٰیٰت لقوم یتفکرون ۝

اور آسمان کے مسخر کیے ہوئے جو کچھ زمین
میں ہیں سب کا سب سے بڑا نشان ہیں سوچنے والوں کے لیے۔

سورۂ لقمٰن (آیت ۲۰) میں ہے:

الم تروا ان اللہ سخر لکم ما فی السمٰوٰت وما فی الارض واسبغ علیکم
نعمہ ظاہرۃ وباطنۃ ط

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے تمہارے لیے مسخر کیے جو کچھ
ہیں [illegible] اور نعمتیں دیں ظاہر اور چھپی
پوری۔

[illegible]:

سورۃ البقرہ (آیت ۳۱) میں ہے :

و علم آدم الاسماء کلہا ○ [اور سکھائے آدم کو تمام چیزوں کے نام] ۔

جب فرشتوں نے اللہ پاک کے سامنے انسان کو خلیفہ بنانے پر اعتراض کیا تو اس موقع پر انسان کی صلاحیت ظاہر کرنے کے لیے اللہ پاک نے اس کو تمام چیزوں کے نام سکھا کر اس کے شرف اور فضیلت کو فرشتوں پر ظاہر کیا ۔

صفحہ ۸ ہی میں ہے :

اے ترا تیرے کہ ما را سینہ سفت
حرفِ ادعونی کہ گفت و با کہ گفت ؟

سورۃ المؤمن (آیت ۶۰) میں ہے :

و قال ربکم ادعونی استجب لکم ○

[اور تمہارے رب نے فرمایا ، مجھ سے مانگو ، میں تمہاری درخواست قبول کروں گا (گویا مقبولیت کا وعدہ اپنی اللہ پاک نے فرمایا) ۔

صفحہ ۹ میں ہے :

[illegible]

ثم علم آدم الاسماء کے واقعے میں ہے کہ پہلے سیکھنے نے ان کو [illegible] لیکن سیکھنے سے ان کی حیثیت بڑھ گئی اور انہیں [illegible] ان کے لیے بھی ایک وقت درکار ہوتا ہے ۔

سورۂ 'طٰہٰ' (آیات ۱۲۱ - ۱۲۲) میں ہے :

و عصیٰ آدم ربہ فغویٰ ○ ثم اجتبٰہ ربہ فتاب علیہ و ہدیٰ ○

[اور آدم سے اپنے رب کے حکم میں لغزش ہوئی تو جو مطلب چاہ تیا کی راہ نہ پائی ۔ پھر اس کے رب نے اس کو چن لیا تو اس پر اپنی سے رجوع فرمایا اور اپنے قربِ خاص کی راہ دکھائی ۔

صفحہ ۱۰ میں ہے:

عالم در اندیشہ می گیرد مقام عشق را کاشانہ قلب لایسام

باطن علم وہم و گمان پیدا کرتا ہے، لیکن عشق کا مقام قلب ہے جہاں یقین ہی یقین ہے۔ سورۂ الحجرات (آیت ۱۵) میں ایسے ناقص علم اور غیر یقینی ایمان والوں کے متعلق ہے کہ وہ لوگ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد سے بچنے کے لیے رخصت مانگتے ہیں:

انما یستاذنک الذین لایؤمنون باللہ و الیوم الآخر و ارتابت قلوبھم فھم فی ریبھم یترددون ○

جو لوگ سچے دل سے مومن ہو سکتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے اور اُن کے دل شک میں پڑے ہیں تو وہ اپنے شک میں ڈانوا ڈول ہیں۔

صفحہ ۱۰ ہی میں ہے:

زیر گردوں خویش را یابم غریب
زاں سوے گردوں نگہ آنی قریب

اے اللہ! میں خود کو اس دنیا میں غریب پاتا ہوں۔ مجھے زمان و مکان کی قید سے آزاد کر کے اپنا قرب عطا فرما دے۔

سورۃ البقرہ (آیت ۱۸۶) میں ہے:

و اذا سألک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبوا لی و لیؤمنوا بی لعلھم یرشدون ○

اور جب میرے بندے میرے متعلق پوچھیں تو میں قریب ہوں، دعا قبول کرنے والے کی جب وہ مجھے پکارے۔ تو انہیں چاہیے میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں کہ کہیں راہ نہ پائیں۔

صفحہ ۱۰ ہی میں ہے :

تو فروغِ جاودانِ ما چوں سرار یک دو دم داری تو آں ہم بسیار [۳]

سورۃ الرحمٰن (آیات ۲۶ - ۲۷) میں ہے :

کل من علیہا فان ۔ و یبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام ۔

[زمین پر جتنے ہیں سب کو فنا ہے اور باقی ہے آپ کے رب کی ذات جو عظمت اور بزرگی والا ہے ۔]

صفحہ ۱۳ میں ہے :

زندگی از لذتِ غیب و حضور ہست نقشِ این جہانِ رنگ و بو

اللہ سے جدائی کے بعد دوبارہ اُس کی بارگاہ میں حاضر ہونے کے لئے ہی زمان و مکان کی دنیا میں انسان آیا ۔

سورۃ البقرہ (آیت ۳۶) میں ہے :

و لکم فی الارض مستقرٌ و متاعٌ الیٰ حین ۔ ۝

اور تمہیں ایک وقت تک زمین میں ٹھہرنا اور فائدہ اٹھانا ہے ۔

صفحہ ۱۴ ہی میں ہے :

ماہ و اختر را خرام آموختند حد چراغ اندر فضا افروختند

۳- اسی سلسلے میں کہتے ہیں (اسی صفحہ ۱۰ میں) :

ع آنیم من جاودانی کن مرا

مکاتیب" (۱/۲۰۲) میں ہے :

"حصولِ خودی کے تین کا نام معراج ہے اور معراج کی حقیقت
گہرائیوں میں محسوس کرنے کا نام طریقت ہے ۔ جب تک
دی میں اس حد تک سرایت کر جائے کہ خودی کے تقاضے اس
اللہ باقی نہ رہیں اور صرف رضائے الٰہی اس کا مقصود ہو جائے
اس کیفیت کو بعض اکابر صوفیائے اسلام نے فنا سے تعبیر
ن کا نام بقا رکھا ہے ۔"

سورۂ فصلت (آیت ۱۲) میں ہے :

و زینا السماء الدنیا بمصابیح ○

اور ہم نے دنیا کے آسمان کو چراغوں سے آراستہ کیا۔

صفحہ ۱۴ میں ہے :

سورۂ النبا (آیات ۱۲ - ۱۳) میں ہے :

و بنینا فوقکم سبعا شدادا ○ و جعلنا سراجا وہاجا ○

اور تمہارے اوپر ہم نے سات مضبوط آسمان بنائے اور اُن میں ایک نہایت چمکتا چراغ (سورج) رکھا۔

اسی صفحے میں ہے :

سورۂ یٰسین (آیت ۳۷) میں ہے :

و آیۃ لہم اللیل نسلخ منہ النہار ○

اور ایک نشانی اُن کے لیے رات ہے کہ ہم اس سے دن کو کھینچ لیتے ہیں۔

صفحہ ۱۴ ہی میں ہے :

صفحہ ۱۴ میں ہے :

بے شک ہم نے سخت کو پیدا کیا کہ آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اس کے اٹھانے سے نہ اکتائے اور اس سے ڈر گئے اور اس

نے اُسے گھڑ لیا ۔ بے شک وہ اپنی جان کو مشقت میں ڈالنے والا نادان ہے ۔

صفحہ ۱۰۱ میں ہے :

[illegible]

سورۃ الملک (آیت ۲) میں ہے :

[illegible]

[جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہیں آزمائے کہ تم میں کس کا کام زیادہ اچھا ہے ۔]

[illegible]

سبحٰن الذی اسرٰی بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا ۝

[illegible] اُسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصا تک ۔

اس کے بعد سورۃ النجم کی ابتدائی اٹھارہ آیتیں اس مبارک سفر سے متعلق ہیں ۔

صفحہ ۱۵ ہی میں ہے :

"ہر کہ عاشق شد جمالِ ذات را [illegible]

جمالِ ذات کے عاشق کا ذکر اپنی سورۂ بنی اسرائیل کی پہلی آیت میں کیا ہے ۔

سورۃ الکہف (آیت ۳۸) میں ہے :

ھو ربی و لا اشرک بربی احداً ۝

[وہ اللہ ہی میرا رب ہے اور میں کسی کو اپنے رب کا شریک نہیں ٹھہراتا ۔]

[illegible] کی نہ صرف خلیفۃ اللہ ہیں ہے بلکہ ساری [illegible]
کی سردار ہی ، کیونکہ اُسی کے لیے سب کچھ پیدا کیا گیا ہے ۔

سورۃ البقرہ (آیت ۲۹) میں ہے :

ھو الذی خلق لکم ما فی الارض جمیعاً ۔ ۔ ۔ ۔

[وہی ہے جس نے تم [illegible] کی خاطر کچھ زمین میں ہے
سب کا سب ۔]

اسی مضمون کا شعر آئندہ صفحہ (۱۶) پر آتا ہے :

فروغِ مشتِ خاک از نوریان افزوں شود روزے
زمیں از کوکبِ تقدیرِ او گردوں شود روزے

[illegible]

(آیت ۱۳) اور سورۃ [illegible] ۲۰) میں ایسا [illegible] :

[illegible]

صفحہ ۱۸ میں ہے :

جانم ملول گشت ز فرعون و ظلمِ او
آں نورِ حبیبِ موسیٰ عمرانم آرزوست

سورۃ النمل (آیت ۱۲) میں ہے :

و ادخل یدک فی جیبک تخرج بیضاء من غیر سوء

[تم اپنے گریبان کے اندر لے جاؤ ، وہ بلا کسی عیب کے
روشن ہو کر نکلے گا ۔]

[illegible] کی [illegible]
ہے ۔

صفحہ ۱۹ میں ہے :

[illegible]

سورۃ الاعراف (آیت ۱۷۲) میں ہے :

[illegible]

الا کنا عن ھذا غٰفلین ○

[illegible]

ہمیں اس کی خبر نہ تھی ۔]

اس شعر کے بعد ہی یہ اشعار ہیں :

زندہ یا مردہ یا جاں بلب از سہ شاہد کن شہادت را طلب

شاہدِ اوّل شعورِ خویشتن [illegible]

شاہدِ ثانی شعورِ دیگرے [illegible]

شاہدِ ثالث شعورِ ذاتِ حق [illegible]

پیشِ ایں نورِ ارمغانی استوار [illegible]

بر مقامِ خود رسیدن زندگی است [illegible]

تم زندہ ہو یا مردہ ہو ؟ اس امر کے لیے تین گواہ طلب کرو۔

تم خود تمہارا عمل ہے کہ واقعی تم نے اپنے عمل سے اپنی [illegible]

[illegible] کے زندہ ہونے کا [illegible]

تمہیں کو اپنی بارگاہ میں مقبول بنائے ۔ اس طرح انسان صحیح [illegible]

۴۔ آگے چل کر (صفحہ ۲۰) لکھتے ہیں :

[illegible] زندگی ما را چو گل را رنگ و [illegible]

[illegible] نور بیگانہ ہست او کامل عیار [illegible]

اپنے مقام کو متعین کرنے کے قابل بن سکتا ہے اور زندہ و پائندہ بن سکتا ہے - یہی "سبیل اللہ" ہے اور یہی "شہادت" ہے -

سورۃ البقرہ (آیت ۱۵۴) میں ہے :

و لا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ امواتٌ ط بل احیاءٌ و لکن لا تشعرون ٥

[اور جو خدا کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں ، ہاں تمہیں خبر نہیں -]

صفحہ ۱۹ ہی میں ہے :

[illegible] صفحہ راشر : [illegible]

ایک مشہور شعر ہے :

صحبتی از ہوش رفت بیک جلوۂ صفات
تو عیان ذات می نگری در تبسمے

[illegible]

سورۃ النجم (آیات ۹ - ۱۸) میں تفصیل ہے :

[illegible] ٥ [illegible] البصر و ما طغیٰ ،

[نور اللہ کے جلوے میں اور محبوبؐ میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ [illegible] بلکہ [illegible] چکا چوک ہوئی ،

[illegible]

[illegible] ؟

سورۃ الاعراف (آیت ۵۴) میں ہے :

الا لہ الخلق والامر ط تبٰرک اللہ رب العٰلمین ٥

[سن لو ، اُسی کے ہاتھ ہے پیدا کرنا اور حکم دینا - بڑی برکت والا ہے اللہ رب سارے جہانوں کا -]

صفحہ ۲۰ ہی میں ہے :

[illegible] "إلا سلطان" یاد کر [illegible]

سورۃ الرحمٰن (آیت ۳۳) میں ہے :

[illegible]

اے جن و انس کے گروہ، اگر تم سکتے ہو [illegible]
کے کناروں سے نکل جاؤ تو نکل جاؤ، [illegible]

صفحہ ۲۱ میں ہے :

جان بیداری چو زاید در بدن — لرزہ ہا افتد دریں دیر کہن
گفتم "این زادن نمی دانم کہ چیست؟" — گفت "جانے از شیون زندگی است"

سورۃ الرحمٰن (آیت ۲۹) میں ہے :

کل یوم ہو فی شان ۝ [اُس پر دن ایک کام ہے] ۔

سورۃ البقرہ (آیت ۲۵۵) میں ہے :

لا تأخذہ سنۃ ولا نوم [illegible] اونگھ آتی نہ نیند ۔

یہ اللہ پاک کی بیداری اور ہمہ وقت عمل کا ذکر ہے۔
[illegible] کو بھی ہمہ وقت عمل کرنا چاہیے اور اس قدر کرنا چاہیے
[illegible]
"عشق" کہتے ہیں، یعنی :

می اندازد عشق سال و ماہ را

صفحہ ۲۲ میں ہے :

عشق شبخونے زدن بر لا مکاں

صفحہ ۲۵ کے شعر کے سلسلے میں سورۃ بنی اسرائیل (پ ۱۵) کی
بنی اسرائیل کی پہلی آیت دیکھیں ۔

صفحہ ۲۲ ہی میں ہے :

خشت و نانِ جویں خیرہ کشاد عشق در اندامِ ما چاکے نہاد

جب انسان اللہ کا ہو جاتا ہے تو پھر اُس کا فعل اللہ کا فعل ہے۔ سورۃ الانفال (آیت ۱۷) میں ہے :

و ما رمیت اذ رمیت و لکن اللہ رمیٰ ○

اور (اے محبوب) وہ خاک جو آپ نے نہیں پھینکی جب آپ نے پھینکی۔]

اسی صفحے میں ہے :

ہمتِ نمرود بے خرمن شکست لشکرِ فرعون بے حرمے شکست

[یہ اشارہ ہے اس طرف کہ جب نمرود نے ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں پھینکا تو) :

فصار کونی بردا و سلما علی ابراہیم ○ و ارادوا بہ کیدا فجعلنہم الاخسرین ○

ہم نے (آگ سے) کہا اے آگ ٹھنڈی اور سلامتی بن جا ابراہیم پر۔ اور انہوں نے اس کا برا چاہا تو ہم نے انہیں سب سے زیادہ زیان کار کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں پر مچھر بھیجے جو اُن کے گوشت کھانے و خون پینے لگے اور ایک مچھر نمرود کے دماغ میں گھس گیا اور اُس کی ہلاکت کا سبب بنا)۔

و سورۃ الشعراء (آیت ۶۵ - ۶۶) میں ہے :

و انجینا موسیٰ و من معہ اجمعین ○ ثم اغرقنا الآخرین ○

ہم نے بچا لیا موسیٰ اور اُس کے سب ساتھ والوں کو، پھر دوسروں کو (فرعون اور اُس کی قوم کو) ڈبو دیا۔]

جب انسان اللہ کا ہو جاتا ہے تو پھر اُس کا فعل و عمل اللہ کا فعل اور اللہ کی قوت کا مظہر ہو جاتا ہے بلکہ اسے خدا کی رحمت کا ذریعہ بن جاتا ہے۔

صفحہ ۲۳ میں ہے :

آدمی درد است باقی پوست است دیدۂ آن مرد کو دیدار دوست است
چشم من با در گداز اندر نظر در نظر رو در نظر رو در نظر

سورۃ الذاریٰت (آیت ۲۰ - ۲۱) میں ہے :

وفی الارض آیٰت للموقنین وفی انفسکم افلا تبصرون ؟

[اور زمین میں نشانیاں ہیں یقین والوں کے لیے اور خود تمہارے اندر۔ کیا تم نہیں دیکھتے ؟]

تو جو جانتے ہو یا ہی انکھیں والا ہے اور اسے جاننے والا ہے۔

سورۂ 'طٰہٰ' (آیت ۱۲۴) میں ہے :

ومن اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا ونحشرہ یوم القیٰمۃ اعمیٰ ○

[اور جس نے میری یاد سے منہ موڑا تو بیشک اس کے لیے تنگ ہے زندگی اور ہم اسے اندھا اٹھائیں گے۔

اسی صفحے میں ہے :

چشم بکشا بر زمان و بر مکاں
ایں دو یک حال است از اعجاز حق

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج [illegible]
[illegible] آدمی کی روشن دلیل ہے۔

صفحہ ۱۵ میں سورۂ بنی اسرائیل کی پہلی آیت آ چکی ہے۔

صفحہ ۲۴ میں ہے :

[illegible]
چیست تن ؟ با رنگ و بُو خو کردن است
با مقام چار سو خو کردن است

از شعور است ایں کہ گردی نزد و دور
چیست معراج ؟ انقلاب اندر شعور

[illegible] اور زندگی کا تقاضا ہی ہے کہ انسان سرگرم عمل ہو اور اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر آسمانوں اور زمین کے اندر کی تمام طاقتوں کو مسخر کرے۔ سورۂ الجاثیہ کی آیت (۱۳) اور سورۂ لقمٰن کی آیت (۲۰) صفحہ ۸ میں آ چکی ہے۔

[illegible] کہ اس معراج سے مراد کیا ہے اور دنیوی کہ اس سے کیا مراد ہے تو اس کے لیے اس سورۃ کی آیت (۱۲۴) آ چکی ہے۔ وہ دیکھیں۔

[illegible] کے لیے [illegible] کے [illegible] دیکھیں۔

[illegible] کہ [illegible] کہ فرمایا ہے کہ :

عالم شش روزہ فرزند من است ! [illegible]

[illegible] کہ [illegible] کہ :

خلق السمٰوٰت و الارض فی ستۃ ایام ○

[ ] اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا۔]

"[illegible] وقت" میرے لیے اللہ کے ساتھ ایک وقت ہے]

[illegible] معیت اور قربت حاصل کر لیتا ہے تو پھر [illegible] ہو جاتا ہے۔ سورۂ بنی اسرائیل کی پہلی [illegible] آیتیں اسی زمان و مکان سے آزادی

صفحہ ۲۷ میں ہے :

ع عقل تو حاصل حیات ، عشق تو سر کائنات

سورۃ البقرہ (آیت ۲۶۹) میں ہے :

و من یؤت الحکمۃ فقد أوتی خیراً کثیراً ط

[illegible] جسے حکمت دی گئی تو اسے [illegible]

[illegible] اور حسن کے متعلق سورۃ [illegible] (آیت ۹۰) میں ہے

و لکل درجٰتٌ مما عملوا o

[illegible] ایک کے لیے اپنے عمل کے درجے ہیں ۔

صفحہ ۲۷ ہی میں ہے :

صدق و صفاست زندگی ، نشو و نماست زندگی
تا ابد از ازل بتاز ملک خداست زندگی

[illegible] اسلام سے ہے کہ [illegible] ۔ [illegible]
[illegible] حکم اس کی نشو و نما کی خاطر ہے تو صحیح زندگی وہی ہے جس
میں صدق و صفا ہو ۔

سورۃ الشمس (آیات ۷ - ۱۰) میں ہے :

[illegible]
زکّٰھا o و قد خاب من دسّٰھا o

[illegible]
بدکاری اور اس کی [illegible]
نے اُسے [illegible] کیا اور نامراد ہوا جس نے اسے [illegible]

صفحہ ۲۸ میں ہے :

[illegible] قلندری ، [illegible]
[illegible]

موسیٰ علیہ السلام نے فرعونیت اور غیر اللہ کی اطاعت سے قوم کو
ازاد کرانا چاہا اور سامری نے اپنے سحر سے گمراہ کرنا چاہا۔
سورۂ 'طٰہٰ' (آیت ۸۵) میں ہے:

قال فانا قد فتنا قومك من بعدك و اضلهم السامری ۱

[(اللہ نے فرمایا) ہم نے تیرے جانے کے بعد تیری قوم کو بلا
میں ڈالا اور انہیں سامری نے گمراہ کر دیا (پھر موسیٰ علیہ السلام اپنی
قوم کی طرف غصے میں تشریف لے گئے)۔]

موسیٰ علیہ السلام کی عدم موجودگی میں سامری نے ایک بچھڑے کے
ذریعے لوگوں کو فتنے میں مبتلا کر دیا کہ وہ اُن کا معبود کہنے لگے۔
صفحہ ۲۸ ہی میں ہے:

ضربِ قلندری بیار، سدِ سکندری شکن
رسمِ کلیم تازہ کُن، رونقِ ساحری شکن

سورۃ الکہف (آیت ۹۴) میں ہے:

حتی اذا بلغ بین السدین وجد من دونهما قوما لا یکادون
یفقهون قولا ۰۰۰

[یہاں تک کہ جب وہ دو پہاڑوں کے درمیان پہنچا تو اُن سے اِدھر
کی قوم کو دیکھا جو کوئی بات سمجھتے معلوم نہ ہوتے تھے۔ (انہوں
نے کہا) — ذوالقرنین، بے شک یاجوج ماجوج زمین میں فساد مچانے
والے ہیں — سو کیا ہم آپ کے لیے کچھ خرچ مقرر کر دیں اس شرط پر کہ آپ
ہمارے اور اُن کے درمیان ایک دیوار بنا دیں؟)۔]

[illegible]
دیتی ہے۔

[illegible]:

ایں زمین و آسماں مُلکِ خداست
ایں ہمہ دارا و پرویں بندۂ میراثِ ماست!

سورۃ البقرہ (آیت ۲۸۴) میں ہے :

للہ ما فی السمٰوات و ما فی الارض ○

للہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے ۔

سورۃ الاعراف (آیت ۱۲۸) میں ہے :

ان الارض للہ یورثہا من یشاء من عبادہ ط

بے شک زمین کا مالک اللہ ہے ۔ اپنے بندوں میں جسے چاہے وارث بنائے ۔]

صفحہ ۳۱ ہی میں ہے :

د: بیابان طلب دیو ... یعنی ابراہیم ابی بت خانہ شو !

سورۃ الصّٰفّٰت (آیت ۹۳) میں ہے :

فراغ علیہم ضربا بالیمین ○

[پھر ان پر ٹوٹ کے پڑا وہ مارتے ہوئے داہنے ہاتھ سے (یعنی ابراہیم علیہ السلام نے ان کے پاس جا کر ان کے بیمار ہونے کا بہانہ کیا تھا پھر ان کے کھانے کی چیزیں سامنے رکھ کر کہا کہ تم کھاتے کیوں نہیں ؟ پھر جب وہ نہ بولے تو آپ نے ان کے بتوں کو توڑ ڈالا) ۔]

اسی صفحے میں ہے :

از خدا بنت اسماں دیگر طلب صد زمان و صد مکاں دیگر طلب

سورۃ الطلاق (آیت ۱۲) میں ہے :

اللہ الذی خلق سبع سمٰوات و من الارض مثلہن ط

اللہ وہ ہے جس نے سات آسمان بنائے اور انہی کی طرح زمین بھی ۔

علامہ فرماتے ہیں کہ اے حوصلے کہ ... اور ... کی
وہ اپنے اللہ سے مانگو ۔

صفحہ ۳۱ ہی میں ہے :

گر نجات ما فراغ از جستجوست
گور خوشتر از بہشت رنگ و بوست

طلب اور جستجو کا زندہ رہنا مر جانے کے مترادف ہے۔

سورۃ المؤمنون (آیت ۱۱۵) میں ہے :

افحسبتم انما خلقناکم عبثا و انکم الینا لا ترجعون ○

[کیا تم سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں بے کار پیدا کیا ہے اور تم ہماری طرف پھرنا نہیں ؟]

اور سورۃ القیمٰۃ (آیت ۳۶) میں ہے :

ایحسب الانسان ان یترک سدی ○

[کیا آدمی اس گمان میں ہے کہ اسے یونہی چھوڑ دیا جائے گا (اس کے ذمہ کچھ نہ ہو) کیا وہ (اس) نطفہ نہ تھا جو (رحم میں) ٹپکایا جاتا ہے ؟]

صفحہ ۳۵ میں ہے :

مردے اندر جستجو آوارۂ ثابتے با فطرت سیارۂ!

خلاء میں سفر اپنے متعلق روسی [ ] کہلانے کے بعد وہ انسان کو سرگرم عمل دیکھنا چاہتے ہیں۔

سورۃ العنکبوت (آیت ۶۹) میں ارشاد ہے :

و الذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا ط

اور جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ضرور ہم انہیں اپنے راستے دکھائیں گے۔

سورۃ الملک (آیت ۱۵) میں ہے :

ھو الذی جعل لکم الارض ذلولا فامشوا فی مناکبھا و کلوا من رزقہ ط و الیہ النشور ○

[illegible] ہے جس نے تمہارے لیے زمین راہ کر دی ۔ ۔ اس کے راستوں [illegible] اور اسی کی طرف اٹھنا ہے ۔

سورۂ نوح (آیات ۱۹ - ۲۰) میں ہے :

[illegible]

[illegible] تاکہ تم [illegible]

صفحہ ۳۶ میں ہے :

[illegible]

سورۃ الحشر (آیت ۱۹) میں ہے :

ولا تکونوا کالذین نسوا اللہ فانسٰھم انفسھم ط

[illegible]

[illegible]

صفحہ ۳۰ میں ہے کہ [illegible] تو اس سے پوچھا کہ تو [illegible]

از جمالِ زہرہ بگداختی ؟ دل بہ چاہِ بابلے انداختی ؟

سورۃ البقرہ (آیت ۱۰۲) میں ہے :

[illegible]

[اور (وہ نافرمان لوگ) اس علم کے پیچھے [illegible] بابل میں جن کا نام ہاروت اور ماروت [illegible]

محبت میں گرفتار ہوئے تھے اور اس کے نتیجے میں ان کے کنویں میں ڈ
کیے گئے تھے)۔]

اس فرشتے نے مشرق کے روحانی مسیحا کے اسیدِ ملاقی اور ک
(صفحہ ۳۷) :

اعلیٰھا از سنگِ رہ آید بروں یوسفانِ او ز چہ آید بروں!

یہ تلمیح سورہ یوسف (آیت ۱۹) کی ہے :

وہی فرشتہ پھر کہتا ہے (صفحہ ۳۷) کہ مشرق اب :

اس شعر میں جو تلمیح ہے سورۃ الانعام (آیت ۷۵) کی ہے :

ہے۔ یہ تو ایک لڑکا ہے۔]

صفحہ ۲۰ ہی کا شعر ہے :

عرشیاں را صبح عید آں ساعتے چوں شود بیدار چشم ملتے

جب کوئی مسلم ایمان کے احساس سے بیدار ہو جاتا ہے یعنی جب اس میں یقین پیدا ہو جاتا ہے تو فرشتے بھی خوش ہوتے ہیں ۔

سورۃ الاحزاب (آیت ۴۳) میں ہے :

[illegible] یصلی علیکم و ملئکتہ لیخرجکم [illegible] کان بالمؤمنین رحیماً ○

یہی ہے کہ درود بھیجتا ہے تم پر وہ اور اس کے فرشتے کہ تمہیں اندھیروں سے اجالے کی طرف نکالے اور وہ مسلمانوں پر بہت مہربان ہے ۔

صفحہ ۲۰ ہی میں ہے :

پیر ہندی آنکہ [illegible]

(۱) [illegible]
(۲) [illegible]
(۳) [illegible]
(۴) [illegible]
(۵) [illegible]

(۱) اللہ پاک نے بار بار غور و فکر کی دعوت دی ہے ، مثلاً سورہ بقرہ (آیت ۲۱۹) میں ہے :

[illegible] کذلک یبین اللہ لکم الآیٰت لعلکم [illegible]

اسی طرح اللہ تم سے یہیں یہاں فرماتا ہے کہ کہیں تم دنیا اور آخرت کے کام سوچ کر کرو (اگر کوئی ایسا نہ کرے تو گویا اس کی عقل مردہ ہے)۔]

اسی طرح در بار ذکر (اللہ کی یاد) کے لیے فرمایا گیا ہے۔ سورۃ البقرہ (آیت ۱۵۲) میں ہے:

فاذکرونی اذکرکم ٥

[تم میری یاد کرو۔ میں تمہارا ذکر کروں گا۔]

اور سورۂ 'طٰہٰ' (آیت ۱۲۴) میں ہے:

[illegible] ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا و نحشرہ یوم القیٰمۃ اعمیٰ ٥

[illegible] میری یاد سے منہ پھیرتا ہے بے شک اس کے لیے زندگی تنگ ہے اور ہم اسے قیامت کے دن اندھا اٹھائیں گے۔]

[illegible] اختیار کرے۔

سورہ الشمس (آیت ۹) میں ہے:

قد افلح من زکّٰیھا ٥

[بے شک مراد کو پہنچا جس نے نفس (کی کثافتوں) کو ستھرا کیا (اور ایسے کام کے بوجھ ہی سے وہ ایسا کر سکتا ہے)۔]

[illegible] بقرہ (آیت ۳۰) میں ہے:

انی جاعلٌ فی الارض خلیفۃً ط

[اللہ نے فرشتوں سے فرمایا) بے شک میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں۔]

اسی لیے انسان "اسرار الٰہی" میں سے ہے اور خود یہ دنیا بھی اسی لیے ہے کہ اللہ کو پہچانا جائے۔

۲) علم و ہنر بھی اللہ ہی کو پہچاننے کے لیے ہوتا چاہیے

سورہ البقرہ (آیت ۳۱) میں ہے:

و علم ادم الاسماء کلہا ٥

اور اللہ نے آدم کو تمام (اسم کے) نام سکھائے (یعنی انسان
حقیقت میں کسی شے کو تب ہی جان سکتا ہے جب اس کے
کو پہچانتا (ہے) ۔]

[illegible] کہ [illegible] ہیں۔ لیکن [illegible] کے [illegible]
[illegible] تک پہنچتے ہیں ۔

سورۃ بنی اسرائیل کی پہلی آیت اپنی آ چکی ہے:

[illegible]
الاقصا ٥

[illegible]
[illegible] کے لیے [illegible]

صفحہ ۳۸ میں ہے:

ذاتِ حق را نیست ایں عالم حجاب خویش را حائل نگردد نقشِ آب

اللہ پاک کو اس دنیا میں بھی دیکھا جا سکتا ہے قرآن کے ذریعے ۔
سورۃ بنی اسرائیل (آیت ۴۵) میں ہے:

و اذا قرأت القرآن جعلنا بینک و بین الذین لا یؤمنون
بالآخرۃ حجاباً مستوراً ٥

اور جب (اے محبوبؐ) تم نے قرآن پڑھا تو ہم [illegible]
اُن کے درمیان جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ایک حجاب پردہ حائل
۔ دیا (قرآن اللہ پاک سے ہم کلامی کا ذریعہ بھی ہے) ۔

سورۃ بنی اسرائیل (آیت ۷۸) میں ہے :

ان قرآن الفجر کان مشہوداً ٥

[بے شک قرآن پڑھنا فجر کا ہوتا ہے روبرو۔]

صفحہ ۳۸ ہی میں ہے :

[illegible]

دوسری زندگی ایمان اور صالح اعمال کے لئے ہے جس کا
زبردست انعام ہے۔

سورۃ البقرہ (آیت ۶۲) میں ہے :

[illegible]

و لاخوف علیہم ولاھم یحزنون ٥

[illegible]

کر نہ کچھ غم یا!

اس شعر کے یہ معنی بنتے ہو سکتے ہیں کہ:

ع بنی دنیا اپ پیدا کر اگر زندوں میں ہے

سورۃ الملک (آیت ۱۵) میں ہے :

[illegible]

رزقہ ط

[illegible]

میں چلو اور اللہ کی روزی میں سے کھاؤ پیو!

اللہ پاک نے زمین میں بہت سے راستے اور اسباب پیدا کر دیئے
تاکہ انسان دنیوی ترقی بھی کرے۔

اسی صفحے میں ہے :

ع حق دراے مرگ و تین زندگی است

[illegible] مرنے کے بعد ہی ہے ۔ دوسری زندگی میں انسان اپنے [illegible] کے لئے جو اجر [illegible] اس کا اندازہ مرنے سے پہلے نہیں ہو سکتا ۔ [illegible] کی آیات ہیں سے آخر تک میں ان نعمتوں کا ذکر ہے ۔

سورۃ الانعام (آیت ۶۰) میں ہے :

ثم قضی اجلا ط واجل مسمی عندہ ثم انتم تمترون ○

[illegible] ہے جو رات کو تمہاری روحیں قبض کر لیتا ہے ۔ [illegible] جو کچھ تم دن میں کرتے ہو اس سے آگاہ ہے ۔ پھر تمہاری [illegible] ہوئی میعاد پوری ہو ۔]

صفحہ ۳۹ میں ہے :

وقت ؟ شیرینی ہ زہر آمیختہ رحمتِ عامے بہ قہر آمیختہ

[illegible] وقت ایک سلسلہ زندگی کا حصہ ہے ، جسے [illegible]

البلد (آیت ۴) میں ہے :

لقد خلقنا الانسان فی کبد ○

[بے شک ہم نے انسان کو مشقت میں رہتا پیدا کیا ۔]

[illegible] کا مترادف ہے : [illegible] وقت ایک سفر ہے ۔

صفحہ ۳۹ ہی میں ہے :

کافری مرگ است نے زدین تہد کے سزد با مردہ غازی را نبرد

مردِ مومن زندہ و با خود بجنگ بر خود افتد ہمچو برق بے درنگ

مردِ مومن [illegible] دعوت دیتا ہے ۔ اوپر سورۃ البلد کی آیت (۴) مذکور ہوئی ۔

اسی صفحے میں ہے :

کافرِ بیدار دل بیش ہم نہ ز دیندارے کہ خفت اندر حرم !

اگر مسلمان اپنے اللہ کے آگے جا کر بھی اللہ سے غافل رہے تو اس کا مسلمان ہونا کس کام کا ہے؟ نماز کے لئے کھڑے ہوتے وقت اسی لئے مسلمان پڑھتا ہے:

انی وجہت وجہی للذی فطر السمٰوٰت و الارض حنیفاً و ما انا من المشرکین ○ (سورۃ الانعام: آیت ۷۹)

میں نے اپنا منہ اس کی طرف کیا جس نے آسمان اور زمین بنائے، ایک اسی کا ہو کر اور میں مشرکوں میں سے نہیں۔

صفحہ ۴۰۳ میں ہے:

ع چشم کو راست این کہ بیند ناصواب

سورۃ الانعام (آیت ۵۰) میں ہے:

قل ھل یستوی الاعمیٰ و البصیر ط افلا تتفکرون ○

(موسیٰ) تو کیا تم غور نہیں کرتے؟]

صفحہ ۴۰۳ ہی میں ہے:

صحبتِ گل دانہ را سازد درخت آدمی از صحبتِ گل تیرہ بخت!
دانہ از گل می پذیرد پیچ و تاب تا کند صد نخلِ سبز ہر دانہ آب

مٹی کی صحبت سے دانہ درخت بن جاتا ہے لیکن انسان اس سے بھی سبق نہیں لیتا۔ وہ دنیا، انسان کے لیے آخرت کی کھیتی ہے۔

سورۃ البقرہ (آیت ۳۶) میں ہے:

و لکم فی الارض مستقرٌ و متاعٌ الیٰ حینٍ ○

[زمین میں تمہارے لئے ٹھکانا ہے (یہاں سے) فائدہ اٹھانا ہے (پاؤں توڑ کر نہیں بیٹھنا ہے)۔]

[illegible] کہتا ہے (صفحہ ۴۰) :

جذب تو پیدا و جذب ما نہاں ! [illegible]

[illegible] جذب ہی ہے جو اندر جوش اپنے اندر رکھتا ہے ، لیکن افسوس ہے اس [illegible] جو عمل کا جذبہ ہی نہ رکھتا ہو ۔

سورۃ النجم (آیت ۳۹) میں ہے :

لیس للانسان الا ما سعیٰ ○

[illegible] ہے انسان کے لیے [illegible] جو اس نے کوشش کی ۔

صفحہ ۴۱ میں ہے :

[illegible]

سورۃ الرحمٰن کی ابتدائی آیتیں یہ ہیں :

الرحمٰن ○ علم القرآن ○ خلق الانسان ○ علمہ البیان ○

مولانا احمد رضا خاں صاحب اس کا ترجمہ اس طرح کرتے ہیں :

[illegible]

صفحہ ۴۲ میں ہے :

چوں سرمہ راز را از دیدہ فروشست
تقدیر اُمم دیدہ بیناں بہ کتاب اندر

صفحیانہ اور متکلمانہ انداز کے سوچنے کے بجائے اگر عشق سے کام لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ اس عشق کی وجہ سے [illegible] بن سکتی ہے ۔ یہ عشق سوچنا نہیں سکھاتا بلکہ عمل کے لیے [illegible] سکھاتے ۔ [illegible] سے سبق لینا چاہیے ۔

سورۃ الکہف (آیت ۶۰) میں ہے :

واذ قال موسیٰ لفتٰہ لا ابرح حتیٰ ابلغ مجمع البحرین او امضی حقبا ○

اور (یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنے خادم سے کہا، میں (نہ رکوں گا) جب تک وہاں نہ پہنچوں جہاں دو سمندر ملے ہیں یا قرنوں سالہا سال چلا جاؤں۔]

اسی بات کو بعد کے شعر میں کہا ہے :

برگشت و خیابان پیچ، بر کوہ و بیابان پیچ
برقے کہ بخود پیچد میرد بہ سحاب اندر

صفحہ ۳۳ میں ہے :

[illegible]

سورۃ الشعراء (آیات ۱۹۲ - ۱۹۴) میں ہے :

[illegible]

[illegible]

صفحہ ۳۱ میں سورۃ الرحمٰن کی ابتدائی آیتیں دیکھیں۔

[illegible]

(صفحہ ۳۳) :

خوں ازو اندر بدن سیار تر قلب از روح الامیں بیدار تر

سورۃ الشعراء (آیات ۱۹۲ - ۱۹۴) میں ہے :

[illegible]

وانہ لتنزیل رب العلمین ○ نزل بہ الروح الامین ○ علیٰ قلبک لتکون من المنذرین ○

[اور بے شک یہ قرآن، رب العلمین کا اتارا ہوا ہے۔ اسے روح الامین نے کر اترا تمہارے دل پر کہ تم ڈر سناؤ۔]

[illegible] جو کلام منشائے الٰہی کے مطابق ہو وہ یہی : از دل خیزد [illegible]

صفحہ ۳۳ میں ہے :

اے مسلماں کہ از سحر بخبر — زیر قلب است و الاسر نظر!
سر بسی جماش یار نہاد — جبرئیل از پئے گفتار داد
حسن را خنجر گرہ آویختہ — با خصلان آرزو آمیختہ!

اسی قسم کے معرا کے متعلق سورۃ الشعراء آیات ۲۲۴ - ۲۲۶ میں ہے :

و الشعراء یتبعھم الغاوون ٥ الم تر انھم فی کل واد یھیمون ٥ و انھم یقولون ما لا یفعلون ٥

اور (ایسے) شاعروں کی پیروی گمراہ لوگ کرتے ہیں ۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ وہ ہر وادی میں سرگرداں پھرتے ہیں اور وہ کہتے ہیں جو نہیں کرتے ۔]

صفحہ ۳۳ ہی میں ہے :

شعر را مقصود اگر آدم گری است — شاعری ہم وارث پیغمبری است

[یہ ایک طرح سے پیغمبری کی تقلید ہے جو انسان کو خیر کی طرف لاتی ہے ۔ ایسے شعرا کو حدیث میں الشعراء یتبعھم الغاوون کہا گیا ہے ۔

سورۂ ابراہیم (آیات ۲۴ - ۲۵) میں ہے :

الم تر کیف ضرب اللہ مثلا کلمۃ طیبۃ کشجرۃ طیبۃ اصلھا ثابت و فرعھا فی السماء تؤتی اکلھا کل حین باذن ربھا

کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ نے کس طرح پاکیزہ بات کی مثال پاکیزہ درخت کی بیان فرمائی ہے جس کی جڑ مضبوط اور شاخیں آسمان میں ۔ وہ ہر وقت اپنے رب کے حکم سے ۔

اسی صفحے میں پیغمبری کے نشان بیان کرتے ہیں :

پاک سازد استخوان و ریشہ را — بسال جبریلے دہد اندیشہ را

ہائے و ہوئے اندرون کائنات از سرار شبہ و نمود و ذرات

حضور سرور صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات سورۂ آل عمران (آیت ۱۶۴) میں بیان کی گئی ہیں:

لقد من اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیہم رسولا من انفسہم یتلو علیہم اٰیٰتہ و یزکیہم و یعلمہم الکتٰب و الحکمۃ و ان کانوا من قبل لفی ضلٰل مبین ۝

[اللہ نے مسلمانوں پر بڑا احسان کیا کہ ان میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا جو اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے اور وہ لوگ پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔]

[illegible]

صفحہ ۴۵ میں ہے:

[illegible]

معراج اس شوق کا منتہا ہے۔

سورۂ بنی اسرائیل کی پہلی آیت ہے:

سبحٰن الذی اسری بعبدہ لیلا ۝

[پاک ہے اُسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا۔]

یہ سورۃ النجم کی ابتدائی گیارہ آیتیں اسی شوق کے سفر کی تفسیر ہیں۔

صفحہ ۴۰ میں ہے :

از خود اندیش و ازیں بادیہ ترساں مگذر
کہ تو ہستی و وجودِ دو جہاں چیزے نیست

سورۃ البقرہ (آیت ۲۹) میں ہے :

ھو الذی خلق لکم ما فی الارض جمیعاً ○

[یہی ہے جس نے تمہارے لیے سارا جو کچھ زمین میں ہے پیدا کیا۔

اور سورۃ الذاریٰت (آیات ۲۰ - ۲۱) میں ہے :

و فی الارض ایٰت ... و فی انفسکم ... [کیا تمہیں سوجھتا نہیں ؟]

... ہے ... ہے ... ہے ... ہے ... ہے ...

صفحہ ۴۳ میں ہے :

ع حسن کردار و خیالاتِ خوشاں چیزے ہست

صفحہ ۴۸ میں ہے :

ع عشق بدوش می کشد ایں ہمہ کوہسار را

... ہے ...

صفحہ ۶۳ میں سورۃ البلد کی آیت (۴) آ چکی ہے ۔ وہ دیکھیں ۔

صفحہ ۹۰ میں ہے :

زندہ حق از جلوۂ میناے تست ... مرگِ من از ذوقِ یدِ بیضاے تست

صفحہ ۹۴ کی تمام باتیں شیطان کہہ رہا ہے زرتشت سے ۔ سورہ التین (آیت ۲) میں طورِ سینین کا ذکر ہے اور سورۃ الاعراف (آیت ۱۰۸ + ۱۰۹ میں

موسیٰ علیہ السلام کے متعلق ہے کہ :

و نزع یدہ، فاذا ھی بیضاء للنّٰظرین ○

[اور اپنا ہاتھ گریبان میں ڈال کر نکالا تو وہ دیکھنے والوں کے سامنے جگمگانے لگا۔]

صفحہ ۴۹ ہی میں ہے :

ع اژدہ و کرم و صلیب انعام اوست!

اژدہا حضرت زکریا علیہ السلام کی طرف اشارہ ہے جو بنی اسرائیل میں سے تھے۔ کافروں نے اُن کو درخت سمیت آرہ سے چیر کر دو ٹکڑے کر دیا۔

[اژدہا] سے مراد حضرت ایوب علیہ السلام کی طرف ہے جو کہ جسم اطہر میں کیڑے پڑ گئے تھے اور آپ صبر کرتے رہے یہاں تک کہ دعا کی :

[قرآنی آیت] رجت عنّا مغتسل بارد و شراب ○ (سورۂ ص ، آیات ۴۱ - ۴۲)

جب اُس نے اپنے رب سے مجھے شیطان کے تکلیف دہ اثر سے فریاد کی (ہم نے فرمایا) زمین پر پاؤں مارو۔ یہ ہے ٹھنڈا غسل نہانے اور پینے کو (اس میں نہانے سے ان کو شفا ہوگئی)۔

[قرآنی آیت] سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف جس کو لوگوں نے سولی پر چڑھا دیا تھا، لیکن سورۃ النساء (آیت ۱۵۷) میں ہے :

و ما قتلوہ و ما صلبوہ و لٰکن شبّہ لھم ط

اور بے شک جنہوں نے اس میں اختلاف کیا وہ اس کی طرف سے یقینی طور پر شک میں مبتلا ہیں۔ انہیں اس کا کچھ بھی علم نہیں مگر گمان کی پیروی۔

صفحہ ۳۹ ہی میں ہے :

ع جز دعا نوح تدبیرے نداشت

نوح علیہ السلام نے خدا کی طرف بہت بلایا لیکن قوم نے نہ مانا
نوح کی ۔ سورۃ نوح میں تفصیل ہے ۔ خدا نے اس کی تعریف کی
(آیت ۳۱) :

[illegible]

اور نوح نے عرض کیا اے میرے رب ، زمین پر کافروں میں سے
کوئی بسنے والا نہ چھوڑ اس کے بعد خدا نے کیا ۔

اسی صفحے میں ہے :

ع شہر را بگذار و در غارے نشیں

اصحاب کہف نے یہی کیا تھا ۔ ظالم بادشاہ سے تنگ آ کر شہر
چھوڑ دیا تھا ۔

سورۃ الکہف (آیت ۱۰) میں ہے :

اذ اوی الفتیۃ الی الکہف ۔ ۔ ۔ ۔

[جب اُن نوجوانوں نے غار میں پناہ لی ۔]

صفحہ ۳۹ ہی میں ہے :

ع [illegible]

[illegible] کی طرف چلے گئے جو فرعون کے تسلط سے
[illegible] سورۃ القصص (آیت ۲۲ - ۲۵) میں اس
کی [illegible] معجب حضرت موسیٰ [illegible]
اسی سفر میں وہ کہستان کا علاقہ ہوگا ۔

و لما توجہ تلقاء مدین ۝ (سورۃ القصص آیت ۲۲) ۔

[اور جب وہ مدین کی طرف متوجہ ہوا ۔

صفحہ ۵۰ میں ہے :

مرغ حق بر تن جزا بخشد ز دید لا الٰہ ہی گفت و در حوراں می تپد
حسن ز در حوراں تپیدن آرزوست آرہ و چوب و رسن عیدین اوست !

پہلے مصرعے کی جزو اخیر ۵۱.۳۴ کے قول کی روشنی میں دیکھیے ۔ دوسرے مصرعے کا مضمون [illegible] خود آگہی نہ دیکھیے ۔ [illegible] ہوتا ہے اس کا ایسا کیسا [illegible] کہ حق است ، نہ من ۔"۵

[illegible] اور [illegible] کرنا ہے اور [illegible] کے لیے ضروری سمجھتا ہے ۔ حصہ ۲ میں سورۃ الکہف کی آیت (۶۰) دیکھیے ۔

آرہ و چوب و رسن کی تلمیح صفحہ ۹۳ میں آ چکی ہے ۔

صفحات ۵۰ - ۵۱ میں ہے :

چیست خلوت ؟ درد و سوز و آرزو ست
انجمن دید است و خلوت جستجوست

* * *

چیست آں ؟ بگذشتن از ... کنست
چیست ایں ؟ تنہا رفتن در بہشت !

[illegible] جس کا حاصل یہ ہے کہ ان شعروں میں مذکور ہے ۔

سورۃ العصر میں ارشاد ہے :

و العصر ۝ ان الانسان لفی خسر ۝ الا الذین آمنوا و عملوا الصلحت و تواصوا بالحق و تواصوا بالصبر ۝

---

۵ [illegible] ، دفتر اول ، مکتوب ۴۳ ۔

زمانے کی تاریخ کو گواہ کر کے ارشاد فرمایا ہے) انسان بے شک گھاٹے میں ہے مگر وہ جو ایمان لائے اور عمل صالح کیے اور ایک دوسرے کو حق کی تاکید کی اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کی (یعنی ایمان اور عمل صالح پر دوام کے لیے اور حق کے لیے صبر کی تلقین بھی) ہر انسان اور اس کی جملہ خسارے میں نہیں ہو سکتی ۔

[ستارے اور گیند سے کرۂ (صفحہ ۴۰) ... ہے یہ ہے حضرت مسیح کی رفع کو مسخ کر دیا ہے اور اپنے بیٹے کے ذریعے خدا پر چنگیزی کی ہے :

حکمتے کز عقدۂ اشیا کشاد با تو شیر از فکر چنگیزی نہ داد

ہی وجہ ہے کہ اقبال نے خود کو ... ہے ۔ اسی لیے وہ آخر میں کہتا ہے :

... ہے

سورۂ العصر آپ نے ... ہے کہ تو دین پر ہیں لیکن دوسرے ... ہے

و من الناس من یعبد اللہ علیٰ حرف فان اصابہ ... ہے
فتنۃ انقلب علیٰ وجہہ خسر الدنیا و الاخرۃ ذٰلک ھو الخسران المبین ۝

[اور کچھ لوگ اللہ کی بندگی ... ہے
اور انہیں کوئی بھلائی پہنچ گئی جس ... ہے
آ پڑی تو منہ کے بل پلٹ گئے ... ہے
صریح نقصان ۔]

صفحہ ۴۰ میں ابوجہل کہہ رہا ہے کہ :

سینۂ ما از محمدؐ داغ داغ !

سورۂ بنی اسرائیل (آیت ۸۱) میں ہے :

وقل جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا ○

[اور اے نبی کہہ دیں کہ حق آیا اور باطل مٹ گیا بے شک باطل مٹنا ہی تھا۔]

صفحہ ۵۶ میں ہے :

صرصرے دہ با ہتو اے بادیہ الیتیم اعجاز نخل خاویہ

یہ ایک ہوا کے صرصر کے ذریعے ہلاک ہونے کا واقعہ سورۂ الحاقہ میں آیا ہے کہ وہ ہلاک کی گئی تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ کھجوروں کے کھوکھلے تنے گرے ہوئے ہیں۔ اور جہل نے خود ہی یہ تسلیم کر لیا ہے جیسا کہ سورۂ الحاقہ کی آیت (۷) میں ہے :

کانھم اعجاز نخل خاویہ ○

[گویا وہ کھجور کے کھوکھلے تنے ہیں گرے ہوئے۔]

لیکن اقبال نے اس کے معجزانہ اور تاریخی دور حسرت کا بالکل بھی نہیں۔

سورۃ الحج (آیت ۱۲) میں ہے :

یدعوا من دون اللہ ما لا یضرہ و ما لا ینفعہ ط ذالک ھو الضلل البعید ○

[اللہ کے سوا ایسے کو پکارتا ہے جو نہ اس کا نقصان کر سکے نہ نفع۔ یہی ہے دور کی گمراہی۔]

صفحہ ۶۰ میں ہے :

[illegible] [illegible]

ترک سالار ان حلیم درد مند تکبر او مثل مقام او بلند

اسے ان لوگوں کے متعلق سورۂ آل عمران آیت ... میں ارشاد ہے:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

صالحین میں سے ہیں۔]

صفحات ۶۰ - ۶۱ میں ہے:

قرأتِ آں پیر مرشد سخت کوش — سورۂ و النجم و آں دشمن خموش!
قرأتے کز قوتِ خلیل آید بوجد — زلزلہ اندر بنائے ما و تو فکند!

جمال الدین افغانیؒ ایسا قرآن پڑھتے تھے۔

سورۃ الانفال (آیت ۲) میں ہے:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اور جائیں اور جب ان پر اس کی آیتیں پڑھی جائیں تو ان کا ایمان بڑھ جائے اور اپنے رب ہی پر بھروسا کریں۔

اسی کے آگے ہے:

ع بے حجاب اُم الکتاب از قرأتش

سورۂ آلِ عمران، آیت [illegible] سورۂ [illegible] آیت ۳ [illegible]
[illegible] اُم الکتاب (قرآن) کی [illegible]

صفحہ ۶۲ میں ہے:

[illegible]

سورۃ المجادلہ (آیت ۱۹) میں ہے :

استحوذ علیہم الشیطٰن فانسٰہم ذکر اللہ ط اولٰئک حزب الشیطٰن

[ان پر شیطان نے قابو پا لیا ہے۔ پس اس نے ان کو اللہ کی یاد سے غافل کر دیا ہے۔ وہ شیطان کی جماعت ہے۔]

صفحہ ۶۳ میں ہے :

آن کف خاکے کہ نامش وطن ۔۔۔ اگر کوئی سمجھے ایران و چین

وطن ابر و دشت و رود و سمن ۔۔۔ ہمہ از خاکش طلوع مثل اسد

انسان کی سرداری تخلیل ۔۔۔ نکتۂ یثرب ز مو باریک تر

گرچہ از مشرق بر آید آفتاب ۔۔۔ تا نجلی ہائے شوخ و بے حجاب

در تنش دل نیست از سوز درون ۔۔۔ از قفیر شرق و غرب آید برون

مسلمانوں میں وطن اور نسل کوئی چیز نہیں ہے۔

سورۃ الحجرات (آیت ۱۳) میں ہے :

ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم ط

بے شک تم میں اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"مرد مسلمان" پر زور دیا ہے، حالانکہ (صفحہ ۲۶۵):

زندگی سوختن و ساختن — نے بہ تخریب و نے انداختن

(یہ ہوئی تو مشکل پسندی اور سخت کوشی ہی زندگی کا مقصد بن گئی۔

سورۃ الحج (آیت ۳۲) میں ہے:

ومن یعظم شعائر اللہ فانہا من تقوی القلوب ٥

(اور جو اللہ کے شعائر کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کے

(یہاں مسلمانوں کے تقوی کی حقیقت سامنے آتی ہے:

"یہ قصہ کہ اصحاب ہاتھی کا ان کے حملے

کے وقت کعبہ کی حفاظت کرنا اور ان کا

ہلاک ہونا اور پرندوں کا ان پر کنکریاں

کی طرف سے ہے کہ کعبہ کی

کی تعظیم کی ہے"

اسی صفحہ پر میں کی زبان سے کہلوایا ہے:

عشق چوں با زیرکی ہمبر شود — نقشبند عالمے دیگر شود

(صفحہ ۲۶۶ میں ہے:

یعملون الصلحٰت ان لھم اجراً کبیراً ○

[... ہے ... راہ دکھاتا ہے جو سب سے سیدھی ہے ... ایمان لاتے ہیں ... کہ ان کے لیے اجر ... ہے]

صفحہ ۶۷ میں ہے :

عالمے در سینۂ ما گم ہنوز عالمے در انتظار قم ہنوز

قرآن ہر وقت بیداری سکھاتا ہے ۔

سورۂ مدثر (آیات ۱ - ۷) میں ہے :

یٰٓاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ ○ قُمْ فَاَنْذِرْ ○ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ○

اے لپٹ کر سونے والے ، کپڑے ہو جاؤ اور اپنے رب کی بڑائی بیان کرو ۔

فرماتے ہیں :

باطن او از تغیر بے غمے ظاہر او انقلاب ہر دمے

قرآن سے جو دنیا بنتی ہے وہ ایسی ہی ہوتی ہے ۔

سورۂ آل عمران (آیت ۷) میں ہے :

ھُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰیٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ ھُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ ○

[... ہے جس نے تم پر یہ کتاب اتاری جس کی بعض آیتیں محکم ... ہیں وہ کتاب کی اصل ہیں اور دوسری ...]

یہاں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آیاتِ محکمات اور آیاتِ متشابہات کی وضاحت کر دی جائے ۔ سب سے مجددِ الفِ ثانی قدس سرہ نے "مکتوبات" (دفتر اوّل ، مکتوب ۲۷۶) میں اس موضوع پر بحث کی ۔ اس کا ترجمہ یہ ہے :

"اللہ پاک نے قرآن مجید کو دو قسم پر نازل فرمایا ہے : ایک [...] اور دوسرا ہے اور قسمِ ثانی حقائق و اسرار کے علم کا مخزن ہے ، اور

[illegible] آدمی [illegible] جو قرآن و حدیث [illegible]
[illegible] اور اسی طرح [illegible] کے [illegible]
[illegible] کے ساتھ [illegible] اور [illegible]
[illegible] کے [illegible] اس کی ایک [illegible]
[illegible] جو [illegible] حکمت [illegible] کی [illegible]
[illegible] اور وہ [illegible] کی [illegible]
[illegible] کی طرف [illegible] [illegible]
[illegible] اور [illegible] [illegible]
[illegible] آدمی ملحداً]۔"

[illegible] اقوال کی [illegible] "حکمت [illegible]
[illegible] اور وہ [illegible]: [illegible] (۲) [illegible]
(۳) ارض، ملکِ خداست، (۴) حکمت، خیرِ کثیر است۔

(۱) خلافتِ آدم کے تحت فرماتے ہیں:

در دو عالم بر کجا آثارِ عشق
ابنِ آدم مرمے از اسرارِ عشق

• • •

[illegible] شرق و غرب و [illegible] غروب
در مدارش [illegible] شمال و [illegible] جنوب

[illegible] ہے [illegible] کی ہے جس [illegible]
(۲) میں ہے:

ھو الذی خلق لکم ما فی الارض جمیعاً ○

[illegible] ہے جس [illegible]
(اسی لیے اس زمین کو برتتا ہوگا)۔]

۔ تفصیل کے لیے اصل فارسی مکتوب دیکھیے۔ [illegible] خلافت سے۔

پھر سورۃ البقرہ (آیت ۱۱۵) میں ہے :

وللہ المشرق و المغرب فاینما تولوا فثم وجہ اللہ ط ان اللہ واسع علیم ۰

[اور مشرق و مغرب سب اللہ ہی کا ہے - تو تم جدھر منہ کرو ادھر وجہ اللہ (خدا کی رحمت تمہاری طرف متوجہ) ہے - بے شک اللہ وسعت والا علم والا ہے (ہر سمت میں رہنے والے انسان کے لیے اللہ کی رحمت عام ہے) -]

نیابت الٰہی و خلافت خداوندی ہی علیہ سلام کو عطا کی جانے والی - یہ بہت بڑا انعام ہے -

سورۃ البقرہ (آیت ۳۰) میں فرشتوں سے اللہ تعالیٰ کا فرمان مذکور ہے :

انی جاعل فی الارض خلیفۃ ۰

[بے شک میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں -]

حرف انی جاعل تقدیر او از زمیں تا آسماں تفسیر او

سورۃ الجاثیہ (آیت ۱۳) میں ہے :

و سخر لکم ما فی السموٰت و ما فی الارض جمیعاً منہ ط ان فی ذٰلک لاٰیٰت لقوم یتفکرون ۰

[اور اس نے تمہارے لیے مسخر کر دیا جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب کے سب -]

بے شک اس میں غور کرنے والوں کے لیے - سورۃ النحل آیت ۱۲ ، میں بھی اسی طرح ارشاد ہے -

[اس نے رات کے دن میں تمہارے لیے اپنی مخلوق کے ان کاموں کو پیش کر دیا ہے ، جن کا اعادہ ضروری معلوم نہیں ہوتا -]

صفحہ ۷۰ میں ہے :

حسنِ بے پروا خریدارِ نظر ۔۔۔ ۔۔۔ از متاعِ خویش مشتاق تر شود
ایں متاعے نیست در بازارِ کون ۔۔۔ ۔۔۔ ایں گہر کم یاب در دریائے خویش

سورۃ الاعراف (آیت ۱۴۳) میں ہے :

قال رب ارنی انظر الیک قال لن ترانی ولکن انظر الی الجبل ۔

موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا ۔ اے میرے پروردگار مجھے اپنا
جلوہ کھلا دیجیے کہ میں آپ کو ایک نظر دیکھ لوں ۔ ارشاد ہوا ۔۔
تم مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکتے لیکن تم اس پہاڑ کی طرف دیکھو ۔

ان دو شعروں سے پہلے یہ شعر ہے :

حسنِ مشتاق را جز خویش نگزیند ۔۔۔ ۔۔۔ حسنِ خود را خود تماشا گہ دہد

حسنِ خود بیں ہم خود آرا ہم خود افروز ہے اور حسنِ خود بیں کے تعلق سے کہا
صلی اللہ علیہ وسلم مقامِ محبوبیت میں تھے ۔۸

"حکمانِ عالمِ قرآنی" ۔۔۔ موسیٰ جز حکومتِ الٰہی ہے ۔

صفحہ ۷۱ میں ہے :

۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

پچھلے صفحہ ۱۷ ہی میں ہے:

رسم و راہ و دین و آئینش ز حق
زشت و خوب و تلخ و نوشینش ز حق
عقلِ خود بیں غافل از بہبودِ غیر
سودِ خود بیند، نہ بیند سودِ غیر

[illegible] حق صرف اسی اور قرآن سے تعلق رکھتا ہے اور ہر شخص کو ملا جاتا ہے لیکن عقلِ خودبیں (مثلاً فرنگ) دوسروں کا نقصان کر کے فائدہ دیکھتی ہے۔ مدینہ والوں کے ایثار کے متعلق سورہ حشر آیت ۹ میں ہے:

[illegible] ایثار والایمان من قبلہم یحبون من ہاجر الیہم ولا یجدون فی صدورہم حاجۃً مما اوتوا و یؤثرون علی انفسہم ولو کان بہم خصاصۃ و من یوق شح نفسہ فاولئک ہم المفلحون ۱۱

"اور جنہوں نے پہلے سے اس شہر (مدینہ طیبہ) اور ایمان میں گھر [illegible] وہ محبت رکھتے ہیں اُنہیں جو اُن کی طرف ہجرت کر کے گئے اور اپنے دلوں میں کوئی حاجت نہیں پاتے اُس چیز سے جو دے گئے اور اپنی جانوں پر اُن کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ اُنہیں شدید محتاجی ہو اور اپنے نفس کے لالچ سے بچایا گیا تو وہی کامیاب ہیں۔]

[illegible] نفس کے لالچ میں گرفتار ہوا وہ سراسر خسارے میں ہے۔ اسی کو شعر میں عقلِ خودبیں کہا گیا ہے۔

محکمات عالمِ قرآنی کا تیسرا جز "ارض، ملکِ خدا ست" صفحہ ۲۷ میں مذکور ہے۔ زمین ہر سب کا حق ہے۔ دوسروں کا خون چوس کر عیش کرنا ایک انسان کا شیوہ نہیں ہونا چاہیے۔

صفحہ ۳۷ میں یہ شعر ہے:

ملکِ ایزد تنگ نیست — پر کن ایں ظاہر نہ بہر کافر است

سورۃ الاعراف (آیت ۱۲۸) میں ہے :

ان الارض للہ یورثہا من یشاء من عبادہ ○

[۔۔۔ ک رہتی اللہ کی ہے جس کو چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے ۔]

پھر اسی صفحہ ۲۷ میں ہے :

[illegible] ہمارا جو ہم نے [illegible]

[illegible] کے ہیں دنیا اور نئے کہ ایمان کے [illegible]

سورۃ الانعام (آیت ۷۴) میں آزر کا ذکر آتا ہے :

و اذ قال ابراہیم لابیہ آزر اتتخذ اصناماً آلہۃ ○

[۔۔۔ کرو جب ابراہیم نے اپنے [illegible] بتوں کو معبود قرار دیتے ہو ؟]

صفحہ ۶۸ میں انسانی صلاحیتوں سے متعلق سورۃ الحاقہ کی [illegible] (۱۲) آ چکی ہے ۔

صفحہ ۷۰ میں حکمت کے "قرآن" کا چوتھا جز آتا ہے یعنی حکمت دین میں سے" :

بہ حکمت احمد مرسل بگو ہر کجا این خیر را بینی بگیر

صفحہ ۷۲ (۱۰۰ سے ۱۰۱) میں ہے :

جزو حکمت [illegible] یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیراً کثیراً ○

دین کا فہم جس کو چاہتے ہیں دے دیتے ہیں اور جس کو یہ فہم مل جائے اسے بڑی خیر کی چیز مل گئی ۔

صفحہ ۷۳ ہی میں ہے :

چشم او بر واردات کائنات تا ببیند محکمات کائنات

حلم اور علم والے کی آنکھ کائنات کی واردات اور حکمت [illegible]

سورۂ آلِ عمران (آیت ۱۹۱) میں ہے :

ان فی خلق السمٰوٰت و الارض و اختلاف الیل و النہار لآیٰت لاولی الالباب o الذین یذکرون اللہ قیٰما و قعودا و علیٰ جنوبھم و یتفکرون فی خلق السمٰوٰت و الارض ربنا ما خلقت ھٰذا باطلا o

[ترجمہ: بے شک آسمانوں اور زمین کے بنانے میں اور رات اور دن کے آنے جانے میں عقل والوں کے لیے نشانیاں ہیں جو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے ہوئے اللہ کو یاد کرتے ہیں اور آسمان و زمین کی پیدائش میں غور کرتے ہیں (اور کہتے ہیں) اے ہمارے رب! تو نے یہ سب کچھ بے فائدہ نہیں بنایا۔]

سنہ ۱۹۱۲ء میں ہے :

وہ علم بے کار ہے جس پر عمل نہ ہو، لیکن اگر عمل بھی ہو تو بہت برا انجام ہے۔

سورۃ المجادلہ (آیت ۱۱) میں ہے :

[illegible]

[illegible]

یا مسلماں مُردہ یا قرآں بمُرد!

کُردوں نے اسلام کی خاطر کتنی قربانیاں دی ہیں ایک

سورہ الفرقان (آیت ۳۰) میں ایسے ہی لوگوں کے متعلق ہے :

و قال الرسول یٰرب ان قومی اتخذوا ھٰذا القرآن مھجوراً ؛

[اور رسول نے عرض کیا کہ اے میرے رب! میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑنے کے قابل ٹھہرا لیا۔]

صفحہ ۷۶ میں ہے :

[illegible] ارکانی ہوا [illegible] ملا [illegible]

غلط قسم کے مُلاؤں نے دین کو بدنام کیا ہے اور :

ع دینِ مُلا فی سبیل اللہ فساد

سورہ الجن میں ایسے [illegible] کے متعلق [illegible] ہے :

و انہ لما قام عبد اللہ یدعوہ [illegible]

[اور جب اللہ کا بندہ [illegible] کھڑا ہوا تو [illegible]

سودا کچھ نفع نہ لایا۔]

صفحہ ۷۷ میں مردِ حق کے لیے فرمایا کہ :

[illegible]

سورۃ النمل (آیت ۱۲) میں موسیٰ علیہ السلام سے خطاب ہے :

و ادخل یدک فی جیبک تخرج بیضاء من غیر سوء

[اور اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈال۔ نکلے گا [illegible]

[illegible]

صفحہ ۷۷ ہی میں ہے :

مردِ حق از نفس نگیرد رنگ و بُو
مردِ حق از حق بگیرد رنگ و بُو

[illegible] (آیت ۱۳۸) میں ہے :

صبغۃ اللہ و من احسن من اللہ صبغۃً و نحن لہ عٰبدون ؕ

ہے نے قبول کیا رنگ اللہ کا اور کس کا رنگ بہتر ہے اللہ کے رنگ سے اور اسی (اللہ) کی عبادت کرتے ہیں۔]

عیسائی لوگ جب اپنے دین میں کسی کو داخل کرتے یا کوئی بچہ پیدا ہوتا تو اس میں زرد رنگ ڈال کر اُسے اس میں غوطہ دیتے اور کہتے کہ یہ اب سچا عیسائی بن گیا ہے۔ اس پاک نے یہاں اس کا رد فرمایا ہے اور بتایا ہے کہ اللہ کا رنگ سچا ہے۔

مردِ حق کی شان یہ ہوتی ہے کہ (صفحہ ۷۷):

ہر زماں اندر تپش جانے دگر
ہر زماں او را چو حق شانے دگر
رازہا با مردِ مومن باز گوید
آنچہ ناید در کتاب و در نوید

سورۃ الرحمٰن (آیت ۲۹) میں ہے:

یسئلہٗ من فی السمٰوٰت و الارض کل یومٍ ھو فی شانٍ ۝

اُس سے سب آسمان اور زمین والے مانگتے ہیں۔ وہ ہر وقت کسی کسی کام میں مشغول ہے (یعنی وقت اُس کے لئے کوئی معنی نہیں رکھتا) ہر زمانہ اُس کی کوئی نئی شان ہے۔

[illegible]

[illegible] میں "[illegible]" سے [illegible]

[illegible]

[illegible] ہے لیکن اللہ کا انکار سب سے بڑا جرم ہے۔

سورۃ الانفال (آیت ۵۵) میں ہے:

ان شر الدوآب عند اللہ الذین کفروا فھم لا یؤمنون ۝

[نے کفر کیا اور ایمان نہیں لائے۔]

صفحہ ۹۰ میں اسی ملتِ روسیہ سے پیر خطاب ہے:

[illegible]

سورۂ ابراہیم (آیت ۵) میں ہے:

و ذکرھم بایام اللہ ○

[اور انہیں اللہ کے دن (یعنی تاریخ) یاد دلا۔]

[illegible]

[illegible] سورۃ الروم، آیات ۔ تا ۔) :

[illegible]

[illegible]

[illegible]

صفحہ ۸۰ میں ہے :

فقر قرآں اختلاطِ ذکر و فکر
فکر را کامل ندیدم جز بذکر
ذکر ؟ ذوق و شوق را دادن ادب
کارِ جاں است ایں نہ کارِ کم و لب

قرآن فکر بھی سکھاتا ہے (الذاریٰت ، آیت ۲۱) :

افلا تبصرون ٥ [کیا تمہیں سوجھتا نہیں ؟]

قرآن ذکر بھی سکھاتا ہے (المؤمن ، آیت ۱۴) :

فادعوا اللہ مخلصین لہ الدین ولوکرہ الکٰفرون ٥

[illegible] کافروں کے ناگوار ہو۔

[illegible] ہے [illegible] کے لئے "ذکرِ جاں" ہے [illegible] ذکر صفحہ ۳۲۴ (سورۃ الکہف ، آیت ۲۰) میں آ چکا ہے۔

صفحہ ۸۰ ہی میں ہے :

چیست قرآں ؟ خواجہ را پیغامِ مرگ
دستگیرِ بندۂ بے ساز و برگ !
ہیچ خیر از مردکِ زرکش مجو
ان تنالوا البر حتی تنفقوا

[illegible]

[illegible]

کہ جو تمہاری خالص ضرورت سے زائد ہو۔

پھر سورۂ آلِ عمران (آیت ۹۲) میں ہے:

لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون و ما تنفقوا من شیء فان اللہ بہ علیم ○

[آپ جیسے کوئی بھی نیکی نہ پہنچ سکو گے جب تک کہ تم اپنی پیاری چیز کو اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو گے اور جو چیز بھی تم خرچ کرو گے اللہ کو معلوم ہے۔]

صفحہ ۸۰ ہی میں ہے:

اور یہ آخر ہی [illegible] میں [illegible]

سورۂ آلِ عمران (آیت ۱۳۰) میں ہے:

یٰاَیھا الذین اٰمنوا لا تاکلوا الربوٰا اضعافا مضاعفۃ و اتقوا اللہ لعلکم تفلحون ○

[اے ایمان والو! مت کھاؤ سود دوگنے پر [illegible] تاکہ تم فلاح پاؤ۔]

یعنی سود سے بچنے میں فلاح ہے، ورنہ فساد ہی فساد ہے۔ [illegible] کے قرض [illegible] جائے یعنی اس کی راہ میں خرچ کیا جائے [illegible]

سورۂ [illegible] ۱۷) میں ہے:

ان تقرضوا اللہ قرضاً حسناً یضٰعفہ لکم و یغفر لکم و اللہ شکور

[illegible]

[ے نہیں۔]

اس مضمون کی آیتیں بہت سی ہیں جن میں سے ایک آیت

نے اپنے بندوں کو زمین کا وارث بنایا ہے

اپنی زندگی میں کیا جائے لیکن ظاہر ہے کہ

اللہ کی ہے:

لارض لله ○ (الاعراف، آیت ۱۲۸) [بے شک زمین کا مالک

ہے۔

صفحہ ۸۰ ہی میں ہے:

کی شی، ہالک الا وجہہ ○

[ہر چیز فنا ہونے والی ہے بجز اُس کی ذات کے۔]

سورۃ الرحمٰن (آیات ۲۶ - ۲۷) میں ہے:

کل من علیہا فان ○ ویبقیٰ وجہ ربک ذو الجلال والاکرام ○

[جو کچھ زمین پر موجود ہے سب فنا ہو جائے گا اور تیرے

پروردگار کی جو صاحب عظمت اور احسان والی ہے باقی رہ جائے گی۔]

صفحہ ۸۱ میں ہے:

رایت حق از سوک آمد نگون قریہا از دخل شاں خوار و زبوں

سورۃ النمل (آیت ۳۴) میں ہے:

ان الملوک اذا دخلوا قریۃ افسدوہا وجعلوا اعزۃ اہلہا

اذلۃ یفعلون ○

[بادشاہ جب کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں تو اس کو خراب

[جسے ... وہ وہاں کے خزانوں کو حاصل کرنے سے ... ایسا ہی کریں گے۔]

صفحہ ۸۱ ہی میں ہے:

آب و نانِ ما ست از یک ماندہ ... دوختۂ آدم ...

سورۂ لقمٰن (آیت ۲۸) میں ہے:

... خلقکم ولا بعثکم الا کنفس واحدۃ ...

... پیدا کرنا اور زندہ کرنا ... ہے ... بے شک اللہ تعالیٰ سب کچھ سنتا اور دیکھتا ہے۔

اسی صفحے میں قرآن کے متعلق ہے:

... کی خبر دیتا پیدا ...

سورۃ الحدید (آیت ۳) میں ہے:

ھو الاول و الآخر و الظاھر و الباطن و ھو بکل شیء علیم ۝

... ہے اور وہی پیچھے اور وہی ظاہر ہے اور وہی باطن ہے ... اور وہ ہر چیز کا خوب جاننے والا ہے۔

جب اللہ ایسا ہے تو اُس کا قرآن بھی ایسا ہوگا۔ اللہ خود اپنے ... کی حفاظت فرماتا ہے۔

سورۃ الحجر (آیت ۹) میں ہے:

انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحٰفظون ۝

ہم نے قرآن کو نازل کیا اور ہم ہی اُس کے محافظ ہیں۔

صفحہ ۸۱ ہی میں ہے:

با مسلماں گفت جاں پرکف بنہ ... ہرچہ از حاجت فزوں داری رہ

قرآن نے مسلمان کو جہاد کا حکم دیا اور ضرورت سے زیادہ مال کو خرچ کرنے کا حکم دیا۔

سورۃ الفرقان (آیت ۵۲) میں ہے:

فلا تطع الکٰفرین وجاھدھم بہ جہادًا کبیرًا ۝

[سو آپ کافروں کی نہ سنیے گا کہ نہ سنیے اور اس کے ذریعے ان کا زور شور سے مقابلہ کیجیے۔]

سورۃ البقرہ (آیت ۲۱۹) میں ضروریات سے زائد مال کے خرچ کرنے کا حکم ہے:

[illegible] العفو ۝

[illegible] دریافت کرتے ہیں کہ کتنا خرچ کریں۔ آپ [illegible] کہہ دیجیے کہ خلقِ خدا کے خرچ سے۔]

[illegible] میں ہے:

[illegible] محرومش کنند آنس خود بردلِ دیگر زنند!

[illegible] اور کتاب کی پیروی نہیں کرتی تو اُن پر [illegible] قوت مسلط کر دی جاتی ہے۔ موجودہ بے عمل مسلمان کے [illegible] ڈر لگتا ہے کہ کہیں اس پر کوئی دوسری قوم مسلط نہ ہو کر [illegible]

[illegible] میں ہے:

[illegible] فی الارض من بعدھم لننظر کیف تعملون ۝

[illegible] کے بعد تمہیں زمین میں جانشین کیا کہ [illegible]

صفحہ ۸۲ ہی میں ہے:

[illegible] ترک اسپ ست مرکبِ جولاں

سورۂ یوسف (آیت ۸۷) میں ہے :

انہ لایایئس من روح اللہ الا القوم الکٰفرون ○

[بے شک اللہ کی رحمت سے ناامید نہیں ہوتے مگر کافر لوگ ۔]

صفحہ ۸۳ میں ہے :

امتحان پیک مردان از ملاست تسلیم را نشستر کردن رواست

سورۃ البقرہ (آیت ۱۵۵) میں ہے :

ولنبلونکم بشیء من الخوف والجوع و نقص من الاموال والانفس و الثمرات ط

[اور ضرور ہم تمہیں آزمائیں گے کچھ ڈر اور بھوک سے اور کچھ مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی سے ۔]

صفحہ ۸۳ ہی میں ہے :

ز گندم سال کہ او را رود نیل سوئے آں گام زن مثل حبیل

سورۃ الشعراء (آیات ۶۵ - ۶۶) میں ہے :

و اوحینا الی موسیٰ ان اسر بعبادی انکم متبعون ○ ثم ازلفنا ثم الاخرین

[اور ہم نے موسیٰ اور اس کے ساتھیوں کو وحی بھیجی کہ راتوں رات میرے بندوں کو لے نکل تمہارا پیچھا کیا جائے گا ۔ پھر دوسروں کو ہم نے وہیں قریب لا پہنچایا ۔]

سورۃ الانبیاء (آیت ۵۸) میں ہے :

فجعلھم جذاذاً الا کبیراً لھم ○

[پس ابراہیم نے ان سب (بتوں) کو ریزہ ریزہ کر ڈالا بجز ان کے بڑے کے تاکہ وہ اسی کی طرف رجوع کریں ۔]

شعر میں موسیٰ علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام کی طرح مشکلوں اور مشکلوں میں مبتلا ہونے کی دعوت ہے ۔

صفحہ ۸۷ میں ہے :

در رہِ او مرگ و حشر و مرگ
جز تب و تابے ندارد ساز و برگ
در فضائے صد سپہرِ نیلگوں
غوطہ پیہم خوردہ باز آید بروں
خود حریمِ خویش و ابراہیمِ خویش
چوں ذبیح اللہ در تسلیم خویش!
سرِ او نُہ آسماں نُہ خیبر است
ضربتِ او از مقامِ حیدر است

اللہ کے پاک بندوں کے جوش، ولولہ، سخت کوشی اور مشکل پسندی کا ذکر ان اشعار میں ہے اور ان تلمیحات کی وضاحت پہلے کئی مرتبہ آچکی ہے۔ یہ سب مخصوص عبدیت کے تعلیم بردار تھے اور اس عبدیت کا منتہا حضور انور صلی اللہ کی ذاتِ گرامی میں نظر آتا ہے :

ز ما زاغ بصر دیرد نصیب در مقامِ عبدہ گردد رہیب

سورۂ بنی اسرائیل کی پہلی آیت میں اسی مخصوص اور ممتاز مقامِ عبدیت کا ذکر ہے :

سبحٰن الذی اسرٰی بعبدہٖ ○

[پاک ہے اُس کی جس نے بھیجا اپنے عبد کو۔]

پھر سورۃ النجم (آیت ۱۰) میں ہے :

فاوحیٰ الیٰ عبدہٖ ما اوحیٰ ○

[پھر وحی کی اپنے عبد کی طرف جو وحی کی۔]

اور اس کے منصب کی کوئی حد نہیں مقامِ قرب کے رازدانِ اسرار سے آگاہی ہوگی۔

اس کے بعد اسی سورۃ النجم (آیت ۱۱) میں ہے :

ما زاغ البصر و ما طغیٰ [جو کچھ دیکھا تو ہٹی اور نہ بڑھی۔]

ع تا ز ما زاغ البصر گیرد نصیب

اسی نماز دین عمر کا حصہ تھا جو باعث تخلیق کائنات ، باعث تکمیل
- ن اور سارے جہانوں کے لیے رسول بنے اور رحمت بنی (صلی اللہ
علیہ وسلم) - اس عبادت کو عین ذات کا قرب حاصل ہو :

خودی ز ہوش رفت یک جلوۂ صفات تو عین ذات می نگری در نمے

صفحہ ۸۸ میں ہے :

رسول اگر بپیام سوی امت الحذر اے خنک آہ و فغان و ہے ا

گر مقبول متحدہ کے شوق ختم ہو جاتا ہے تو بے حضور ہی کی
ضرورت نہیں - انسان مسلسل اور پیہم سعی و عمل کے لیے پیدا ہوا ہے -

سورۃ البلد (آیت ۴) میں ارشاد ہے :

لقد خلقنا الانسان فی کبدٍ ○

[بے شک ہم نے انسان کو مشقت میں رہنا پیدا کیا -]

اسی طرح تسلی بھی دی ہے (سورۃ الانشراح ، آیت ۶) کہ :

ان مع العسر یسرًا ○ بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے -

صفحہ ۹۰ میں ہے :

اس نے ذکر (فکر زہرہ) میں "خدایان کہن" موجود ہے تو
میں ہر ایک بت کے "ذکر جمیل" سے عوض و لات و منات
ہی کا شعر ہے :

ہر یکے نرساند ز "ذکر جمیل" ہر یکے آزردہ از "حق حق"

سورۃ الزخرف (آیت ۳۶) میں ہے :

ومن یعش عن ذکر الرحمٰن نقیض لہ شیطٰنًا فھو لہ
قرین ○

[اور جس کو (بندہ اے رحمٰن کے ذکر سے ہو اس پر ہم شیطان
تعینات کریں کہ وہ اس کا ساتھی ہے -]

سورۃ الصّٰفّٰت (آیت ۹۳) میں ابراہیم علیہ السلام کی حرکت کا ذکر ہے :

فراغ علیہم ضرباً بالیمین ۔ o

[پس ان (بتوں) پر قوت کے ساتھ جا پڑے اور توڑنے لگے ۔]

شیطان (بعل) خوش ہو کر کہتا ہے کہ (صفحہ ۹۱) :

ع در دلِ آدم بجز انکار چیست

آج کا آدم صرف سوچنا جانتا ہے ، عمل نہیں جانتا ۔ بہر حال عمل کرنا یا نہ کرنا سب اللہ پر روشن ہے ۔

سورۂ یونس (آیت ۶۱) میں ہے :

ولا تعملون من عمل الا کنا علیکم شہودا اذ تفیضون فیہ ط

اور نہیں کرتے ہو تم لوگ کچھ کام کہ ہم نہیں ہوتے حاضر تم پر ، جب تم لگتے ہو اس میں ۔]

پیر رومی شیطان خوشی میں کہتا ہے (صفحہ ۹۱) :

در نگر آں حلم و وحدت شکست آلِ ابراہیم بے ذوق است و مست

سورۃ الاعراف (آیت ۱۷۲) میں ہے :

واذ اخذ ربک من بنی آدم من ظہورہم ذریتہم و اشہدہم علی انفسہم الست بربکم ط قالوا بلیٰ شہدنا o

[اور جب نکالے رب نے اولادِ آدم کی پشت سے ان کی نسل نکالی اور گواہ کیا ان سے ان کی جانوں پر ، کہ میں نہیں ہوں تمہارا رب ۔ بولے ہاں ہے ، ہم قرار کرتے ہیں ۔]

لیکن آلِ ابراہیم جو بنی اسمٰعیل کی شاخ سے سرسبز ہوئی ۔ حالانکہ اس کے متعلق سورۃ النساء کی آیت ۵۴ میں ہے :

فقد اٰتینا آل ابراہیم الکتٰب و الحکمۃ و اٰتینٰہم ملکاً عظیماً ۔

[ہم نے دی ابراہیمؑ کے گھر میں کتاب اور حکمت اور ان کو دی ہے بڑی سلطنت ۔]

صفحہ ۹۵ میں ہے :

حاکمی بے نورِ جاں خام است خام
بے یدِ بیضا ملوکیت حرام
حاکمی از ضعفِ محکوماں قوی است
بیخش از حرمانِ محروماں قوی است !

سورۃ الاعراف (آیت ۱۰۸) میں نبی موسیٰ علیہ السلام کے ید بیضا کا ذکر ہے :

و نزع یدہ' فاذاھی بیضآء للنٰظرین ۝

[اور اپنا ہاتھ گریبان میں ڈال کر نکالا تو وہ دیکھنے والوں کے سامنے جگمگانے لگا۔]

اللہ پاک کی سی سناں حاصل ہو جائے و صحیح حاکمی ہوتی ورنہ نہیں۔ جہاں اللہ کی سناں نہیں ہے وہاں ظلم ہیں اور وہاں جبر ہی حکمرانی کرتا ہے حالانکہ اللہ پاک ہر شعبہ میں عدل و احسان کا حکم کرتا ہے۔ سورۃ النحل (آیت ۹۰) میں ہے :

ان اللہ یامر بالعدل و الاحسان و ایتآء ذی القربیٰ و ینھیٰ عن الفحشآء و المنکر و البغی یعظکم لعلکم تذکرون ۝

[بے شک اللہ حکم فرماتا ہے انصاف اور نیکی اور رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا اور منع فرماتا ہے بے حیائی اور بری بات اور زیادتی سے تمہیں نصیحت فرماتا ہے کہ تم دھیان کرو۔]

صفحہ ۹۶ میں ہے :

در دشتِ مصر و فرعون و کلیم — می تواں دیدن ز آثارِ قدیم !

مختلف ادوار میں انبیا علیہم السلام تشریف لاتے رہے ہیں۔ ہر زمانے میں کوئی نہ کوئی فرعون ان کی مخالفت کرتا رہا ہے۔ اللہ پاک نے قرآن مجید کے متعدد مقامات پر فرعون کے متعلق فرمایا ہے، مثلاً سورۃ الانعام (آیت ۱۲) میں ہے :

قل سیروا فی الارض ثم انظروا کیف کان عاقبة المکذبین ○

[آپ فرما دیں کہ ذرا زمین میں چلو ، پھر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا ۔]

آل عمران ، آیت ۱۳۷ ۔ النمل ، آیت ۶۹ وغیرہ میں بھی یہی

لیکن قومِ فرنگ جو مصر میں آثارِ قدیمہ کی کھدائی کراتی ہے اور جہاں "حسن و حکمت" کی تلاش نہیں ہے بلکہ ان سے انتقام اور اُن کی جڑ کاٹنے کا مقصد ہے ۔ آخر مہدی سوڈانی کی قبر کو کھدوانے کی کیا ضرورت تھی ؟ (دراصل مہدی سوڈانی کے ہاتھوں ہزیمت اٹھا کر بھاگ گئے تھے ۔)

مہدی سوڈانی کی روح کے نمودار ہونے کا ذکر ہے جو فرنگی سے خطاب کرتی ہے کہ میری خاک کا انتقام لینا کہ تجھے بھی یہ خاک دو گز زمین نہیں نہ مل سکی ۔ (مہدی سوڈانی کے ہاتھوں لارڈ کچنر نے مہدی سوڈانی کی قبر کھدوا کر اُن کی نعش کے ٹکڑے ٹکڑے کرائے و اُن کی راکھ ہوا میں بکھیر دی ۔ لیکن خود کچنر ۱۹۱۸ء میں روس کی مہم پر جاتے ہوئے سمندر میں غرق ہو گیا : ع مرقدے جز در شکم شیرے نداد ۔)

مہدی سوڈانی کی زبانی یہ پیام ہے :

خاکِ مرا ، خدائے دیگر بزائے — نعرۂ توحید را دیگر سزائے
از پئے دشتِ تو بالندہ تر — برنخیزد از تو فاروقے دگر ؟

یہ ہے حضرت خالد رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسے بزرگوں کی خدمت جن کی شان سورۃ الفتح کی آخری آیت میں ہے :

اشداء علی الکفار رحماء بینھم ○

[کافروں پر بہت سخت ، آپس میں بہت نرم ۔]

صفحہ ۹۸ میں ہے :

ساربان یاراں بہ بطرب ما بہ نجد
آں حدی کو ؟ ناقہ را آرد بہ وجد !

[illegible] ایمانی جوش کی ضرورت ہے تاکہ [illegible] دوسرے [illegible] کے سلامی ملک نئے سرے سے ایمان تازہ کریں اور کفر کی سختی سے مقابلہ کریں۔ سورۃ التوبہ [illegible] میں اسی ایمانی جوش کو پیدا کرنے کا پیام ہے :

یاایہا النبی جاہد الکفار و المنفقین و اغلظ علیہم ط

[illegible] اے نبی ؐ جہاد کرو کافروں اور منافقوں سے اور اُن پر سختی کرو۔

صفحہ ۱۰۲ میں ہے :

[illegible] حضور [illegible] اسی وجہ سے سعی اور جہد و عمل کا حکم ہوا ہے و اسی کی بدولت جسم کو حشور نفس یا نفس کے عملی حصول ہوتے ہیں اس کے بغیر جسم کی کوئی قسم نہیں، لیکن جسم کے بغیر حشور نہیں۔

سورۃ الشمس (آیات ۷ - ۱۰) میں ہے :

و نفس و ما سوّاہا ٥ فالہمہا فجورہا و تقوٰہا ٥ قد افلح من زکّہا ٥ وقد خاب من دسّہا ٥

[اور جان کی (قسم) اور اُس نے جس نے اسے ٹھیک بنایا۔ [illegible] کی بدکاری اور اس کی پرہیزگاری دل میں ڈالی۔ بے شک مراد کو پہنچا جس نے اُسے ستھرا کیا اور نامراد ہوا جس نے اسے [illegible] میں چھپا دیا۔

صفحہ ۱۰۵ میں ہے :

ع تا ابو الآبا فریبِ او نخورد

آدم علیہ السلام کو شیطان نے بہکایا تھا۔

سورۂ 'طٰہٰ' (آیت ۱۲۰) میں ہے :

فوسوس الیہ الشیطٰن ○ [تو شیطان نے اسے وسوسہ دیا]۔

صفحہ ۱۰۶ میں ہے :

ع خدمت آمد مقصدِ علم و ہنر

علم و ہنر بلکہ خود اسلام ہی بنی نوع انسان کے فائدے کے لیے ہے۔

سورۃ النحل (آیت ۹۷) میں ہے :

من عمل صالحاً من ذکر او انثیٰ و ہو مؤمن فلنحیینہ حیوٰۃً طیبۃً ○

جو عمل صالح کرے مرد ہو یا عورت اور ہو مسلمان تو ضرور ہم اسے اچھی زندگی چلائیں گے۔]

صفحہ ۱۰۷ میں ہے :

گر ز یک تدبیر خون گردد جگر خورہ از حکمِ تقدیرِ دگر

گر یک کام میں کامیابی نہیں ہوتی اور خواہ مخواہ جگر کاوی ہوتی ہے تو بجائے اس کے کہ انسان لڑ کر نہیں بیٹھ جاتا بلکہ دوسرے مقصد کی طرف بڑھنا چاہیے۔

سورۂ آل عمران (آیت ۱۳۹) میں ہے :

ولا تہنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین ○

اور نہ سستی کرو اور نہ غم کرو اور تم ہی غالب رہو گے اگر تم مومن ہو۔]

یہی بات صفحہ ۱۰۸ میں ہے :

ہے یقیں مردِ مسلماں را حزیں لرزہ بر اندامِ گردوں از طپش

صفحہ ۱۰۹ میں ہے :

اے کہ می گوئی متاعِ ما ز ماست مردِ نادان ایں ہمہ ملکِ خداست
ارضِ حق را ارضِ خود دانی بگو حیست شرعِ آنہ لا تفسدوا ؟

سورۃ البقرہ (آیت ۱۰۷) میں ہے :

الم تعلم ان اللہ لہ ملک السمٰوٰت والارض ط

[کیا تجھ کو معلوم نہیں کہ اللہ ہی کے لیے ہے سلطنت آسمانوں اور زمین کی (خدا کی زمین کو تو اپنی زمین کہتا ہے اس سے لڑ کر فساد فی الارض اور کیا ہوگا ؟)]

سورۃ الاعراف (آیت ۵۶) میں ہے :

ولا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحہا ط

[اور زمین میں فساد نہ پھیلاؤ اس کے سنورنے کے بعد (صحیح ترجمہ یہ ہے کہ زمین ایک مدت تک فتنہ و فساد سے محفوظ رہی ہے)]

سورۃ البقرہ (آیت ۳۶) میں ہے :

ولکم فی الارض مستقرٌ و متاعٌ الی حین ۝

[اور تمہارے واسطے زمین میں ٹھکانا اور نفع اٹھانا ہے ایک وقت تک]

صفحہ ۱۱۱ میں ہے :

[امومت زرد روئے مادراں از خمک ارزانی سے سوہنے

اللہ پاک کا حکم ہے (سورۃ النساء ، آیت ۱) :

یٰایہا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفسٍ واحدۃٍ و خلق منہا زوجہا و بث منہما رجالاً کثیراً و نساءً و اتقوا اللہ الذی تساءلون بہ والارحام ط ان اللہ کان علیکم رقیباً ۝

نے لڑکو بنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کی
اور اسی میں سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے بہت سے مرد و عورت
پھیلا دیے ۔ اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر مانگتے ہو اور رشتوں کا بھی
رکھیں ۔ بے شک اللہ ہر وقت تمہیں دیکھ رہا ہے ۔

صفحہ ۱۱۲ میں ہے :

زندگی را شرع و آئین است عشق !
اصل تہذیب است دیں ، دیں است عشق !

دین ہی وہ تہذیب ہے جس سے زندگی متمدن ہو جاتی ہے ۔ مسلم
معاشرہ اور مسلم قومیں دین کی وجہ سے ہیں اور یہ دین عشق اللہ کے
لیے شوق اور ولولہ پیدا کرتا ہے ۔

سورۃ نور (آیت ۵۵) میں ہے :

وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنہم فی الارض
کما استخلف الذین من قبلہم ولیمکنن لہم دینہم الذی ارتضی
لہم ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا ۔

اللہ نے وعدہ کیا ان لوگوں سے جو تم میں ایمان لائے اور نیک
عمل کیے کہ وہ ان کو زمین میں خلافت دے گا جیسی ان سے پہلوں کو
دی اور ضرور ان کے لیے ان کا دین کو مضبوط کر دے گا جس کو اس
نے پسند کیا ہے اور ضرور ان کے خوف کو امن کرنے کے بعد ان سے
بدل دے گا ۔

صفحہ ۱۱۵ میں ہے :

از محبت خاک ما آدم شود — از محبت آدم خاکی صنم
از محبت ذرہ مہتاب افگند — بستجد در ترازوے بنر — ایں بسنجد در ترازوے نظر !
آں بدست آورد آب و خاک را — ایں بدست آورد جانِ پاک را !

حکمت دل کو وقت صاف سرچشمہ سکھاتی ہے اور عرفان و عشق کا نور
اس میں پیدا کرتی ہے ۔ اس عرفان و عشق کے بغیر صحبت اور

[illegible]

سورۃ الزمر (آیت ۱۰) میں ہے:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تو سورج مغرب سے مشرق کی طرف لوٹا اور پھر دونوں نے نماز ادا کی۔

(ہر کہ در آفاق گردد بو تراب باز گرداند ز مغرب آفتاب)

مسلمان اگر مسلمان بن جائیں تو مشرق میں اب بھی آن کا آفتاب طلوع ہو سکتا ہے۔

سورۃ الانفال (آیت ۱۷) میں ہے:

و ما رمیت اذ رمیت و لکن اللہ رمٰی ○

آپ نے خاک پھینکی تو آپ نے نہیں پھینکی بلکہ اللہ نے پھینکی۔

سورۃ الفتح (آیت ۱۰) میں ہے:

ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ط

بے شک جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں وہ اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں۔

صفحہ ۱۲۰ میں ہے:

جنت مُلا ہے و حور و غلماں جنت آزادگاں میرے دوم!

ایک تو مُلا حور و قصور کی خاطر بھی عبادت کرتا ہے لیکن آزاد احرار ہوتے ہوئے بھی میرے دوام میں مصروف رہتے ہیں۔

سورۃ البقرہ (آیت ۱۵۴) میں ہے:

و لا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ امواتٌ ط بل احیاءٌ و لٰکن لا تشعرون ○

اور جو اللہ کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں، ہاں تمہیں خبر نہیں۔

حدیث شریف میں ہے کہ شہدا کی روحیں سبز پرندوں کے قالب میں جنت کی سیر کرتی ہیں اور وہاں کے میوے اور نعمتیں کھاتی ہیں۔

صفحہ ۱۲۱ میں ہے :

ک از تقدیر دارد ساز و برگ لرزد از نیروے او ابلیس و مرگ !
بہ دین مرد صاحب ہمت است جبرِ مرداں از کمالِ قوت است !

سورۃ الانفال (آیت ۶۰) میں ہے :

و اعدوا لہم ما استطعتم من قوۃ ط

[اور ان کے لیے تیار رکھو جو قوت تمہیں بن پڑے ۔]

اتمامِ قوت کے لیے جسمی قوت کی بھی ضرورت ہے ۔ اسی لیے مرد کی تعمیر بھی ہے ۔ چنانچہ صفحہ ۱۲۳ میں ہے :

از گناہِ بندۂ صاحب جنوں کائنات تازہ آید بیروں !
شورِ بے حد کردہ ہا پیدا کند کہکشاں را از خسِ می سوزد !

صفحہ ۱۲۴ میں ہے :

مسلماں با خوے و پوے کافراں لا الٰہ گویاں و از حق دور مکن !
حق گفتند نقشِ باطل است زانکہ او وابستۂ آب و گل است

سورۃ بنی اسرائیل (آیت ۸۵) میں ہے :

و یسئلونک عن الروح ط قل الروح من امر ربی و ما اوتیتم من العلم الا قلیلا ۝

[اور یہ لوگ آپ سے روح کے متعلق پوچھتے ہیں ۔ آپ فرما دیں روح میرے رب کے حکم سے بنی ہے اور تم کو بہت تھوڑا علم دیا گیا ہے ۔]

انسانی جسم و جان میں روح کی صحیح حیثیت کا علم صرف اسی کو ہوتا ہے اور وہی اسے بتا سکتا ہے ۔ جو بیچارے سمجھتے ہیں کہ روح کہاں رہے گی ، جب مر جائیں تو یہ روح کہاں رہے گی ، ان کی سمجھ میں کھوپڑی والا کیا سمجھ سکتا ہے !

صفحہ ۱۲۶ میں ہے :

ہر کجا بنگرمۂ عالم بود رحمۃ لعالمینے ہم بود :

علامہ اقبال ایک مکتوب میں لکھتے ہیں :

"اصل کے بیشتر داں کہتے ہیں کہ بعض ستاروں میں انسان یا نسل سے اعلیٰ تر مخلوق کی آبادی ممکن ہے۔ اگر ایسا ہو تو رحمۃ للعالمینیؐ کا ظہور وہاں بھی ضروری ہے۔"[۹]

سورۃ الانبیاء (آیت ۱۰۷) میں ہے :

وما ارسلنٰك الا رحمةً لعالمين ○

[اور ہم نے تم کو نہیں بھیجا مگر رحمت بنا کر سارے جہان کے لیے۔]

صفحہ ۱۲۷ میں ہے :

حق از خلق و ہدایت بتماست رحمۃ للعالمینی اے تمامت

سورۃ الاعلیٰ (آیات ۱ - ۳) میں ہے :

سبح اسم ربك الاعلى الذى خلق فسوىٰ ○ والذى قدر فهدىٰ

[پاکی بیان کرو اپنے رب کی جو سب سے بلند ہے۔ جس نے پیدا کر ٹھیک کیا اور جس نے اندازہ پر رکھا، پھر راہ بتائی۔]

خلق اور تقدیر اور ہدایت کا منتہا رحمۃ للعالمینی ہے۔

۹۔ مکتوب ۱۰/۱۱۷۔ مولانا سلیمان ندوی نے اس پر نوٹ لکھا ہے :

"اسی معنی کی ایک اور حدیث صحیحین میں مروی ہے جو ان اس عبد کے حق میں ہے۔ اس ترکی ناول و تشریح میں مولانا قسیم صاحب نے بہت تحقیر الناس کی اور اس عباس اور مولانا عبدالحی فرنگی محلی کی مسلمانوں کے حق میں خدمت کے قابل ہے۔"

صفحہ ۱۲۸ میں ہے:

ساغرِ زرّیں سخن آراستند ... بر کلیمانِ بے یدِ بیضا زدند

ع کو کے شعرا کے کلام میں بیداری، روشنی اور عمل کا پیغام کہیں نہیں ہے۔ اس بیت کا ذکر ابھی صفحہ ۔۔ میں [illegible] آیت ۱۲) آ چکا ہے۔

صفحہ ۱۲۸ ہی میں ہے:

[illegible] ... [illegible]

[illegible] ... [illegible]

صفحہ ۱۲۶ کا اقتباس اس سے پہلے کے صفحہ ۔۔ کی بحث سے متعلق نہیں۔ صفحہ ۱۲۸ میں حلاج کی [illegible] کی گئی ہے۔

صفحہ ۱۲۹ میں ہے:

[illegible] ... [illegible]

اس خصوص اور سب سے مختار مقامِ عبدیت کو اسی وقت سمجھا جا سکتا ہے جب کہ سورۃ الانفال کی یہ [illegible] سمجھی جائے

وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ ○

[illegible] ... [illegible]

[illegible] ... [illegible]

صفحہ ۱۳۰ میں ہے:

معنیِ دیدارِ آں آخر زماں
حکمِ او بر خویشتن کردن رواں

در جہاں زی چوں رسولؐ انس و جاں
تاچو او باشی قبولِ انس و جاں
باز خود را بیں، ہمیں دیدار اوست
سنتِ او سرے از اسرارِ اوست

سورۂ آل عمران (آیت ۳۱) میں ہے :

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ○

[آپ فرما دیں کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو ۔ اللہ تمہیں اپنا دوست رکھے گا ۔]

صفحہ ۱۳۰ ہی میں ہے :

نقشِ حق اوّل بجاں انداختن
باز او را در جہاں انداختن !
نقشِ جاں تا در جہاں گردد تمام
می شود دیدارِ حق دیدارِ عام !

• • •

نقشِ حق داری ؟ جہاں خرچیر تست
ہم عناں تقدیر با تدبیر تست

[ترجمہ : توحید کا نقش بٹھانا گویا غیر اللہ سے ارادی ہے اور جب نقش پختہ ہو جاتا ہے تو تمام عالم "خرچیر" بن جاتا ہے ۔

سورۃ الزمر (آیت ۳۶) میں ہے :

[illegible] کہ اللہ اپنے بندے کے لیے کافی نہیں

جو بندہ اللہ کا ہو جاتا ہے اسے غیر اللہ کی ضرورت نہیں ہوتی ۔

صفحہ ۱۳۱ میں "نقشِ حق" کس طرح بٹھایا گیا ہے اس سوال کا جواب یہ ہے :

یا بزور دلبری انداختند یا بزور قیصری انداختند!
رانکہ حق در دلبری بدا تر ست دلبری از قیصری اولیا تر است!۱۰

سورۃ الفتح کی آخری آیت میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارتقا کے متعلق ہے:

والذین معہٗ اشداء علی الکفار رحماء بینھم ○

[illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible] بہت سخت ہیں لیکن آپس میں بہت نرم۔]

صفحہ ۱۳۲ میں ہے:

زاہد اندر عالم دنیا غریب عاشق اندر عالم عقبیٰ غریب

زاہد اس دنیا [illegible] سمجھتا ہے جو [illegible] سے بچا [illegible] عاشق دوسری دنیا کو بھی [illegible] سمجھتا ہے [illegible] سمجھتا ہے کہ [illegible] ہے۔ [illegible] دوسری دنیا میں بھی اپنی زندگی کا ثبوت اپنے عمل سے دینا چاہیے۔

سورۃ الرحمٰن (آیت ۴۶) میں ہے:

ولمن خاف مقام ربہٖ جنتان ○

[illegible] مشہور ہے [illegible] دل میں اللہ کا خوف پیدا کرنے کی سعی کرتے ہیں دوسرے [illegible] کرتے ہیں [illegible] مشرب محمدی [illegible] کے بھی [illegible] مقصود و معبود اور نہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے معنی ہیں [illegible] نہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی کی بھی پیروی نہ کی جائے۔

۱۰۔ [illegible] ۱۱۶ - ۱۵۳ [illegible]

۱۱۔ اس موضوع کے لیے دیکھیں: [illegible]

۳۱۵۔

[اور جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اس کے لئے دو جنتیں ہیں۔]

دل میں حسبِ الٰہی رکھنے والے صحیح معنی میں اللہ سے ڈرنے والے ہیں۔ انہی کے لئے دو جنتیں ہیں: ایک جنت اپنے رب سے ڈرنے کا صلہ اور دوسری جنت دنیا کی محبت ترک کرنے کا صلہ۔ اللہ کی محبت دل میں رکھنے والے ہی اللہ کی محبت رکھتے ہیں اور وہی صحیح معنی میں خوش بخت ہیں۔

صفحہ ۱۳۲ ہی میں ہے:

معرفت را منتہا نابودن است زندگی اندر فنا آسودن است

اس سوال کا جواب یہ ہے:

فکر و یاد از زندگی بیگانگی است نیستی ز معرفت بیگانگی است

اے کہ جوئی در فنا مقصود را در خودی یابی مقام موجود را

علامہ اقبال ایک مکتوب میں لکھتے ہیں:

"خودی حریت کے معنی کا نام سریعت ہے اور سریعت کی روح ہے ذہب کی ہر دو میں محسوس کرنے کا نام حریت ہے۔ جب احکام الٰہی خودی میں اس حد تک سرایت کر جائیں کہ خودی کے پرائیویٹ حصے میں بھی فرق نہ رہے اور حق رضائے حق ہی کا مقصود ہو جائے تو فنا کی اس حقیقت کو بعض اکابر صوفیائے اسلام نے فنا کہا ہے۔ بعض نے اس کو فنا نہ کہا ہے۔ لیکن ہندی اور ایرانی صوفیہ میں سے اکثر نے اس کی تفسیر فلسفۂ ویدانت اور بدھ مت کے زیر اثر کی ہے جس سے یہ ہوا کہ مسلمان اس وقت عملی اعتبار سے ناکارہ محض ہے۔"

قرآن میں متعدد جگہ صحیح طرز عمل رکھنے والے حضور نور کی بشارت دی گئی ہے۔ جیسی انہوں نے اپنے قول "فنا" کے معنی "دل" بتائے ہیں، خوف اللہ کے ساتھ ساتھ قرآن نے اللہ سے زور دیا ہے؟ اللہ پاک نے اپنی محبت اور معرفت رکھنے کے لئے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کو اساس قرار دیا ہے۔

سورۂ آل عمران (آیت ۳۱) میں ہے :

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ۱

[آپ فرما دیں ، اگر تم اللہ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میری پیروی کرو (پس) اللہ تم سے محبت کرے گا ۔]

صفحہ ۱۳۳ میں خواجۂ اہلِ فراق یعنی شیطان کے متعلق کہا ہے :

ب جہول ، او سرِ نبود و نبود کفر و ایمان راز را نہ شنود
ز فتادن لذتِ برخاستن سیر افزودن ز دردِ کاستن
مستی در بارِ او وا سوختن سوختن بے بارِ او ناسوختن

سورۃ الاحزاب (آیت ۷۲) میں ہے :

و حملہا الانسان ط انہ کان ظلوماً جہولاً ۵

[اور انسان نے (وہ امانت) اُٹھا لی ۔ بے شک وہ اپنی جان کو مشقت میں ڈالنے والا بڑا نادان ہے ۔]

اس کے برعکس مسلمان کو شدت آرزو (جو کہ شیطان کا ہتھیار ہے) کہا ہے ۔ اُس کی سرکشی اور (اس کے نتیجے میں) درماندگی ہے اس میں "تن زدن" یعنی ہمت ہار بیٹھنا اور "ناسوختن" یعنی عشق کی علامت ہے ۔

صفحہ ۱۳۴ میں ہے :

ع ہر زماں دیدن تپیدن کارِ ماست

یہ خدا کا عمل ہوتا ہے کہ وہ ہر لمحے بے قرار رہتا ہے ۔

اپنی سورۃ الاحزاب کی آیت (۷۲) مذکور جزو "انسان نے ... اپنی جان کو مشقت میں ڈالنے کے لئے ۔ بقیہ سورۃ ... میں ہے :

لقد خلقنا الانسان فی کبدٍ ۵

[بے شک ہم نے پیدا کیا انسان کو مشقت میں رہتا ۔

صفحہ ۱۳۶ میں شیطان کہتا ہے :

من 'بلیٰ' در پردۂ 'لا' گفتہ ام گفتۂ من خوشتر از ں گفتہ ام !

سورۃ الاعراف (آیت ۱۷۲) میں ارشاد ہے :

و اذ اخذ ربك من بنی آدم من ظہورہم ذریتہم و اشہدہم علیٰ انفسہم الست بربکم ط قالوا بلیٰ شہدنا ٥

[اور جب نکالی اب کے رب نے بنی آدم کی اولاد اُن کی پیٹھ سے اور اقرار کروایا اُن سے اُن کی جان پر، کہ میں نہیں تمہارا رب؟ بولے کیوں نہیں ؟ ہم تو قائل ہیں۔]

[illegible] کی اور لا کی زمانے سے [illegible] ہی [illegible] ہے۔ مگر صرف فرمان کی [illegible] ہونے کے لیے [illegible] نہیں کرتا اس لیے اس سے زیادہ پختہ حریف مجھے چاہیے :

ع خاکش از ذوقِ اِبا بیگانہ

صفحہ ۱۳۱ میں ہے :

صد ہزار افرشتہ' قشقر بدست قہرِ حق را قاسم از روز الست !
ذرہ بہم می زند سیارہ را از مدارش پُر کند سیارہ را

سورۃ الحجر (آیات ۱۶ - ۱۸) میں ہے :

[illegible]

[illegible] اس کو دیکھے [illegible] اس کو بد شیطان مردود سے [illegible] اس کے پیچھے پڑا انگارا چمکتا ہوا۔]

[illegible] ۱۰۰۶ اور سورۃ الجن آیت ۹ میں بھی [illegible]

فلک زحل میں ارواحِ رذیلہ ملتی ہیں جنہوں نے ملک و ملت سے غداری کی ہے اور اس خیانت کی وجہ سے دوزخ میں انہیں قبول نہیں کرتا۔[۱۲] انہی ارواحِ رذیلہ میں یہ تینے :

ع جعفر از بنگال و صادق از دکن

[یہ ایک صف میں روحِ ہندوستان ہے جو اپنے حسن و خوبی کے زخموں سے زنجیروں میں جکڑی ہوئی ہے اور فریاد کناں ہے۔ اس کے لوگ نہ ماضی کو دیکھتے ہیں، حال پر نظر نہیں کرتے۔

صفحہ ۱۳۴ میں ہے :

[illegible]

سورۃ الانعام (آیت ۵۰، ۱) میں ہے :

[illegible]

نعیم

[illegible]
سو اپنے واسطے اور جو اندھا رہا سو اپنے بُرے کو۔]

[illegible]

صفحہ ۱۳۶ میں ہے :

گفت ، جان سرمے ز اسرارِ من است حفظِ جان و ہمچو ں دارِ من است

سورۃ الحجر (آیت ۲۳) میں ہے :

و انا لنحن نحی و نمیت و نحن الوارثون ۝

[اور ہم ہی ہیں کہ زندہ کرتے اور مارتے ہیں اور ہم ہی رہ جائیں گے۔]

۱۲- صفحہ ۱۳۷ میں ان غداروں کے متعلق ہے :

ع بندۂ غدار را مولا کجا ست :

صفحہ ۱۵۱ سے "آں سوے افلاک" کی سیر شروع ۱۳ ہوتی ہے اور صفحہ ۱۵۲ پر جرمن فلسفی Nietzsche کی روح سے ملاقات ہوتی ہے:

درمیانِ ایں دو عالم جائے اوست
نغمۂ دیرینہ اندر نائے اوست!

اس کے متعلق صفحہ ۱۵۳ میں ہے:

[illegible]

* * *

[illegible]

[illegible] کے [illegible] کی [illegible] کے [illegible] کی [illegible] کے [illegible] کی [

[illegible] جو شخص اسلام کے سوا کوئی اور دین تلاش کرے گا تو وہ
[illegible] اس سے قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں خسارے میں رہے گا۔

[illegible] میں رومی [illegible] حسن کی ہے:

این کہ بینی قصر ہائے رنگ رنگ
اصلش از اعمال و نے از خشت و سنگ!

[illegible] ہے، مثلاً سورۂ محمدؐ (آیت ۱۲) میں ہے:

ان اللہ یدخل الذین آمنوا و عملوا الصٰلحٰت جنّٰت ٥

[illegible] کیے جنتوں میں۔]

اور جنت میں یہ بھی ہوگا:

زندگی ایں جا ز دیدار است و بس
ذوق دیدار است و گفتار است و بس!

سورۃ الدھر (آیت ۱۱) میں ہے:

فوقٰھم اللہ شر ذٰلک الیوم و لقّٰھم نضرۃً و سرورًا ٥

[illegible] تازگی اور خوشی عطا فرمائے گا۔

صفحہ ۱۵۱ میں ہے:

ع سومنات را تیغ با قرآں بشکن

سورۃ الانفال (آیت ۶۰) میں ہے:

و اعدوا لہم ما استطعتم من قوۃ و من رباط الخیل [illegible]
بہ عدوات و عدوکم و آخرین من دونہم لا تعلمونہم اللہ یعلمہم۔

اور تم تیار رکھا کرو اُن کے لیے جتنا تم ہو سکے قوت
اور جنگی گھوڑے (ساز و سامان) جس سے [illegible]
[illegible] اور دشمن بھی اُن کے سوا جنہیں تم نہیں جانتے
اُن کو جانتا ہے۔]

[illegible] سونے اور سونے و سامان کے متعلق حکم ہے اور قرآن کی فضیلت یہ ہے (سورۃ یونس ، آیت ۵۷) :

یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْکُمْ مَّوْعِظَۃٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ وَھُدًی وَّرَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ○

اے لوگو ، تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت [illegible] ہے اور دلوں کی بیماری کے لیے شفا اور ایمان والوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔]

صفحہ ۱۵۹ میں ہے :

[illegible] خلق الانسان و علمہ البیان

سورۃ الذاریٰت (آیت ۵۶) میں ہے :

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ○

[illegible] عبادت کے لیے۔

[illegible] اچھی کی تعلیم۔

سورۃ فاطر (آیت ۱۹ - ۲۰) میں ہے :

وَمَا یَسْتَوِی الْاَعْمٰی وَالْبَصِیْرُ ○ وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ ○

[illegible] نہیں اندھا اور آنکھ والا اور نہ اندھیرا اور اُجالا۔

سورۃ الحج (آیت ۶۲) میں ہے :

ذٰلِکَ بِاَنَّ مَا یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖ ھُوَ الْبَاطِلُ ○

[illegible] سے ہوتا ہے۔

صفحہ ۱۶۰ میں ہے :

[illegible] آدمی را دوست دارد و دیو اس آدمی را چاہتا ہے :

اس نے ملے کی آیتیں یاد کے لئے بھی کافی ہیں۔

صفحہ ۱۶۱ میں ہے:

[illegible]

اس کی مثال ایسی ہے جیسی سورۃ النحل والے [illegible]

ضرب اللہ مثلاً عبداً مملوکاً لا یقدر علیٰ شیء [illegible]
رزقاً حسناً ○

اللہ ایک مثال بیان فرماتا ہے۔ ایک غلام ہے جو [illegible]
میں ہے۔ کسی چیز پر اس کا بس نہیں چلتا اور ایک [illegible]
نے اپنی طرف سے اچھی روزی عطا کی ہے جس میں سے خیرات کرتا ہے۔
دونوں برابر نہیں ہو سکتے یا ہو سکتے ہیں [illegible]

صفحہ ۱۶۲ میں ہے:

[illegible]

دہقان و کشت و جوے و خیابان فروختند
قومے فروختند و چہ ارزاں فروختند

"پیام مشرق" میں بھی کہا ہے:

ع ہر تقسیم قبور انجمنے ساختہ اند

[illegible]
واحد مقتدر کمزوروں کے ہڑپ کرنا ہے۔

سورۃ المائدہ (آیت ۲) میں ہے:

[illegible]

باہم مدد کرو نیکی اور تقویٰ کے کام میں اور مدد نہ کرو ایک
دوسرے کی گناہ اور زیادتی میں۔

سورۃ النساء آیت ۸۵) میں ہے :

من یشفع شفاعۃً حسنۃً یکن لہ نصیبٌ منہا ومن یشفع شفاعۃً سیئۃً یکن لہ کفلٌ منہا ط وکان اللہ علیٰ کل شیءٍ مقیتاً ۝

جو کوئی بھلی بات کی سفارش کرے اس کے لیے اس میں سے حصہ ہوگا اور جو بری سفارش کرے (یعنی کسی برے کام کے لیے) اسے بھی اس میں سے حصہ ملے گا اور اللہ ہر چیز کا حصہ بانٹنے والا ہے۔

صفحہ ۱۶۳ میں ہے :

جہد بسی خویش را دریافتن
خویش را از خویش بیگانہ شدن
خویش را بیگانہ کردن امم
باوفا، خود را بخود بیگانہ شد

ہر کہ خود را دید و غیر از خود ندید
رخت از زندان خود بیروں کشید!

خود شناسی اور خود نگری کی ضرورت ہے۔

[illegible] ۲۰-۲۱) میں ہے :

[illegible] ۝ وفی انفسکم ط افلا تبصرون ۝

[illegible] اور خود تمہارے اندر۔ کیا تم کو سوجھتا نہیں؟]

سورۃ الحشر (آیت ۱۹) میں ہے :

[illegible]

اور مت ہو جاؤ ان جیسے جنہوں نے اللہ کو بھلا دیا۔ تو اللہ نے ان کو بھلا دیے اُن کے جی۔ وہ لوگ وہی ہیں بے حکم۔

صفحات ۱۶۴-۱۶۵ میں ہے :

[illegible] اے والا مقام
[illegible] حق حجت و برہان اوست
[illegible] سحر گہ و خلوت گہ و بازار و میدان

رو ... کس کشور کشا از قاہری ... روز صلح از سورہ بات ... ہی
سورۃ النساء (آیت ۵۹) میں ہے :

[illegible] اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم ...
اے ایمان والو، اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی
[illegible] جو حکمران تم میں سے ہوں (یعنی اُن امور کی اطاعت کرو
[illegible] جن میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible]
[illegible] اور وہ اختلاف کی صورت میں [illegible] یعنی اگر وہ [illegible]
کے خلاف حکم دیں تو [illegible] کی اطاعت نہ کرو، ہاں اس
اطاعت سے کرو)۔

[illegible] کے لیے بہت سخت ہو اور اپنوں کے لیے بہت نرم۔

سورۃ الفتح کی آخری آیت میں ہے :

والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم ...

[illegible] کافروں کے لیے [illegible] اور آپس میں بہت رحم دل ہیں ... کی صفت میں
اور [illegible] آسانی سے زیر کرلیتے ہیں)۔

[illegible] جو [illegible] کے [illegible] ہوئے ہیں اُن سے [illegible] نہ بچیں وہ مایوس نہیں ؟ صفحہ ۱۵۶ میں ہے :

ع زندگی جولاں میان کوہ و دشت

پیر کہتے ہیں (صفحات ۱۶۶ - ۱۶۷) :

کاروانہا را صدائے تو درا تو زاہل خفتہ نومیدی چرا ؟

[illegible]

باش تا بینی کہ بے آواز صور ملتے برخیزد از خاک قبور

یہ پاکستان کی تشکیل کی تشبیہ کوئی ہے۔ الٰہ آباد میں ۱۹۳۰ء میں مسلم لیگ کے اجلاس میں علامہ اقبال نے صدارت کی تھی اور مسلمانوں کے لیے ایک علیحدہ وطن کا مطالبہ کیا تھا۔

سورۃ التوبہ سے اس مبارک موقع کے لیے آیت (۳) لی جا سکتی ہے:

وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِيْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَرَسُوْلُهٗ ط

اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے حج کے روز بڑے حج کے دن تمام لوگوں کے سامنے اعلان کیا جاتا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول مشرکوں سے بیزار ہوتے ہیں۔

حج بکر کے ۹ھ حج کے موقع پر اعلان کیا گیا۔ حاجیوں کے مسلمان کی مہم کی جاتی ہے جیسا کہ اس سے پہلے آیت میں ہے کہ اس وقت میں خبر۔ [illegible] وہ وعدہ خلافی نہیں کرتے ہیں [illegible] کے علاوہ تمام نے مسلم لیگ کے اجلاس کی [illegible] ۳۰ء کو فرمائی یعنی ۸ - ۹ شعبان ۱۳۴۹ھ کی [illegible] سے پورے چار مہینے پہلے فرمائی تھی۔ وہ اعلان [illegible] یہ اعلان حج سے پہلے۔

[illegible] ود (ساغر) آگے بڑھتے ہیں تو راستے میں بوتری [illegible] ہری سے ملاقات ہوتی ہے (صفحہ ۱۶۹):

[illegible]

اس سے شعر پوچھتا ہے:

شعر را مقصود از گفتار چیست — از خودی یا از خدا آگاہ کیست

بوتری ہری جواب دیتا ہے (صفحہ ۱۷۰):

[illegible]

دیتا ہے جو متبری ہو اور آرزو یا جستجو خیر کی طرح لے جائے۔

سورۂ ابراہیم (آیت ۲۷) میں ہے:

یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت فی الحیوٰۃ الدنیا و فی الاخرۃ

[مضبوط کرتا ہے اللہ ایمان والوں کو مضبوط بات سے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں۔]

پھر یورپ ہی صرف نہیں بلکہ ہر زندگی کا انحصار اس پر ہے جو وہ عمل کیسا ہی ہو (صفحہ ۱۷۱):

ع زندگانی ہمہ کردار چہ زیبا و چہ زشت!

اور پیر کہتا ہے:

ہر آئینِ مکافاتِ عمل مجنونِ گفتار
ز انکہ خیزد ز عمل دوزخ و اعراف و بہشت!

[ہر قانون و عمل کے مابین جو تعلق ہے وہ گفتار سے ہی ہے۔]

پیر (۱) نادر شاہ، (۲) ابدالی اور (۳) سلطان ٹیپو شہید سے حرفِ حاضرہ وغیرہ پر گفتگو ہوتی ہے۔ نادر شاہ سے شاعر نے ایران کی کیفیت بتائی ہے (صفحات ۱۷۴ - ۱۷۵):

[illegible] ذکرِ [illegible]
روزگارِ او تہی از واردات [illegible]

• • •

[illegible]

[illegible]

[illegible]

میں یہ ارشاد ہے:

ان اکرمکم عند اللہ اتقکم ○

[بے شک عزت اللہ کے ہاں اسی کو بڑی جس [illegible]

اسی دوران شاعر ناصر خسرو ایک مستانہ غزل [illegible]

جاتا ہے۔ اس کا ایک شعر یہ ہے (صفحہ ۱۷۶) :

دیں گرامی شد بہ دانا و بنادان خوار گشت
پیشِ نادان دیں چو پیشِ گاہ باشد یاسمن !

سورۃ الانفال (آیت ۵۵) میں ہے :

[illegible]
بے شک سب سے بدتر جانور اللہ کے نزدیک وہ ہیں جنہوں نے [illegible]
کیا۔ پھر وہ نہیں مانتے۔]

صفحہ ۱۷۱ میں ہے :

در نہادِ ما تب و تاب از دل است
خاک را بیداری و خواب از دل است !

(ابدالی کہتے ہیں کہ) دل زندہ ہے تو انسان زندہ ہے۔

سورۂ ق (آیت ۳۷) میں ہے :

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible] ہے :

کیلے ہیں سب کے لبِ غربوں کے میخانے
شیوخِ تازہ کی سرمستیاں [illegible]

اسی سرور میں پوشیدہ موت بھی ہے تری
ترے بدن میں اگر سوزِ لا الٰہ نہیں

سورۃ الشعراء (آیات ۸۸ - ۸۹) میں ہے :

یوم لا ینفع مالٌ ولا بنون ٥ الا من اتی اللہ بقلب سلیم

[جس دن نہ کام آئے گا مال اور نہ بیٹے، مگر ہاں جو اللہ کے پاس پاک دل (کفر اور شرک سے پاک) بن کر آئے۔]

صفحہ ۱۸۲ میں سنائی نیو کی زبانی اقبال نے کلامِ الٰہی کی معجزہ نما (صلی اللہ علیہ وسلم) میں ظاہر ہوتی ہے۔ پھر مسلمان شہید لبالب کے ذریعے دریائے کاوری کو خراج دیتے ہیں۔ اس کا مفہوم یہ ہے (صفحہ ۱۸۵) :

زندگی را چیست رسم و دین و کیش ؟
یک دمِ شیری بہ از صد سالِ میش !

سورۂ 'طٰہٰ' (آیت ۶۸) میں ہے :

لا تخف انک انت الاعلیٰ ٥

[خوف نہ کر۔ بے شک تو ہی غالب رہے گا۔]

سورۂ لقمٰن (آیت ۱۷) میں ہے :

و اصبر علیٰ ما اصابک ط ان ذٰلک من عزم الامور ٥

[اور استقلال اختیار کر اس پر جو مصیبت تجھ پر آئے۔ یہ بڑی ہمت کے کاموں میں سے ہے۔]

سورۂ آل عمران (آیت ۱۳۹) میں ہے :

ولا تہنوا ولا تحزنوا و انتم الاعلون ان کنتم مؤمنین ٥

[اور نہ سست پڑو اور نہ غم کرو، تم ہی غالب رہو گے اگر تم مومن ہو۔]

اسی صفحے (۱۸۵) میں ہے :

یک دمِ از عمدِ متاعِ وست مرگ ... بہ ... ی دمِ و آبروست مرگ
مثلِ ... ہے کہ می افتد بر ہم ... ی ... ی ...

• • •

جنگِ شاہانِ جہاں غارت گری است
جنگِ مومن سنتِ پیغمبری است!

سورۃ النمل (آیت ۳۴) میں ہے :

ان الملوک اذا دخلوا قریۃ افسدوھا و جعلوا اعزۃ اھلھا اذلۃ

بے شک جب بادشاہ داخل ہوتے ہیں کسی بستی میں تو اُس کو خراب کر دیتے ہیں اور وہاں کے سرداروں کو بے عزت۔

اور سورۃ النساء (آیت ۷۶) میں ہے :

... آمنوا یقاتلون فی سبیل اللہ و الذین کفروا یقاتلون ...

... جو ایمان لائے ہیں وہ جنگ ...

صفحہ ۱۸۶ میں ہے :

... جنگِ مومن ... جزو ...

... میں ہے :

... سورۃ الرحمٰن (آیت ۲۹) میں ہے :

کل یوم ھو فی شان ۝ ہر دن اس (اللہ) کو ایک دھندا ہے۔

اسی طرح اللہ کے خلیفہ کو بھی ہر وقت سرگرمِ عمل ہونا چاہیے۔

صفحہ ۱۸۷ ہی میں ہے :

بہ آدمے نہ رسیدی ، خدا چہ می جوئی
ز خود گریختہ ، آشنا چہ می جوئی!

سورۃ الحشر (آیت ۱۹) میں ہے :

ولا تکونوا کالذین نسوا اللہ فانسٰھم انفسھم ط

[اور مت ہو جاؤ اُن جیسے جنہوں نے بھلا دیا اللہ کو تو اُس نے بھلا دیے اُن کو اُن کے جی (یعنی جو اللہ کو بھلا دے وہ خود کو بھلا دیتا ہے - اس کے برعکس یہ معنی ہیں کہ، جو خود کو پہچان لیتا ہے وہ خدا کو پہچان لیتا ہے) -]

صفحہ ۱۸۸ میں ہے :

حسنِ را مقصود گر ہست نظر می شود ہم حلقہ و ہم رایضہ

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے لقب سے "مرکزِ نظر" پایا ہے -

سورۂ آل عمران (آیت ۱۶۴) میں ہے :

ہم سے اللہ ہی احوضہ ا لیس لیہ رسولا من انفسہ

شبنم بہ شاخ لالہ و بر برگ نسترن

ہے کہ اللہ نے بڑا احسان کیا ایمان والوں پر جو بھیجا

میں رسول انہی میں کا پڑھتا ہے اُن پر آیتیں اللہ کی اور سنوارتا ہے

کہ اور سکھاتا ہے اُن کو کتاب اور دانش (کی باتیں) -

صفحہ ۱۹۰ میں ہے :

اے کہ گوئی ما ز چہ پستیم و پست ما کہ ایم و از کجا ماندہ ایم

خاک مرگ اندر پئے ایں دیر میر سود خوار و والی و مُلا و پیر

ہمارے مرنے سے پہلے ہی مرکزیت سے محروم کر دیے گئے ہیں -

کہ ہمارے سود خوار دشمنوں نے ، حاکموں نے ، ان پڑھ ملاؤں نے

ذرائع وسیل کرنے والے پیروں نے غلام بنا رکھا ہے - ہم کہاں سے

کہ سکتے ہیں کہ قرآن کے بارے میں ہمارے تصور کے بارے میں

(ہم کیا ہیں) میں بیان کرتے ہیں

ہم رسا رسیب و ابر ما بعود کشت

اسم ما قلب و الزبر الحمد لیہ باس

ینصرہ و رسلہ' بالغیب ط ان اللہ قوی' عزیز' ○

[ہم نے رسولوں کو دلائل (واضح احکام) کے ساتھ بھیجا ہے اور ان کے ساتھ کتاب اور میزان اُتاری ہے تا کہ لوگ انصاف پر قائم رہیں اور ہم نے لوہا اُتارا (پیدا کیا) ۔ اس میں سخت طاقت (جنگ) ہے اور لوگوں کے لیے کئی منافع ہیں اور یہ اس لیے کہ اللہ جان لے کہ کون اُس کی اور اُس کے رسولوں کی بن دیکھے مدد کرتا ہے ۔ بے شک اللہ بڑی قوت والا اور زبردست ہے ۔]

(۱) رسول اپنی عملی زندگی پیش کرتے ہیں ۔

(۲) کتاب وہ صحیفہ ہے جسے "دستور" کہنا چاہیے اور جس پر عمل کرنے سے انسان کی شخصی اور اجتماعی زندگی بنتی ہے ۔

(۳) میزان میں عدل و توازن ہے ۔ اس میں دولت اور مساوات وغیرہ سب آ جاتی ہیں ۔

(۴) حدید (لوہا) سے جنگی سامان ، مشینیں اور جدید آلات بنتے ہیں ۔

نشاۃ ثانیہ ان چار چیزوں سے درست ہوتا ہے اور اُن چار شخصیتوں سے تیار ہوتا ہے جن کا ذکر اُوپر کے اشعار میں ہے ۔

صفحات ۱۹۰ - ۱۹۱ میں ہے :

حسب ہوں ذاتی سے مرد خبیر ؟ ارجمند از خود شدن تفسیر او

• • •

بہر کے او را قوت تخلیق نیست بیش ما جز کافر و زندیق نیست

حضرت ابراہیم کو اللہ کے اوصاف کی تعریف اپنے اُوپر ڈال کر غیر معمولی نہ اختیار کرنا چاہیے کیونکہ آپ ہر شخص کو مسخر کرنے کی صلاحیت دی گئی ہے ۔

سورۂ لقمٰن کی آیت (۲۰) پہلے بھی آ چکی ہے :

الم تروا ان اللہ سخر لکم ما فی السمٰوات و ما فی الارض و اسبغ علیکم نعمہ' ظاہرۃ' و باطنۃ' ط

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے مسخر کرنے کے کام میں لگا رکھے ہیں تمہارے لیے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور پورا کر دیں تم پر اپنی نعمتیں کھلی اور چھپی ۔

صفحہ ۱۹۲ میں ہے :

زندگانی زندہ از حق و قیوم است و بس !

زندگی صرف سانسوں کا آلۂ پیہم نہیں ہے بلکہ اس میں حی و قیوم والی صفات ہونی چاہیں ۔

سورۃ البقرہ (آیت ۲۵۵) میں ہے :

اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم ○

[اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ۔ وہ زندہ ہے اور سب کا سہارا ہے ۔]

صفحہ ۱۹۱ کی آیت بھی دیکھیں ۔

صفحہ ۱۹۲ ہی میں ہے :

زیرِ چرخِ نیلگوں چیزے قریب ؟ از حیاتِ جاودانِ حی و رب نصیب

سورۃ البقرہ (آیت ۱۸۶) میں ہے :

و اذا سألک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان

اور جب آپ سے میرے بندے میرے متعلق دریافت کریں تو میں قریب ہی ہوں ۔ منظور کرتا ہوں ہر دعا درخواست کرنے والے کی ، جب کہ وہ میرے حضور میں درخواست کرے ۔]

بندہ اپنے اللہ سے اس قدر قریب ہے تو پھر ایسی حیاتِ جاوداں کیونکر نصیب نہ ہوگی ؟

صفحات ۱۹۲ - ۱۹۳ میں ہے :

حیرت است اے کہ گوئی (لا الٰہ) ہر زمان چشمہ نورے کہ

یک نسخہ را بہ جسم کم مسے ارثی ہائے توحید مست

ملتے چوں می شود توحید مست قوت و جبروت می [illegible]

سورۃ البقرہ (آیت ۲۱۳) میں ہے :

کان الناس أمۃً واحدۃً فبعث اللہ النبیین [illegible]

سورۂ آل عمران (آیت ۹۶) میں ہے :

ان اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ مبرکاً و ھدًی للعٰلمین ○

[بے شک پہلا گھر جو ٹھہرا لوگوں کے واسطے وہی ہے جو مکہ میں ہے ، برکت والا اور نیک راہ جہانوں کے لوگوں کے لیے ۔]

اللہ پاک نے لوگوں کو ہدایت اور متحدہ رہنے کے لیے مکہ کو پہلا گھر بنایا ۔ یہ اتحاد تمام قوت و جبروت کا بس حصہ ہے ۔

صفحہ ۱۹۳ میں ہے :

رہن خواہی خودی را پیش کن چار سو را خرق انوار حرم کن

صفحہ ۱۹۱ میں سورۂ الممتحنہ کی آیت (۴) دیکھیں ۔ اس کے علاوہ سورۃ الجاثیہ کی آیت (۱۳) دیکھیں ۔

میرزا بیدل (شاعر) جرأت کر کے "تفسیر ضرب لا یعرفون" کہہ سے مجھ بیٹھنے کی آرزو کرتا ہے کہ اگر برق "تجلی جلال" خرق ہے [illegible] جس کے خرق نور ہو جاتے ہیں اور وہ تماشائی اپنے وجود کو [illegible] دیکھتا ہے اور محسوس کرتا ہے کہ اب (صفحہ ۱۹۵) :

صبر عالم بے چند و چون یک نوائے سوز ناک آید برون !

یہ "نوائے سوز ناک" یہ ہے :

بگذر از خاور و افسوں افرنگ شو
کہ نیرزد یہ جوئے ایں ہمہ دیرینہ و لنگ

یہ غزل ، "زبور عجم" صفحہ ۱۳۰ کی ہے ۔

اس کے بعد "خطاب بہ جاوید" (سخنے بہ فرزند) ہے ۔

صفحہ ۱۹۹ میں ہے :

[illegible] [illegible]
[illegible] حرف و صوت او را کند بوشیدہ تر
[illegible] یا ز آہِ صبح گاہِ من بگیر !

آخری شعر میں ''نگاہ''[۱۴] سے مراد ''صحبت'' ہے اور ''آہِ صبح دمی'' کے متعلق سورۃ المزمل (آیت ۶) میں ہے :

ان ناشئۃ الیل ھی اشد وطاً و اقوم قیلاً ○

[بے شک رات کا اُٹھنا خوب مؤثر ہے (نفس کے) کچلنے میں اور بات خوب ٹھیک نکلتی ہے۔]

ایسے لوگوں کو سورۃ الذاریٰت ، آیات ۱۵ - ۱۹ ، میں متقین اور محسنین کہا گیا ہے اور یہ بھی کہ :

کانوا قلیلاً من اللیل ما یھجعون ○ و بالاسحار ھم یستغفرون ○ و فی اموالھم حق للسائل و المحروم ○ (الذاریٰت ، آیات ۱۷ - ۱۹)۔

[وہ تھے رات کو تھوڑا سوتے اور صبح کے وقت معافی مانگتے ○ ان کے مال میں حصہ تھا مانگنے کا اور محتاج کا۔]

[illegible] صبح اُٹھے وہ بھی سب سے پہلے اُٹھ کر صحیح [illegible] سنوارے جاتے ہیں اور انہی کی صحبت اکسیر کا کام کرتی ہے۔

صفحہ ۲۰۰ میں ہے :

نکو بود اللہ او را ساز و برگ [illegible] و حسبِ حال ○ [illegible] ۱۵

پہلے کا مسلمان جو اللہ کا ہوتا تھا وہ حسبِ حال [illegible]

۱۴۔ ''مثنوی پسِ چہ باید کرد'' (صفحہ ۶۰) میں ہے کہ [illegible] نے بتایا کہ نظر (نگاہ) سے مراد صحبت ہے۔

۱۵۔ اسی کے بعد یہ شعر آتے ہیں :

صحبتش با عصرِ حاضر در گرفت
حرفِ دیں را از دو ''پیغمبر'' گرفت
آں ز ایراں بود و ایں ہندی نژاد
آں ز حج بیگانہ و ایں از جہاد !

[illegible] علی باب اور غلام احمد قادیانی نے [illegible] کیا ہے۔

سورۃ التغابن (آیت ۱۵) میں ہے :

انما اموالکم و اولادکم فتنۃ ط

تمہارے اموال اور اولاد تمہارے لیے فتنہ (آزمائش کی چیز) ہیں ۔

صفحہ ۲۰۱ میں ہے :

ے مکوہ زی الاعلیٰ کجاست بیں گلہ اوست یا بعضی صفت ؟

مسلمان جب "سبحان ربی الاعلیٰ" کہتا تھا تو تیری مخلوق (جس
اس کی) کانپ جاتی ہے کیونکہ وہ صرف خدا کو غالب اور سب دنیا کو
مغلوب ہونے کا اعلان کرتا تھا ۔

سورۂ 'طٰہٰ' (آیت ۶۸) میں ہے :

لا تخف انک انت الاعلیٰ o

[خوف نہ کر ۔ بے شک تو ہی غالب رہے گا ۔]

ج کے "ایشیا" کے لوگ ایسے ہیں (صفحہ ۲۰۱) :

قلب او بے واردات نور بنور
ز جلس اکبر سلجوق باد و جور !

• • •

عقل و دین و دانش و ناموس و ننگ
بستہ فتراک لئردان فرنگ !

جب کوئی قوم مشکل پسندی ترک کر دیتی ہے اور احساس کمتری
میں "فرنگی فرنگ" نے مبتلا کر دیا ہے ۔ (جو اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ
وسلم کے دشمن ہیں) ۔

سورۃ المجادلہ (آیت ۲۲) میں ہے :

لا تجد قوما یؤمنون باللہ و الیوم الآخر یوآدون من حاد اللہ
و رسولہ ۔

جو لوگ اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں اُن کو تو ۔۔۔ نہیں ہوتا کہ وہ محبت کریں اُن سے جو اللہ اور اُس کے رسولؐ کی مخالفت کرتے ہیں ۔

اسی سورۃ المجادلہ (آیت ۱۹) میں ہے :

استحوذ علیہم الشیطٰن فانسٰہم ذکر اللہ ط

شیطان نے اُن پر قابو پا لیا ہے ۔ سو اُس نے اُن کو خدا کی یاد سے غافل کر دیا ہے ۔

اس غلطی سے چونکہ بچنے کے لیے اقبال نے جو طریقہ اختیار کیا ہے وہ یہ ہے (صفحہ ۲۰۲) :

حرفِ بیچا بیچ[۱۶] و حرفِ نقش دار
تا کنم عقل و دلِ مرداں شکار !

صفحہ ۲۰۳ میں ہے :

سوختن می باید اندر نار حق
علمِ حق اوّل حرام ، آخر حضور

سوختن وہی ہے جس کو اس میں "سوختن" کہا ہے اور علم حق وہ ہے جس کے پڑھنے اور اچھے نمبر لینے میں نہیں بلکہ جس کے ذریعہ اللہ کے حضور میں پہنچا جائے ۔

سورۃ المجادلہ (آیت ۱۱) میں ہے :

یرفع اللہ الذین آمنوا منکم و الذین ۔۔۔ بما تعملون خبیر ٥

اللہ درجے بلند کرے ۔ اُن لوگوں کے جو تم میں ۔۔۔

۱۶۔ "حرفِ بیچا بیچ" سے مراد کتاب "سکیچ ۔۔۔ اسلامیہ" (انگریزی) ہے ۔ علامہ اقبال نے جسے میں اس کتاب ۔۔۔ بھی کر دی ہے ۔

اُن کے جنہیں علم دیا گیا اور اللہ اُس سے جو تم عمل کرتے ہو خوب واقف ہے۔]

یہ علم حق والوں کے لیے بشارت ہے اور اسی علم کو صحیح علم کہتے ہیں۔

سورۃ الزمر (آیت ۹) میں ہے:

ھل یستوی الذین یعلمون و الذین لا یعلمون ○

[کیا برابر ہوتے ہیں علم والے اور بے علم لوگ؟]

جو لوگ رات کی گھڑیوں میں سجدے کرتے ہیں، اُس کی عبادت میں لگے رہتے ہیں، جو آخرت سے ڈرتے ہیں اور اللہ سے رحمت کی اُمید رکھتے ہیں، اُن کو اسی آیت میں علم والا کہا گیا ہے۔

صفحہ ۲۰۳ ہی میں ہے:

منکرِ حق ہی [illegible] منکرِ حق نہیں ہے کافر ہے
[illegible] وہ شخص زیادہ بڑا کافر ہے جو خود کو نہیں پہچانتا۔

سورۃ الحشر (آیت ۱۹) میں ہے:

ولا تکونوا کالذین نسوا اللہ فانسٰھم انفسھم ط اولٰئک ھم الفٰسقون ○

[illegible] ہے۔ جو چیز حسین نے [illegible] ہے
[illegible] ہی لوگ نافرمان ہے۔
[illegible]

سورۃ بنی اسرائیل (آیت ۱۱) میں ہے:

[illegible] نہ جہول [illegible] و ہم جہول

سورۃ بنی اسرائیل (آیت ۱۱) میں ہے:

ویدع الانسان بالشر دعآءہٗ بالخیر ط و کان الانسان عجولاً ○

اور انسان برائی کی ایسی درخواست کرتا ہے جیسی بھلائی کی درخواست اور انسان جلد باز ہے (وہ چاہتا ہے کہ اُس کی دعا جلد قبول ہو حالانکہ اُس کے لیے اس میں خیر نہیں ہے)۔

سورۃ الاحزاب (آیت ۷۲) میں ہے :

و حملھا الانسان انہ کان ظلوماً جھولاً ○

[اور وہ (امانت) انسان نے اپنے ذمہ لے لی ۔ بے شک وہ بے حد ظالم اور نادان ہے ۔]

صفحہ ۲۰۳ ہی میں ہے :

سیوۂ اخلاص را محکم بگیر ۔۔۔ از شعار خویش ملتاں و امیر

اخلاصِ محض کے لیے سورۃ الزمر (آیت ۱۰) میں ارشاد ہے :

فاعبداللہ مخلصاً لہ الدین ○

پس بندگی کر اللہ کی خالص کر کے اُس کے واسطے بندگی ۔

اور سلطان و امیر کی پروا نہ کرو ۔

سورۃ المائدہ (آیت ۴۴) میں ہے :

فلا تخشوا الناس و اخشون ○

[پس تم نہ ڈرو لوگوں سے اور مجھ سے ڈرو ۔]

سورۃ الاحزاب (آیت ۳۷) میں ہے :

و اللہ احق ان تخشٰہ ○

اور اللہ سے زیادہ چاہیے تجھ کو ڈرنا ۔ غیر اللہ سے [ڈرنا] نہیں ۔]

میر اللہ کے خلاف ہرے ارسانی سے اللہ ہی تعلق رکھتا ہے ۔

سورۂ آل عمران (آیت ۱۷۳) میں ہے :

الذین قال لھم الناس ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوھم فزادھم ایماناً و قالوا حسبنا اللہ و نعم الوکیل ○

[یہ ایسے (متقی اور نیک) لوگ ہیں کہ لوگوں نے اُن سے کہا کہ ان لوگوں نے (اہلِ مکہ نے) تمہارے لیے سامان جمع کیا ہے سو تم کو اُن سے اندیشہ کرنا چاہیے تو اس نے اُن کے ایمان کو اور زیادہ کر دیا اور ۔۔۔ (یہ) کہہ کہ اللہ کافی ہے اور وہی کیا خوب کارساز ہے۔]

صفحہ ۲۰۳ ہی میں ہے :

عدل در قہر و رضا از کف مدہ قصد در فقر و غنا از کف مدہ

عدل کے لیے سورۃ المائدہ (آیت ۸) میں ہے :

ولا یجرمنکم شنآن قوم علیٰ الا تعدلوا ط

اور کسی قوم کی دشمنی کے باعث عدل کو ہرگز نہ چھوڑو۔

قصد کے لیے سورۃ لقمٰن (آیت ۱۹) میں ہے :

و اقصد فی مشیک و اغضض من صوتک ○

[اور چل بیچ کی چال اور نیچی کر اپنی آواز۔]

اور [illegible] کے لیے سورہ بنی اسرائیل (آیت ۲۹) میں ہے :

ولا تجعل یدک مغلولۃ الیٰ عنقک ولا تبسطھا کل البسط فتقعد ملوما محسورا ○

[اور نہ تو اپنا ہاتھ گردن ہی سے باندھ لے اور نہ بالکل ہی کھول دینا چاہیے ورنہ الزام خوردہ، شرمندہ ہو کر بیٹھ رہے گے۔]

غرض ہر طرح سے اعتدال (میانہ روی) اور کسی کے سود و احتیاج پر رحم کھا کر خود کو پریشانی میں نہ ڈالیں۔

صفحہ ۲۰۴ میں ہے :

ع سیر آدم را مقام اندر حرام!

مسلسل کوشش اور پیہم جستجو ہی انسان کا اصل مقام ہے۔

موسیٰ علیہ السلام کے عمل سے کتنا بڑا سبق ملتا ہے۔ سورہ الکہف (آیت ۶۰) میں ہے:

و اذ قال موسیٰ لفتٰہ لآ ابرح حتیٰ ابلغ مجمع البحرین او امضی حقبا ○

(اور یاد کرو) جب کہا موسیٰ نے اپنے خادم سے کہ میں باز نہ رہوں گا جب تک کہ نہ پہنچوں دو دریا کے ملاپ تک، یا چلتا جاؤں قرنوں (سالہا سال) تک۔]

"سیروا فی الارض" کی کئی آیتیں قرآن پاک میں ہیں۔

صفحہ ۳۰۰ ہی میں ہے:

[illegible] حسن و جلوت [illegible]

(۱) صدق مقال کے لیے سورہ اسراء آیت ۱۱۹ میں ہے:

[illegible]

[illegible]

سورۃ الحج (آیت ۳۰) میں ہے:

و اجتنبوا قول الزور، اور بچو رہو جھوٹی بات سے۔

(۲) اکل حلال کے لیے سورۃ البقرہ (آیت ۱۷۲) میں ہے:

کلوا من طیبٰت ما رزقنٰکم ط

کھاؤ پاک چیزوں میں سے جو ہم نے روزی کی ہے تم کو۔

[illegible] جاں" کے لیے سورہ الحج [illegible] میں ہے:

و اسروا قولکم او اجہروا بہ ط انہ علیم بذات الصدور

(اور تم لوگ چپکے کہو اپنی بات یا کھول کر کہو، وہ تو جانتا ہے دلوں کے بھید۔]

سورۃ التغابن آیت ۳) میں بنی ہی مضمون ہے ۔

صفحہ ۲۰۴ ہی میں ہے :

در رہِ دیں سخت چوں الماس زی دم بحق در نشد و بے وسواس زی :

سورۃ الصف (آیت ۴) میں ہے :

ان اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفا کانہم بنیان مرصوص ۱۷ ○

بے شک اللہ اُن لوگوں کو پسند کرتا ہے جو اُس کی راہ میں اس طرح صف بستہ لڑتے ہیں کہ گویا وہ ایک عمارت ہے جس میں سیسہ پلا گیا ہے ۔]

اسی صفحے میں ہے :

مرد مومن را عزیز اے نکتہ رس چیست جز قرآن و شمشیر و فرس ۔

قرآن کے متعلق سورۃ فصلت (آیت ۴۲) میں ہے :

لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ ○

جس کے پاس باطل نہیں آ سکتا نہ اس کے سامنے سے نہ اس کے پیچھے سے ۔

اور سورۃ الانفال (آیت ۶۰) میں ہے :

و اعدوا لہم ما استطعتم من قوۃ و من رباط الخیل ○

[اور تیار رکھو اُن کے لیے جس قدر ہو سکے قوت کی چیزیں اور جنگی گھوڑے (جنگی ساز و سامان) ۔]

۱۷- سورۃ التوبہ (آیت ۱۲۳) میں ہے :

یا ایہا الذین امنوا قاتلوا الکفار و لیجدوا فیکم غلظۃ ۔

[اے ایمان والو جہاد کرو کافروں سے جو تمہارے آس پاس ہیں اور چاہیے کہ وہ تم میں سختی پائیں ۔]

صفحہ ۲۰۵ میں ہے :

دیں سراپا سوختن اندر طلب انتہایش عشق و آغازش ادب !

دین کی ابتدا ادب اور تزکیۂ نفس سے ہوتی ہے اور اس کی انتہا عشق ہے۔

سورۃ الشمس (آیات ۷ - ۱۰) میں ہے :

و نفسٍ و ما سوّاہا ۝ فالہمہا فجورہا و تقوٰہا ۝ قد افلح من زکّٰہا ۝ و قد خاب من دسّٰہا ۝

[اور جان کی (قسم) اور اس کی جس نے اس کو درست بنایا۔ پھر اس کی بدکرداری اور پرہیزگاری کو اس پر الہام کیا۔ بیشک وہ مراد کو پہنچا جس نے اس کو پاک کر لیا اور نامراد ہوا جس نے خاک میں ملا دیا۔]

نفس کو پاک کرنا ہمارے ذمہ ہے اور جب ایسا ہوگا تو سارا دین ہمارا ہوگا۔ اسی سے خوش حالی اور نیک انجامی ہوگی۔

سورۃ الرعد (آیت ۲۹) میں ہے :

الذین آمنوا و عملوا الصّٰلحٰت طوبیٰ لہم و حسن مآب

[جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کیے اُن کے لیے خوشی ہے اور نیک انجامی ہے۔]

صفحہ ۲۰۵ ہی میں ہے :

حرفِ بد را بر لب آوردن خطاست
کافر و مومن ہمہ خلقِ خداست !

سورۃ الانعام (آیت ۱۰۸) میں ہے :

ولا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ

[اور برا مت کہو (دشنام مت دو) اُن کو جن کی یہ لوگ خدا کو

چھوڑ کر عبادت کرتے ہیں (جھوٹے معبودوں کو بھی دشنام نہ دو ۔ تو پھر جھوٹے پجاریوں کو کیونکر دشنام دینا صحیح ہو سکتا ہے) ؟]

صفحہ ۲۰۵ ہی میں ہے :

کرامت احترام آدمی ... بخوان از دفتر اسلام آدمی

سورۂ بنی اسرائیل (آیت ۷۰) میں ہے :

و لقد کرمنا بنی آدم و حملناھم فی البر و البحر و رزقناھم من الطیبٰت و فضلنا علیٰ کثیر ممن خلقنا تفضیلاً ٥

[اور بے شک ہم نے برتری دی آدم کی اولاد کو اور خشکی و تری میں اُن کو سوار کر دیا اور عمدہ اور پاک چیزوں کی اُن کو روزی دی اور اپنی بہت سی مخلوقات پر اُن کو فضیلت دی ۔]

صفحہ ۲۰۶ میں ہے :

... بخشی شوند از کثرت نعمت ...

سورۃ الشوریٰ (آیت ۲۷) میں ہے :

و لو بسط اللہ الرزق لعبادہٖ لبغوا فی الارض ٥

[اور اگر اللہ اپنے سب بندوں کے لیے روزی فراخ کر دیتا تو وہ دنیا میں شرارت کرنے لگتے ۔]

... میں مذکور ہے ۔ پھر صفحہ ۲۰۰ میں مردِ حق کے اوصاف بیان کیے ہیں :

قلزم اندر نور خود سوزد ترا ... باز سلطانی بیاموزد ترا

... زرہ ... آہ و کیم

سورۃ العنکبوت (آیت ۶۹) میں ہے :

والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا وان اللہ لمع المحسنین ۔

اور جو لوگ ہماری راہ میں مشقتیں برداشت کرتے ہیں ہم اُن کو اپنے راستے ضرور دکھائیں گے اور بے شک اللہ ساتھ ہے نیکی والوں کے ۔

صفحہ ۲۰۷ ہی میں ہے :

ترسم ایں عصرے کہ تو زادی دراں
در بدن غرق است و کم داند ز جاں !

آج کے لوگ ہوا و ہوس کو خدا بنا بیٹھے ہیں ۔

سورۃ الجاثیہ (آیت ۲۳) میں ہے :

وقال ما ان اسمعوات و ما یھلکنا الا الدھر ومالھم بذلک من علم ان ھم الا یظنون ۔ افرءیت من اتخذ الھہ ھواہ و اضلہ اللہ علی علم و ختم علی سمعہ و قلبہ و جعل علی بصرہ غشٰوۃ ۔

[کیا آپ نے اُس شخص کی حالت پر بھی نگاہ کی جس نے اپنی خواہش نفسانی کو اپنا معبود بنا رکھا ہے اور اللہ نے اُس کو باوجود سمجھ بوجھ کے گمراہ کر دیا ہے اور اُس کے کان اور دل پر مہر کر دی ہے اور اُس کی آنکھ پر پردہ ڈال دیا ہے ۔]

صفحہ ۲۰۸ میں ہے :

نقش تن در گردش آرد جان را
نقش جاں بر ہم زند ایمان را

ہر کہ جاں را بست با نقش کہن [illegible]
[illegible]

بت کو جان کے ساتھ ملا کر رکھنے والا [illegible]
ہو جاتی ہے ۔

سورۃ الجاثیہ (آیت ۱۳) میں ہے :

وسخر لکم ما فی السمٰوٰت وما فی الارض جمیعا منہ ان فی ذٰلک لاٰیٰت لقوم یتفکرون ۝

[اور مسخر بنایا جو کچھ آسمانوں کے اندر اور زمین کے اندر ہے سب کو اپنی طرف سے ۔ بے شک ان باتوں میں ان لوگوں کے لیے دلائل ہیں جو غور کرتے رہتے ہیں ۔]

اسی طرح سورۂ لقمٰن (آیت ۲۰) میں بھی یہی مضمون ہے ۔

یہ تمام نصائح جاوید اقبال (صاحبزادہ) کے ذریعے قوم کے تمام نوجوانوں کے لیے ہیں :

بمنزل دین مصطفیٰؐ گویم ترا ۔۔۔ بہ بحر اللہ دعا گویم ترا

بالِ جبریل

(پہلی اشاعت ۱۹۳۵)

بالِ جبریل

صفحہ ۵ میں ہے :

میری نوائے شوق سے شور حریم ذات میں !
غلغلہ ہائے الاماں بت کدۂ صفات میں ۔

اللہ کو اللہ ہی کی خاطر چاہنے والا جب اُس کے حریم میں پہنچتا ہے تو یک شور اُٹھتا ہے کہ کیا ایسا بھی کوئی چاہنے والا ہے جو صفات کی وجہ سے نہیں بلکہ ذات کی وجہ سے مجھے چاہتا ہے ؟ اور عالمِ صفات میں بھی ایک ہلچل مچ جاتی ہے کہ صفات کی پروا نہ کرنے والے ، چاہنے والا سیدھا حریمِ ذات میں پہنچ رہا ہے ۔ یہ ایک خاص اخص موحد کی شان ہے ۔

سورۃ الکہف (آیت ۳۸) میں ہے :

ھواللہ ربی ولآ اُشرک بربی احداً ○

[وہ اللہ ہی میرا رب ہے اور میں کسی کو اپنے رب کا ساجھی نہیں ٹھہراتا ۔]

اقبال نے یوں بھی کہا ہے :

مردِ مومن در نسازد با صفات مصطفیٰ ؐ راضی نشد الاّ بذات

یہ ایک شعر بھی شہرت رکھتا ہے :

موسیٰ[۴] ز ہوش رفت بیک جلوۂ صفات
تو[۵] عینِ ذات می نگری در تبسمے

صفحہ ۵ ہی میں ہے :

گرچہ ہے میری جستجو دیر و حرم کی نشیمن
میری نگاہ سے خمِ کعبہ و سومنات ہیں !

گو کہ انسان دیر و حرم ہی کے توشے سے اللہ تک کی پہنچ ہے لیکن جب وہ اس کا ہو جاتا ہے تو پھر زمان و مکان کا پابند نہیں رہتا ۔

سورۃ البقرہ (آیت ۱۱۵) میں ہے :

و للہ المشرق و المغرب فاینما تولوا فثم وجہ اللہ ط ان اللہ واسع علیم ٥

[و مشرق و مغرب سب اللہ ہی کا ہے ۔ تو تم جدھر سے رخ پھیرو ادھر وجہ اللہ (خدا کی رحمت تمہاری طرف متوجہ) ہے ۔ بے شک اللہ وسعت والا علم والا ہے) ۔]

اسی صفحے میں ہے :

تو نے یہ کیا غضب کیا ، مجھ کو بھی فاش کر دیا
میں ہی تو ایک راز تھا سینۂ کائنات میں !

[اس شعر میں اقبال نے حدیث اللہ کو مخاطب کر کے عرض کیا ہے کہ میں ہی تو ایک راز تھا جو سینۂ کائنات میں پوشیدہ تھا ۔ تو نے یہ کیا غضب کیا کہ مجھ کو بھی فاش کر دیا ۔]

سورۃ البقرہ (آیت ۳۰) میں ہے :

و اذ قال ربک للملئکۃ انی جاعل فی الارض خلیفۃ ط قالوا اتجعل فیہا من یفسد فیہا و یسفک الدماء ج و نحن نسبح بحمدک و نقدس لک ط قال انی اعلم ما لا تعلمون ٥

[اور جب تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا ، میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں ، بولے کیا تُو ایسے کو (نائب) کرے گا جو اس میں فساد مچائے اور خوں ریزیاں کرے گا اور ہم تجھے سراہتے ہوئے تیری تسبیح اور تیری پاکی بولتے ہیں ۔ فرمایا ، مجھے معلوم ہے جو تم نہیں جانتے ۔]

صفحہ ۶ میں ہے :

اگر ہنگامہ ہائے شوق سے ہے لامکاں خالی
خطا کس کی ہے یا ربّ ! لامکاں تیرا ہے یا میرا ؟

لامکاں میں عشق نہیں ۔ فرشتے ہر دم عبادت کرتے ہیں لیکن وہ خلق صرف انسان کو عطا کی گئی ہے ۔ جملہ "ہنگامہ ہائے شوق" کے لیے انسان اس دنیا میں خلیفۃ اللہ بن کر آیا ہے ۔

صفحہ ۶ ہی میں ہے :

اُسے صبحِ ازل انکار کی جرأت ہوئی کیونکر ؟
مجھے معلوم کیا ! وہ رازداں تیرا ہے یا میرا ؟

سورۃ البقرہ (آیت ۳۴) میں ہے :

و اذ قلنا للملٰئکۃ اسجدوا لآدم فسجدوا الا ابلیس ابیٰ واستکبر وکان من الکٰفرین ○

[اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ تم آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا ، سوائے ابلیس کے ، کہ منکر ہوا اور غرور کرنے کافر ہو گیا ۔]

ابلیس کا غرور اور اُس کا انکار ہی اسے کفر تک لے جاتا ہے ۔

اسی صفحے (۶) میں ہے :

محمدؐ بھی ترا، جبریل بھی، قرآن بھی تیرا
مگر یہ حرفِ شیریں ترجماں تیرا ہے یا میرا ؟

یہاں "حرفِ شیریں" غالباً اقبال نے اپنے کلام ہی کے متعلق کہا ہے جو قرآن کی ترجمانی کرتا ہے اور جس کے متعلق "رموزِ بے خودی" کے آخر میں اُنہوں نے رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں اس طرح "عرضِ حال" کیا ہے :

گر دلم آئینہ بے جوہر است ور بحرفم غیرِ قرآں مضمر است
ائے فروغِ صبح اعصار و دہور چشمِ تو بیندۂ ما فی الصدور
پردۂ ناموسِ فکرم چاک کن ایں خیاباں را ز خارم پاک کن
تنگ کن رختِ حیات اندر برم اہلِ ملت را نگہدار از شرم
سبز کشتِ ما بسامانم مکن بہرہ گیر از ابرِ نیسانم مکن
خشک گرداں بادہ در انگورِ من زہر ریز اندر مئے کافورِ من
روزِ محشر خوار و رسوا کن مرا بے نصیب از بوسۂ پا کن مرا
گر دُرِ اسرارِ قرآں سفتہ ام با مسلماناں اگر حق گفتہ ام
ائے کہ از احسانِ تو کس ناکس است یک دعایت مزدِ گفتارم بس است
عرض کن پیشِ خدائے عز و جل عشقِ من گردد ہم آغوشِ عمل

سورۂ بنی اسرائیل (آیت ۹) میں اس ہدایت اور بشارت کے متعلق ہے

ان ھذا القرآن یھدی للتی ھی اقوم و یبشر المؤمنین الذین یعملون الصلحٰت ان لھم اجراً کبیراً ۝

بے شک یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو سب سے سیدھی ہے اور جو خوشی سناتا ہے ایمان والوں کو جو اچھے کام کریں کہ اُن کے لیے بڑا اجر ہے۔

صفحہ ۶ ہی میں ہے :

اسی کوکب کی تابانی سے ہے تیرا جہاں روشن
زوالِ آدمِ خاکی زیاں تیرا ہے یا میرا؟

صفحہ ۶ کی پہلی آیت یہاں کے لیے بھی کافی ہے ۔

صفحہ ۷ میں ہے :

گیسوئے تاب دار کو اور بھی تاب دار کر
ہوش و خرد شکار کر ، قلب و نظر شکار کر !

اے اللہ ، مجھ اپنے اندر اور بھی کشمکش پیدا کر دے تاکہ لوگ تیری محبت میں اپنے ہوش و خرد اور قلب و نظر سب کچھ کھو بیٹھیں ۔ لیکن اللہ کی محبت کا دعویٰ اور اللہ سے اللہ علیہ وسلم کی تابعداری

سورۂ آل عمران (آیت ۳۱) میں ہے :

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ و یغفر لکم ذنوبکم ۔
واللہ غفورٌ رحیم ۝

اے محمدؐ لوگوں سے کہہ دیں کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میرے فرمان بردار بن جاؤ ۔ (پھر) اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۔

صفحہ ۷ ہی میں ہے :

ناخِ بہشت سے مجھے حکمِ سفر دیا تھا کیوں؟
کارِ جہاں دراز ہے ، اب مرا انتظار کر !

سورۃ البقرہ (آیت ۳۶) میں ہے :

فازلہما الشیطٰن عنہا فاخرجہما مما کانا فیہ ، وقلنا اہبطوا بعضکم
لبعض عدوٌّ ، ولکم فی الارض مستقرٌّ و متاعٌ الی حین ۔

[پس شیطان نے اس سے (جنت سے) انہیں لغزش دی اور جہاں رہتے تھے وہاں سے انہیں الگ کر دیا اور ہم نے فرمایا ، نیچے اترو ۔ آپس میں ایک تمہارا دوسرے کا دشمن اور تمہیں ایک وقت تک زمین میں ٹھہرنا اور برتنا ہے ۔]

صفحہ ۸ میں ہے :

یہ مشتِ خاک ، یہ صرصر ، یہ وسعتِ افلاک
کرم ہے یا کہ ستم ، تیری لذتِ ایجاد !

سورۃ البلد (آیت ۴) میں ہے :

لقد خلقنا الانسان فی کبدٍ ○

[بے شک ہم نے انسان کو مشقت میں رہتا پیدا کیا]

صفحہ ۸ ہی میں ہے :

ٹھہر سکا نہ ہوائے چمن میں خیمۂ گل !
یہی ہے فصلِ بہاری ؟ یہی ہے یادِ مراد ؟

انسان ایسا کہ سورۃ التین (آیت ۴) میں ہے :

لقد خلقنا الانسان فی احسنِ تقویم ○

[بے شک ہم نے انسان اچھی صورت پر بنایا ۔]

لیکن یہ انسان جلد فنا ہے جاتا ہے ۔

سورہ الانبیاء (آیت ۳۵) میں ہے :

کل نفس ذائقۃ الموت ط و نبلوکم بالشر والخیر فتنۃ ط و الینا ترجعون ○

ہر جان کو موت کا مزا چکھنا ہے اور تمہاری آزمائش کرتے ہیں برائی اور بھلائی سے ، جانچنے کو ۔ اور ہماری ہی طرف تم کو لوٹ کر آنا ہے ۔

صفحہ ۸ ہی میں ہے :

قصور وار ، غریب الدیار ہوں ، لیکن
ترا خرابہ فرشتے نہ کر سکے آباد !

سورۃ البقرہ کی آیات ۳۰ - ۳۴ - ۳۶ کا ذکر صفحات ۶ - ۷ پر آ چکا ہے ۔

اسی صفحے میں ہے :

مری جفا طلبی کو دعائیں دیتا ہے
وہ دشتِ سادہ ، وہ تیرا جہانِ بے بنیاد !

سورہ البلد (آیت ۴) اور سورۃ التین (آیت ۴) کی آیتوں کا یہی ذکر ہوا ۔ میں جفا طلب انسان نے اس دنیا کو آباد کر کے "احسنِ تقویم" کا مقام حاصل کیا ۔

صفحہ ۸ ہی میں ہے :

خطر پسند طبیعت کو سازگار نہیں
وہ گلستاں کہ جہاں گھات میں نہ ہو صیاد !

سورہ البلد (آیت ۴) میں ہے (جو اوپر پہلے صفحے میں مذکور ہے) :

لقد خلقنا الانسان فی کبد ۝

بے شک ہم نے پیدا کیا انسان کو مشقت میں رہتے ۔

اسی لیے انسان نئی مشکلات کا سامنا کرنے اور آسانوں سے گزرنے ہی زیب دیتا ہے ۔

صفحہ ۹ میں ہے :

میری بساط کیا ہے ؟ تب و تابِ یک نفس ،
شعلے سے بے محل ہے الجھنا شرار کا

اس ایک دانہ کے لیے جنتا ہے جس سے وہ کہاں تک مشقتیں مشق کرتا رہے گا ؟

سورہ الانبیاء کی آیت ۳۵ اوپر صفحہ ۸ میں آ چکی ہے کہ :

کل نفس ذائقۃ الموت ط و نبلوکم بالشر و الخیر فتنۃ ط و الینا ترجعون ○

ہر جان کو موت کا مزا چکھنا ہے ۔ اور ہم تمہاری آزمائش کرتے ہیں برائی اور بھلائی سے ۔ جانچنے کو ۔ اور ہماری ہی طرف تم کو لوٹ کر آنا ہے ۔]

صفحہ ۹ ہی میں ہے :

دلوں کو مرکز مہر و وفا کر
حریم کبریا سے آشنا کر
جسے نانِ جویں بخشی ہے تو نے
اسے بازوئے حیدرؓ بھی عطا کر

جس شخص کی زندگی میں ایمان کی دولت حاصل ہو جاتی ہے تو نانِ شعیر کھانے کے باوجود وہ حیدر کو اکھاڑ دینے کی طاقت پیدا ہو جاتی ہے ۔

سورۃ المنافقون (آیت ۸) میں ہے :

و للہ العزۃ و لرسولہ و للمؤمنین و لکن المنفقین لا یعلمون

اور عزت تو اللہ کی ہے اور اس کے رسول کی اور ایمان والوں کی ، لیکن منافق نہیں سمجھتے ۔

صفحہ ۱۰ میں ہے :

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اخلاص مند، طاعت پذیر اور صحیح العقیدہ دل رکھتا ہے:

من خشی الرحمٰن بالغیب و جاء بقلب منیب ○

"جو رحمٰن سے بے دیکھے ڈرتا ہے اور رجوع کرتا ہوا دل لایا۔"

صفحہ ۱۰ ہی میں ہے:

بنایا عشق نے دریائے ناپیدا کراں مجھ کو
یہ میری خود نگہداری مرا ساحل نہ بن جائے!

عشق اور جوش (ولولہ) کی وجہ سے جو خود نگری کی وجہ سے ہے عمل والے کی وسعت اور صلاحیت کی کوئی حد نہیں رہتی۔

سورۃ الجاثیہ (آیت ۱۳) میں ہے:

و سخر لکم ما فی السمٰوٰت و ما فی الارض جمیعا منہ ان فی ذٰلک لآیٰت لقوم یتفکرون ○

"اور تمہارے لیے مسخر کیا گیا جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب کا سب اُس کے حکم سے۔ بے شک اس میں نشانیاں ہیں سوچنے والوں کے لیے۔"

اسی صفحے میں ہے:

سیارے آدمِ خاکی سے مجھ سے جانے ہیں
یہ ہوں تو ہوا میرا ساحل نہ بن جائے!

آسمان کی وسعتوں اور اُس کی سحیری قوتوں کو دیکھ کر سارے نبی (گویا) سہم جاتے ہیں۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم معراج آسمانی تک جا سکتے ہیں، کیونکہ وہ اللہ کے لیے ہی سہم گئے کہ:

ثم دنا فتدلیٰ او ادنیٰ ○ سورۃ النجم (آیت ۹)۔

[تو اس جانے اور اس محبوب ؐ میں دو باتوں کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم -]

صفحہ ۱۱ میں ہے :

حرم کے دل میں سوز آرزو پیدا نہیں ہوتا
کہ پیدائی تری اب تک حجاب آمیز ہے ساقی!

مسلمانوں کے دلوں میں سوز آرزو اس لیے کم ہے کہ اللہ پاک کو انہوں نے ابھی تک اپنی حرج سمجھنے کی کوشش نہیں کی - حالانکہ آسمانوں اور زمین وغیرہ کی حقیقت ہی مسلمانوں کے لیے غور و فکر اور اس کے عرفان کا بیش بہا سرمایہ پیش کرتی ہے -

سورہ البقرہ (آیت ۱۶۵) میں ہے :

ان فی خلق السمٰوات و الارض و اختلاف الیل و النہار و الفلک التی تجری فی البحر بما ینفع الناس و ما انزل اللہ من السماء من ماء فاحیا بہ الارض بعد موتہا و بث فیہا من کل دابۃ و تصریف الریاح و السحاب المسخر بین السماء و الارض لآیٰت لقوم یعقلون "

بے شک آسمانوں اور زمین کے بنانے میں اور رات اور دن کے اختلاف میں اور کشتیوں میں جو دریاؤں میں اُن چیزوں کو لے کر چلتی ہیں جن سے لوگوں کو نفع ہوتا ہے اور اس میں جو اللہ ابر سے اُتارتا ہے اور جس سے زمین کو زندہ کرتا ہے اُس کی موت کے بعد اور اس میں جیلا دینے ہر قسم کے جان دار اور ہواؤں کے بدلنے میں اور بادل میں جو آسمان اور زمین کے درمیان مسخر ہیں اُن لوگوں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں جو عقل رکھتے ہیں -]

ان تمام جزوں میں اللہ کی "نشانی" اور ظہور موجود ہے -

صفحہ ۱۱ ہی میں ہے :

نہ اُٹھا پھر کوئی رومی عجم کے لالہ زاروں سے
وہی آب و گل ایراں ، وہی تبریز ہے ساقی!

سورۂ مریم (آیت ۹۶) میں ہے :

ان الذین آمنوا و عملوا الصّٰلحٰت سیجعل لھم الرحمٰن ودًا ۝

[بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے عنقریب اُن کے لیے رحمٰن محبت کر دے گا۔]

اللہ کے بندے اپنے عملِ صالح کی وجہ سے قبولِ عام حاصل کر لیتے ہیں ۔ افسوس کہ اب ایران میں ایسے بندے نہیں رہے ۔

صفحہ ۱۱ ہی میں ہے :

نہیں ہے ناامید اقبال اپنی کشتِ ویراں سے
ذرا نم ہو تو یہ مٹی بہت زرخیز ہے ساقی!

سورۂ ابراہیم (آیت ۲۷) میں ایمان والوں کے لیے ثبات اور فلاح کی بشارت ہے :

یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت فی الحیٰوۃ الدنیا و فی الآخرۃ ۔

[اللہ ثابت رکھتا ہے ایمان والوں کو حق بات پر (کلمۂ ایمان پر) دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں ۔]

ایمان کا جذبہ خود کار ہے اور مؤمن اسی سے ثبات حاصل کرتا ہے ۔

صفحہ ۱۲ میں ہے :

تین سو سال سے ہیں ہند کے میخانے بند
اب مناسب ہے ترا فیض ہو عام اے ساقی!

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہ (المتوفی ۱۰۳۴ھ) نے اعلاء کلمۃ الحق کے لیے جابر حکومت کا مقابلہ کیا ۔ یہ بڑے بزرگوں کے لیے سورۃ الجمعہ (آیت ۳) میں ارشاد ہے :

و آخرین منھم لما یلحقوا بھم و ھو العزیز الحکیم

[اور اُن میں سے (اُمیوں میں سے) اوروں کو (حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کو) پاک کرتے ہیں اور علم عطا فرماتے ہیں جو

اُن اگلوں سے نہیں ملے اور وہی عزت اور حکمت والا ہے۔]

صفحہ ۱۲ ہی میں ہے :

عشق کی تیغِ جگر دار اُڑا لی کس نے ؟
علم کے ہاتھ میں خالی ہے نیام اے ساقی !

علم بغیر عشق کے مکمل نہیں اور عشق دراصل ایمان ہی سے پیدا ہوتا ہے۔

سورۃ المجادلہ (آیت ۱۱) میں ہے :

یرفع اللہ الذین آمنوا منکم و الذین اُوتوا العلم درجٰت ۔

[اللہ پاک تمہارے ایمان والوں کے اور اُن کے جن کو علم دیا گیا ہے درجے بلند فرمائے گا۔]

علم کے ساتھ ایمان ہوگا تو عمل کے لیے عشق اور ولولہ پیدا ہوگا۔

صفحہ ۱۳ میں ہے :

مٹا دیا مرے ساقی نے عالمِ من و تو
پلا کے مجھ کو مئے لا الٰہ الا ھو

سورۃ التوبہ (آیت ۳۱) میں ہے :

لا الٰہ الا ھو سبحٰنہٗ عما یشرکون ۝

اُس کے سوا کسی کی بندگی نہیں۔ اُسے پاکی ہو اُن کے شرک سے۔

صفحہ ۱۳ ہی میں ہے :

گدائے میکدہ کی شانِ بے نیازی دیکھ
پہنچ کے چشمۂ حیواں پہ توڑتا ہے سبو!

جو اللہ کا ہو جاتا ہے اُسے غیر اللہ کی پروا نہیں ہوتی۔ کیونکہ اللہ ہی سے اُسے دنیا بھی مل سکتی ہے اور آخرت بھی۔

سورۃ النجم (آیت ۲۵) میں ہے۔

فللہ الآخرۃ و الاولیٰ ٥

پس آخرت اور دنیا سب کا مالک اللہ ہی ہے۔

صفحہ ۱۳ میں ہے:

ع متاعِ بے بہا ہے درد و سوزِ آرزو مندی

سورۂ فاطر (آیت ۱۵) میں ہے:

یٰاَیُّھا النّاس انتم الفقرآء الی اللہ واللہ ھو الغنی الحمید ٥

[اے لوگو، تم سب اللہ کے محتاج ہو اور اللہ ہی بے نیاز ہے سب خوبیوں والا۔]

اللہ کا محتاج ہونا اور اُس سے ہی ارزو رکھنا بہت بڑا مرتبہ ہے۔

صفحہ ۱۴ ہی میں ہے:

یہ فیضانِ نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی
سکھائے کس نے اسمٰعیلؑ کو آدابِ فرزندی

سورۃ الصّٰفّٰت (آیت ۱۰۲) میں ہے:

فلما بلغ معہ السعی قال یٰبنی انی اریٰ فی المنام انی اذبحک فانظر ماذا تریٰ قال یٰابت افعل ما تؤمر ستجدنی ان شاء اللہ من الصّٰبرین

پھر جب وہ (اسمٰعیل علیہ السلام) اُس کے ساتھ (ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ) کام کے قابل ہو گیا ہے، کہا، اے میرے بیٹے، میں نے خواب میں دیکھا، میں تجھے ذبح کرتا ہوں۔ اب تو دیکھ، تیری کیا رائے ہے۔ کہا، اے میرے باپ، کیجیے جس بات کا آپ حکم ہوا ہے۔ اللہ نے چاہا تو قریب ہے کہ آپ مجھے صابر پائیں گے۔]

صفحہ ۱۵ میں ہے:

رگِ تاک منتظر ہے تری بارشِ کرم کی
کہ عجم کے میکدوں میں نہ رہی مئے مغانہ

صفحہ ۱۱ میں سورۂ مریم (آیت ۹۶) کی تسبیح ملاحظہ ہو۔

صفحہ ۱۵ ہی میں ہے:

مرے خاک و خوں سے تو نے یہ جہاں کیا ہے پیدا
صلۂ شہید کیا ہے؟ تب و تاب جاودانہ!

یہ دنیا مسلمان کے جہاد اور شہادت کی وجہ سے آباد ہے۔

سورۃ الحج (آیت ۷۸) میں ہے:

و جاھدوا فی اللہ حق جھادہ ھو اجتبٰکم و ما جعل علیکم فی الدین من حرج

اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو جیسا حق ہے جہاد کرنے کا۔ اس نے تمہیں پسند کیا اور تم پر دین میں کچھ تنگی نہ رکھی۔

اور شہید کو "تب و تاب جاودانہ" (ابدی زندگی) حاصل ہے۔

سورۃ البقرہ (آیت ۱۵۴) میں ہے:

ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ امواتٌ بل احیاءٌ ولٰکن لا تشعرون

اور جو خدا کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں، ہاں تمہیں خبر نہیں۔]

صفحہ ۱۶ میں ہے:

بتایا ہے جو کہیں عشق نے بساط اپنی
کیا ہے اس نے فقیروں کو وارثِ پرویز!

صفحہ ۱۰ کی آیت (سورۃ المجادلہ ۱۱) ملاحظہ فرمائیں۔

صفحہ ۱۶ ہی میں ہے:

نہ چھپ اسرارِ سحر سے ہی بچ کے
نہ کر نگہ سے تغافل کہ الفت آمیز!

سورۃ المزمل (آیت ۶) میں ہے :

ان ناشئۃ الیل ھی اشد وطأ و اقوم قیلاً ○

[بے شک رات کا اُٹھنا وہ زیادہ دباؤ ڈالتا ہے اور بات خوب سیدھی نکلتی ہے۔]

رات کا اُٹھنا بہت بڑی سعادت اور برکت ہے۔ اُس وقت اُٹھنے سے سنجیدہ سوچ اور غور و فکر کی بھی بڑی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔

اسی صفحے (۱۶) میں ہے :

حدیثِ بے خبراں ہے تو با زمانہ بساز!
زمانہ با تو نسازد، تو با زمانہ ستیز!

[illegible]

سورۃ المجادلہ (آیت ۲۲) میں ہے :

[illegible] یؤمنون باللہ والیوم الآخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ ولو کانوا اٰبآءھم او ابنآءھم او اخوانھم او عشیرتھم اولٰئک کتب فی قلوبھم الایمان وایدھم بروح منہ۔ ویدخلھم جنٰت تجری من تحتھا الانھٰر خٰلدین فیھا رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ اولٰئک حزب اللہ الا ان حزب اللہ ھم المفلحون ○

[illegible] جو [illegible] ہیں [illegible] ان سے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ [illegible] سے دشمنی کی۔ اگرچہ وہ اُن کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے [illegible] یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرما دیا اور اپنی [illegible] سے اُن کی مدد کی اور انہیں باغوں میں لے جائے گا [illegible] جن کے [illegible] ہیں۔ ان میں ہمیشہ رہیں۔ اللہ ان سے راضی اور وہ [illegible] کی جماعت ہے۔ سنتا ہے، اللہ کی جماعت ہی کامیاب ہے۔

صفحہ ۱۷ میں ہے :

وہ فریب خوردہ شاہیں جو پلا ہو کرگسوں میں
اُسے کیا خبر کہ کیا ہے رہ و رسمِ شاہبازی!

[illegible] نے انسان کو بزرگی دی لیکن وہ اللہ کو چھوڑ کر شیطان کے قبضے میں چلا جاتا ہے۔

سورۂ بنی اسرائیل (آیت ۷۰) میں ہے :

[illegible]

[illegible] نے آدم کی اولاد کو بزرگی دی اور اُن کو [illegible] خشکی اور تری پر اور اُن کو روزی دی اچھی اچھی چیزوں [illegible] کو بڑی فضیلت دی ہتوں پر جن کو ہم نے پیدا کیا ہے۔

[illegible] انسان جب شیطان کے قبضے میں چلا جاتا ہے [illegible]

سورۃ المجادلہ (آیت ۱۹) میں ہے :

استحوذ علیہم الشیطٰن فانسٰہم ذکر اللہ ط اولٰئک حزب الشیطٰن ط الا ان حزب الشیطٰن ھم الخٰسرون ○

[illegible] اُس نے اُن سے اللہ کی یاد [illegible] جماعت میں [illegible]

[illegible] کہتے ہیں :

اے [illegible]
کبھی سوز و ساز رومی، کبھی پیچ و تاب رازی!

[illegible] کہتے ہیں :

حاصلِ علوم ہمہ سخن بیش نیست — خدم بدم پختہ شدم سوختم

صفحہ ۱۷ ہی میں ہے :

نہیں نقر و سلطنت میں کوئی امتیاز ایسا
یہ سپہ کی تیغ بازی ، وہ نگہ کی تیغ بازی '

[illegible] کے [illegible] نگہ میں وہ تاثیر بتائی ہے کہ [illegible] کے [illegible] ذریعہ ہو [illegible] ہے ۔ صفحہ ۱۱ کی تشریح [illegible] ملاحظہ ہو ۔

[illegible] نبی فوجی طاقت سے مسلح ہو جاتا ہے اور اسے [illegible] سے [illegible] ہر مخالف حملہ سے تمام لوگوں کو بچا جاتے ہیں ۔

صفحہ ۱۷ ہی میں ہے :

کوئی کارواں سے ٹوٹا ، کوئی بدگماں حرم سے
کہ امیرِ کارواں میں نہیں خوئے دل نوازی '

[illegible] کے [illegible] [illegible] ہے [illegible] خوئے دل نوازی'' سے سب کو اپنا شیدا بنانے ہوئے تھے ۔

سورۂ آل عمران (آیت ۱۵۹) میں ہے :

فبما رحمۃٍ من اللہ لنت لہم ج و لو کنت [illegible] من حولک ص فاعف عنہم و استغفر لہم و شاورہم فی الامر ج فاذا عزمت فتوکل علی اللہ ج ان اللہ یحب المتوکلین ○

[illegible] تو کیسی کچھ اللہ کی مہربانی ہے کہ اے محبوب ؐ تم ان کے [illegible] نرم دل ہوئے اور اگر تند مزاج [illegible] خوئے دل [illegible] سے پریشان ہو جاتے ۔ تو تم انہیں معاف کر دو اور ان کے [illegible] کاموں میں ان سے مشورہ لو اور جو کسی بات کا ارادہ پختہ کر لو ۔ بے شک توکل والے اللہ کو پیارے ہیں ۔

صفحہ ۱۸ میں ہے :

عشق کی اک جست نے طے کر دیا قصہ تمام
اس زمین و آسماں کو بے کراں سمجھا تھا میں

صحیح ایمان حاصل ہو تو آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ سب کا سب قبضۂ قدرت میں آ سکتا ہے، کیونکہ سورۂ الجاثیہ (آیت ۱۳) میں ہے:

و سخر لکم ما فی السمٰوٰت و ما فی الارض جمیعاً منہ، ط ان فی ذٰلک لاٰیٰتٍ لقومٍ یتفکرون ٥

اور تمہارے لئے مسخر کئے جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں ہے سب اپنے حکم سے۔ بے شک اس میں نشانیاں ہیں سوچنے والوں کے لیے۔

سورۂ لقمٰن، آیت ۲۰ میں بھی ایسا ہی مضمون ہے۔

صفحہ ۱۹ میں ہے:

اک دانشِ فرنگی، اک دانشِ برہانی
ہے دانشِ برہانی، حیرت کی فراوانی!

"پیامِ مشرق" میں بھی ہے (صفحہ ۲۱۴):

با نوریاں بگو کہ ز عقلِ بلند دست
ما خاکیاں بدوشِ ثریا سوارہ ایم

اسی صفحے (۲۴۷) میں ہے:

ع عقلے بہم رساں کہ ادب خوردۂ دل است

یہ وہی ہے جو شکوہ سنجی اور اس کو بروئے کار لانے کو، اللہ کی عطا کردہ صلاحیتوں کو بروئے کار لانے۔

سورۂ ق آیت ۳۷) میں ہے:

ان فی ذٰلک لذکریٰ لمن کان لہ، قلبٌ ۔۔۔۔

بے شک اس (قرآن) میں نصیحت ہے اس کے لیے جو دل رکھتا ہے ۔۔۔۔

اس کا [illegible] ہے۔ ورنہ دانشِ برہانی تو صرف بحث [illegible]

[illegible] ہے۔

ومن الناس من یحاجون فی اللہ من بعد ما استجیب لہ، حجتھم داحضۃ

عند ربہم و علیہم غضب° و لہم عذاب° شدید° ○

[اور جو لوگ اللہ کے بارے میں جھگڑے ہیں بعد اس کے کہ مسلمان اس کی دعوت قبول کر چکے ہیں ، اُن کی دلیل محض بے ثبات ہے اُن کے رب کے پاس اور اُن پر غضب ہے اور اُن کے لیے سخت عذاب ہے ۔]

صفحہ ۱۹ ہی میں ہے :

اس پیکرِ خاکی میں اک شے ہے ، سو وہ تیری
میرے لیے مشکل ہے اس شے کی نگہبانی !

انسان کے لیے ایمان والا دل ہی سب سے زیادہ اہم ہے اور وہ اسی کے لیے ہے ۔

سورۃ النحل (آیت ۱۰۶) میں ہے :

و قلبہ° مطمئن° بالایمان ○

[اور اُس کا دل ایمان کے ساتھ اطمینان حاصل کرتا ہے ۔]

اور اصلی نیکی بھی ایمان والا دل ہے ۔

سورۃ البقرہ (آیت ۱۷۷) میں ہے :

و لٰکن البر من آمن باللہ ۔ ۔ ۔ ۔

[بلکہ اصل نیکی یہ ہے کہ ایمان لائے اللہ پر ۔ ۔ ۔ ۔]

اسی صفحے میں ہے :

تقدیر شکن قوت باقی ہے ابھی اس میں
ناداں جسے کہتے ہیں تقدیر کا زندانی !

سورۃ الاعلیٰ (آیت ۳) میں اللہ کی قدرت کا ذکر ہے کہ :

و الذی قدر فہدیٰ ○

[اور جس نے [ہر چیز کی] تقدیر بنائی ، پھر [اس کے مطابق] راہ بھی بتائی ۔]

صفحہ ۲۰ میں ہے :

یا رب ! یہ جہانِ گذراں خوب ہے لیکن
کیوں خوار ہیں مردانِ صفا کیش و ہنرمند ؟

مردانِ صفا کیش کے لیے سورۃ النساء (آیت ۷۷) میں ارشاد ہے :

قل متاع الدنیا قلیلٌ والآخرۃ خیرٌ لمن اتقیٰ ○

[illegible]

سورۂ طٰہٰ (آیت ۱۳۱) میں ہے :

[illegible] عینیک الیٰ ما متعنا بہ ازواجاً منھم زھرۃ الحیٰوۃ [illegible]
[illegible] و رزق ربک خیرٌ و ابقیٰ ○

[illegible] اپنی نگاہوں کو اُن چیزوں کی طرف نہ اٹھا [illegible]
[illegible] چیزوں کی طرف دیکھا ہے (یعنی دنیوی زندگی کی آرائش کی طرف) جبکہ دنیا کی تازگی ، تاکہ ہم اس کے سبب اُنہیں [illegible] اور تیرے رب کا رزق سب سے اچھا اور سب سے [illegible] ہے ۔

[illegible]

صفحہ ۲۲ میں ہے :

خودی ہے اس طلسمِ رنگ و بُو کو توڑ سکتے ہیں
یہی توحید تھی جس کو نہ تو سمجھا ، نہ میں سمجھا

خودی سے مراد تعینِ ذات یا عرفانِ نفس ہے ۔ یہ ہر چیز کی اندرونی [illegible] اور اُس کی فطرت کا [illegible] ہے کہ وہ کیا ہے اور اپنے [illegible] خودی دنیا کے [illegible] میں موجود ہے اور کائنات کی [illegible] تغیرات اور حرکات اسی فطرت کے مظاہر ہیں ۔

[illegible] سے :

[illegible] آدم خلیفۃ اللہ کو [illegible] خلافت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

صفحہ ۲۲ ہی میں ہے :

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سورۂ قصّلت (آیت ۵۳) میں ہے :

[illegible]

[illegible]

کے اندر ہیں تک کہ اُن پر کھل جائے کہ بے شک وہ حق ہے۔

صفحہ ۲۳ میں ہے :

رقابت علم و عرفاں میں غلط بینی ہے مجھ
کہ وہ حلاج کی سولی کو سمجھتا ہے رقیب۔

وہ علم، وہ فلسفہ اور وہ عمل جو حرف سوچنا سکھائے اور عمل کے

لیے آمادہ نہ کرے ، اقبال کے نزدیک بے کار ہے ۔ اثبات وجدان اور عرفان ہی سرفروشی سکھاتا ہے ۔

سورۃ الانبیاء (آیات ۶۸ - ۷۰) میں ہے :

قالوا حرقوہ و انصروا آلہتکم ان کنتم فاعلین ○ قلنا یٰنار کونی بردًا و سلٰمًا علی ابراہیم ○ و ارادوا بہ کیدًا فجعلنٰہم الاخسرین ○

[(کفار) بولے اس (ابراہیمؑ) کو جلا دو اور مدد کرو اپنے معبودوں کی ، اگر کچھ کرنے ہو ۔ ہم نے کہا ، اے آگ ٹھنڈک ہو جا اور آرام ہو جا ابراہیمؑ پر ۔ اور وہ (کفار) چاہے تھے اس کو برا ، پھر انہی کو ہم نے خسارے میں ڈالا ۔]

صفحہ ۲۳ ہی میں ہے :

خدا کے پاک بندوں کو حکومت میں ، غلامی میں
یزہ کوئی اگر محفوظ رکھتی ہے تو استغنا!

سورۂ ابراہیم (آیت ۸) میں ہے :

و قال موسٰی ان تکفروا انتم و من فی الارض جمیعًا فان اللہ لغنیٌّ حمیدٌ ○

[اور موسیٰ نے کہا کہ اگر تم اور وہ سب جتنے ہیں سب کافر ہو جاؤ ، تو بے شک اللہ بے پروا ، سب خوبیوں والا ہے ۔]

اللہ کا نائب بھی اسی طرح بے پروا ہوتا ہے ۔

مسلمان ہے کہ سب سے رشتہ توڑ کر صرف اللہ سے رشتہ جوڑا جائے ۔ صرف اُس پر بھروسہ رکھا جائے ۔

سورۃ المائدہ (آیت ۲۳) میں ہے :

قال رجلٰن من الذین یخافون انعم اللہ علیہما ادخلوا علیہم الباب فاذا دخلتموہ فانکم غٰلبون و علی اللہ فتوکلوا ان کنتم مؤمنین ○

[بولے دو شخص جو ڈرتے تھے (اللہ سے) جن پر اللہ نے فضل کیا ، داخل ہو جاؤ ان پر دروازہ میں ، پھر جب تم داخل ہو گئے تو تم ہی غالب ہو گے ۔ اور اللہ پر بھروسہ کرو اگر تم ایمان رکھتے ہو ۔

صفحہ ۲۳ ہی میں ہے :

جت دیکھے ہیں میں نے مشرق و مغرب کے میخانے
جہاں سائی نہیں پیدا ، وہاں بے ذوق ہے صہبا !

مشرق میں دین تو ہے لیکن دین سے محبت پیدا کرنے والے مخلص لوگ نہیں ہیں اور مغرب میں جو دین ہے اس میں کوئی کشش نہیں ہے۔

سورۃ الانعام (آیت ۱۶۲) میں دین سے صحیح محبت کرنے والوں کی زندگی کا ذکر اس طرح آتا ہے :

قل ان صلاتی و نسکی و محیای و مماتی للہ رب العٰلمین ۰

[آپ فرما دیں کہ بے شک میری نماز ، میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لیے ہے جو سب جہانوں کا رب ہے۔

صفحہ ۲۴ میں ہے :

لبالبِ شیشۂ تہذیبِ حاضر ہے مے لا سے
مگر ساقی کے ہاتھوں میں نہیں پیمانۂ الا

تہذیبِ حاضر اللہ کی منکر ہے۔ صرف لا ہی کہتی ہے ، اس لیے تباہی کی طرف جا رہی ہے۔

سورۂ طٰہٰ (آیت ۱۲۴) میں ہے :

و من اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا و نحشرہ یوم القیٰمۃ اعمیٰ ۰

اور جس نے میرے ذکر سے منہ پھیرا تو بے شک اس کے لیے تنگ زندگی ہے اور ہم اسے قیامت کے دن اندھا اٹھائیں گے۔

اسی صفحے میں ہے :

غلامی کیا ہے ؟ ذوقِ حسن و زیبائی سے محرومی
جسے زیبا کہیں آزاد بندے ، ہے وہی زیبا !

سورۃ [illegible] آیت ۹۰) میں ایسے گمراہ لوگوں کے متعلق ہے :

[illegible]

[illegible] الغٰفلون ۝

[illegible] سمجھ سکتے ہیں جن کے [illegible] ہیں ، وہ آنکھیں جن سے دیکھیے [illegible] ہیں ، وہ کان جن سے سنے جاتے ہیں ۔ وہ لوگ جن کے [illegible] ان سے [illegible] کر جاتے ہیں ۔ یہی غفلت میں پڑے ہیں ۔ یہی صحیح راہ نہیں سمجھ سکتے ہیں ، دیکھ سکتے ہیں اور سن سکتے ہیں) ۔

صفحہ ۳۰۰ ہی میں ہے :

وہی ہے صاحبِ امروز جس نے اپنی ہمت سے
زمانے کے سمندر سے نکالا گوہرِ فردا

سورۃ الحشر (آیت ۱۸) میں ہے :

و لتنظر نفس ما قدمت لغد ط

[illegible] کہ [illegible] نے کل کے لیے کیا [illegible] ہے ۔

[illegible] :

[illegible]

سورہ الاعراف (آیت ۱۰۸) اور سورۃ الشعراء (آیت ۳۳) میں ہے :

[illegible] بیضاء للنٰظرین ۝

[اور (موسیٰ علیہ السلام نے) اپنا ہاتھ گریبان میں ڈال کر نکالا [illegible] دیکھنے والوں کے سامنے جگمگانے لگا (فرعونیت حیرت میں [illegible]

صفحہ ۲۵ ہی میں ہے :

محبت خویشتن بینی ، محبت خویشتن داری
محبت آستانِ قیصر و کسریٰ سے بے پروا

سورۂ مریم (آیت ۹۶) میں ہے :

[illegible] وداً ۝

— تک جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کیے عنقریب [illegible] کے لیے رحمٰن محبت کر دے گا۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی ارشاد ہے :

بعثت لا تمم مکارم الاخلاق ۝

میں مکارم اخلاق کی تکمیل کے لیے مبعوث ہوا ہوں ۔

دین ہی صحیح محبت پیدا کرتا ہے جس سے سب کے حقوق ادا ہو سکتے ہیں ۔

اسی صفحے میں ہے :

وہ دانائے سبل ختم الرسل مولائے کل جس نے
غبارِ راہ کو بخشا فروغِ وادیٔ سینا
نگاہِ عشق و مستی میں وہی اوّل ، وہی آخر
وہی قرآں ، وہی فرقاں ، وہی یٰسیں ، وہی طٰہٰ

(۱) سورۃ النحل (آیت ۹) میں ہے :

و علی اللہ قصد السبیل ۝ اور سیدھی راہ ٹیک اللہ تک ہے ۔

سورۃ الفاتحہ (آیت ۵) میں ہے :

اھدنا الصراط المستقیم ۝ [ہم کو سیدھی راہ چلا ۔

تیک [illegible] مستقیم راہ ۔ قائم کرنے والے حضور [illegible] ہی ہیں ۔

سورۂ یٰسٓ (آیت ۳ - ۴) میں ہے :

انك لمن المرسلين ٥ على صراطٍ مستقيم ٥

[بے شک آپ رسولوں میں سے ہیں سیدھی راہ پر۔]

(۲) سورۃ الاحزاب (آیت ۴۰) میں ہے :

ما كان محمد ابا احدٍ من رجالكم و لكن رسول الله و خاتم النبيين ط و كان الله بكل شيءٍ عليماً ٥

[محمدؐ تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہیں بلکہ اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے۔ اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔]

(۳) حضور اور صلی اللہ علیہ وسلم کی تکریم کے لیے کہ وہ کتاب[۲] میں اعمال و اقوال ہیں اللہ پاک اور اس کے فرشتے ہر وقت اُن پر درود و سلام بھیجتے ہیں۔ مسلمانوں پر بھی درود بھیجتے ہیں (سورۃ الاحزاب، آیت ۴۳)۔

سورۃ الاحزاب (آیت ۵۶) میں ہے :

ان الله و ملئكته يصلون على النبي ط

[بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں غیب کے بتانے والے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر۔]

(۴) سورۃ التین (آیات ۱ - ۵) میں ہے :

و التين و الزيتون ٥ و طور سنين ٥ و هذا البلد الامين ٥
لقد خلقنا الانسان في احسن تقويم ٥ ثم رددنه اسفل سفلين ٥

[تین کی قسم اور زیتون اور طورِ سینا اور اس امان والے شہر کی قسم، بے شک ہم نے انسان کو بنایا خوب سے خوب اندازے پر۔ پھر پھینک دیا اُس کو نیچوں سے نیچے۔]

۲۔ الوحیدی کے نسخۂ ہمدرد میں ہے :

ہم سے مکونیے و انبیے و الفرشتن من عرب و ابن محمد

ان آیات میں اللہ پاک نے انجیر اور زیتون کو انسان کی جسمانی صحت کو برقرار رکھنے کے لیے مذکور فرمایا ہے اور اس کی روحانی صحت کے لیے کوہ سینا کی مثال ہم کلامی اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی کو ایک نمونہ کے طور پیش فرمایا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام کی طرح اللہ پاک کو اس طرح یاد کرنے کی کوشش ہم کلامی ہی کا ایک ذریعہ ہے اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح ہر قسم کی مشکل کا جرأت اور ہمت سے اور رضائے الٰہی سمجھ کر برداشت کرنا انسانی کمال کے لیے سب سے بڑا اسوۂ حسنہ ہے۔ اگر ان چیزوں کو انسان اختیار کرے تو وہ اعلیٰ مقام پر پہنچ جاتا ہے اور اس دنیا میں ہی جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔

(۲) حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ کے بندے کے لیے سب سے زیادہ تکلیف اٹھائیں۔

سورۂ ھود (آیت ۱۱۲) میں ارشاد ہے:

فاستقم کما امرت ○

[(اے حبیبؐ) قائم رہو جیسا تمہیں حکم ہے۔]

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا ہے:

شیبتنی سورۃ ھود ○

سورۂ ھود نے مجھے بوڑھا کر دیا (یعنی سورۂ ھود میں جو حکم آتا ہے اس کی تعمیل نے مجھے بوڑھا بنا دیا)۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible] کے [illegible] حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اے [illegible] کو [illegible] حکم میں ایک حرف بھی کم و بیش نہ کرو [illegible] میری جان بھی جاتی رہے۔"

حضور نور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے دین کی تبلیغ میں جس شوق و محبت سے سرگرم رہے ہیں اس کی مثال اولین میں (آخرین میں سے کیا) نظر نہیں آتی۔

(۲) حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر قول وحی ہے۔ سورۃ النجم (آیات ۳ - ۴) میں ہے:

وما ینطق عن الھوی ○ ان ھو الا وحیٌ یوحیٰ ○

اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے۔ وہ تو نہیں ہے مگر وحی جو اُن پر کی جاتی ہے (یعنی حضور کا ہر قول وحی کا حکم رکھتا ہے)۔]

(۳) حضور نور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر قول (اور ہر کی دلیل ہے اپنی ہی اور ہر کے برعکس فیصلہ ہے۔

سورۃ الفرقان کی پہلی آیت ہے:

تبٰرک الذی نزل الفرقان علیٰ عبدہ لیکون للعٰلمین نذیرا

[بڑی برکت والا ہے وہ کہ جس نے اتارا قرآن اپنے بندہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر جو سارے جہانوں کو ڈر سنائے۔]

(۱) اس حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

(۲) 'طٰہٰ' بھی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

صفحہ ۲ میں ہے:

اے طائفِ درویشاں! وہ سرِ خدا کیا
ہو جس کے گریباں میں ہنگامۂ رستاخیز!
جو ذکر کی گرمی سے شعلے کی طرح روشن
جو فکر کی سرعت میں بجلی سے زیادہ تیز!

بال ایسے درویشوں کو پسند کرتے ہیں جو لوگوں کو عمل کے لیے آمادہ کر دیں اور اُن کا تزکیہ اس طرح ہو کہ لوگوں کے باطنی اوصاف

[illegible] - سورۂ آلِ عمران (آیت ۱۶۴) میں اور اسی سے ملتی جلتی آیت (جمعہ ۲ میں) حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی چار منصبوں کے اس طرح بیان فرمائی ہیں :

[illegible]
[illegible]
لفی ضلٰلٍ مبینٍ ۝

[illegible]
[illegible]
[illegible]
میں تھے۔]

[illegible]
[illegible]
دونوں کی تکمیل فرماتا ہے۔

[illegible]
[illegible]

صفحہ ۲۶ ہی میں ہے :

کرتی ہے ملوکیت آثار جنوں پیدا
اللہ کے لشکر میں تیمور سا چنگیز

سورۃ النمل (آیت ۳۴) میں ملکۂ سبا کی زبانی فرمایا گیا ہے :

[illegible]
و کذٰلک یفعلون ۝

[illegible]
[illegible]

صفحہ ۲۷ میں ہے :

ستارہ کیا مری تقدیر کی [illegible]
وہ خود فراخیٔ افلاک میں ہے خوار و زبوں

جو خود محکوم ہو وہ مجھ پر کیا اثر انداز ہوگا اور میری تقدیر کے
وہ کیا بنائے گا یا بگاڑے گا ؟

سورۃ الاعراف (آیت ۵۴) میں ہے :

والشمس والقمر والنجوم مسخرات بامرہ الا لہ الخلق والامر ط
اور سورج اور چاند اور ستارے اُس کے حکم کے دبے ہوئے ہیں ۔
اور یاد رکھو ، اسی کے ہاتھ ہے پیدا کرنا اور حکم دینا ۔

صفحہ ۷ ہی میں ہے :

حیات کیا ہے ؟ خیال و نظر کی مجذوبی !
خودی کی موت ہے اندیشہ ہائے گونا گوں !

جب انسان مختلف وہمی تصورات کا شکار ہو جاتا ہے تو وہ صحیح
فیصلہ نہیں کر سکتا ، گویا اُس کی خودی مر جاتی ہے ، لیکن جب خیال اور نظر
کو وہ یقین کے ساتھ کر لیتا ہے تو پھر وہ صحیح زندگی حاصل کر سکتا ہے ۔

صفحہ مذکور آیت ۱۰۳ میں شکریں کے متعلق فرمایا ہے کہ :

وما لھم بذلک من علم ان ھم الا یظنون ۝

اور انھیں اس (بات کا) علم نہیں ، وہ تو نرے گمان دوڑاتے
ہیں اور اندازے لگاتے ہیں اور جھوٹ بولتے رہتے ہیں ۔

سورۃ الانعام (آیات ۱۱۶ - ۱۴۸) ، سورۂ یونس (آیت ۶۶) وغیرہ
میں بھی کل کے دیے ہوئے دلائل کا ذکر ہے ۔ لوگوں کا یہ
حال ہے کہ وہ یقین سے محروم ہیں اور جب یقین سے محروم ہیں تو پھر گویا اپنے
دماغوں سے کسی کام کی چیز کو فہم نہیں کر سکتے ۔

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا ، لوح و قلم تیرے ہیں

صفحہ ۱۰۳ میں ہے :

سرِ پاک و فکرِ بلند و مستیٔ شوق
نہ مال و دولتِ قارون ، نہ فکرِ افلاطون !

یک مردِ مومن نہ دولت کی ہوس رکھتا ہے اور نہ افلاطون جیسی کتاب کی خواہش رکھتا ہے بلکہ وہ اللہ پر یقین رکھ کر پاک ضمیر، بند نگاہ اور جذب و مستی حاصل کرتا ہے۔

(۱) پاک ضمیر کے لیے ارشاد ہے:

قد افلح من زکّٰیھا (سورۃ الشمس، آیت ۹)۔

"یک مراد کو پہنچا جس نے اُسے (نفس کو) ستھرا کیا۔"

(۲) بلند نگاہ کے لیے ارشاد آتا ہے:

[illegible] فروج ○ والارض مددنٰھا والقینا فیھا رواسی و انبتنا فیھا من کل زوج [illegible] و ذکرٰی لکل عبد منیب (سورۃ ق، آیات ۶ - ۸)۔

[illegible] اور زمین کو ہم نے بچھایا اور اس میں [illegible] اور زمین کو ہم نے [illegible] اُگائے [illegible] رجوع دینے والے کے لیے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible] (سورۃ الحجرات، [illegible])

[illegible]

ایمان والے تو وہی ہیں جو اللہ اور اُس کے رسولؐ پر ایمان لائے، پھر شک نہ کیا، اور اپنی جان اور مال سے اللہ [illegible] سچے ہیں۔]

صفحہ ۲۷ ہی میں ہے :

سبق ملا ہے یہ معراجِ مصطفیٰ ؐ سے مجھے
کہ عالمِ بشریت کی زد میں ہے گردوں !

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج انسانی رفعت اور فضیلت کے منتہیٰ کی سب سے بڑی دلیل ہے ۔

سورۃ النجم (آیت ۹) میں ہے :

فکان قاب قوسین او ادنیٰ ٥

پس اُس جلوے اور اس محبوب ؐ میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہ گیا، اس سے بھی کم (قرب اپنے کمال کو پہنچا اور نزدیکی اپنی غایت کو پہنچی) ۔]

صفحہ ۲۸ میں ہے :

علاجِ آتشِ رومی ؒ کے سوز میں ہے ترا
تری خرد پہ ہے غالب فرنگیوں کا فسوں !

فرنگیوں نے احساسِ کمتری پیدا کر کے غلام بنا رکھے ہیں ۔ رومی ؒ اُن کے برعکس سخت کوشی اور محنت کی تعلیم دیتے ہیں ۔ وہ فرماتے ہیں :

ع کوشش بیہودہ بہ از خفتگی

قرآن پاک میں (سورۃ البلد آیت ۴) ہے :

لقد خلقنا الانسان فی کبد ٥

بے شک ہم نے انسان کو مشقت میں رہتا پیدا کیا ۔]

صفحہ ۲۸ ہی میں ہے :

عالمِ آب و خاک و باد ! سرِ عیاں ہے تو کہ میں ؟
وہ جو نظر سے ہے نہاں اُس کا جہاں ہے تو کہ میں ؟

سورۃ النحل (آیت ۳) میں ہے :

خلق السمٰوٰت والارض بالحق تعالیٰ عما یشرکون ○

[اُس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا بجا (طور پر) ۔ وہ اُن کے شرک سے برتر ہے ۔]

سورۃ الجاثیہ (آیت ۱۳) میں ہے :

و سخر لکم ما فی السمٰوٰت و ما فی الارض جمیعاً منہ ان فی ذٰلک لاٰیٰت لقوم یتفکرون ○

اور مسخر کیے تمہارے لیے جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں ہے سب اپنے حکم سے ۔ بے شک اس میں نشانیاں ہیں سوچنے والوں کے لیے ۔

صفحہ ۲۹ میں ہے :

تو اپنی رہ گزر میں ہے ، قیدِ مقام سے گزر !
مصر و حجاز سے گزر ، پارس و شام سے گزر !

مسلم کسی مقام کا بن کر نہیں رہ جاتا ۔ اس کے یہاں مکان کا کوئی حیثیت نہیں رکھتا ۔ اُس کے لیے سورہ الحجرات (آیت ۱۳) میں ارشاد ہے :

ان اکرمکم عنداللہ اتقٰکم ○

[بے شک اللہ کے ہاں تم سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ متقی ہے ۔]

سورۃ الانعام (آیت ۹۸) بھی دیکھیں ۔

صفحہ ۲۹ ہی میں ہے :

جس کا عمل ہے بے غرض اس کی جزا کچھ اور ہے
حور و خیام سے گزر ، بادہ و جام سے گزر !

اللہ کے نیک بندے جنت کے لالچ سے اللہ کی عبادت نہیں کرتے ۔ محض اللہ کی رضا کے لیے اُس کی عبادت کرتے ہیں ۔

سورۃ الانعام (آیت ۱۶۳) میں ہے :

قل ان صلاتی و نسکی و محیای و مماتی للہ رب العلمین ٥

[آپ فرما دیں کہ بے شک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لیے ہے جو رب ہے سارے جہانوں کا۔]

اسی صفحے (۲۹) میں ہے :

گرچہ ہے دلکشا بہت حسنِ فرنگ کی بہار
طائرکِ بلند بال دانہ و دام سے گزر !

سورۃ العنکبوت (آیت ۳۸) میں ہے :

و زین لہم الشیطٰن اعمالہم فصدھم عن السبیل ٥

[اور شیطان نے اُن کے اعمال اُن کی نگاہ میں بھلے کر دکھائے اور اُنہیں صحیح راہ سے روک دیا۔]

[illegible] مشمول سورۃ الانفال (آیت ۶۳) اور سورۃ النحل [illegible] میں بھی آیا ہے۔

"[illegible]" میں شراب، جُوا، بت پرستی، مکروہ [illegible] خاص ہیں۔

سورۃ المائدہ (آیت ۹۰) میں ہے :

[illegible]

[illegible] بے شک شراب اور جُوا اور بُت (یا عبادت کے [illegible] چیزیں) اور فال، شیطان کے عمل کی ناپاکی ہے۔ پس [illegible] تاکہ فلاح پاؤ۔]

[illegible] ہے :

[illegible]

سورۃ البقرہ (آیت ۶۰) میں ہے :

و اذ استسقیٰ موسیٰ لقومہٖ فقلنا اضرب بعصاک الحجر ط

[اور جب موسیٰؑ نے اپنی قوم کے لیے پانی مانگا تو ہم نے فرمایا اس پتھر پر اپنا عصا مارو۔]

موسیٰ علیہ السلام کے طریقے پر ہم کو بھی بالواسطہ مشکلات کا نت کر مقابلہ کرنا سکھایا گیا ہے۔ صفحہ ۲۸ کی سورہ النحل (آیت ۱۰ اور سورۃ الجاثیہ (آیت ۳) کی آیتیں بھی دیکھیں۔

صفحہ ۳۰ میں ہے :

نالۂ گرم کہ شیروں کے جگر سے بیتاب
نہ آہِ سرد کہ ہے گوسفندی و میشی!

محنت کوشی و زہد مسلمان کا نت کر مقابلہ کرنا بھی کمیابی کا سبب ہے۔ کہ دنیا اور عقبیٰ دونوں اس ایک مسلمان کا شیوہ نہیں۔

موسیٰ علیہ السلام کا طرز عمل جس سے ملتے جلتے سفر کے بیان میں آچکا ہے۔ پھر اُن کا طرز محنت کوشی سورۃ الکہف (آیت ۶۰) میں ہمارے لیے ایک نمونہ ہے :

لا ابرح حتّٰی ابلغ مجمع البحرین او امضی حقباً ○

[میں باز نہ رہوں گا جب تک کہ وہاں نہ پہنچوں جہاں دو سمندر ملتے ہیں یا برسوں چلا جاؤں (مسافت سے جی نہ چرا جاؤں)۔]

صفحہ ۳۰ ہی میں ہے :

طبیبِ عشق نے دیکھا مجھے تو فرمایا
ترا مرض ہے فقط آرزو کی بے تابی!

یہ شوق جو اس کی ہمت کو [illegible]

[illegible] کہ [illegible] سورۃ النمل (آیت ۶۱) میں ہے :

وھوالذی خلق لکم ما فی الارض جمیعاً ○

[وہی ہے جس نے پیدا کیے ہیں تمہارے لیے جو کچھ [illegible] ہے

سب کا سب۔]

اسی صفحے (۳۰) میں ہے:

وہ شے کچھ اور ہے کہتے ہیں جان۔ پاک جسے
یہ رنگ و نم، یہ لہو، آب و نان کی ہے پیشی!

روٹی اور پانی سے جو پتلا بنا ہے وہ انسان کا نہیں جب تک کی
اس میں آرزو اور امنگ نہ ہو۔ اس سے پہلے والی آیت دیکھیں۔

صفحہ ۳۱ میں ہے:

اپنے من میں ڈوب کر پا جا سراغِ زندگی
تو اگر میرا نہیں بنتا نہ بن، اپنا تو بن

سورۃ فاطر (آیت ۱۰۵) میں ہے (جس کا ذکر پہلے بھی آ چکا ہے):

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ لَا یَضُرُّکُمْ مَنْ ضَلَّ
اِذَا اھْتَدَیْتُمْ اِلَی اللّٰہِ مَرْجِعُکُمْ جَمِیْعًا فَیُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

اے ایمان والو، تم پر فرض ہے خودی کی محافظت۔ اگر تم ہدایت
پر ہو تو کسی بھی گمراہ سے تمہیں کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتا۔ تم
سبھوں کو اللہ ہی کے پاس جانا ہے اور وہ تمہیں تمہارے اعمال پر مطلع
کر دے گا۔

اسی صفحے میں ہے:

من کی دنیا من کی دنیا سوز و مستی جذب و شوق
من کی دنیا من کی دنیا صبح و شام سجدہ و قیام

سورۃ النحل (آیت ۱۰۶) میں ہے:

وَقَلْبُہٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِیْمَانِ ۝

اور اس میں ایمان کے ساتھ ہی اطمینان حاصل کرتا ہے۔
جس کی وجہ اعمال کے بُرے نتائج دل ہی میں پیدا ہوتا ہے۔
صفحہ ۳۰ کی آیتیں بھی دیکھیں۔

سورۃ الرعد (آیت ۱۱) میں بھی عمل کی ترغیب ہے کہ :

ـــ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتّٰی یغیروا ما بانفسہم ہ

بے شک اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک کہ وہ خود اپنی حالت نہ بدلے ۔]

صفحہ ۳۱ ہی میں ہے :

پانی پانی کر گئی مجھ کو قلندر کی یہ بات
تو جھکا جب غیر کے آگے نہ من تیرا ، نہ تن !

جب میرا اللہ کے آگے انسان (جو مسجودِ ملائک ہے) جھک جاتا ہے تو اس کے ساتھ وہ ایسا کچھ بھی کر دیتا ہے ۔ میرا من اور تن دونوں کی ہے ۔

میرا یہ [illegible]

ـــ ما یسر بہ فلان خیر ما انسدت علیہ فتحت الجنۃ او ایہ لہ ایۃ فی مکانہ یحبق ؛

اور جو اللہ کے ساتھ شرک کرے وہ گویا آسمان سے گرنے والے اس آدمی کے مانند ہے جسے اُچک لے جائے یا ہوا اسے کسی دور جگہ پھینکتی ہے ۔

اسی صفحے میں ہے :

مسلماں کے لہو میں ہے سلیقہ دل نوازی کا
مروت حسنِ عالمگیر ہے مردانِ غازی کا

سورۃ آل عمران (آیت ۱۰۳) میں ہے :

ـــ فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا ہ

[پس اس نے تمہارے دلوں میں اُلفت ڈال دی ، اس کے فضل سے تم آپس میں بھائی بھائی بن گئے ۔]

سورۃ الفتح (آخری آیت) میں ہے :

رحماء بینھم ○

[آپس میں ایک دوسرے سے محبت اور مہربانی کرنے والے ۔]

صفحہ ۳۲ میں ہے :

شکایت ہے مجھے یا رب ! خداوندانِ مکتب سے
سبق شاہیں بچوں کو دے رہے ہیں خاک بازی کا !

ارباب تعلم نے مسلمانوں کو پیٹ کے لیے تعلیم حاصل کرنے کا سبق دیا ہے حالانکہ مسلمان صرف ایسی تعلیم کے لیے پیدا نہیں کیا گیا ۔

سورۃ البقرہ (آیت ۳۱) میں ہے :

و علم آدم الاسماء کلھا ○

[اور اللہ نے آدمؑ کو تمام (اشیا) کے نام سکھائے (یعنی اشیا کے حقائق کی تعلیم دی) ۔]

اور سورۂ بنی اسرائیل (آیت ۷۰) میں ہے :

و لقد کرمنا بنی آدم ○

[اور بے شک ہم نے اولادِ آدم کو بزرگی دی ۔]

اس بزرگی اور فضیلت (خلیفۃ اللہ) کی حیثیت سے اُس کے عمل ہونے چاہییں ۔

صفحہ ۳۲ ہی میں ہے :

قلندر جز دو حرفِ لا الٰہ کچھ بھی نہیں رکھتا
فقیہِ شہر قارون ہے لغت ہائے حجازی کا !

ارباب تعلم جو صرف علم کی تلاش کرتے ہیں وہ ایسے قلندر کے [illegible]

سورۃ الزمر (آیت ۳۶) میں ارشاد ہے :

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ ○

[کیا اللہ اپنے بندے کے لیے کافی نہیں ہے ؟

صفحہ ۳۲ ہی میں ہے :

حدیثِ بادہ و مینا و جام آتی نہیں مجھ کو
نہ کر خارا شگافوں سے تقاضا شیشہ سازی کا !

مسلمان مشکلات کا مقابلہ کرنے کے لیے پیدا کیا گیا ہے ۔

سورۃ البلد (آیت ۴) میں ہے :

لقد خلقنا الانسان فی کبدٍ ○

[بے شک ہم نے آدمی کو مشقت میں رہتا پیدا کیا ۔

اسی صفحے میں ہے :

عشق سے پیدا نوائے زندگی میں زیر و بم
عشق سے مٹی کی تصویروں میں سوزِ دمبدم

سورۃ الحج (آیت ۳۲) میں ہے :

ذٰلک ومن یعظم شعائر اللہ فانہا من تقوی القلوب ○

اور جو شخص شعائر الٰہی کا احترام کرتا ہے تو یہ اس کے دل کے تقویٰ کا نتیجہ ہے ۔

تقویٰ دراصل ضمیر کے اُس احساس کا نام ہے جس کی بنا پر انسان میں خدا کے حکم کے مطابق عمل کرنے کی شدید رغبت اور اس کی خلاف ورزی سے شدید اجتناب پیدا ہوتا ہے ۔ گویا تقویٰ جذبۂ عمل کی بنیاد میں ایک ایجابی صفت ہے جو پہلے دل سے تعلق رکھتی ہے ۔ [illegible] اور اس کی خلاف ورزی سے روکنے پر آمادہ کرتی ہے ۔

صفحہ ۳۲ میں ہے :

اپنے رازق کو نہ پہچانے تو محتاج ملوک
اور پہچانے تو ہیں تیرے گدا دارا و جم !

صفحہ ۳۰ میں سورۃ الحج کی آیت ۳۰ کا ذکر آ چکا ہے۔

صفحہ ۳۳ ہی میں ہے :

دل کی آزادی شہنشاہی ، شکم سامانِ موت
فیصلہ تیرا ترے ہاتھوں میں ہے دل یا شکم ؟

صفحہ ۳۳ میں دوسروں کی غلامی اختیار کرنا کس قدر مذموم ہے۔ دل کی آزادی کا ذکر ہے۔

سورۃ الرعد (آیت ۲۸) میں ہے :

الا بذکر اللہ تطمئن القلوب ۝

سن لو ، اللہ کی یاد ہی میں دلوں کا چین ہے۔

یہی دل کا اطمینان اور چین ، دل کی آزادی ہے۔

اسی صفحے میں ہے :

دل سوز سے خالی ہے ، نگہ پاک نہیں ہے
پھر اس میں عجب کیا کہ تو بے باک نہیں ہے

صفحہ ۳۳ میں سورۃ الحج کی آیت ۳۳ کا ذکر آ چکا ہے۔ جو شخص ایسا دل نہیں رکھتا وہ نڈر نہیں ہو سکتا۔ بے خوف دل اُس کا ہوتا ہے جو صرف اللہ سے خوف کھاتا ہے۔

سورۃ الاحزاب آیت ۳۹ میں ہے :

الذین یبلغون رسٰلٰت اللہ و یخشونہ ولا یخشون احداً الا اللہ ط

(جو اللہ کا پیغام پہنچاتے ہیں) اُس سے ڈرتے اور اللہ کے سوا کسی کا خوف نہیں کرتے۔

صفحہ ۳۲ ہی میں ہے :

ہے ذوقِ تجلی بھی اسی خاک میں پنہاں
غافل! تو نرا صاحبِ ادراک نہیں ہے!

انسان محض عقل نہیں رکھتا بلکہ اللہ سے ہم کلام اور اُس کے دیدار سے بھی مشرف ہو سکتا ہے۔ صفحہ ۲۵ میں سورۃ النجم کی تفسیر دیکھیں۔

اسی صفحے میں ہے :

وہ آنکھ کہ ہے سرمۂ افرنگ سے روشن
پُرکار و سخن ساز ہے! نم ناک نہیں ہے!

صفحہ ۱۰۰ میں سورۃ عنکبوت پ ۲۰ کی تفسیر دیکھیں۔

صفحہ ۱۰۳ میں ہے :

عالم ہے فقط مومنِ جاں باز کی میراث
مومن نہیں جو صاحبِ لولاک نہیں ہے!

ایک حدیث قدسی ہے کہ لولاک لما خلقت الافلاک (اگر تجھے نہ پیدا کرتا تو آسمان نہ بناتا) اسی کی طرف اشارہ ہے۔

سورۃ الانبیاء (آیت ۱۰۵) میں ہے :

ان الارض یرثہا عبادی الصّٰلحون ۝

[کہ زمین کے وارث میرے صالح بندے ہوں گے۔

سورۃ الاحزاب (آیت ۲۷) میں ہے :

وانورثکم ارضہم ودیارہم واموالہم وارضا لم تطؤھا وکان اللہ علی کل شیء قدیرا ۝

[اور ہم نے تمہارے ہاتھ لگائے ان (کافروں) کی زمین اور ان کے مکان اور ان کے مال اور وہ زمین جس پر تم نے ابھی قدم نہیں رکھا ہے۔ اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔]

اور سورۃ النور (آیت ۵۵) میں ہے :

وعد اللہ الذین آمنوا منکم و عملوا الصّٰلحٰت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ص

[اللہ نے وعدہ دیا اُن کو جو تم میں سے ایمان لائے اور عمل صالح کیے کہ ضرور اُنہیں زمین میں خلافت دے گا جیسی اُن سے پہلے لوگوں کو دی۔]

صفحہ ۳۴ ہی میں ہے :

ہزار خوف ہو، لیکن زباں ہو دل کی رفیق
یہی رہا ہے ازل سے قلندروں کا طریق!

قول و فعل میں یکسانیت ایک مسلمان کا شیوہ ہے۔

سورۃ الصّف (آیت ۳) میں ہے :

کبر مقتاً عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون ○

کس قدر ناپسند ہے اللہ کو یہ بات کہ وہ کہو جو نہ کرو۔

اسی صفحے میں ہے :

علاج ضعف یقیں اُن سے ہو نہیں سکتا
غریب اگرچہ ہیں رازی کے نکتہ ہائے دقیق

امام رازیؒ کی عظمت سے سبھی معترف ہیں لیکن یقین کی محکمی ہی انسان کو صحیح منزل تک پہنچا سکتی ہے۔[۳]

۳۔ امام فخر الدین رازیؒ کے متعلق ایک قصہ مشہور ہے کہ جس وقت سلطان اُن کو دربار سے رخصت کرنے جا رہا تھا اور اُن کے سکھ دلا رہا تھا۔ اسی میں اُن کے شیخ، نجم الدین کبریٰؒ کی [illegible] کہ سلطان سے کہ دو کہ میرا ایمان تو صرف اتنا ہی ہے جتنا کہ میرے شہر کی بوڑھی عورتوں کا ہوتا ہے (یعنی بغیر کسی کے اُن کا یقین کامل ہوتا ہے) لیکن اس قصے کی صحت کے لیے کوئی سند نہیں ہے۔

سورۃ القصص (آیت ۶۷) میں ہے :

فاما من تاب و آمن و عمل صالحاً فعسیٰ ان یکون من المفلحین ٥

[پس وہ جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھے کام کیے امید ہے کہ وہ فلاح یاب لوگوں میں سے ہو۔]

یہی ایمانِ کامل اور یقینِ کامل تباہ فلاح اور کامیابی کا راز ہے۔

صفحہ ۵۳ میں ہے :

اگر ہو عشق، تو ہے کفر بھی مسلماں
نہ ہو، تو مردِ مسلماں بھی کافر و زندیق!

صفحہ ۳۴ میں [illegible] کی [illegible] کی تیسری [illegible]
ہے۔ اگر "عشق [illegible]" ہی [illegible] مسلمانی سے کام ہے۔

صفحہ ۳۵ ہی میں ہے :

کافر ہے مسلماں، تو نہ شاہی، نہ فقیری
مومن ہے تو کرتا ہے فقیری میں بھی شاہی!

سورۃ الحجرات (آیت ۱۴) میں ہے :

قالت الاعراب [illegible] ولما یدخل الایمان فی قلوبکم و ان تطیعوا اللہ و رسولہ لا یلتکم من اعمالکم شیئاً ط ان اللہ غفورٌ رحیم ٥

کہا اعرابیوں نے ہم ایمان لائے۔ تم کہہ دو تم ایمان نہیں لائے بلکہ یوں کہو کہ ہم مطیع ہوئے۔ اور ابھی ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی [illegible] کرو گے تو اللہ تمہارے اعمال میں سے کسی چیز کا نقصان نہیں کرے گا۔ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔]

مومن ہو تو اس کا عمل صحیح ہوگا اور [illegible] میں شانِ استغنا پیدا ہوتی ہے۔

صفحہ ۳۵ میں ہے :

کافر ہے تو شمشیر پہ کرتا ہے بھروسا
مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی!

سورۃ الحجرات کی اوپر والی آیت کے بعد ہی یہ آیت (۱۵) ہے :

انما المؤمنون الذین آمنوا باللہ و رسولہ ثم لم یرتابوا و جاھدوا بموالھم وانفسھم فی سبیل اللہ ط اولئک ھم الصدقون ۱

[ایمان والے تو وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لائے۔ پھر شک نہ کیا اور اپنی جان و مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا۔ وہی سچے ہیں۔]

ایمان والوں کا ایمان ہی کفروں کو مرعوب کر دیتا ہے۔ اسے تو علیحدہ چیز ہے۔

سورۂ آل عمران (آیت ۱۵۱) میں ہے :

سنلقی فی قلوب الذین کفروا الرعب بما اشرکوا باللہ ما لم ینزل بہ سلطٰنا ج و ماوٰھم النار ط و بئس مثوی الظٰلمین ۵

[کوئی دم جاتا ہے کہ ہم کافروں کے دلوں میں رعب ڈال دیتے ہیں کہ انہوں نے اللہ کا شریک ٹھہرایا جس پر اس نے کوئی سند نہ اتاری اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور کیا ہی برا ٹھکانا ظالموں کا ہے۔]

یعنی مسلمانوں کے دلوں پر جو رعب ہے وہ بزدلی سمجھ رکھنے سے نہیں ہوتی بلکہ ایمان حاصل کرنے سے ختم ہوتی ہے۔

صفحہ ۳۶ میں ہے :

یہ حوریانِ فرنگی، دل و نظر کا حجاب
بہشتِ مغربیاں جلوہ ہائے پا بہ رکاب!

صفحہ ۲۹ کی آیات (العنکبوت، ۳۸، النحل، ۲۳، المائدہ، ۹۰) دیکھیے۔

صفحہ ۳۶ ہی میں ہے :

وہ سجدہ ، روحِ زمین جس سے کانپ جاتی تھی
اُسی کو آج ترستے ہیں منبر و محراب!

سورۃ النساء (آیت ۳۶) میں ہے :

واعبدو اللہ ولا تشرکو بہٖ شیئاً ٥

اور اللہ کی بندگی کرو اور اُس کا شریک نہ ٹھہراؤ (اللہ جاندار کو نہ بے جان کو ، نہ اُس کی زندگی میں اور نہ اُس کی غیاب میں) ۔]

در اصل ایسا سجدہ کرنے والے ہی نہ رہے ورنہ اُن کے سامنے غیراللہ کی طاقتیں ڈھ جاتیں ۔ یہ سجدہ ایک چیلنج ہے تمام غیراللہ کے ۔ ایک اعلان ہے حق کا کہ وہ اب صرف اللہ کے آگے جھکے گا اور کسی کی نہیں کرے گا ۔

صفحہ ۳۷ میں ہے :

دلِ بیدار فاروقی ، دلِ بیدار کراری
مسِ آدم کے حق میں کیمیا ہے دل کی بیداری

"تقوی القلوب" کا ذکر صفحہ ۳۲ میں آ چکا ہے ۔ [سورۃ الحج ۳۲) میں بھی قلب سے متعلق ارشاد ہے :

ان فی ذٰلک لذکریٰ لمن کان لہٗ قلبٌ او القی السمع وھو شہیدٌ ٥

بے شک اس میں نصیحت ہے اُس کے لیے جو دل سے کام لے اور متوجہ ہے ۔]

دل سے سمجھنے والا اور سوچ سے کام لینا ۔ صحیح معنوں میں اور اسی بیداری سے وہ بڑے بڑے کارنامے سرانجام دیے جا سکتے ہیں ۔

صفحہ ۳۷ ہی میں ہے :

خداوندا یہ تیرے سادہ دل بندے کدھر جائیں
کہ درویشی بھی عیاری ہے سلطانی بھی عیاری!

خلوص اور ایثار کا فقدان ہے اور ہر جگہ عیاری ہی عیاری ہے۔

سورۃ النساء (آیت ۱۴۶) میں ہے :

۔۔۔ الا الذین تابوا واصلحوا واعتصموا باللہ واخلصوا دینھم للہ فاولئک مع المؤمنین ۔۔۔ وسوف یؤت اللہ المؤمنین اجرا عظیما ۔

مگر جو لوگ توبہ کرلیں اور سدھر جائیں اور اللہ کی رسی مضبوط پکڑ لیں اور اپنے دین کو خالص اللہ کے لئے کر لیں تو یہ مسلمانوں کے ساتھ ہیں اور عنقریب اللہ مسلمانوں کو اجر عظیم دے گا۔]

۔۔۔ تو یہ اخلاص ہی کا نتیجہ ہو سکتی ہیں، ورنہ ریا اور ۔۔۔ جس کا ذکر اسی سورۃ میں مکرر اس سے پہلے ہی آ چکا ہے۔

صفحہ ۳۸ میں ہے :

مجھے تہذیب حاضر نے عطا کی ہے وہ آزادی
کہ ظاہر میں تو آزادی ہے، باطن میں گرفتاری!

سورۃ المجادلہ (آیت ۱۹) میں ہے :

استحوذ علیھم الشیطٰن فانسٰھم ذکر اللہ ۔

شیطان نے اُن پر قابو پا لیا ہے۔ پس اُس نے اُن کو اللہ کی یاد سے غافل کر دیا ہے۔

اسی لیے گرفتاری بھی آزادی معلوم ہوتی ہے۔

صفحہ ۳۹ ہی میں ہے :

۔۔۔ کی سوچ ۔۔۔ کا ۔۔۔ ہے
جو ساز ہے ۔۔۔ نہیں
۔۔۔ ہے ۔۔۔ بلکہ خود نمائی ہے۔

جب انسان اپنے نفس کو پہچان لیتا ہے اور خلیفۃ اللہ ہونے کا احساس اپنے دل میں کرنے لگتا ہے تو عظیم کارنامے انجام دیتا ہے۔ پھر اللہ سے نیز سے نازبیبی کرنے لگتا ہے جیسا کہ اقبال نے جگہ جگہ کہا ہے۔ مثلاً

سمندر سے ملے پیاسے کو شبنم بخیلی ہے یہ رزاقی نہیں ہے

سورۂ یونس (آیت ۱۴) میں ہے:

ثم جعلنکم خلٰئف فی الارض من بعدھم لننظر کیف تعملون ۔

پھر ہم نے تم کو ان کے بعد تمہیں زمین میں (بسا) جانشین بنایا تاکہ ہم دیکھیں تم کیسے کام کرتے ہو۔

سورۃ الذاریٰت (آیات ۲۰ - ۲۱) میں ہے:

وفی الارض ایٰت للموقنین ۔ وفی انفسکم ۔ افلا تبصرون ۔

اور زمین میں یقین کرنے والوں کے لئے (قدرت کی) نشانیاں ہیں۔ اور خود تمہارے (وجود) میں (بھی) کیا تم نہیں سوجھتا ہے؟

سورۃ ۳۸ ہی میں ہے:

لکل نفس لما زجر کی تلاش میں ہے۔

سکوں محال ہے قدرت کے کارخانے میں

۔۔ (۱) خود دار اور غیرت مند ہے کہ اور کے ہاتھ کا مارا ہوا نہیں کھاتا، (۲) ۔۔۔ (۳) آسمان ۔۔۔ (۴) خلوت پسند ہے، (۵) تیز نگاہ ہے۔

صفحہ ۳۹ میں ہے :

میرِ سپاہ نا سزا ، لشکریاں شکستہ صف
آہ! وہ تیرِ نیم کش ، جس کا نہ ہو کوئی ہدف

آج کل کے لیڈروں میں وہ صلاحیت نہیں ہے جو قوم کو منظم کر کے باطل کے سامنے کھڑا کر دے ، حالانکہ حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جماعت کو یک جا و دو قالب کر کے کفر و باطل کے خلاف صف مرصوص بنا دیا تھا ۔

سورۃ الفتح کی آخری آیت اس طرح شروع ہوتی ہے :

محمد رسول اللہ ط و الذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم

[محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں اور اُن کے ساتھ والے سخت ہیں کافروں پر اور نرم ہیں آپس میں ۔]

سورۃ الصف (آیت ۴) میں ہے :

ان اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفا کانھم بنیان مرصوص ○

بے شک اللہ دوست رکھتا ہے اُنہیں جو اُس کی راہ میں لڑتے ہیں صف باندھ کر ، گویا وہ عمارت ہے رانگا پلائی ۔]

صفحہ ۳۹ ہی میں ہے :

کھیل کے کیا بیاں کروں سرِّ مقامِ مرگ و عشق
عشق ہے مرگِ باشرف ، مرگ ، حیاتِ بے شرف!

[اس کی محبت میں مر جانا ہی زندگی ہے ۔ عشق اور تقویٰ القلوب کی [illegible] پیدا کرتا ہے ۔

سورۃ البقرہ کی مشہور آیت (۱۵۴) ہے :

ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ امواتٌ ط بل احیاءٌ و لکن لا تشعرون ○

"اور جو خدا کی راہ میں مارے جائیں اُنہیں مردہ نہ کہو ۔ بلکہ وہ زندہ ہیں ، ہاں تمہیں خبر نہیں ۔"

صفحہ ۳۹ ہی میں ہے :

صحبتِ پیرِ روم" سے مجھ پہ ہوا یہ راز فاش
لاکھ حکیم سر بجیب ، ایک کلیم سر بکف !

مولانائے روم" کے کلام کے مطالعے سے معلوم ہوا کہ لاکھوں فلاسفر جن تک سوچا سکتے ہیں ہیچ ہیں ایک سرفروش اور نڈر عاشق کے مقابلے میں جو عمل اور عشق سکھاتا ہے ۔

سورۃ المائدہ (آیت ۳۳) میں ہے :

ولا تتبعوآ اھوآء قوم قد ضلوا من قبل و اضلوا کثیرا وضلوا عن سوآء السبیل ○

(تم) اُن لوگوں کی پیروی (اُن کی خواہش کی پیروی) نہ کرو جو پہلے گمراہ ہو چکے اور بہتوں کو گمراہ کیا اور سیدھی راہ سے بہک گئے ۔

ایسے ہی لوگوں کے لیے سورہ الحج کی آیت ۴۶ میں ارشاد ہے کہ یہ دل رکھتے ہیں لیکن سمجھنے کی صلاحیت نہیں ۔

صفحہ ۴۰ میں ہے :

مثلِ کلیم ہو اگر معرکہ آزما کوئی
اب بھی درختِ طور سے آتی ہے بانگِ لاتخف

سورۃ 'طٰہٰ' (آیت ۶۸) میں ہے :

قلنا لاتخف انک انت الاعلیٰ ○

(ہم نے) کہا (اے موسیٰ) مت ڈر ۔ بے شک تو ہی غالب رہے گا ۔

موسیٰ علیہ السلام کے اس طرح کی مثالی کا ذکر [illegible] سورۃ النمل (آیت ۱۰) اور سورہ القصص (آیت ۳۱) میں بھی ہے ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مثال بھی اس لیے دی گئی ہے کہ وہ بھی لاکھوں تک جانے تھے ۔

سورۃ الکہف (آیت ۶۰) میں ہے :

و اذ قال موسیٰ لفتٰہ لآ ابرح حتّٰی ابلغ مجمع البحرین او امضی حقباً ۔

[اور یاد کرو جب موسیٰ نے اپنے خدمت سے کہا ، میں باز نہ رہوں گا جب تک میں وہاں نہ پہنچوں جہاں دو سمندر ملے ہیں یا قرنوں (سالہا سال) چلا جاؤں گا۔]

صفحہ ۴۰ ہی میں ہے :

جلالِ پادشاہی ہو کہ جمہوری تماشا ہو
جدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی !

مطلوب ہے یہ جمہوریت ہو ، عدل کی ضرورت ہے جو دین کے ذریعہ میں سے ہے ۔

سورۃ النحل (آیت ۹۰) میں ہے :

ان اللہ یامر بالعدل و الاحسان و ایتآئ ذی القربیٰ و ینہیٰ عن الفحشآء و المنکر و البغی ۔ یعظکم لعلکم تذکرون ۔

بے شک اللہ حکم فرماتا ہے انصاف اور نیکی کا اور رشتہ داروں کے دینے کا اور منع فرماتا ہے بے حیائی اور بری بات اور سرکشی سے ۔ تمہیں نصیحت فرماتا ہے کہ تم دھیان کرو ۔]

اسی اور سلام کی حکومت کی غرض و غایت سے متعلق اپنے رائے کا اظہار میں بیان فرمائی ہے :

الذین ان مکنٰھم فی الارض اقاموا الصلوٰۃ وآتوا الزکوٰۃ و امروا بالمعروف و نھوا عن المنکر ط و للہ عاقبۃ الامور ۝

[وہ مسلمان جن کو اگر ہم زمین میں غلبہ اور اقتدار دیں تو نماز قائم کریں گے اور زکوٰۃ دیں گے اور اچھی باتوں کا حکم دیں گے اور بری سے لوگوں کو روکیں گے ۔ سب کاموں کا انجام اللہ ہی کے اختیار میں ہے ۔

صفحہ ۱۳ میں ہے :

نخچیرِ محبت کا قصہ نہیں طولانی
لطفِ خلشِ پیکاں ، آسودگیٔ فتراک!

عشق والوں کی پہچان یہی ہے کہ وہ ہر مشکل میں راحت حاصل کرتے ہیں۔

سورۃ البلد (آیت ۴) میں ہے :

لقد خلقنا الانسان فی کبدٍ ○

بے شک ہم نے آدمی کو مشقت میں رہتا پیدا کیا۔

اسی کی مشقت اُسے اُس کی فطرت نے تقاضا ہے۔ اگر وہ ایسا نہ ہو تو پھر اُس کی زندگی بے کار ہے۔

صفحہ ۱۳ ہی میں ہے :

اے رہروِ فرزانہ! بے حسنِ عمل تیرا
نے راہِ عمل پیدا، نے شاخِ یقیں نمناک!

ایمان کے ساتھ عمل اور یقینِ کامل دونوں ضروری ہیں۔ تب انسان اشرف المخلوقات بن سکتا ہے۔

سورۃ البقرہ (آیت ۱۱۸) میں ہے :

قد بینا الاٰیٰت لقومٍ یوقنون ○

بے شک ہم نے نشانیاں کھول دی ہیں یقین والوں کے لیے۔

اور سورۃ البینہ (آیت ۷) میں ہے :

[illegible]

[بے شک جو ایمان لائے اور عمل صالح کیے وہی تمام مخلوق میں بہتر ہیں۔]

صفحہ ۴۲ میں ہے :

کمالِ ترک نہیں آب و گل سے مہجوری
کمالِ ترک ہے تسخیرِ خاکی و نوری !

گوشہ نشینی اور ترکِ دنیا کے معنی یہ نہیں کہ دنیا کی چیزوں سے خود کو محروم کر لیا جائے بلکہ اس کا مقصد یہ ہے کہ تمام کائنات کو مسخر کر لیا جائے ۔ کیونکہ سورہ الجاثیہ (آیت ۱۳) میں ارشاد ہے :

و سخر لکم ما فی السمٰوٰت و ما فی الارض جمیعا منہ ان فی ذٰلک لاٰیٰت لقوم یتفکرون ۝

اور تمہارے لیے مسخر کر دیا جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب کا سب اپنے یہاں سے ۔ بیشک اس میں نشانیاں ہیں سوچنے والوں کے لیے ۔

صفحہ ۴۲ ہی میں ہے :

نہ فقر کے لیے موزوں ، نہ سلطنت کے لیے
وہ قوم جس نے گنوایا متاعِ تیموری

حالانکہ معلوم ہے کہ ہو گی نہ وہ فقر کے لیے موزوں اور نہ سلطنت کے لیے ۔

سورۃ العصر میں ہے :

و العصر ۝ ان الانسان لفی خسر ۝ الا الذین آمنوا و عملوا الصٰلحٰت و تواصوا بالحق و تواصوا بالصبر ۝

زمانے کی قسم ۔ بیشک آدمی گھاٹے میں ہے ۔ سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور عمل صالح کیے اور ایک دوسرے کو حق کی ، اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کی ۔

جس کا مطلب صاف ہے کہ انسان خسارے میں ہے

صفحہ ۴۲ ہی میں ہے :

وہ ملتفت ہوں تو کج بالِ قفس بھی آزادی
نہ ہوں تو صحنِ چمن بھی مقامِ مجبوری

سورۂ یونس (آیت ۱۱) میں ہے :

نذر الذین لا یرجون لقاء نا فی طغیانھم یعمھون ۝

[جو ہم سے ملنے کی امید نہیں رکھتے جن کو امید نہیں ہمارے ملنے کی ۔ اپنی شرارت میں بھٹکتے ۔]

جس کو اللہ سے امید نہیں اس کے لیے ہر حال مجبوری ہے ۔

صفحہ ۴۳ میں ہے :

عقل گو آستاں سے دور نہیں اس کی تقدیر میں حضور نہیں

صفحہ ۳۶ میں سورۂ ابراہیم (آیت ۴۳) اور سورۂ نحل (آیت ۴۶) کی آیتیں مذکور ہیں ۔ وہی یہاں کے لیے بھی دیکھیں ۔

صفحہ ۴۳ ہی میں ہے :

نا صبوری ہے زندگی دل کی آہ ! وہ دل کہ نا صبور نہیں !

وہ دل ہی نہیں جس میں تڑپ نہ ہو اور جس کے لیے کچھ نہ ہے

سورۂ نحل آیت ۹۳ میں قوی القلوب کا ذکر ہے ۔ صفحہ ۳۶ میں بھی اس کا ذکر آ چکا ہے ۔

اسی صفحے میں ہے :

ہر گہر نے صدف کو توڑ دیا تو ہی آمادۂ ظہور نہیں

جس کو دیکھ رہی ہے اور آنکھ رہی ہے ، یہ نہیں ہے ۔ اس کا ذکر آ چکا ہے ۔

سورۃ الجاثیہ (آیت ۴) میں ہے :

و فی خلقکم و ما یبث من دآبۃٍ آیٰتٌ لقومٍ یوقنون ٥

[اور تمہاری خلق میں اور جتنے جان دار جو وہ پھیلاتا ہے نشانیاں ہیں اُن لوگوں کے لیے جو یقین رکھتے ہیں۔]

گویا ہر جز جو پیدا ہوتی ہے وہ بڑھ رہی ہے اور اللہ پاک کی معرفت کا سبق دے رہی ہے۔

صفحہ ۴۳ ہی میں ہے :

ارنی میں لبی کہ رب ہوں مگر یہ حدیثِ کلیم ہے صورت نہیں

سورۃ الاعراف (آیت ۱۴۳) میں ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے اللہ پاک کے دیدار کے لیے عرض کیا :

قال رب ارنی انظر الیک ط

(موسیٰ علیہ السلام نے) عرض کیا، اے رب میرے، مجھے اپنا دیدار دکھا کہ میں تجھے دیکھوں۔]

لیکن اقبال نے یہاں ارنی سے یہ مراد لی ہے کہ انسان اپنی شان کے مطابق عمل دکھائے ورنہ وہ زندہ نہیں بلکہ مردہ ہے۔

سورۃ البقرہ (آیت ۲۹) میں ہے :

ھو الذی خلق لکم ما فی الارض جمیعاً ق

[وہی خدا ہے جس نے تمہارے لیے پیدا کیا جو کچھ زمین میں ہے سب کا سب۔]

جب یہ سب کچھ اُسی کے لیے ہے تو وہ کیوں ہاتھ پاؤں توڑ کے بیٹھتا ہے؟

صفحہ ۴۴ میں ہے :

خودی وہ بحر ہے جس کا کوئی کنارہ نہیں
تو آبجو اسے سمجھا اگر تو چارہ نہیں!

جب انسان اپنی خودی کو پہچان لیتا ہے اور اپنی خفتہ صلاحیتوں کو بیدار کر لیتا ہے تو زمین و آسمان کی حدود سے بھی گزر جاتا ہے۔

سورۃ الجاثیہ کی آیت ۱۳ کا ذکر صفحہ ۴۲ کے شعر کے ساتھ آ چکا ہے۔ وہ ملاحظہ فرمائیں۔

صفحہ ۴۵ میں ہے:

یہ پیام دے گئی ہے مجھے بادِ صبح گاہی
کہ خودی کے عارفوں کا ہے مقامِ پادشاہی!

سورۃ النور (آیت ۵۵) میں ہے:

وعد اللہ الذین امنوا منکم و عملوا الصّٰلحٰت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ص

اللہ نے وعدہ دیا اُن کو جو تم میں سے ایمان لائے اور عمل صالح کیے کہ ضرور اُنہیں زمین میں خلافت دے گا جیسی اُن سے پہلے لوگوں کو دی۔]

خودی کو پہچاننے والے لوگ ہی اسے ہوتے ہیں۔

اسی صفحے میں ہے:

نہ دیا نشانِ منزل مجھے اے حکیم تو نے
مجھے کیا گلہ ہو تجھ سے، تو نہ رہ نشیں، نہ راہی!

خودی تو صرف سوچ سکتا ہے، سوئے مقصود کے لیے عمل پیرا ہوتا نہیں سکھاتا۔

صفحہ ۳۹ میں سورۃ المائدہ کی آیت ۷۷ ملاحظہ ہو۔

صفحہ ۵۳ ہی میں ہے:

تو عرب ہو یا عجم ہو تیرا لا الٰہ الا!
لغتِ غریب، جب تک ترا دل نہ دے گواہی!

آج کا مسلمان کہیں کا ہو، دل سے لا الٰہ الا اللہ [illegible]
سے غیر اللہ کے آگے جھکنے کی کوئی ضرورت ہی نہ ہوتی۔

سورۃ الزمر (آیت ۳۶) میں ہے :

بلیس اللہ بکاف عبدہ ○ کیا اللہ اپنے بندے کے لیے کافی نہیں ؟

صفحہ ۴۶ میں ہے :

گلا تو گھونٹ دیا اہلِ مدرسہ نے ترا
کہاں سے آئے صدا لا الٰہ الا اللہ !

مرحومہ مدرسوں نے لا الٰہ الا اللہ کا صحیح مفہوم ہی ان سے دور کر دیا ہے ۔ اس لیے طلبہ کی اقدار ہی بدل گئی ہیں ۔ اس سے اوپر والے شعر کی آیت دیکھیں ۔

صفحہ ۴۳ میں ہے :

جزا کے باب میں جبر کے سوا کچھ اور نہیں
ترا علاج نظر کے سوا کچھ اور نہیں

صفحہ ۳۹ میں سورۃ المائدہ کی آیت کے ملاحظہ ہو ۔

صفحہ ۴۳ ہی میں ہے :

ہر اک مقام سے آگے مقام ہے تیرا
حیات ذوقِ سفر کے سوا کچھ اور نہیں

جس کا مطلب یہ ہے کہ زندگی ہر لمحہ بدلتی رہتی ہے ۔ جو لوگ ایک جگہ رک جاتے ہیں وہ زندہ ہی اور بے عمل لوگ مردہ ہیں ۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کہ اور ہلال کو قمر ۔ یعنی پورا نظامِ عالم ایک نظامِ عمل ہے ۔ بے عملی نہیں ہے ۔

اسی صفحے (۴۷) میں ہے :

رگوں میں گردشِ خوں ہے اگر تو کیا حاصل
حیات سوزِ جگر کے سوا کچھ اور نہیں

اس کے لیے بھی اوپر کی آیت کافی ہے ۔

صفحہ ۴۸ میں ہے :

نگاہِ فقر میں شانِ سکندری کیا ہے !
خراج کی جو گدا ہو وہ قیصری کیا ہے !

[illegible] کے [illegible] بادشاہی [illegible]
[illegible] ہے ۔ [illegible] بادشاہی کو ہیچ سمجھتے ہیں ۔ ایسے [illegible] اللہ سے رجوع ہوتے ہیں اُن کے لیے سورۂ ہود (آیت ۳) میں یہ بشارت ہے

و ان استغفروا ربکم ثم توبوا الیہ یمتعکم متاعاً حسناً الیٰ اجل مسمیً و یؤتِ کل ذی فضل فضلہٗ ط

اور یہ کہ اپنے [illegible] پر اُس کی طرف [illegible] تمھیں بہت اچھا برتاؤ دے گا ایک ٹھہرائے وعدہ تک اور ہر فضیلت والے [illegible]

اور جو لوگ [illegible] اُن کے لیے یہ وعید ہے [illegible] میں ہے :

[illegible] اللہ [illegible] اصول [illegible] اللہ [illegible]

[اے ایمان والو، بے شک بہت سے پادری اور جوگی لوگ لوگوں کا مال ناحق کھاتے ہیں اور اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور وہ کہ جوڑ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اُسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔ اُنہیں بشارت سناؤ دردناک عذاب کی۔]

یہاں ناحق مال کھانے والوں پر بھی وعید ہے۔

صفحہ ۳۸ ہی میں ہے:

بتوں سے تجھ کو امیدیں، خدا سے نومیدی
مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے!

غیر اللہ سے امید رکھنا یعنی ایسوں سے امید رکھنا جو حقیقت میں طاقت نہیں رکھتے یقیناً کفر ہے۔

سورۃ الحج (آیت ۷۳) میں ہے:

ان الذین تدعون من دون اللہ لن یخلقوا ذباباً و لو اجتمعوا لہ، و ان یسلبھم الذباب شیئاً لایستنقذوہ منہ، ضعف الطالب و المطلوب ○

وہ جنہیں اللہ کے سوا تم پوجتے ہو ایک مکھی نہ بنا سکیں گے اگر سب اس پر اکٹھے ہو جائیں اور اگر مکھی ان سے کچھ چھین کر لے جائے تو اس سے چھڑا نہ سکیں۔ کتنا کمزور چاہنے والا اور جس کو چاہا گیا۔

اسی صفحے میں ہے:

فقط نگاہ سے ہوتا ہے فیصلہ دل کا
نہ ہو نگاہ میں شوخی تو دلبری کیا ہے!

سورۃ الذّٰریٰت (آیات ۲۰ - ۲۱) میں ہے:

و فی الارض آیات للموقنین ○ و فی انفسکم افلا تبصرون ○

اور زمین میں نشانیاں ہیں یقین والوں کے لیے اور خود تم میں، کیا تمہیں سوجھ بوجھ نہیں دیتا (سوجھ نہیں)۔]

صفحہ ۴۹ میں ہے :

نہ تو زمیں کے لیے ہے نہ آسماں کے لیے
جہاں ہے تیرے لیے تُو نہیں جہاں کے لیے

سورۃ البقرہ (آیت ۲۹) میں ہے :

ھو الذی خلق لکم ما فی الارض جمیعاً ٥

[وہی ہے جس نے پیدا کیا تمہارے لیے جو کچھ زمین میں ہے سب کا سب۔]

اسی صفحے میں ہے :

یہ عقل و دل ہیں شرر شعلۂ محبت کے
وہ خار و خس کے لیے ہے، یہ نیستاں کے لیے!

[عقل و دل جو محبت کے شعلے کی چنگاری ہیں وہ خار و خس کے لیے ہے، یہ نیستاں کے لیے ہے کہ جس کی آگ سے جنگل اور نیستاں کی آگ بجھ جائے۔]

اور عشق کی دستار ہے، کہ جس کی کلغی سے ہما کے پر ہوا کرتے ہیں۔

سورۃ التغابن (آیت ۱۱) میں ہے :

و من یؤمن باللہ یھد قلبہٗ ط

اور جو اللہ پر ایمان لائے اللہ اس کے قلب کی ہدایت فرماتا ہے۔

اور جو لوگ اللہ پر ایمان لاتے ہیں اللہ ان کے دل کو ہدایت دیتا ہے۔

اس دل میں صحیح سمجھ کا مادہ نہیں ہے۔

سورۃ الاعراف (آیت ۱۷۹) میں ہے :

لھم قلوبٌ لایفقھون بھا ٥

[وہ دل رکھتے ہیں جن میں سمجھ نہیں۔]

صفحہ ۴۹ ہی میں ہے :

نگہ بلند، سخن دل نواز، جاں پُرسوز
یہی ہے رختِ سفر میرِ کارواں کے لیے

سورۂ آل عمران (آیت ۱۵۹) میں ہے :

فبما رحمة من الله لنت لهم ج و لو كنت فظا غليظ القلب لا نفضوا من حولك ص فاعف عنهم و استغفر لهم و شاورهم في الامر ج فاذا عزمت فتوكل على الله ط ان الله يحب المتوكلين ٥

تو کیسی کچھ اللہ کی مہربانی ہے کہ اے محبوب تم ان لوگوں کے لیے نرم دل ہوئے اور اگر تند مزاج، سخت دل ہوتے تو وہ ضرور تمہارے گرد سے پریشان ہو جاتے، تو تم انہیں معاف فرما دو اور ان کی شفاعت کرو اور کاموں میں ان سے مشورہ لو۔ اور جو کسی بات کا ارادہ پکا کر لو تو اللہ پر بھروسہ کرو۔ بے شک توکل والے لوگ اللہ کو پیارے ہیں۔

''میر کارواں'' کے لیے ضروری صفت اس آیت میں مذکور ہوئی۔

صفحہ ۵۰ میں ہے :

تو اے اسیرِ مکاں! لامکاں سے دور نہیں
وہ جلوہ گاہ ترے خاکداں سے دور نہیں

سورۂ ق (آیت ۱۶) میں ہے :

و نحن اقرب اليه من حبل الوريد ٥

[اور ہم اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں۔]

صفحہ ۱۵ میں ہے :

مقامِ عقل سے آساں گزر گیا اقبال
مقامِ شوق میں کھویا گیا وہ فرزانہ!

ایک جگہ صفحہ ۱۰۰ میں اور بھی فرمایا ہے :

گزر جا عقل سے آگے کہ یہ نور
چراغِ راہ ہے منزل نہیں ہے!

صفحہ ۱۰۴ میں سورۂ لقمان آیت ۷ اور سورۂ اعراف (آیت ۱۰۱

کی آیتیں آ چکی ہیں ۔ شوق (عشق) عمل کی طرف آمادہ کرتا ہے اور بغیر عمل کے کچھ بھی حاصل نہیں ۔

سورۃ النجم (آیت ۳۹) میں ہے :

وان للانسان الا ما سعیٰ ○

اور یہ کہ آدمی کو پائے گا مگر جو اس نے کوشش کی ۔

صفحہ ۵۲ میں ہے :

احوالِ محبت میں کچھ فرق نہیں ایسا
سوز و تب و تاب اوّل ، سوز و تب و تاب آخر !

عشق میں سرگرمی اور جُہد شروع سے آخر تک رہتی ہے ۔ انسان کی تخلیق ہی مشقت سے ہے ۔

سورۃ البلد (آیت ۴) میں ہے :

لقد خلقنا الانسان فی کبدٍ ○

[بے شک ہم نے پیدا کیا انسان کو مشقت میں رہتا ۔]

صفحہ ۵۲ ہی میں ہے :

میں تجھ کو بتاتا ہوں تقدیرِ اُمم کیا ہے
شمشیر و سناں اوّل ، طاؤس و رباب آخر

[یعنی کو پہلے مشقت اُٹھانی پڑتی ہے ، بعد میں آرام نصیب ہوتا ہے ۔]

سورہ البقرہ کی آیت ۲۴۶ میں بادشاہ بنانے کے لیے شجاعت [illegible]
ضرورت کا ذکر ضمناً آیا ہے :

الم تر الی الملا من بنی اسرائیل من بعد موسیٰ ۔ قالوا لنبی لہم ابعث لنا ملکاً نقاتل فی سبیل اللہ

[illegible]
جو موسیٰ کے بعد ہوا ۔ جب اپنے ایک مقصد کے لیے [illegible]
لیے [illegible] ایک بادشاہ کی ضرورت محسوس ہوئی ۔

صفحہ ۵۳ میں ہے :

ہر شے مسافر ہر چیز راہی ! کیا چاند تارے ، کیا مرغ و ماہی

ہر چیز راہِ سفر میں ہے اور ایک جگہ ٹھہری ہوئی نہیں ہے ۔

سورۃ المؤمن (آیت ۶۷) میں ارشاد ہے :

ھو الذی خلقکم من تراب ثم من نطفۃ ثم من علقۃ ثم یخرجکم طفلا ثم لتبلغوا اشدکم ثم لتکونوا شیوخاً و منکم من یتوفی من قبل و لتبلغوا اجلاً مسمیً و لعلکم تعقلون ○

وہی ہے جس نے تمہیں مٹی سے بنایا ، پھر نطفہ کی بوند سے ، پھر خون کی پھٹک سے ، پھر تمہیں نکالتا ہے بچہ ، پھر تمہیں پالتا رہتا ہے کہ تم جوانی کو پہنچو ، پھر ہو جاتے ہو بوڑھے ہو اور تم میں سے کوئی پہلے ہی اٹھا لیا جاتا ہے اور اس لیے کہ تم ایک مقررہ وعدہ تک پہنچو اور اس لیے کہ سمجھو ۔]

سورہ التین کی آخری آیت میں بھی کھیتی کے پھولنے ، اُبھرنے کی مثال آئی ہے :

[illegible]

جیسے ایک کھیتی ۔ اُس نے پتے نکالے ، پھر اُسے طاقت دی ، پھر موٹی ہوئی ، پھر اپنی ساق پر سیدھی کھڑی ہوگئی ۔

[illegible]

صفحہ ۵۳ میں ہے :

تو مردِ میداں تو میر لشکر نوری حضوری تیرے ہیں ۔

سورۃ البقرہ (آیت ۲۹) میں ہے ۔

ھو الذی خلق لکم ما فی الارض جمیعاً ○

وہی ہے جس نے پیدا کیا تمہارے لیے جو کچھ زمین میں ہے سب کا سب ۔

صفحہ ۵۲ ہی میں ہے :

ہر چیز ہے محوِ خود نمائی ہر ذرہ شہیدِ کبریائی !

اسی صفحے کی اُوپر کی آیتیں دیکھیں ۔

سورۂ ق (آیت ۳۷) میں ہے :

ان فی ذٰلک لذکریٰ لمن کان لہٗ قلبٌ او القی السمع وھو شہید ○

بے شک اس میں نصیحت ہے اُس کے لیے جو رکھتا ہو دل یا کان لگائے اور متوجہ ہو ۔]

اسی صفحے میں ہے :

بے ذوقِ نمود زندگی ، موت تعمیرِ خودی میں ہے خدائی !
رائی زورِ خودی سے پربت ضعفِ خودی سے رائی !

ہر چیز میں آگے اور بڑھنے کی صلاحیت رکھی گئی ہے ۔ جب صلاحیت نہیں رہتی تو موت واقع ہو جاتی ہے ۔

سورۃ الزخرف (آیت ۱۰) میں ہے :

الذی جعل لکم الارض مہداً و جعل لکم فیہا سبلاً لعلکم تہتدون

وہ جس نے بنایا تمہارے لیے زمین کو بچھونا اور بنائے اس میں تمہارے لیے راستے کہ تم راہ پاؤ (اپنے منازل و مقاصد کی طرف) ۔

جب یہ راستے بند ہو جاتے ہیں تو زندگی ۔۔۔

سورۂ آلِ عمران کی آیتیں (۱۴۰ - ۱۴۱) ہیں :

ان یمسسکم قرح فقد مس القوم قرح مثلہ ط وتلک الایام نداولھا بین الناس ولیعلم اللہ الذین آمنوا ویتخذ منکم شھداء ط واللہ لایحب الظلمین ○ ولیمحص اللہ الذین آمنوا ویمحق الکفرین ○

[اگر تمہیں کوئی زخم پہنچا ہو (تو تم نہ گھبراؤ) تمہارے ہی مخالفوں کو ایسا زخم پہنچ چکا ہے اور یہ دن (کبھی کسی کی فتح کے کبھی کسی کی) ہم لوگوں کے درمیان پھیرتے رہتے ہیں (یہ اس لیے ہوا) تاکہ اللہ ایمان والوں کو (اور ان سے) الگ کر دے اور تم میں سے کچھ لوگوں کو گواہ بنا لے اور اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا اور (یہ اس لیے ہوا) تاکہ اللہ مومنوں کو (اور) صاف کر دے اور کافروں کو مٹا دے۔]

حضرت [illegible] کے [illegible] کے [illegible] کی [illegible] کی تشفی جو صحیح ثابت ہوئی۔

تشفی [illegible] ہی میں ہے :

[illegible] کے لا الٰہ کے وارث باقی نہیں ہے تجھ میں
[illegible] ، کردار قاہرانہ !

سورۂ [illegible] کی آخری آیت میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے رفقا کے متعلق ارشاد ہے :

والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم ○

[illegible] لوگ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی ہیں وہ [illegible] بہت سخت ہیں اور آپس میں بہت نرم دل۔]

[illegible]

[illegible]

ابی رضا در ذیت ہے۔ (حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اسی لئے کہا
لیا ہے کہ ...ت کن بائیدہ موافق ماضی و کتاب۔۱

سورۃ الفتح (آیات ۱۸ - ۲۲) میں یہ بشارتیں ہیں :

... رضی اللہ عن المومنین ... یبایعونک تحت الشجرۃ فعلم ما فی
قلوبھم فانزل السکینۃ علیھم واثابھم فتحا قریبا ... وعدکم مغانم
یاخذونھا ... وکان اللہ عزیزا حکیما ... وقاتلکم الذین کفروا ...
وجنود کم ... ولکن اللہ یمن علی من یشاء ... ولو قاتلکم الذین کفروا ...
ثم لا یجدون ولیا ولا نصیرا ۔

... ...

صفحہ ۵۶ میں ہے :

ع نوائے صبح گاہی نے جگر خوں کر دیا میرا

سورۃ المزمل (آیت ۶) میں ہے :

ان ناشئة اليل هی اشد وطأ و اقوم قيلا ٥

[بے شک رات کا اُٹھنا وہ زیادہ دبوڑ ڈالتا ہے اور بات خوب سیدھی نکلتی ہے۔]

صفحہ ۵۶ ہی میں ہے :

جب عشق سکھاتا ہے آدابِ خود آگاہی
کھلتے ہیں غلاموں پر اسرارِ شہنشاہی!

[جب عشق اور لگن کے ساتھ خود شناسی حاصل ہو جاتی ہے اور اس سے مراد یہ ہے جب اللہ سے محبت اور لگن پیدا ہو جاتی ہے اور وہ کسی بندے سے کہہ دیتا ہے۔

سورۃ الانعام (آیت ۱۶۶) میں ہے :

هو الذی جعلکم خلئف الارض و رفع بعضکم فوق بعض درجٰت لیبلوکم فی ما اٰتٰکم ط

اور وہی ہے جس نے زمین میں تمہیں نائب بنایا اور تم میں ایک کو دوسرے پر درجوں بلندی دی تاکہ تمہیں آزمائے اس چیز میں جو تمہیں عطا کی (اللہ کا نائب ہونا ہی سب سے بڑی شاہی ہے)۔]

اسی صفحے میں ہے :

عطار ہو، رومی ہو، رازی ہو، غزالی ہو
کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہِ سحر گاہی!

یہی سورۃ المزمل کی آیت (۶) مذکور ہوئی۔

سورۂ بنی اسرائیل (آیت ۷۹) میں ہے :

و من اللیل فتہجد بہ نافلۃً لک عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً ۝

"اور رات کے کچھ حصے میں تہجد کرو - یہ خاص تمہارے لیے زیادہ ہے - قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کر دے جہاں سب تمہاری حمد کریں (مقامِ محمود مقامِ شفاعت ہے) -

صفحہ ۵۶ ہی میں ہے :

اے طائرِ لاہوتی اُس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی !

سورۃ الحشر (آیت ۹) میں ہے :

و من یوق شح نفسہٖ فاولٰئک ہم المفلحون ۝

اور جو اپنے نفس کے لالچ سے بچا لیا گیا وہی کامیاب ہیں -

خیر اللہ کی محتاجی ، نفس کے لالچ کی وجہ سے ہوتی ہے جو اس کی اُمید سے کراتی ہے - اور وہ لوگ جو اس لالچ سے بچ جاتے ہیں وہی کامیاب ہیں -

صوفیہ کے نزدیک چار عالم ہیں :

(۱) عالمِ لاہوت (ذات) (۲) عالمِ جبروت (صفات : اسم ۔ ملکوت (اسماء) ؛ (۳) عالمِ ناسوت (عالمِ ظاہر) -

صفحہ ۵۷ میں ہے :

آئینِ جواں مرداں حق گوئی و بے باکی
اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی !

جو اللہ کا ہو جاتا ہے وہ غیر اللہ کو خاطر میں بھی نہیں لاتا -

سورۂ یونس (آیات ۶۲-۶۳) میں ہے :

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم و لا ہم یحزنون ۝ الذین آمنوا و کانوا یتقون ۝

[سن لو، بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم۔ وہ جو ایمان لائے اور تقویٰ اختیار کرتے ہیں۔]

ولی کی اصل ولاء ہے جو قرب و نصرت کے معنی میں ہے۔ اسی سے ولی اسے اللہ کے قرب کی وجہ سے ہر وقت نصرت والا ہے۔ ولی وہ کسی کو خاطر میں نہیں لاتا۔

صفحہ ۳۳ میں سورۃ الاحزاب کی آیت ۳۹ بھی دیکھیں۔

صفحہ ۵۸ میں ہے :

نہ ہو طغیانِ مشتاقی تو سب رہتا نہیں باقی
کہ میری زندگی کیا ہے؟ یہی طغیانِ مشتاقی!

[عرب صحرا میں بے تحاشا دوڑتے ہیں۔ شوق منزل کے کنارہ میں ہی ہے کہ تیز رفتار اونٹنی بے تحاشا دوڑتی ہے۔ اسی طرح سورۃ الکہف (آیت ۶۰) میں آتا ہے :

و اذ قال موسیٰ لفتٰہ لا ابرح حتی ابلغ مجمع البحرین او امضی حقبا ۝

اور یاد کرو جب موسیٰؑ نے اپنے خادم سے کہا، میں باز نہ آؤں گا جب تک وہاں نہ پہنچ جاؤں جہاں دو سمندر ملتے ہیں یا (مالہا سال) چلا جاؤں۔

سورۃ الرعد (آیت ۱۱) میں ہے :

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم ط

بے شک اللہ اس قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک کہ وہ خود اپنی حالت کو نہ بدلیں۔]

صفحہ ۵۸ ہی میں ہے :

نہ کر افرنگ کا اندازہ اس کی تابناکی سے
کہ بجلی کے چراغوں سے ہے اس جوہر کی براق !

صفحہ ۵۹ میں سورۃ الحکبوت کی آیت ۲۰ درج کرکے سورۃ الانسان (آیت ۲۰ کے بعد سورۃ النمل (آیت ۴۴ لکھی ہے۔

صفحہ ۵۹ میں ہے :

[illegible] کے جرد کے روبرو کر [illegible] رنگ و بو

سورۃ الروم (آیت ۲۰) میں ہے :

[illegible]

[illegible]

صفحہ ۵۹ ہی میں ہے :

[illegible] کی فضا ہے بے کراں تو بھی بہ مثلِ آرزو [illegible]

تاروں کی فضا کی وسعت کی طرح انسان کی [illegible] ہونی چاہیے کیونکہ اس کے لیے سب کچھ پیدا کیا گیا ہے۔

سورۃ الجاثیہ (آیت ۱۳) میں ہے :

و سخر لکم ما فی السمٰوٰت و ما فی الارض جمیعا منہ ان فی ذٰلک لاٰیٰت لقوم یتفکرون ۝

[اور تمہارے لیے مسخر کیا گیا جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں ہے سب کا سب اُس کی طرف سے ، بے شک اس میں نشانیاں ہیں سوچنے والوں کے لیے ۔]

صفحہ ۵۹ ہی میں ہے :

یقیں پیدا کر اے ناداں ! یقیں سے ہاتھ آتی ہے
وہ درویشی ، کہ جس کے سامنے جھکتی ہے فغفوری !

اللہ نے بندے کو اپنا نائب بنایا ۔ یہ سب سے افضل مقام ہے جو یقین کی دولت حاصل ہو سکتی ہے ۔ صفحہ ۵۶ میں سورۃ الانعام کی آیت ۱۶۶ دیکھیں ۔

صفحہ ۶۰ میں ہے :

حدِ ادراک سے باہر ہیں باتیں عشق و مستی کی
سمجھ میں اس قدر آیا کہ دل کی موت ہے ، دوری

جو زندہ دل نہیں ہوتا وہ انسان اپنی ادراک سے بھی محروم ہو جاتا ہے ۔ جیسے ہی دل کے متعلق صفحہ ۳۰ کی سورۃ الحج کی آیت ۴۶ اور سورۃ ق کی آیت ۳۷ بھی دیکھیں ۔

صفحہ ۶۰ میں ہے :

عقل عیار ہے سو بھیس بنا لیتی ہے
عشق بے چارہ نہ مُلّا ہے ، نہ زاہد ، نہ حکیم !

عمل کے متعلق بھی بے عملی کے بہانے بنائے ہی جاتے ہیں یہاں عشق کی دعوت دی جا رہی ہے ۔ ایسی عمل کے متعلق سورۃ الاعراف (آیت ۱۷۹) میں ہے :

لہم قلوب لا یفقہون بہا و لہم اعین لا یبصرون بہا ولہم آذان لا یسمعون بہا ط اولئک کالانعام بل ہم اضل ط اولئک ہم الغفلون ۝

[illegible] جن میں صفحہ [illegible] کی آیتیں ہیں سے دیکھئے

نہیں اور وہ کان جن سے سنتے نہیں ۔ وہ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ اُن سے زیادہ گمراہ ۔ وہی غفلت میں پڑے ہیں ۔]

صفحہ ۶۱ میں ہے :

عیشِ منزل ہے غریبانِ محبت پہ حرام
سب مسافر ہیں بظاہر ، نظر آتے ہیں مقیم !

اہلِ عشق کبھی ایک منزل پر مقیم نہیں ہو جاتے بلکہ آگے بڑھتے رہتے ہیں ۔

صفحہ ۵۳ میں سورہ ق کی آیت ۱۵ اور سورۃ الزخرف کی آیت ۱۰ ملاحظہ ہو ۔

صفحہ ۶۱ ہی میں ہے :

ہے گراں سیر غمِ راحلہ و زاد سے تُو
کوہ و دریا سے گزر سکتے ہیں مانندِ نسیم !

بڑی سے بڑی مشکل (عشق کی وجہ سے) آسان ہو سکتی ہے ۔

صفحہ ۵۸ میں سورۃ الکہف آیت ۶۰ اور سورۃ الرعد (آیت ۱۱ کی آیتیں دیکھیں ۔

اسی صفحے میں ہے :

ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں
ابھی عشق کے امتحاں اور بھی ہیں

اس سے پہلے والی آیتوں کے حوالے کافی ہیں ۔ اس غزل کے دوسرے اشعار میں بھی "غمِ منزل" اور "منزل و مکاں" کی بات کی گئی ہے اور عشق کی منازل اور اس کے امتحان کا تذکرہ ہے ۔

صفحہ ۶۲ میں ہے :

تیرا ارنی گو کلیم ، میں ارنی گو نہیں
اُس کو تقاضا روا ، مجھ پہ تقاضا حرام !

سورہ الاعراف (آیت ۱۴۳) میں ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے اللہ کے دیدار کے لیے عرض کیا :

قال رب ارنی انظر الیک ○

[موسیٰ (علیہ السلام) نے عرض کی ، اے رب میرے ! مجھے اپنا دیدار دے کہ میں تجھے دیکھوں ۔]

موسیٰ علیہ السلام نے اللہ پاک سے جلوہ دیکھنے کی آرزو کی ۔ وہ تھے تو اولوالعزم پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے شرف سے بہرہ مند ہونے کی خاطر اللہ تعالیٰ نے اسی لیے اللہ پاک نے (آلِ عمران ، آیت ۳۱) یوں فرمایا :

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ○

[اے میرے محبوب آپ فرما دیں اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میرے فرمان پر چل جاؤ ۔ اللہ تم سے محبت فرمائے گا ۔]

[illegible] :

[illegible]

سورۃ الزمر (آیت ۹) میں ہے :

[illegible] و الذین لایعلمون ط انما یتذکر اولوالالباب ○

[illegible] خوف سے ڈرتا اور اپنے رب کی رحمت کی آس لگائے ، کیا [illegible] ہو جائے گا؟ آپ فرما دیں ، کیا برابر ہیں علم والے اور [illegible] ۔

۱۔ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ نے یہی بات "مکتوبات" (دفتر دوم ، مکتوب ۷) میں تحریر فرمائی ہے ۔

علم اور عرفان کا تعلق جبریل علیہ السلام سے ہے اور عشق و عمل کی بیداری کے لیے گویا صورِ اسرافیل منید ہے۔ سورہ المجادلہ کی آیت ۱۱ میں بھی ایسے علم والے کے لیے درجات کہا گیا ہے۔ اور عمل صالح اور عشق والے کے لیے ہر چیز آسان ہو جاتی ہے۔ سورہ کہف آیت ۸۸ میں ہے:

و اما من آمن و عمل صالحاً فلہ جزاء ن الحسنیٰ و سنقول لہ من امرنا یسراً ن

اور جو ایمان لایا اور عمل صالح کیا تو اس کے لیے بھلائی ہے اور عنقریب ہم اپنے احکام میں سے اس کے لیے آسان بات کہیں گے۔

صفحہ ۶۳ پر ہے:

غریب و سادہ و رنگین ہے داستانِ حرم
نہایت اس کی حسین، ابتدا ہے اسمٰعیلؑ!

سورۃ الحج آیت ۷۸ میں ہے:

ملۃ ابیکم ابراھیم ط ہو سماکم باب ابراہیمؑ کا دین۔

ابراہیم علیہ السلام نے صاحبزادے کی قربانی اللہ کی رضا کے لیے دی اور اسماعیل علیہ السلام نے اپنی جان اللہ کی رضا کے لیے دی ہے۔

[illegible]

[illegible]

ان تمام قربانیوں کا محرک صرف دین ہے اور یہی داستانِ حرم ہے۔

صفحہ ۶۰ پر ہے:

علم کی حد سے پرے بندۂ مومن کے لیے
لذتِ شوق بھی ہے، نعمتِ دیدار بھی ہے

ایسے علم اور فلسفے سے جو صرف سوچنا سکھائے اور مشکلات کی بیبانک شکل دکھا کر عمل سے روک دے، کوئی فائدہ نہیں۔ اس کی جگہ عشق (جذبۂ عمل) کی ضرورت ہے جو حضور میں پہنچا دیتا ہے۔

سورۃ التوبہ (آیت ۵۹) میں اللہ سے رشتہ رکھنے کی اور اس سے رشتہ رکھنے والوں کی باتیں ہیں:

انا الی اللہ راغبون ۝

[ہمیں اللہ ہی کی طرف رغبت ہے (شوق اور رحمت ہی سے حضوری حاصل ہو سکتی ہے)۔]

صفحہ ۶۵ میں ہے:

ستارے میں ہے، تو گردشِ افلاک میں ہے
تیری تقدیر مرے نالۂ بیباک میں ہے!

تو کون سے گردشِ افلاک اور ستاروں کو اپنی تقدیر پر اثر انداز سمجھتا ہے۔ اقبال کے آہ و زاری سے قوم میں ایسی صلاحیت پیدا ہو سکتی ہے جو عمل کے لیے تیار ہو جائے۔ یہ آہ و زاری قوم کی بیداری کے لیے ہے۔ حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد ہوا تھا (المدثر آیات ۲ - ۳):

قم فانذر ۝ و ربك فكبر ۝

کمر کس لو، خبردار کرو اور اپنے رب کی بڑائی بولو۔

صفحہ ۶۵ ہی میں ہے:

خراب کوشکِ سلطان و خانقاہِ فقیر
نمودِ کم نظری از تفاوتِ مقام!

[کوئی کسی سے کم نہیں، ہر ایک کو اپنی ذمہ داری نبھانی ہے۔

سورۃ الحج (آیت ۴۱) میں ہے:

[illegible] و ہے الزکوٰۃ و

امروا بالمعروف و نہوا عن المنکر ط ولله عاقبة الامور ○

[وہ مسلمان ہیں) جن کو اگر ہم زمین میں غلبہ و اقتدار دیں تو وہ نماز کو قائم کریں گے اور زکوٰۃ دیں گے اور بھلائی کا حکم دیں گے اور برائی سے روکیں گے اور سب کاموں کا انجام اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔]

لیکن حکمرانوں نے یہ منصب چھوڑ دیا ہے۔ اسی لیے دوسروں سے سبق مانگتے ہیں اور بہتری خلقتاہوں میں بھی زیاکاری رہ گئی ہے۔

سورۃ الماعون (آیات ۴ - ۷) میں ہے:

فویل للمصلین لا الذین ھم عن صلاتھم ساھون الذین ھم یرآؤن لا و یمنعون الماعون ○

[پس خرابی ہے ان نمازیوں کی جو اپنی نماز کی حقیقت سے غافل ہیں۔ وہ جو دکھاوا کرتے ہیں اور برتنے کی چیز بھی نہیں دیتے۔]

صفحہ ۶۶ میں ہے:

نہ چینی و عربی وہ، نہ رومی و شامی
بنا سکا نہ دو عالم میں مردِ آفاقی!

مسلمان کا پیوند کسی جگہ سے نہیں ہے۔

سورۃ الحجرات، (آیت ۱۳) میں ہے:

ان اکرمکم عنداللہ اتقکم۔

بے شک تم میں سب سے زیادہ عزت والا، اللہ کے نزدیک وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔]

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت آفاقی ہے۔

سورۃ السبا (آیت ۲۸) میں ہے:

و ما ارسلنٰک الا کافۃً للناس بشیراً و نذیراً۔

[اور اے محبوبؐ ہم نے تم کو نہیں بھیجا مگر ایسی [رسالت] کے ساتھ کہ تم انسانوں کو گھیرنے والی ہے، جس میں خوش خبری [اور] ڈر سنانا ہے۔]

صفحہ ۶۶ میں ہے :

منے یقیں سے ضمیرِ حیات ہے پُر سوز
نصیبِ مدرسہ یا رب یہ آبِ آتش ناک !

آج کی تعلیم والدین کے دلوں میں یہی قوت نہیں ہے۔ اس لئے عشق اور گرمی سے محروم ہیں۔

صفحہ ۵۶ میں سورۃ الانعام کی آیت ۱۶۶ ملاحظہ ہو۔

صفحہ ۶۷ میں ہے :

زمانہ عقل کو سمجھا ہوا ہے مشعلِ راہ
کسے خبر کہ جنوں بھی ہے صاحبِ ادراک !

صفحہ ۶۰ میں سورۃ الاعراف کی آیت ۱۷۹ ملاحظہ ہو۔

جنوں اور عشق ہی کامیابی کا ذریعہ ہے۔

سورۃ الکہف (آیت ۸۸) میں ہے :

[illegible] جزاء ن الحسنیٰ و سنقول لہ
من امرنا یسراً ۔

اور جو ایمان لائے اور نیک کام کئے تو اس کے لئے بدلہ ہے اور عنقریب ہم اپنے آسان کام کہیں گے (اس کے کام آسان ہو جائیں گے)۔

صفحہ ۶۷ ہی میں ہے :

جہاں تمام ہے میراثِ مردِ مومن کی
مرے کلام پہ حجت ہے نکتۂ لولاک !

صفحہ [illegible] سورۃ الاحزاب (آیت ۷۲)
کی آیت ملاحظہ ہو۔

صفحہ ۶۷ ہی میں ہے :

یوں باتیں بنا نہیں آتا وہ گوہرِ یک دانہ !
یک رنگی و آزادگی [illegible] مردانہ !

کُل حاصل کرتا ہے تو ایک طرف ہو کر لگ کر اُس کے ہو جاؤ۔

سورۃ الانعام (آیت ۷۹) میں نہایت بلیغ انداز میں ہے:

[فَرَّ اِلَی اللّٰہِ ذٰلِکُمُ اللّٰہُ رَبُّکُمْ لَہُ الْمُلْکُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ]

پس اللہ کے ہو کر رہو اور غیر اللہ کو چھوڑ دو۔

صفحہ ۶۸ میں ہے:

صنم کدہ ہے جہاں اور مردِ حق ہے خلیل[۴]
یہ نکتہ وہ ہے کہ پوشیدہ لا الٰہ میں ہے!

[۴] یہ علیہ السلام کی طرح تمام انبیاء کا مقصد ہے جو غیر اللہ کی نفی سکھاتا ہے۔

سورۃ الزمر (آیت ۳۶) میں ہے:

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ ؕ

[کیا اللہ اپنے بندے کے لیے کافی نہیں ہے؟]

جو اللہ کا ہو گیا اُسے کسی اور کی ضرورت نہیں۔

سورۃ الانعام آیت ۷۹ کے [illegible] حکی ہے۔ [illegible]
نکلیں۔

صفحہ ۶۹ میں ہے:

خبر ملی ہے خدایانِ بحر و بر سے مجھے
فرنگ رہگذرِ سیلِ بے پناہ میں ہے

[illegible] معلق صفحہ ۶۸ میں ہی [illegible]
آیت ملاحظہ ہو۔

صفحہ ۶۹ ہی میں ہے:

فطرت نے تجھے بخشا ہے اندیشۂ چالاک
رکھتی ہے مگر طاقتِ پرواز مرے خاک!

انسان بے شک مٹی سے بنایا گیا ہے لیکن اگر ایمان ہے تو وہ عمل صالح کے لا تعداد مظاہرے کر سکتا ہے۔

سورۃ البقرہ (آیت ۲۹) میں ارشاد ہے :

ھوالذی خلق لکم ما فی الارض جمیعاً ٥

[وہی جس نے پیدا کیا تمہارے لیے جو کچھ زمین میں ہے سب کا سب۔]

یہ ارشاد اسی لیے ہے کہ انسان سمجھے کہ جب اُس کے لیے سب کچھ پیدا کیا گیا ہے اُسے ہاتھ پاؤں مار کر اپنا رزق حاصل کرنا زیب دیتا ہے نہ عمل پیش کرنا؟

صفحہ ۷۰ میں ہے :

کریں گے اہل نظر تازہ بستیاں آباد
مری نگاہ نہیں سوئے کوفہ و بغداد!

[صفحہ ۷۰ پر اقبال نے اپنی کتاب "اسلامی الٰہیات کی نئی تشکیل" (صفحہ ۷۰ میں مذکورہ فی اس بیت ۱۵۰) سے نئی تخلیق کے لیے استدلال کیا ہے :

بل ھم فی لبس من خلق جدید ٥

[بلکہ وہ لوگ نئی تخلیق کی طرف سے شبہ میں ہیں۔]

صفحہ ۷۰ ہی میں ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(آیت ۱۰) قرآن مجید میں کئی جگہ آیا ہے اور اُن کے عزم و حوصلے کی داد سورۃ الکہف (آیت ۶۰) میں ہے جس کے لیے صفحہ ۵۱۰ دیکھیں۔

صفحہ ۱۷ میں ہے:

مکتبِ فرشتوں کو آدم کی تڑپ اس نے
آدم کو سکھاتا ہے آدابِ خداوندی!

جس انداز سے فرشتوں پر ظاہر کر دیا کہ آدم اسی لیے [illegible]
ہے [illegible] کہ [illegible] دے سکتا ہے اور آدم کو بتا دیا کہ وہ خدا [illegible]
ہے [illegible] تک کے [illegible] کے مقصد کے متعلق اُسے لڑنے سے [illegible]
پیش کرنے ہوں گے۔

[illegible] اور [illegible]
[illegible]
[illegible] جگہ [illegible] صفحہ ۶۹ کے [illegible] دیکھیں۔

صفحہ ۱۸ ہی میں ہے:

نے مہرہ باقی، نے مہرہ [illegible] جیتا ہے رومی، ہارا ہے رازی!

"رومی" کا شعر یہ ہے:

گر بہ استدلال کار دیں بُدے فخرِ رازی رازدارِ [illegible]

[illegible] صفحہ [illegible] سے کر کے جو صرف سوچ سکیے۔ [illegible]
کی [illegible] محبت کسی کی محسوب نہیں جو [illegible] کسی پر [illegible]
سورۃ الکہف (آیت ۶۰) [illegible] آ چکی ہے۔ وہ ملاحظہ ہوں۔

صفحہ ۲۰ میں ہے:

آزر کا پیشہ خارا تراشی کارِ خلیلی خارا گدازی

ابراہیم علیہ السلام کے والد آزر پتھر سے بت [illegible]
سورۃ الانعام (آیت ۷۴) میں ہے:
[illegible]

[اور یاد کرو جب ابراہیمؑ نے اپنے باپ آزر سے کہا، کیا تم بتوں کو خدا بناتے ہو؟]

اور ابراہیم علیہ السلام نے بتوں کو توڑ دیا۔

سورۃ الانبیاء (آیت ۵۸) میں ہے:

فجعلہم جذاذاً الا کبیراً لہم لعلہم الیہ یرجعون ۔

[پس (ابراہیم علیہ السلام نے) سب کو ٹکڑا کر دیا مگر ایک کو جو ان سب کا بڑا تھا کہ شاید وہ اس سے کچھ پوچھیں (حجت قائم ہو)۔

اسی طرح غیر اللہ کی نفی ضروری ہے۔

صفحہ ۷۳ ہی میں ہے:

[illegible] باقی ہے جو کچھ سب حاکم باری!

صفحہ ۶۹ میں سورۃ البقرہ کی آیت (۲۹) آ چکی ہے۔ وہ ملاحظہ ہو۔

اسی صفحے میں ہے:

تیری طبیعت ہے اور، تیرا زمانہ ہے اور
تیرے موافق نہیں خانقہی سلسلے!

اکثر موجودہ خانقاہیں جو صرف گوشہ نشینی یا ساز و برگ سے بھی زیادہ ہیں وہ اس سخن کے لیے مناسب نہیں۔ سورۃ البقرہ (آیت ۲۰۱) کی آیت جس کا حوالہ صفحہ ۶۹ میں ابھی آیا ہے اس کا مفہوم ہے [illegible] دنیا سب کی سب انسان کے لیے بنائی گئی ہے وہ اسے برتنے کی سزاوار ہے، اس سے لگ رہے اور ترک الدنیا ہونے سے زندگی کا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے۔

اسی صفحے میں ہے:

[illegible]
[illegible]

[illegible] کی طرح اس شعر اور فلسفے کی ساری بنیاد ہی [illegible] سکنے اور عمل کے لیے آمادہ نہ کرنے پر ہے۔

صفحہ ۲۶ میں سورۃ الاعراف کی آیت ۱۷۹ اور سورۃ الکہف کی آیت ۸۸ دیکھیں۔

صفحہ ۲۷ میں ہے:

جنت اندی ہے مقامِ شبیریؓ دلتے رہتے ہیں انداز خوفی و شامی!

سورۃ النساء (آیت ۵۹) میں ہے:

یٰایھا الذین آمنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم

اے ایمان والو اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اور جو تم میں سے حاکم ہوں۔]

یہ حکم رائی اور رعایا دونوں کے لیے ہے اگر حاکم اللہ کی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت نہیں کرتا تو پھر اس کی اطاعت نہیں کرنی چاہیے۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے اسی مسئلہ کے لیے یہ پیام دیا ہے۔

صفحہ ۲۷ ہی میں ہے:

عجب نہیں کہ مسلماں کو پھر عطا کر دیں
شکوہِ سنجر و فقرِ جنیدؒ و بسطامیؒ!

ممکن ہے کہ علامہ اقبال نے پاکستان کو ایسی خوبیوں کے حامل ہونے کی یہ پیشگوئی کی ہو۔

سورۃ المجادلہ (آیت ۱۱) میں ہے:

یرفع اللہ الذین امنوا منکم والذین اوتوا العلم درجٰت
واللہ بما تعملون خبیر ۝

اللہ درجے بلند کرتا ہے اُن لوگوں کے جو ایمان لائے تم میں سے اور جنہیں علم دیا گیا اور اللہ خوب واقف ہے اُس سے جو تم کرتے ہو۔

سورۃ النور کی آیت ۵۵ بھی دیکھیں۔

صفحہ ۴۷ میں ہے :

نگہ پاک ہے تیری تو پاک ہے دل بھی
کہ دل کو حق نے کیا ہے نگہ کا پیرو

سورۃ الذاریٰت (آیات ۲۰ - ۲۱) میں ہے :

و فی الارض آیٰت للموقنین ۝ و فی انفسکم ط افلا تبصرون ۝

[اور زمین میں نشانیاں ہیں یقین والوں کے لیے اور خود تم میں ، تو کیا تمھیں دکھائی نہیں دیتا ۔]

گویا اس نے اپنے اندر اور زمین میں اللہ کی نشانیاں نظر انداز کر دیں ۔

صفحہ ۴۷ ہی میں ہے :

رہے نہ ایبک و غوری کے معرکے باقی
ہمیشہ تازہ و شیریں ہے نغمۂ خسرو!

[illegible] غوری کے علاوہ تقریباً ایک [illegible] میں ۱۲۰۶ء سے ۱۲۰۸ء تک حکمران رہا ہے ۔ لیکن ان [illegible] آخر کار [illegible] ہے جس میں تڑپ ، شگفتگی اور سحر ہے ۔

سورۃ البقرۃ (آیت ۸۳) میں ہے :

قولوا للناس حسنا ۝ [لوگوں سے عمدہ طریقے سے بات کرو] ۔

اور سورۃ بنی اسرائیل (آیت ۵۳) میں ہے :

قل لعبادی یقولوا التی ھی احسن ۝

[illegible] کہہ دیں جو سب سے اچھی ہو ۔

سورۃ الاحزاب (آیت ۷۰) میں ہے :

یٰایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ و قولوا قولاً سدیداً ۝

[اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور بات کہو سیدھی (سچی اور پکی) ۔]

صفحہ ۴۷ ہی میں ہے :

کچھ نہ جا اس سحر و شام میں اے صاحبِ ہوش
اک جہاں اور بھی ہے جس میں نہ فردا ہے نہ دوش

سورۂ ابراہیم (آیت ۴۸) میں ہے :

یوم تبدل الارض غیر الارض و السموٰت و برزوا للہ الواحد القہار ۝

[جس دن (قیامت کے دن) بدل دی جائے گی زمین اس زمین کے سوا اور آسمان (بھی) اور لوگ نکل کھڑے ہوں گے ایک اللہ کے سامنے جو سب پر غالب ہے۔]

اور سورۃ المومن (آیت ۱۷) میں ہے :

الیوم تجزیٰ کل نفس بما کسبت لا ظلم الیوم ان اللہ سریع الحساب ۝

[آج ہر جان کو اس کے کیے کا بدلہ دیا جائے گا کسی پر زیادتی نہ ہوگی بے شک اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔]

صفحہ ۵۷ میں ہے :

نظر آئی نہ مجھے قافلہ سالاروں میں
وہ شبانی کہ ہے تمہیدِ کلیم الشہی

صفحہ [illegible] میں ہے :

[illegible]

[illegible]

[illegible] دس سال تک اُن کی ملازمت کی۔ اس واقعے سے جہاں علامہ ایک صحیح عارف کی صحبت حاصل کرنے کا مشورہ [illegible]

صفحہ ۶۷ میں ہے :

ایک سرمستی و حیرت ہے سراپا تاریک !
ایک سرمستی و حیرت ہے تمام آگاہی !

صوفیہ کے نزدیک حیرت کی دو قسمیں ہیں :

(۱) حیرتِ محمود جو مشاہدۂ تجلیات سے طاری ہوتی ہے :

من عرف اللہ قل کلامہ و دام تحیرہ ۔

(۲) حیرتِ مذموم یعنی سرگشتگی جو منکرین کا خاصہ ہے ۔

حیرتِ محمود کی مثال موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ ہے ۔

سورۃ الاعراف (آیت ۱۴۳) میں ہے :

فلما تجلّٰی ربہٗ للجبل جعلہٗ دکّاً و خر موسیٰ صعقاً ۔

جب اُن (موسیٰ) کے رب نے پہاڑ پر اپنا نور چمکایا اُسے ریزہ ریزہ کر دیا اور موسیٰ گرے بے ہوش ۔

صفحہ ۶۷ ہی میں ہے :

جیتے کا جگر چاہیے ، شاہیں کا تجسس
جی سکتے ہیں بے روشنیٔ دانش و فرہنگ !

انسان کے حق میں جب کہ یہ اتنا عزم اور حوصلہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ بے سہارے کی ضرورت نہیں رہتی ، کوہِ طور بننے کی ضرورت بھی نہیں رہتی) ۔

سورۂ ہود (آیت ۱۲۳) میں ہے :

و الیہ یرجع الامر کلہٗ فاعبدہ و توکل علیہ ط

و اُسی کی طرف سب کاموں کی رجوع ہے سو اُس کی بندگی کرو اور اُس پر بھروسا رکھو ۔]

سورۂ مریم (آیت ۶۵) میں ہے :

رب السموات و الارض و ما بینھما فاعبدہ و اصطبر لعبادتہ ھل تعلم لہ سمیا ○

[آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے بیچ میں ہے سب کا مالک ، تو اسی کی بندگی کر اور اس کی بندگی پر ثابت رہ (یعنی اس کی بندگی کے بعد کسی چیز کی محتاجی نہیں رہتی) ۔]

سورۂ یونس (آیت ۸۴) میں ہے :

و قال موسیٰ یٰقوم ان کنتم آمنتم باللہ فعلیہ توکلوا ان کنتم مسلمین ○

[اور موسیٰ نے کہا اے میری قوم اگر تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو تو اسی پر بھروسا کرو اگر تم مسلمان ہو ۔]

صفحہ ۷۶ ہی میں ہے :

کر بلبل و طاؤس کی تقلید سے توبہ
بلبل فقط آواز ہے ، طاؤس فقط رنگ !

سورۂ لقمٰن (آیت ۶) میں ہے :

و من الناس من یشتری لھو الحدیث لیضل عن سبیل اللہ بغیر علم و یتخذھا ھزوا اولٰئک لھم عذاب مھین ○

[اور لوگوں میں کوئی ایسا ہے جو بیہودہ باتیں خریدتا ہے تاکہ اللہ کی راہ سے بے سمجھے بہکائے اور اس کی ہنسی اڑائے ان کے لیے ذلت کا عذاب ہے ۔]

سورۃ النمل (آیت ۲۴) میں ہے :

و زین لھم الشیطٰن اعمالھم ۔

اور سنوار دئے ان کے لیے شیطان نے ان کے اعمال ۔

لہو و لعب اور شیطانی کاموں سے احتراز چاہیے ۔

صفحہ ۷۷ میں ہے :

فقر کے ہیں معجزات تاج و سریر و سپاہ
فقر ہے میروں کا میر ، فقر ہے شاہوں کا شاہ

سورۂ 'طٰہٰ' (آیت ۱۳۱) میں ہے :

ولا تمدن عینیک الی ما متعنا بہ ازواجاً منہم زہرۃ الحیٰوۃ الدنیا لنفتنہم فیہ ط و رزق ربک خیرٌ و ابقیٰ ○

[تو ہرگز اپنی نگاہوں کو ان چیزوں کی طرف نہ اٹھا جن سے ہم نے مختلف قسم کے لوگوں کو بہرہ مند کیا ہے (یعنی) دنیوی زندگی کی زینت کی خاطر۔ ہم نے ایسا اس لیے کیا ہے کہ ہم اس میں ان کو آزمائیں۔ اور تیرے رب کا رزق بہتر ہے اور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے۔]

جس اللہ نے یہ وعدہ کر کے دنیا سے رخصتی اور آخرت کی تلقین کی ہے وہ بھلا کیوں نہیں اللہ کا صحیح بندہ

صفحہ ۷۷ ہی میں ہے :

علم کا مقصود ہے پاکیٔ عقل و خرد
فقر کا مقصود ہے عفتِ قلب و نگہ
علم فقیہ و حکیم ، فقر مسیحؑ و کلیمؑ
علم ہے جویائے راہ ، فقر ہے دانائے راہ
فقر مقامِ نظر ، علم مقامِ خبر
فقر میں مستیٔ ثواب ، علم میں مستیٔ گناہ !

یہ تمام اشعار قریب قریب ایک ہی مفہوم والے ہیں۔ علم و حکمت کی [illegible] سورہ [illegible] (آیت ۱۱۴) میں یہ دعا سکھائی ہے :

[illegible] عما ں راے رب ، بڑھاتا رہ مجھے علم میں۔]

سورۃ البقرہ (آیت ۲۶۹) میں ہے :

[illegible] یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیراً کثیرً ں

[illegible] کو یا اسے دولت کثیر دی گئی ہے۔

علم و حکمت سے ضرور یہ نعمتیں حاصل ہوتی ہیں لیکن ان چیزوں "چراغِ راہ" ہیں ۔ اصل منزلِ مقصود جو غیر اللہ سے بے نیازی اور اللہ سے حضوری سکھاتی ہے وہ بندے کو اللہ کی رضا میں گم کر دیتی ہے اور وہ کہتا ہے (الانعام ، آیت ۱۶۳) :

ان صلاتی و نسکی و محیای و مماتی للہ رب العلمین ۔

[بے شک میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ کے لیے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے ۔]

صفحہ ۷۸ میں ہے :

تڑپ رہا ہے فلاطوں میانِ حبس و حضر
ازل سے اہلِ خرد کا مآل ہے اعراف!

تمام عمر حواس انسانی کا اعتبارِ حسن کی طرف متوجہ ہونا اور حضورِ یعنی حضور کو خدا کے ساتھ مخصوص سمجھنا ۔ یہ تصور ہے افلاطون کا ۔ لیکن افلاطون کا یہ تصور ذہنی طریقے سے ہوا ہے ۔ اس نے کائنات کا مطالعہ محض ذہنیت ، تصورات اور فکر کی گہرائیوں میں کیا ہے ۔ یہ کہنا کہ یہ تصور غلط ہو چکا ہے لیکن یہ تصور ہر وقت متعلم ہوتا رہتا ہے ۔ اس کے اُن کا مطالعہ ذہنی ہے ۔ جو چیز ذہن سے ماورا ہے وہ اس کی گرفت میں نہیں آتی ۔ یہ اس کے علم کی کمزوری ہے ۔ انکار اور عالمِ غیر محسوس کا اثبات ۔ قرآن کا مطالعہ بتاتا ہے کہ افلاطون کو سب سے حضور کے متعین کرنے میں غلطی ہوئی ۔ اور وہ تین دن میں نہیں بلکہ چھ دن میں ۔ جو دن کے برابر ہوتے ہیں ۔ کئی گنا بڑے میں ہیں ۔

سورۃ التوبہ (آیت ۴۵) میں ہے :

لا یستاذنک الذین لا یؤمنون باللہ والیوم الآخر ان یجاھدوا باموالھم و انفسھم ۔ واللہ علیم بالمتقین ۔ انما یستاذنک الذین لا یؤمنون باللہ والیوم الآخر و ارتابت قلوبھم فھم فی ریبھم یترددون ۔

[رخصت وہی مانگتے ہیں آپ سے جو نہیں یقین کرتے اللہ پر اور

دوم آخر ہو اور شک میں پڑے ہیں دل اُن کے ، سو وہ اپنے شک ہی میں بھٹکتے ہیں ۔]

[illegible] دراصل جہاد سے بچنے والوں کے متعلق ہے ۔ یہاں حقیقت سے بچنے والوں کے لیے بھی صادق آتی ہے ۔

صفحہ ۷۸ ہی میں ہے :

ترے ضمیر پہ جب تک نہ ہو نزولِ کتاب
گرہ کشا ہے نہ رازی ، نہ صاحبِ کشاف

فخر الدین محمد رازی (المتوفی ۶۰۶ھ) نے ''تفسیر کبیر'' لکھی اور محمد بن عمر جاراللہ زمخشری (المتوفی ۵۳۸ھ) نے ''تفسیر کشاف'' لکھی ۔

علامہ اقبال کے والد حاجی نور محمد نے اُن کے بچپن میں یہ نصیحت کی تھی کہ ''جب تک تم یہ سمجھو کہ قرآن تمہارے قلب پر بھی اسی طرح نازل ہو رہا ہے جس طرح محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلبِ اقدس پر نازل ہوا تھا ، تلاوت کا مزہ نہیں ۔''[۶۰۱]

سورۃ النساء (آیت ۱۶۶) میں ہے :

لٰکن اللہ یشھد بما انزل الیک انزلہ بعلمہ ۝

لیکن اللہ شہادت دیتا ہے اس پر جو آپ کی طرف نازل کیا کہ یہ نازل کیا ہے اپنے علم کے ساتھ (یہ نزولِ قرآن اللہ کے علم اور شہادت کے ساتھ ہے) ۔

صفحہ ۹۰ میں ہے :

[illegible]

---

۶۰۱ ۔ رسالہ ''قال'' (لاہور ، اکتوبر ۱۹۷۲ تا جنوری ۱۹۷۳) ، صفحہ ۹۰ ۔ مولانا سلیمان ندوی نے رسالہ ''جوہر'' (دہلی ، ۱۹۳۸) میں یہی واقعہ دوسرے انداز سے بیان کیا ہے ۔

سورۃ الروم (آیات ۳۱ - ۳۲) میں ہے :

[illegible]

[illegible]

صفحہ ۹۷ ہی میں ہے :

سُنا ہے میں نے سخن رہے ترکِ عشق
سنائے کون اُسے اقبال کا یہ شعرِ غریب!
سمجھ رہے تھا وہ یورپ کہ ہم چراغ اپنا
ستارے جن کے نشیمن سے ہیں زیادہ [illegible]

صدیوں تک ترک نے یورپ او[illegible]

[illegible]

سورۃ الجاثیہ (آیت ۱۳) میں ہے :

و سخر لکم ما فی السموات و ما فی الارض جمیعاً منہ [illegible]
ذلک لآیٰت [illegible]

[illegible]

اسی صفحے میں ہے :

نمازِ میاں گو جدا بہت شوخ نہیں ہے
شاید کہ اُتر جائے ترے دل میں مری بات

یہ وسعتِ افلاک میں تکبیرِ مسلسل
یہ خاک کے آغوش میں تسبیح و مناجات!
وہ مذہبِ مردانِ خود آگاہ و خدا مست
یہ مذہبِ مُلّا و جمادات و نباتات

"مردانِ خود آگاہ" وسعتِ افلاک میں پہنچ جاتے ہیں جیسا کہ ابھی سورہ الجاثیہ کی آیت ۱۳ دیکھنی ہے۔ انسان کے علاوہ دوسری مخلوق صرف تسبیح ہی کرتی ہے۔

سورۃ الحشر (آیت ۱)، سورۃ الصف (آیت ۱):

سبح للہ ما فی السمٰوٰت و ما فی الارض ○

اللہ کی تسبیح کرتی ہے جو کچھ کہ آسمانوں میں ہے اور زمین میں۔

صفحہ ۸۰ میں ہے:

ظلامِ بحر میں کھو کر متبذل جا
تڑپ جا پیچ کھا کھا کر بدل جا
نہیں ساحل تری قسمت میں اے موج!
ابھر کر جس طرف چاہے نکل جا!

[illegible] سورۃ [illegible] کے [illegible] سحر [illegible] سورۃ الکہف (آیت ۱۰) میں [illegible] سلام [illegible] جس کا ذکر [illegible] ۵۸ میں [illegible] ۔ صفحہ ۶۰ میں سورۃ ہود (آیت ۱۲۳)، سورۃ مریم (آیت ۶۵) اور سورۃ یونس (آیت ۸۳) کی آیتیں بھی ملاحظہ ہوں۔

صفحہ ۸۱ ہی میں ہے:

مکاں ہوں کہ آزادِ مکاں ہوں؟
جہاں میں ہوں کہ خود سارا جہاں ہوں؟

[illegible] اسی کے لیے [illegible] کیا [illegible] سورۃ [illegible] آیت ۲۹ دیکھیں۔

صفحہ ۸۱ ہی میں ہے :

بتیں سالہ خیال[۴] آتش نشینی[۱] ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

بدن اور ایمان کامل ہو تو ابراہیمی علیہ السلام کی آگ بھی گلزار بن جاتی ہے۔

سورۃ الانبیاء (آیت ۶۹) میں ارشاد ہے :

قلنا یا نار کونی برداً و سلاماً علیٰ ابراھیم ○

[ہم نے حکم دیا، اے آگ! ہو جا ٹھنڈک اور سلامتی ابراہیم (علیہ السلام) کے لیے۔]

صفحہ ۸۲ میں ہے :

ع ہر اک ذرہ میں ہے شاید مکیں دل

ہر جزو میں دل ہونا کیونکر ۔۔۔ آتی اور لوٹتی ہے۔

صفحہ ۸۰ میں سورہ مائدہ کی آیت ۱۰۲ ۔۔۔ سکیں ۔۔۔ ہے۔

المائدہ کی آیت (۱۰۵) بھی آ چکی ہے، یعنی :

یٰاَیُّھا الذین آمنوا علیکم انفسکم ۔۔۔۔

اے ۔۔۔ والو! تم پر اپنی ۔۔۔ بھی خرابی کی حساب کی ہے۔

ہی خودی ہو مخلوق کے دل میں ہے جو اُسے اَنَا ۔۔۔ میں آمادہ سکیاتی ہے۔

صفحہ ۸۲ ہی میں ہے :

ترا اندیشہ افلاکی نہیں ہے ۔۔۔ تری پرواز لولاکی نہیں ہے

ہے ۔۔۔ اصل ساقی ہے ۔۔۔ تری تکبیر ہے ۔۔۔

مسلم ہی کے ۔۔۔ خطاب ۔۔۔ ہے ۔۔۔

سورۃ الانسان آیت ۱۰۵ اور سورۃ الاحزاب ۔۔۔ آ چکی ہیں۔

صفحہ ۸۳ میں ہے :

ع نہیں ممکن امیری بے فقیری !

فقیر سوائے اللہ کے کسی کا محتاج نہیں ہوتا - یہی بے نیازی اصل امیری ہے - صفحہ ۷۷ میں سورۂ 'طٰہٰ' کی آیت ۱۳۱ مذکور ہوئی - وہ دیکھیں -

صفحہ ۸۳ ہی میں ہے :

خودی کی جلوتوں میں مستغنی خودی کی خلوتوں میں کبریائی
زمین و آسمان و کرسی و عرش خودی کی زد میں ہے ساری خدائی

خودی کی بہترین مثال حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے جو انسانیت کی معراج ہے - اور خودی جو ہر چیز میں موجود ہے اس کے پس پردہ اللہ کی ذات ہے جس سے خودی کی تخلیق ہوئی ہے -

سورہ اسرائیل (آیت ۱۰۰) اور سورۂ لقمان (آیت ۱۳) کی آخری کڑی سورۂ انبیاء کی معراج کبھی رحمۃ للعالمین (الانبیاء آیت ۱۰۷) کبھی رؤف رحیم (التوبہ، آیت ۱۲۸) اور کبھی ختم النبیین (الاحزاب، آیت ۴۰) کی شان میں نظر آتی ہے اور کبھی دین و نعمت کی تکمیل (المائدہ، آیت ۳) کی خوش خبری سناتی ہے - یہی مقام خودی کا منتہیٰ ہے -

اسی صفحے میں ہے :

خموش اے دل مقام صبر و تسلیم اماں بہر رضائے او نہ جوئی

یہ اسی سورۂ النحل آیت ۱۰ کا حکم ہے اور امن و سکون کے لیے سورۃ الرعد (آیت ۲۸) میں ارشاد ہے :

الا بذکر اللہ تطمئن القلوب ۝

[سن لو ، اللہ کی یاد ہی میں دلوں کا چین ہے -]

صفحہ ۸۳ ہی میں ہے :

جمال عشق و مستی بے نیازی جلال عشق و مستی بے نیازی
کمال عشق و مستی حرف رازی زوال عشق و مستی حرف رازی !

جب بندہ اللہ کا ہو جاتا ہے اور جذبِ کامل حاصل کر لیتا ہے تو وہ رومیؒ کی طرح کہتا ہے :

بشنو از نےؔ چوں حکایت می کند
و ز جدائیہا شکایت می کند

[یہ سخت نگاہ عالم سے بے نیاز ہو جاتا ہے اور جمہوری قوتِ ارادی نہیں حاصل کر لیتا ہے۔ ایسے شخص کے لیے فخر الدین رازی کی متکلمانہ بحث کی ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ وہ یقینِ کامل کا نمونہ بن جاتا ہے۔

سورۃ العنکبوت (آیت ۶۹) میں ہے :

والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا ؕ و ان اللہ لمع المحسنین ۔

[اور جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ہے ضرور انہیں اپنے رستے دکھا دیں گے اور بے شک اللہ نیکوں کے ساتھ ہے (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے)۔]

صفحہ ۸۴ میں ہے :

مری تقدیر ہے خاشاک سوزی
فقط بجلی ہوں میں ، حاصل نہیں میں

سورۃ النجم (آیت ۳۹) میں ہے :

لیس للانسان الا ما سعیٰ ۝

[انسان نہ پائے گا مگر اپنی کوشش۔]

حدیث میں بھی ہے :

سعی منی و الاتمام من اللہ ۝

کوشش میری اور نتیجہ اللہ کے ہاتھ ہے۔

صفحہ ۸۴ میں ہے :

[illegible]
[illegible]
[illegible]

صفحہ ۸۵ میں ہے :

محبت کا جنوں باقی نہیں ہے
مسلمانوں میں خوں باقی نہیں ہے

مسلمانوں کا جوش اور ولولہ، جو محبت اور عشق کے لوازمات میں سے ہے ختم ہو گیا ہے۔ جس کو حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ اُس کا بیان ہونا چاہیے جو سورۃ الانعام (آیت ۱۶۲) میں مذکور ہے کہ :

ان صلاتی و نسکی و محیای و مماتی للہ رب العلمین ۝

بے شک میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ ہی کے لیے ہے جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے۔

مسلمان کی زندگی اور موت سب کچھ اللہ کے لیے ہونی چاہیے اور یہ اسی وقت حاصل ہو سکتا ہے کہ عشق ہو اور وہ عشق جوش اور ولولے ہی سے ظاہر ہوتا ہے۔

صفحہ ۸۶ میں ہے :

جوانوں کو مری آہِ سحر دے
پھر ان شاہیں بچوں کو بال و پر دے
خدایا آرزو میری یہی ہے
مرا نورِ بصیرت عام کر دے

یہاں جو معنی مسلمان۔ سابق میں سلامتی تھا کی مختلف کیفیات میں ہیں، یعنی :

۱۔ خدا اور محبت سے دوسرے کا مارا جانا یا مکمل ہونا۔

۲۔ عشق۔

۳۔ ایمان۔

۴۔ اطاعت۔

۵۔ [illegible]

آہِ سحر = تہجد کی بیداری - سورۃ المزمل (آیت ۶) میں ہے :

ان ناشئة اليل هی اشد وطأ و اقوم قيلاً ٥

بے شک رات کا اُٹھنا ، وہ زیادہ دباؤ ڈالتا ہے اور بات خوب سیدھی نکلتی ہے ۔]

صفحہ ۸۶ ہی میں ہے :

مرے نشیمن کا تو نہ جبریل نہ میں ہے — سلامِ طفلِ دبستاں و مکتب و میں ہے
جمالِ بینی مری فطرت ہے لیکن — کسی جمشید کا ساغر نہ جم نہ میں ہے

اللہ کے قلعہ سے میں کسی بادشاہ کا غلام نہیں ہوں - جو اللہ کا صحیح بندہ ہوتا ہے وہ غیر اللہ کا محتاج نہیں ہوتا ۔

سورۃ الاعراف (آیت ۵۴) میں ہے :

الا له الخلق و الامر ٥

سن لو ، اسی (اللہ کے) لیے ہے سارا کا کارخانہ اور حکم ہے ۔

ان رحمة الله قريبٌ من المحسنين ٥ (سورۃ الاعراف ، آیت ۵۶) ۔

بے شک اللہ کی رحمت نیکوں سے قریب ہے ۔ (پھر وہ نیک لوگ غیر اللہ کا کیوں محتاج بنے ؟) ۔

صفحہ ۸۷ میں ہے :

نہ مہ و مہر کے بندے نہ تجارت پیشہ — کسی سلطاں کے نہ یہ صاحبِ دولت کے مرید
خرقہ کی کس کو ہوس اور کلہ کی پروا — کسی مسند پہ نہیں عشق کی فطرت کا کلید

صفحہ ۸۳ میں سورۃ العنکبوت کی آیت (۶۹) دیکھیں ۔

صفحہ ۸۷ ہی میں ہے :

نہ سلاطین کے درباں نہ شریک دار و رسن — نہ مہ و مہر کے بندے نہ تجارت پیشہ
خرقہ کی کس کو ہوس اور کلہ کی پروا — نہ یہ سلطاں کے نہ یہ صاحبِ دولت کے مرید

سورۂ یونس (آیت ۶۲) میں ہے :

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولاہم یحزنون ○

[سن لو، بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم۔]

عارفین کے نزدیک ولایت نام ہے قربِ الٰہی کا اور ہمیشہ اللہ کے ساتھ مشغول رہنے کا۔ جب بندہ اس مقام پر پہنچتا ہے تو اُسے کسی چیز کا خوف نہیں ہوتا اور نہ کسی شے کے فوت ہونے کا غم ہوتا ہے۔

صفحہ ۸۷ ہی میں ہے :

[illegible] میں نے سیکھا بوالحسن سے [illegible] کہ جاں مری ہیں مرگِ [illegible] سے

بوالحسن یعنی حضرت علیؓ سے۔ قول "نہج البلاغہ" میں منقول ہے :

انہ یموت من مات منا و لیس بمیت ○

[جو ہم میں سے مرتا ہے وہ لوگوں کے نزدیک مر جاتا ہے لیکن اُس کی روح نہیں مرتی۔]

سورۂ بنی اسرائیل (آیت ۸۵) میں ہے :

قل الروح من امر ربی و ما اوتیتم من العلم الا قلیلا ○

[آپ فرما دیں، روح میرے رب کے حکم سے ایک امر ہے اور تمہیں علم نہ ملا مگر تھوڑا۔]

[illegible] کے [illegible] کا قائم رہنا صحیح ہے لیکن [illegible] اس [illegible] سکتا ہے

[illegible] ہے :

[illegible]

ہم [illegible] اسفل سافلین ○ (سورۃ التین آیت ۵)۔

[illegible] نے اُسے نیچے سے نیچی حالت کی طرف پھیر دیا۔

صفحہ ۸۸ ہی میں ہے:

[illegible] سارف سیم صبحدم ہے [illegible] اسی سے ریشۂ معنی میں نَے ہے

[illegible] کوئی سعیب آئے میسر [illegible] سنائی سے کلیمی دو ادا ہے

صفحہ ۸۸ میں ذکر آ چکا ہے۔ اس "دو قدم" کے متعلق حضرت مجدد الفِ ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ [illegible] ے "مکتوبات" (دفتر اوّل، مکتوب ۱۱۵) میں لکھا ہے:

"[illegible] جسے ہم نے کہ چاہتے ہیں [illegible] کی ہے۔ [illegible] عالم خلق میں اور پانچ قدم عالم امر میں ہیں۔۔۔ بعضوں نے کہا ہے کہ [illegible] ہے۔ اس سے اُن کی مراد عالمِ خلق اور عالمِ امر سے (الا لہ الخلق والامر [الاعراف، آیت ۵۴]) ہے۔

صفحہ ۸۹ میں ہے:

[illegible] میں [illegible] ہے [illegible] وہ [illegible] آرزو [illegible] سے [illegible] آرزو [illegible] سب [illegible] ہیں [illegible]

[illegible] ہیں، صحیح مسلم میں ہے۔ ہماری [illegible] جیسی ہے جن کا ذکر سورۃ الحجرات (آیت ۱۴) میں ہے:

[illegible] اعمالکم شیئاً ط ان اللہ غفورٌ رحیم ○

[illegible] اعراب بولے، ہم ایمان لائے۔ آپ فرما دیں کہ تم ایمان [illegible] ہوں گے، ہم مطیع ہوئے اور ابھی تک [illegible] اور [illegible] اور اس کے رسول [illegible]

تو تمہارے کسی عمل کا تمہیں نقصان نہ دے گا۔ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔]

صفحہ ۸۹ ہی میں ہے:

کنیلے جاتے ہیں اسرار نہانی! کہا دور حدیث لن ترانی!
ہوئی جس کی خودی پہلے نمودار وہی مہدی، وہی آخر زمانی!

موسیٰ علیہ السلام کو کہا گیا تھا لن ترانی (الاعراف، آیت ۱۴۳)۔ لیکن اب زمانہ یہ ہے کہ انسان خود نگری اور خودی کی بدولت بڑے سے بڑے مدارج حاصل کر سکتا ہے، یعنی عمل اور عشق اصل راز ہے۔

سورۂ آل عمران (آیت ۱۳۹) میں ہے:

ولا تہنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین ۝

[اور نہ سست پڑو اور نہ غم کرو۔ تم ہی غالب رہو گے اگر تم مومن ہو۔]

مومن کے ایمان کا تقاضا عمل اور عشق ہے۔

اسی صفحے میں ہے:

ع فقط امروز ہے تیرا زمانہ

سورۃ الرحمٰن (آیت ۲۹) میں ہے:

کل یوم ہو فی شان ۝ [وہ ہر دن ایک دھندے میں ہے]۔

اور سورۃ البقرہ (آیت ۲۵۵) میں ہے:

لا تاخذہ سنۃ ولا نوم [اسے نہ اونگھ آئے نہ نیند]۔

حق اللہ ایسا ہے کہ اس کے سب کام نئے ہیں اور کوئی اسے بیدار نہیں

صفحہ ۸۹ ہی میں ہے:

نہیں ہے نا امید اقبال اپنی کشت ویراں سے ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی

صفحہ ۷۰ میں سورۃ 'طٰہٰ' کی آیت (۱۳۱) دیکھیں۔

صفحہ ۹۰ میں ہے :

تن بہ رزقِ حلال بیزار ہے جس ضمیر ۔۔۔ خدائے زندوں کا حدا ہے

صفحہ ۹۰ میں سورۃ الرحمٰن کی آیت (۲۹) اور سورۃ البقرۃ کی آیت (۲۵۵) دیکھیں ۔

صفحہ ۹۰ ہی میں ہے :

میں صورتِ گل دستِ صبا کا نہیں محتاج
کرتا ہے مرا جوشِ جنوں میری قبا چاک

مسلمان غیر اللہ کا محتاج نہیں ۔ اُس کا ایمان ہی اُس کی عظمت کا ضامن ہے سکتا ہے ۔ صفحہ ۸۹ میں سورۂ آلِ عمران کی آیت (۱۰۹) دیکھئے ۔

صفحہ ۹۱ میں ہے :

ہے یہی میری نماز، ہے یہی میرا وضو
میری نواؤں میں ہے میرے جگر کا لہو!

حسنِ کی نصرت اُن لوگوں کے لیے ہے جو اُس کی طرف رجوع کرتے اور رجوع کرتا ہوا دل رکھتے ہوں ۔

سورۂ ق (آیات ۳۲ - ۳۳) میں ہے :

[illegible]

[illegible] وہ ہے جس کا تم وعدہ دیے جاتے ہو ہر رجوع کرنے والے [illegible] کے لیے ۔ جو رحمٰن سے بے دیکھے ڈرتا ہے اور رجوع کرتا ہوا دل لایا ۔]

صفحہ ۹۱ ہی میں ہے :

ع صحبتِ اہلِ صفا ، نورِ و [illegible]

سورۃ الکہف (آیت ۲۸) میں ہے :

واصبر نفسك مع الذين يدعون [illegible] بالغداوة و العشي يريدون

وجهه' ولا تعد عينٰك عنهم ٥

[اور اپنے آپ کو ثابت قدم رکھ اُن لوگوں کے ساتھ جو اپنے رب کو صبح و شام پکارتے ہیں ، اُس کی خوشنودی (رضا) چاہتے ہیں اور تیری آنکھیں اُن سے نہ ہٹنے پائیں ۔]

صفحہ ۹۱ ہی میں ہے :

تجھ سے گریباں مرا مطلعِ صبحِ نشور
تجھ سے مرے سینے میں آتشِ اللہ ہُو

صفحہ ۸۲ میں سورۂ انعام کی آیت (۲۸) آ چکی ہے ۔ وہ دیکھیں ۔

صفحہ ۹۳ میں ہے :

سلسلۂ روز و شب ، نقشِ گرِ حادثات
سلسلۂ روز و شب اصلِ حیات و ممات

سورۃ البقرہ (آیت ۱۶۴) میں ہے :

[اِنَّ فِی خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِیْ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِمَا یَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْیَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِیْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ وَّتَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ٥

بے شک آسمانوں اور زمین کی خلق میں اور رات دن کے بدلنے میں اور کشتی میں جو لوگوں کے فائدے کے لیے چلتی ہے اور وہ جو اللہ نے آسمان سے پانی اُتار کر مردہ زمین کو اس سے زندہ کیا اور زمین میں ہر قسم کے جانور پھیلائے اور ہواؤں کی گردش اور وہ بادل جو آسمان و زمین کے درمیان مسخر ہیں ، ان سب میں عقل والوں کے لیے ضرور نشانیاں ہیں ۔

سورۂ یونس آیت ۱۰۱ اور سورۂ یونس (پ ۱۱) وغیرہ میں بھی ایسے مضامین ہیں ۔

صفحہ ۹۳ ہی میں ہے :

تیرے شب و روز کی اور حقیقت ہے کیا
ایک زمانے کی رو ، جس میں نہ دن ہے نہ رات !

صفحہ ۹۰ میں سورۃ الرحمٰن (آیت ۲۹ اور سورۃ البقرہ (آیت ۲۵۵) دیکھیے ۔

صفحہ ۹۴ میں ہے :

اول و آخر فنا ، باطن و ظاہر فنا
نقش کہن ہو کہ نو ، منزلِ آخر فنا

سورۃ الرحمٰن (آیت ۲۶) میں ہے :

[illegible] جتنے ہیں سب کو [illegible]

صفحہ ۹۴ ہی میں ہے :

عشق ہے اصلِ حیات ، موت ہے اُس پر حرام
جوش ، ولولہ ، وُجد اور لگن سے زندگی عبارت ہے ۔

سورۃ الحج (آیت ۳۲) میں ہے :

و من یعظم شعائر اللہ فانہا من تقوی القلوب ۝

اور جو شخص شعائر اللہ کی تعظیم کرے تو اس [illegible] قلب کے تقویٰ کا نتیجہ ہے ۔

تقویٰ دراصل ہے اُس احساس کا نام جس کی [illegible] خدا کے حکم کے مطابق عمل کرنے کی شدید رغبت اور اُس کی خلاف ورزی سے شدید نفرت پیدا ہوتی ہے ۔ لہٰذا تقویٰ جو افعال کی صفات میں سے ایک ایجابی صفت ہے جو پہلے دل سے تعلق رکھتی ہے [illegible] اور اسی سے بیداری پیدا ہوتی ہے جو انسان کو عمل پر [illegible] کرتی ہے ۔ صفحہ ۳۲ میں بھی یہ بحث آ چکی ہے ۔

صفحہ ۹۴ ہی میں ہے :

عشق دمِ جبرئیل ، عشق دلِ مصطفیٰ
عشق خدا کا رسول ، عشق خدا کا کلام !

"تقویٰ القلوب" جس کا ذکر ابھی آیا ، جبریل علیہ السلام نے بھی اسی کا پیام دیا اور حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی کی عملی تعلیم دی ۔ جبریل علیہ السلام کو بھی چونکہ سورۂ تکویر میں (انہ لقول رسول کریم) رسول کہہ گیا ہے اس لیے یہاں بھی عشق کو (جس کا سہرا جبریل علیہ السلام کے سر ہے) "احمد کا رسول" کہا ہے ۔ بہرحال عشق ہی خدا کا مقصد ہے ، ورنہ آدم کی تخلیق بے کار ہو جائے گی ۔

صفحہ ۹۵ میں ہے :

قطرۂ خونِ جگر ، دل کو بناتا ہے دل
خونِ جگر سے صدا سوز و سرور و سرود !

یہی تقویٰ القلوب انسان کو جگر کاوی کے لیے آمادہ کرتا ہے ۔ مسجد قرطبہ بھی اسی کا مظاہرہ ہے ۔ اور اسی لیے :

ع ... جس معجزے سے کم سینۂ آدم نہیں ۔

صفحہ ۹۵ ہی میں ہے :

پیکرِ نوری کو ہے سجدہ میسر تو کیا
اس کو میسر نہیں سوز و گدازِ سجود !

فرشتے سجدہ کرتے ہیں لیکن ان کی عبادت میں اتنا حسن نہیں جتنا انسان کو ... کے سجدے کے سوز کی وجہ سے حاصل ہوتا ہے ۔ صفحہ ۹۶ میں سورۂ ص کی آیتیں (۳۲ - ۳۳) ملاحظہ ہوں ۔

---

۱ ۔ ... شاعر نہیں لیکن کبھی یہ شعر کہا تھا :

... گفتہ اند این زمیں را آسمانے دیگر است

صفحہ ۹۶ میں ہے :

مٹ نہیں سکتا کبھی مردِ مسلماں کہ ہے
اس کی اذانوں سے فاش سرِ کلیم و خلیل

مسلمان کی اذان سے غیر اللہ کے انکار کا اعلان ہوا کرتا ہے - یہ اعلان اگر دل سے ہے تو گویا ابراہیم علیہ السلام کی طرح بت شکنی اور موسیٰ علیہ السلام کی طرح فرعونی طاقت کی بیخ کنی کا اعلان ہے - جو مسلمان ایسا ایمان رکھتا ہے وہ کبھی مٹ نہیں سکتا -

سورۃ العنکبوت (آیت ۶۹) میں ہے :

و الذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا ط

[اور جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ضرور ہے اپنے راستے (فلاح کے) دکھا دیں گے -]

صفحہ ۹۷ میں ہے :

ہاتھ ہے اللہ کا ، بندۂ مومن کا ہاتھ
غالب و کارآفریں ، کارکشا ، کارساز

ایک حدیث ہے :

العبد یتقرب الی بالنوافل حتی احبہ فاذا احببتہ کنت سمعہ الذی یسمع بہ و بصرہ الذی یبصر بہ و یدہ التی یبطش بھا و رجلہ التی یمشی بھا o

[بندہ نوافل (عبادت) کے ذریعے قریب ہوتا ہے یہاں تک کہ میں اسے دوست رکھتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی بینائی بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے -]

سورۃ الانفال (آیت ۷) میں ہے :

و ما رمیت اذ رمیت و لکن اللہ رمیٰ -

(اے محبوبؐ) جب تم نے (کنکریاں) پھینکی تھیں تو تم نے نہیں پھینکی تھیں بلکہ اللہ نے پھینکی تھیں۔

سورۃ الفتح (آیت ۱۰) میں ہے:

ید اللہ فوق ایدیھم ۝

اللہ کا ہاتھ اُن کے (مومنوں کے) ہاتھوں پر ہے۔

صفحہ ۹۷ میں ہی ہے:

اُس کی امیدیں قلیل، اُس کے مقاصد جلیل
اُس کی ادا دل فریب، اُس کی نگہ دل نواز

مسلمان کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ۔ صفات سورۃ آل عمران (یہ ہے ۱۲۱ میں بیان کی گئی ہیں۔ انہی کا حامل مسلمان کو ہونا چاہیے:

[illegible] اللہ لنت لھم ولو کنت فظا غلیظ القلب لانفضوا من حولک فاعف عنھم واستغفر لھم وشاورھم فی الامر فاذا عزمت فتوکل علی اللہ ط ان اللہ یحب المتوکلین ۝

[illegible] اپنے محبوبؐ سے فرماتا ہے کہ اُن کے لئے نرم دل ہو جاؤ اور اگر تم سخت دل ہوتے تو وہ تمہارے گرد سے پریشان ہو جاتے۔ پس تم اُن سے درگزر کرو اور اُن کے لئے بخشش مانگو اور کاموں میں اُن سے مشورہ کرو۔ پھر جس بات کا تم پختہ ارادہ کر لو تو اللہ پر بھروسہ کرو۔ بیشک بھروسہ کرنے والے اللہ کو پسند ہیں۔

صفحہ ۹۷ ہی میں ہے:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کافروں کی سخت ہیں

اور آہن میں نرم دل ۔]

اور کی آیت ۱۵۹ سورۂ آلِ عمران بھی دیکھیں ۔

صفحہ ۹۸ میں ہے :

نقطۂ پرکارِ حق ، مردِ خدا کا یقیں
اور یہ عالم تمام وہم و طلسم و مجاز

مردِ خدا کے ایمان اور عقل ہی کے گرد کے تمام عالم گھومتا ہے اور وہ سب پر غالب رہتا ہے ۔

سورۂ آلِ عمران (آیت ۱۳۹) میں ہے :

ولا تہنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین ۔

اور سست مت بنو اور غم نہ کھاؤ ۔ تم ہی غالب آؤ گے اگر ایمان رکھتے ہو ۔]

صفحہ ۹۸ میں ہے :

عمل کی بنیاد ہے وہ عشق کا حاصل ہے وہ
جس کی تہ میں گرمیٔ محفل ہے وہ

مومن کا عمل بھی عشق سے پیدا ہوتا ہے اور اسی کی وجہ سے دنیا کی محفل میں گرمی ہے ، کیونکہ اسی کے لیے دنیا بنائی گئی ہے ۔

سورۃ البقرہ (آیت ۲۹) میں ہے :

ھوالذی خلق لکم ما فی الارض جمیعاً ۔

وہی ہے جس نے تمہارے لیے جو کچھ زمین میں ہے سب کا سب ۔]

اور وہ خلیفہ اللہ بھی ہے (سورۃ الانعام ، آیت ۱۶۵) ۔

صفحہ ۹۸ ہی میں ہے :

آہ وہ مردانِ حق ! وہ عربی شہسوار
حاملِ خُلقِ عظیم ، صاحبِ صدق و یقیں

مردانِ حق کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں سورۃ القلم (آیت ۴) میں ہے :

و انك لعلیٰ خلق عظیم

[اور بے شک آپ کے اخلاق بہت بلند ہیں ۔]

صفحہ ۹۸ ہی میں ہے :

جن کی حکومت سے ہے فاش یہ رمزِ غریب
سلطنتِ اہلِ دل فقر ہے ، شاہی نہیں !

سورۃ النور (آیت ۵۵) میں حکومت کے اہل ہونے کی یہ شرط آئی ہے :

وعد اللہ الذین آمنوا منکم و عملوا الصّٰلحٰت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم و لیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم و لیبدلنھم من بعد خوفھم امنًا ط

[اللہ نے وعدہ کیا ہے اُن لوگوں سے جو تم میں سے ایمان لائے اور عمل صالح کیے کہ وہ ان کو ضرور زمین میں خلافت (حکومت) دے جس طرح اُن سے پہلوں کو دی اور ضرور اُن کے دین کو مضبوط کر دے جس کو اُس نے پسند کیا ہے اور ضرور اُن کے لئے خوف کو امن سے بدل دے گا ۔]

صفحہ ۹۹ میں ہے :

بوئے یمن آج بھی اُس کی ہواؤں میں ہے !
رنگِ حجاز آج بھی اُس کی نواؤں میں ہے !

ایک حدیث (گو کہ موضوع ہے) اس طرح ہے :

انی لاجد نفس الرحمٰن من قبل الیمن[۸] ۔

۸۔ قرآن مجید میں بھی سب سے پہلے اسلام کے متعلق سورۂ یوسف (آیت ۹۴) میں آیا ہے کہ انھوں نے یوسف علیہ السلام کی خوشبو محسوس کی جب کہ وہ ابھی مصر سے بہت دور تھے ۔ حدیث میں یوسف کی خوشبو یا قا ہوں ۔

[یمن کی طرف سے مجھے خدا کی خوشبو آتی ہے۔]

حضرت اویس قرنیؓ وہیں کے تھے۔ اُن کے متعلق یہ اشارہ ہے۔ ۹

صفحہ ۱۰۰ میں ہے:

جس میں نہ ہو انقلاب، موت ہے وہ زندگی
روحِ اُمم کی حیات کشمکشِ انقلاب!

سورۃ النور (آیت ۴۴) میں ہے:

یقلب اللہ اللیل و النہار ان فی ذلک لعبرۃً لاولی الابصار

[اللہ بدل کرتا ہے رات اور دن کو۔ بے شک اس میں عبرت ہے نگاہ والوں کے لیے۔]

اور سورۂ آلِ عمران (آیت ۱۴۰) میں ہے:

و تلک الایام نداولھا بین الناس ۝

[اور یہ دن ہیں جن میں ہم لوگوں کے لیے باری باری لاتے ہیں (کبھی کسی کی باری ہے کبھی کسی کی)۔]

صفحہ ۱۰۳ میں ہے:

ع ہے سوزِ دروں سے زندگانی

سورۂ آلِ عمران (آیت ۱۳۹) میں ہے:

ولا تہنوا ولا تحزنوا و انتم الاعلون ان کنتم مؤمنین

۹۔ اُس کے بعد جو اشعار ہیں ان میں دو تلمیح ہے ہیں۔

ع دیکھ چکا لمتی شورشِ اصلاح دہر

یعنی Luther (۱۴۸۳ تا ۱۵۴۶) جس نے رومن کیتھولک کے خلاف Protestants کی [illegible] کی تھی۔ [illegible] کی تلمیح ہے:

چشمِ فرانسیس بھی دیکھ چکی انقلاب

آور نہ سست پڑو اور نہ غم کرو - تم ہی غالب رہو گے اگر تم مومن ہو -]

صفحہ ۱۰۲ بنی میں ہے :

مومن کے جہاں کی حد نہیں ہے!
مومن کا مقام ہر کہیں ہے!

سورۃ البقرہ (آیت ۲۹) میں ہے :

ھوالذی خلق لکم ما فی الارض جمیعاً ٥

[وہی ہے جس نے پیدا کیا تمہارے لیے جو کچھ زمین میں ہے سب کا سب -]

صفحہ ۱۰۳ میں ہے :

دیکھا بھی دکھایا بھی ، سنایا بھی سنا بھی
ہے دل کی تسلی نہ نظر میں ، نہ خبر میں!

دل کی تسلی صرف اللہ سے رشتہ رکھنے میں ہے -

سورۃ الرعد (آیت ۲۸) میں ہے :

الا بذکر اللہ تطمئن القلوب ٥

[سن لو ، اللہ کی یاد ہی میں دل کا چین ہے -]

صفحہ ۱۰۶ میں ہے :

شہادت ہے مطلوب و مقصودِ مومن
نہ مالِ غنیمت ، نہ کشور کشائی!

شہادت [illegible]

سورۃ [illegible] ۱۵۴) میں ہے :

[illegible] یقتل فی سبیل اللہ امواتٌ ط بل احیاءٌ ولٰکن [illegible]

[اور جو اللہ کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو، بلکہ وہ زندہ ہیں۔ ہاں تم کو خبر نہیں۔]

پھر شہید کا درجہ صدیق کے بعد ہی ہوتا ہے۔

سورۃ النساء (آیت ۶۹) میں ہے:

ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولئک رفیقاً ۝

[اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے تو ایسے لوگ ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور صالح لوگ۔ یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔]

صفحہ ۱۰۵ ہی میں ہے:

دلِ مردِ مومن میں پھر زندہ کر دے
وہ بجلی کہ تھی نعرۂ لاتذر میں!

نوح علیہ السلام کی دعا سورۂ نوح (آیت ۲۶) میں ہے:

وقال نوح رب لا تذر علی الارض من الکافرین دیارا

[اور نوح نے عرض کی، اے میرے رب، زمین پر کافروں میں سے کسی کو بسنے والا نہ چھوڑ۔]

صفحہ ۱۰۶ میں ہے:

اے انفس و آفاق میں پیدا ترے آیات
حق یہ ہے کہ ہے زندہ و پائندہ تری ذات

حٰمٓ سجدہ (آیت ۵۳) میں ہے:

سنریہم آیاتنا فی الآفاق و فی انفسہم حتی یتبین لہم انہ الحق

[اب ہم دکھائیں گے اپنی نشانیاں آفاق میں اور اُن کی جانوں میں حتیٰ کہ کھل جائے اُن پر کہ یہ ٹھیک ہے۔]

صفحہ ۱۰۶ ہی میں ہے:

آج آنکھ نے دیکھا تو وہ عالم ہوا ثابت!
میں جس کو سمجھتا ہوں کلیسا کے خرافات

عرب میں قبیلہ عنزہ کا ایک دروغ گو شخص خرافہ تھا۔ اُسی سے یہ لفظ بنا گیا، یعنی لغو باتیں۔ کلیسا والوں نے خلافِ عقل باتیں (عقائد و اعمال) شروع کر دی تھیں جس سے اُن کے خلاف احتجاج شروع ہوا۔ پھر یہ احتجاج ضد اور نفرت کی حد تک پہنچ گیا حتیٰ کہ کلیسا کے بتائے ہوئے خدا کا بھی انکار ہونے لگا۔

سورۂ فصلت (آیت ۲۹) میں ہے:

وقال الذین کفروا ربنا ارنا الذین اضلنا من الجن والانس نجعلھما تحت اقدامنا لیکونا من الاسفلین ○

اور کافر کہیں گے (جہنم میں) اے ہمارے رب، ہمیں دکھا وہ دونوں جن اور انسی جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا کہ ہم اُنہیں اپنے پاؤں تلے ڈالیں کہ وہ ہر نیچے سے نیچے رہیں۔

صفحہ ۱۰۷ میں ہے:

یہ علم، یہ حکمت، یہ تدبر، یہ حکومت!
جس سے ہیں لہو، دیتے ہیں تعلیم مساوات!

جرمنی و روس کے جنم، مدبر وغیرہ کا مقصد صرف خیالی جوش سے کیونکہ اُن پر شیطان نے قابو پا لیا ہے۔

سورۃ المجادلہ (آیت ۱۹) میں ہے:

استحوذ علیھم الشیطٰن فانسٰھم ذکر اللہ ط اولٰئک حزب الشیطٰن ط الآ ان حزب الشیطٰن ھم الخٰسرون ○

[اُن پر شیطان نے قابو پا لیا۔ پس اُس نے اُن کو اللہ کی یاد سے غافل کر دیا۔ یہ شیطان کی جماعت ہے۔ سن رکھو، شیطان کی جماعت ہی نقصان اُٹھانے والی ہے۔]

اسی لیے اس جماعت کی وجہ سے ہے :

بیکاری و عریانی و بے خواری و افلاس

صفحہ ۱۰۸ میں ہے :

ع سبب کچھ اور ہے تو جسے سمجھتا ہے زوال بندۂ مزدور کے اوقات

سورۃ الذاریٰت (آیت ۱۹) میں ارشاد ہے :

و فی اموالھم حق للسائل و المحروم ○

[اور اُن کے مالوں میں حق ہے سائل اور محروم کا۔]

مزدور کو [illegible] اُس کا پورا حق نہیں

جاتا ہے۔

سورۃ الفجر (ایات ۱۹ - ۲۰) میں ہے :

و تاکلون التراث اکلا لما و تحبون المال حبا جما ○

[اور میراث کا سب مال سمیٹ کر کھا جاتے ہو اور مال کی محبت میں گرفتار ہو۔]

صفحہ ۱۰۸ ہی میں ہے :

ع کب ڈوبے کا سرمایہ پرستی کا سفینہ؟

سورۃ القصص (آیت ۵۸) میں ہے :

و کم اھلکنا من قریۃ بطرت معیشتھا ،

[اور کتنے شہر ہم نے ہلاک کر دیے جو اپنے عیش پر اترا گئے تھے۔]

صفحہ ۱۰۹ میں ہے :

ع دانش و دین و علم و فن بندگیٔ ہوس تمام

صفحہ ۱۰۷ کی آیت دیکھیں ۔

صفحہ ۱۰۹ ہی میں ہے :

ع جوہرِ زندگی ہے عشق ، جوہرِ عشق ہے خودی

زندگی بغیر عشق کے اور عشق بغیر خودی کے موت ہے ۔

صفحہ ۹۴ میں سورۃ الحج کی آیت (۳۲) دیکھیں ۔

صفحہ ۱۱۰ میں ہے :

جس کھیت سے دہقاں کو میسر نہیں روزی
اُس کھیت کے ہر خوشۂ گندم کو جلا دو

صفحہ ۱۰۰ میں سورہ المؤمنون آیت ۱۹ ، سورۃ الفجر (آیات ۲۰ - ۲۱) اور سورہ المدثر (آیت ۵۸) کی آیت دیکھیں ۔

صفحہ ۱۱۱ میں ہے :

سرخ و کبود بدلیاں چھوڑ گیا سحابِ شب!
کوہِ اضم کو دے گیا رنگ عجب طرح طرح
زرد سے پاک ہے ہوا ، برگِ حنا کے رنگ نے
رنگِ رخِ خجستہ دے سلمِ پرنیاں!

صفحہ ۱۱۱ میں شرف الدین ابو عبداللہ محمد بن سعید بن حماد صنہاجی البوصیری (۶۹۰-۶۹۶/۱۲۱۱-۱۲۹۶) کا قصیدۂ بُردہ اس طرح شروع ہوتا ہے :

امن تذکر جیران بذی سلم
مزجت دمعا جری من مقلۃ بدم
ام ھبت بنسیم الریح من ارم
وا ومض البرق فی الظلماء من اضم
فما لعینیک ان قلت اکففا ھمتا

اے کہ یاد کرتا ہے تو سلم میں ہمسایوں کو
بہا دیتا ہے تو آنکھ سے آنسو ملا ہوا خون

تیری تکبیر سے جاری ہے، یا کعبہ کی طرف سے ہوا آئی، یا حرم سے
اندھیری رات میں بجلی چمکی؟]

کعبہ (مسجد) اور کوہِ اضم (مدینہ کے قریب پہاڑ) کے متعلق:

آئی صدائے جبرئیل تیرا مقام ہے یہی
اہلِ فراق کے لیے عیشِ دوام ہے یہی

ایک مسلمان کے لیے کونین میں اس سے زیادہ دلکش [illegible]
مقام کوئی نہیں۔ رومیؒ کہتے ہیں:

مسکنِ پیر است و شہرِ شاہ نیست [illegible] عشقِ عاشق این ہمہ جا چون نشست

سورۃ الانبیاء کی آیت (۱۰۷) ہے:

و ما ارسلنٰک الا رحمۃً للعالمین ○

اور ہم نے تمہیں نہیں بھیجا مگر رحمت سارے جہانوں کے لیے۔

ایسے حرمِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دیار کی حرمتیں اقبال
کو کیوں عزیز نہ ہوتیں؟

صفحہ ۱۱۲ میں ہے:

قافلۂ حجاز میں ایک حسینؓ بھی نہیں
گرچہ ہے تاب دار ابھی گیسوئے دجلہ و فرات!

کیا پوری قوم میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی طرح میں [illegible]
لیے قربانی دینے والا اب کوئی نہیں؟

سورۃ النساء (آیت ۵۹) میں ہے:

[illegible] اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و [illegible]
[illegible] فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تؤمنون باللہ
و الیوم الآخر ط ذٰلک خیرٌ و احسن تاویلاً ○

[illegible] اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی [illegible]
[illegible] رسول کی اور جو تم میں سے حاکم [illegible]

جھگڑا اٹھے تو اللہ اور رسولؐ کے حضور رجوع کرو اگر اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہو - یہ بہتر ہے اور اس کا انجام سب سے اچھا ہے۔

امام حسین رضی اللہ عنہ نے یزید کی خلافت کو اسی لیے تسلیم نہیں کیا کہ اس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت چھوڑ دی تھی -

اب نبی ہمارے حاکم اعلیٰ ہی ہیں لیکن قوم حجاز میں کوئی حسین نظر نہیں آتا -

صفحہ ۱۱۲ ہی میں ہے :

حسن خیال ہو بھی تو عشق صبر حسین نہ ہو تو عشق نہیں ہے عشق !
معرکۂ وجود میں بدر و حنین بھی ہے عشق !

اس کی گہرائی اور "موجۂ الکوثر" نہ ہو تو یہ تمام وقعت جنت کے بے زبان نغمے - صفحہ ۳۹ میں سورۃ الحج کی آیت (۴۰) دیکھیں -

صفحہ ۱۱۰ ہی میں ہے :

آیۂ کائنات کا معنیٔ دیریاب تو !
نکلے تری تلاش میں قافلہ ہائے رنگ و بو !

حسن اور علی اس طرح ملے کہ خاتم النبیین ہی کی مثال بن گئے ہیں -

سورۃ الاحزاب (آیت ۴۰) میں ہے :

محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ، ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے ، اور اللہ سب کچھ جانتا ہے -]

یہ معنی مجھ سے دانائے روم نے بیان کیے تھے جو سورۃ الاحزاب (آیت

۱۰۳) میں ارشاد ہے :

لا تدرکہ الابصار و ھو یدرک الابصار و ھو اللطیف الخبیر ○

انکھیں اُس کو نہیں پاتیں اور وہ نگاہوں کو پا لیتا ہے ۔ وہ لطیف اور باخبر ہے ۔]

صفحہ ۱۱۲ میں ہے :

لوح بھی تو ، قلم بھی تو ، تیرا وجود الکتاب !
گنبدِ آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب !

ہر چیز مسخر کرنے کے بعد اور ہر چیز سے ورا ہے ۔ "تسخیرِ ماہ" میں بھی کہا ہے کہ :

ع قاری نظر آتا ہے حقیقت میں ہے قرآن

صفحہ ۸۰ دیکھیں ۔

صفحہ ۱۱۳ ہی میں ہے :

[illegible]
فقرِ جنید و بایزید ، تیرا جمال بے نقاب !

علامہ اقبال اپنے ایک خط میں لکھتے ہیں :

"دینِ اسلام جو ہر مسلمان کے عقیدے کی رو سے ہر شے [illegible] ہے نفسِ انسانی اور اُس کی مرکزی قوتوں کو فنا نہیں [illegible] عمل کے لیے حدود معین کرتا ہے ۔ ان حدود کے معین کرنے [illegible] اسلام میں شریعت یا قانونِ الٰہی ہے ۔ جو شخص [illegible] مسلمانوں نے اپنے عروج کے زمانے میں حبشہ کی [illegible] قانون کی صورت میں قانونِ الٰہی اور اخلاق کا پابند ہے ۔ بہرحال [illegible] کے تعین کا نام شریعت ہے اور شریعت کو اپنے [illegible] کا نام لیتے ہے ۔ [illegible]

حد تک سرایت کر جائیں کہ خودی کے پرائیویٹ امیال و عواطف باقی نہ رہیں اور صرف رضائے الٰہی اس کا مقصود ہو جائے تو زندگی کی اس کیفیت کو بعض اکابر صوفیائے اسلام نے فنا کہا ہے، بعض نے اسی کا نام بقا رکھا ہے۔"[10]

اسلامی حکومت اور اسلامی فرد دونوں کا مقصد امر بالمعروف اور دعوتِ خیر ہے۔

سورۂ آلِ عمران (آیت ۱۰۴) میں ہے:

ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر و یامرون بالمعروف و ینھون عن المنکر ط و اولئک ھم المفلحون ٥

اور تم میں ایک گروہ ایسا ہونا چاہیے کہ بھلائی کی طرف بلائیں اور اچھی بات کا حکم دیں اور برائی سے منع کریں، اور یہی لوگ مراد کو پہنچے۔

صفحہ ۱۱۳ میں ہے:

تازہ مرے ضمیر میں معرکۂ کہن ہوا
عشق تمام مصطفیٰؐ! عقل تمام بولہب!

مظاہرِ کے حرکات میں عقل معاون ہو سکتی ہے لیکن عشق کی پہنچ سے قاصر ہے۔ عشق کا مفہوم، جیسا کہ خود علامہ اقبال نے اکثر جگہ کہا ہے، ہر اس چیز کو اپنے اندر جذب کرتا ہے جو اعلیٰ و کامل ہو۔ یہ صرف جذباتی چیز نہیں بلکہ قوتِ فعال بھی ہے۔ گویا اعلیٰ

---

۱۰ "مکاتیب اقبال"، ۱/۲۰۲ - ۲۰۳ - صفاتِ وجود ایجابیہ یعنی حیات، قدرت، علم، ارادہ وغیرہ) جو انسان میں پائی جاتی ہیں وہ دراصل حق تعالیٰ کی صفات کا پرتو ہیں۔ صفحہ ۹۶ میں یہ شعر آ چکا ہے۔

میرا جلال و جمال مردِ خدا کی دلیل
وہ بھی جلیل و جمیل تو بھی جلیل و جمیل

اور اکمل کی طلب ایک طرح سے عشقِ الٰہی کی مترادف ہے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اس عشق کا سب سے اعلیٰ مظہر ہیں اور اس قسم کی عقل کا نمائندہ ابولہب ہے۔

سورۂ یونس (آیت ۱۵) میں ہے:

قل ما یکون لی ان ابدلہ من تلقاء نفسی ان اتبع الا ما یوحی الی ○

(کہو) مجھے نہیں پہنچتا کہ میں اپنی طرف سے اس (قرآن) کو بدل دوں۔ میں تو اس وحی کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف وحی کی جاتی ہے (اعلیٰ اور اکمل کی طلب کی یہ شان ہے)۔

اور سورۃ الجاثیہ (آیت ۳۲) میں ہے:

و اذا قیل ان وعد اللہ حق والساعۃ لا ریب فیہا قلتم ما ندری ما الساعۃ ان نظن الا ظنا و ما نحن بمستیقنین ○

(اور جب کہا جاتا ہے کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت میں کوئی شک نہیں ہے تو تم کہتے ہو ہم نہیں جانتے قیامت کیا ہے ہم تو صرف گمان سا کرتے ہیں اور ہمیں یقین نہیں آتا (یہ شک کی مذموم قسم ہے جو عقل کو سوچنے پر مجبور کرتی ہے)۔

سورۃ النجم (آیت ۲۸) میں ہے:

و ان الظن لا یغنی من الحق شیئاً ○

[اور بے شک گمان یقین کی جگہ کچھ کام نہیں دیتا۔]

صفحہ ۱۱۴ ہی میں ہے:

گرمی آرزو فراق! شورش ہائے و ہو فراق!
موج کی جستجو فراق! قطرہ کی آرزو فراق!

محبت کی [illegible] ہوئی ہے اور [illegible] کی [illegible]
اقبال کی [illegible] ہیں [illegible]

کو روحِ انسانی کا نقطۂ عروج مانتے ہیں۔

سورۃ النمل (آیت ۶۲) میں ہے:

امن یجیب المضطر اذا دعاہ و یکشف السوء و یجعلکم خلفآء الارض ط ء الٰہٌ مع اللہ ط قلیلاً ما تذکرون ٥

[آیا وہ لاچار کی سنتا ہے جب وہ اُسے پکارے اور دور کر دیتا ہے برائی اور تمہیں زمین کا وارث کرتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ اور کوئی خدا ہے؟ بہت ہی کم دھیان کرتے ہیں۔]

یکتائی اور اشتراک میں مبتلا ہونا خلل کی دلیل ہے۔ سر یہ خلل نیابتِ الٰہی کے اعلیٰ مدارج تک پہنچا دیتی ہے۔

صفحہ ۱۱۵ میں جگنو کہتا ہے:

شد کامیو سکر، کہ بروانہ نیست میں دریوزہ گر آتشِ بیگانہ نیست میں

اس سعر میں سمجھا دیا ہے کہ غیر اللہ کی مختاجی سے بچنا چاہیے۔

سورۂ یونس (آیت ۱۰۶) میں ہے:

ولا تدع من دون اللہ ما لا ینفعک ولا یضرک فان فعلت فانک اذاً من الظٰلمین ٥

[اور اللہ کے سوا کسی اور کو نہ پکار جو نہ تو نفع دے سکے اور نہ ضرر۔ اگر یہ کرے تو اس وقت تو ظالموں میں سے ہوگا۔]

صفحہ ۱۱۶ میں ہے:

ایک ہی کا وہ ہے جس نے [illegible]

[illegible] فروغ کے لیے کوشاں رہے گا۔

[illegible]

ھو الذی خلق لکم ما فی الارض جمیعاً ٥

وہی ہے جس نے تمہارے لیے بنایا جو کچھ زمین میں ہے سب کا
سب۔]

صفحہ ۱۱۷ میں ہے:

مانگنے والا گدا ہے! صدقہ مانگے یا خراج
کوئی مانے یا نہ مانے میر و سلطاں سب گدا!

ایک دنیوی بادشاہ کا کردار سورۃ الکہف (آیت ۷۹) میں حضرت
خضر کے بیان میں مذکور ہے:

اما السفینۃ فکانت لمسٰکین یعملون فی البحر فاردت ان اعیبھا
و کان وراءھم ملک یاخذ کل سفینۃ غصباً ○

[وہ جو کشتی تھی تو چند محتاجوں کی تھی کہ دریا میں کام کرتے
تھے۔ میں نے چاہا کہ اُسے عیب دار کر دوں اور اُن کے پیچھے ایک
بادشاہ تھا کہ ہر ثابت کشتی زبردستی چھین لیتا۔]

ملا بادشاہوں کا یہی حال ہے جو دوسروں کے مال کی خوبی دیکھ
بنے ہیں۔

صفحہ ۱۱۷ ہی میں ہے:

نہیں فردوس مقامِ جدل و قال و اقول!
بحث و تکرار اس اللہ کے بندے کی سرشت!

صفحہ ۹۷ میں سورۃ الروم کی آیتیں (۳۱ - ۳۲) دیکھیں۔

صفحہ ۱۱۸ میں ہے:

ہوئی دین و دولت میں جس دم جدائی
ہوس کی امیری، ہوس کی وزیری!

[جب سے دین حکومت سے جدا ہوا ہے تب سے امیر و وزیر
حکومت کے لالچ سے کام کرتے ہیں]

صفحہ ۱۱۳ میں سورۃ آلِ عمران کی آیت (۱۰۳) اور صفحہ ۱۱۷ میں
سورۃ الکہف کی آیت (۹۷) دیکھیں۔

صفحہ ۱۱۸ ہی میں ہے :

یہ اعجاز ہے ایک صحرا نشیں کا
بشیری ہے آئینہ دار نذیری

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم بشیر بھی ہیں اور نذیر بھی ۔

سورۃ السبا (آیت ۲۸) میں ہے :

و ما ارسلنٰك الا كآفةً للناس بشيراً و نذيراً ٥

اور اے محمد ہم نے تم کو نہیں بھیجا مگر ایسی رسالت سے جو تمام انسانوں کو گھیرنے والی ہے ، خوش خبری سنانے والا اور ڈر سنانے والا ۔

بشیر بھی کتنے ہے اللہ کے بندوں کو خوش خبری سنانے والا ۔
نذیر بھی نافرمانوں کو اللہ کے عذاب سے ڈرانے والا ۔
اس سے پہلے والی آیتیں دیکھیں ۔ وہ کافی ہیں ۔

صفحہ [illegible] ہی ہے :

[illegible] : [illegible] ہیں ، بھیجی نہیں '
[illegible] کی ہیں ، بھیجی ہیں ، بھیجی نہیں '

سورۃ الرعد (آیت ۱۶) میں ہے .

قل من رب السمٰوات و الارض ط قل اللہ ط

[illegible] کون ہے رب آسمانوں کا اور زمین کا ۔ فرما دیں کہ اللہ

[illegible] کے مضامین ، سورۃ ابراہیم کی آیات (۳۲ - ۳۴) سے ماخوذ

اللہ الذی خلق السمٰوات و الارض و انزل من السماء ماءً فاخرج بہ [illegible] لکم ج و سخر لکم الفلک لتجری فی البحر بامرہ ج و سخر لکم الانہٰر ج و سخر لکم الشمس و القمر دائبین ج و سخر لکم اللیل

و النجار ج و آتکم من کل ما سالتموہ ط و ان تعدوا نعمت اللہ لا تحصوھا ط ان الانسان لظلوم کفار ٥

[اللہ ہے جس نے آسمان اور زمین بنائے اور آسمان سے پانی اتارا پھر اس سے کچھ پھل تمہارے کھانے کو پیدا کیے اور تمہارے لیے کشتی کو مسخر کیا کہ اس کے حکم سے دریا میں چلے اور تمہارے لیے نہریں مسخر کیں اور تمہارے لیے سورج اور چاند مسخر کیے جو برابر چلے جا رہے ہیں اور تمہارے لیے رات اور دن مسخر کیے اور تمہیں ہر وہ کچھ عطا کر دیا اور اگر اللہ کی نعمتیں شمار کرنے لگو تو شمار نہ کر سکو گے۔ بے شک انسان بڑا ظالم، بڑا ناشکرا ہے۔]

صفحہ ... میں ہے:

... تشویش ... جبریل تو ہے محوِ تماشائے لبِ بام ابھی

... سے ... معراجِ مسلمانی

سورۂ فاطر (آیت ۸) میں ہے:

افمن زین لہ سوء عملہ فرآہ حسنا ط فان اللہ یضل من یشاء و یھدی من ... فلا تذھب نفسک علیھم حسرت ... اللہ علیم بما یصنعون ٥

[تو کیا وہ جس کی بدعملی اس کو بھلی کر دکھائی دیتی ہے ... اس نے اچھا سمجھا، (ہدایت دینے کی حکمت ہے) تو ... گمراہ کرتا ہے جسے چاہے اور راہ ... ہے جسے چاہے۔ تو تمہاری جان ... حسرتوں میں ... نہ ... اللہ خوب جانتا ہے جو ...

سحر اللہ ... ہے ... صرف اللہ کے آگے ... ہے

صفحہ ۱۱۵ کی آیت بھی دیکھیں۔

صفحہ ۱۰۰ ہی میں ہے:

"... ہو نومید، نومیدی زوالِ علم و عرفان ہے
امیدِ مردِ مومن ہے خدا کے راز دانوں میں"

سورۂ یوسف (آیت ۸۷) میں ہے :

انہ لا یایئس من روح اللہ الا القوم الکٰفرون ○

[بے شک اللہ کی رحمت سے ناامید نہیں ہوتے مگر کافر لوگ]

صفحہ ۱۲۰ ہی میں ہے :

نہیں تیرا نشیمن قصر سلطانی کے گنبد پر
تو شاہیں ہے! بسیرا کر پہاڑوں کی چٹانوں میں

اقبال نے مسلمان کی شاہین سے تشبیہ دی ہے کہ اس میں یہ مخصوصیات پائی جاتی ہیں : (۱) خودداری اور غیرت مند ہے کہ اور کے ہاتھ کا مارا شکار نہیں کھاتا : (۲) بے تعلق ہے کہ آشیانہ نہیں بناتا : (۳) سبک پرواز ہے : (۴) خلوت پسند ہے : (۵) تیز نگاہ ہے۔

سورۃ البلد (آیت ۴) میں ہے :

لقد خلقنا الانسان فی کبدٍ ○

[بے شک ہم نے انسان کو مشقت میں رہنا پیدا کیا۔]

صفحہ ۱۲۱ میں ہے :

ہے شباب اپنے لہو کی آگ میں جلنے کا نام
سخت کوشی سے ہے تلخ زندگانی! انگبیں

شکیب کا مقصد [illegible] میں پڑنا اور شعلہ ساں ہے۔

سورۃ الرعد کی آیت (۱۱) ہے :

[illegible] اللہ لایغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم ○

[illegible] اس وقت تک نہیں بدلتا جب تک کہ وہ خود اپنی حالت نہ بدلے۔

صفحہ ۱۲۱ میں شاہین اپنے بچے سے کہتا ہے :

جو کبوتر پر جھپٹنے میں مزا ہے اے پسر
وہ مزا شاید کبوتر کے لہو میں بھی نہیں

سورۃ الانعام (آیت ۳۸) میں ہے :

و ما من دآبۃ فی الارض ولا طٰئر یطیر بجناحیہ الا امم امثالکم

[اور نہیں کوئی زمین میں چلنے والا اور نہ کوئی پرندہ جو اڑتا ہے اپنے دو پروں پر اڑتا ہے مگر تم جیسی اُمتیں ۔]

اللہ پاک نے زمین پر چلنے والوں اور ہواؤں پر اُڑنے والوں کو تمہاری طرح امتیں بنایا ہے ۔ وہ بھی تمہاری طرح اپنی نسل کو آگے بڑھاتے ہیں ۔

صفحہ ۱۲۱ ہی میں ہے :

تو شاخ سے کیوں پھوٹا ، میں شاخ سے کیوں ٹوٹ
اک جذبۂ پیدائی ! اک لذتِ یکتائی !

سورۃ الزخرف (آیت ۱۰) میں ہے :

الذی جعل لکم الارض مھدا وجعل لکم فیھا سبلا لعلکم تھتدون ۔

[وہ جس نے تمہارے لیے زمین کو بچھونا بنایا اور تمہارے لیے اس میں راستے (منازل اور مقاصد کی طرف) کیے کہ تم راہ پاؤ ۔]

اسی بات کو اسی غزل میں آگے بیان کیا ہے :

ع ہے گرمیِ آدم سے ہنگامۂ عالم گرم

صفحہ ۱۲۲ سے "ساقی نامہ" شروع ہوتا ہے جس میں ہی عمل ، حرکت ، گرمی ، پیہم کوشش ، مسلسل جستجو اور مشکل پسندی کا پیام ہیں :

ع چلے ہیں نوجواں مستی میں تا
ع رکے جب تو سمندِ حادثہ زیں

ع لڑائے ممولے کو شہباز سے
ع پرانی سیاست گری خوار ہے
ع گیا دور سرمایہ داری گیا
ع گراں خواب چینی سنبھلنے لگے

اس کے بعد (صفحہ ۱۲۳ میں) مسلمانوں کے ادبار کا ذکر ہے کہ:

تمدن ، تصوف ، شریعت ، کلام
بتان عجم کے پجاری تمام

مسلمانوں نے اپنے تمام کاموں میں قرآن و حدیث کی پیروی کے بجائے عجم کی پیروی رکھی ہے - اسی لیے :

حقیقت خرافات میں کھو گئی
یہ اُمت روایات میں کھو گئی

سورۃ المائدہ (آیت ۴۸) میں ہے :

و انزلنا الیک الکتٰب بالحق مصدقاً لما بین یدیہ من الکتٰب و مہیمناً علیہ فاحکم بینہم بما انزل اللہ ولا تتبع اھوآءھم عما جاءک من الحق ط

اور ہم نے تیری طرف حق کے ساتھ کتاب اُتاری جو تصدیق کرنے والی ہے اُن کتابوں کی جو اُس سے پہلے آ چکی ہیں اور وہ اُن پر محافظ ہے - سو تو ان میں اُسی کے مطابق فیصلہ کرنا جو اللہ نے نازل کیا ہے اور اُن کی خواہشوں کی پیروی نہ کرنا اُس کو چھوڑ کر جو تیرے پاس حق کے ساتھ آیا ہے -

حدیثوں کی بجائے قرآن اور حدیثوں کے عجمی خیالات رہ گئے ہیں اور (صفحہ ۱۲۴) :

جبھی عشق کی آگ اندھیر ہے
مسلماں نہیں راکھ کا ڈھیر ہے

جدت اور گرمی ، عمل کے لیے سرد گرمی اور تن دہی نہ ہونے سے

آج کا مسئلہ راکٹ کا ذہن بن گیا ہے ، حالانکہ وہ عمل کے لیے پیدا کیا گیا تھا۔

سورۃ الملک کی آیت (۲) ہے :

الذی خلق الموت و الحیٰوۃ لیبلوکم ایکم احسن عملا ۔ و ھو العزیز الغفور ط

[وہ جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہارا امتحان کرے کہ تم میں کس کا کام زیادہ اچھا ہے اور وہی زبردست والا اور بخشش والا ہے۔]

صفحہ ۱۲۳ ہی میں ہے :

[illegible] کرنے کی توفیق دے [illegible]

اے اللہ ہم کو [illegible] کی توفیق دے [illegible] صحیح معنوں میں تیرے نائب اور خلیفہ کہلائے جا سکیں۔

سورۂ یونس (آیت ۱۴) میں ہے :

ثم جعلنٰکم خلٰئف فی الارض من بعدھم لننظر کیف تعملون

[پھر ہم نے اُن کے بعد بہت اُمتوں کے بعد تمہیں ہی اس [illegible] خلیفہ بنایا کہ دیکھیں تم کیسے کام کرتے ہو۔]

اس کے آگے آتا ہے :

جوانوں کو سوز جگر بخش دے — مرا عشق ، میری نظر بخش دے

میری قوم کے نوجوان میری طرح دیکھنے کی توفیق حاصل کر

سورۃ الحشر (آیت ۱۸) میں ہے :

ولتنظر نفس ما قدمت لغد

[ہر جماعت کے ہر شخص دیکھتا رہے [illegible] کیا [illegible] بھیجا ہے۔]

پھر اقبال اپنے فلسفی واردات اور ذاتی جذبات بیان کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ وہ بھی اسی طرح ہو جائے۔ اس کے بعد (صفحہ ۱۲۵):

دمادم رواں ہے یمِ زندگی ہر اک شے سے پیدا رمِ زندگی
اسی سے ہوئی ہے بدن کی نمود کہ شعلے میں پوشیدہ ہے موجِ دود!
گراں کر سے ہے صحبتِ آب و گل خوش آئی اسے محنتِ آب و گل

سورۃ البلد (آیت ۴) میں ہے:

لقد خلقنا الانسان فی کبدٍ ۝

[بے شک ہم نے انسان کو مشقت میں رہتا پیدا کیا۔]

سورۃ الاحقاف (آیت ۱۹) میں ہے:

ولکلٍ درجٰتٌ مما عملوا ۝

[اور ہر ایک لیے اپنے اپنے عمل کے درجے ہیں۔]

سورۃ سجدہ (آیت ۷) میں ہے:

الذی احسن کل شیء خلقہ ۝ جس نے جو چیز بنائی خوب بنائی۔

سورۃ العنکبوت (آیت ۲۰) میں ہے:

قل سیروا فی الارض فانظروا کیف بدا الخلق ۝

[کہہ دو کہ زمین میں سفر کرکے دیکھو، اللہ کیونکر پہلے بناتا ہے۔]

پھر صفحہ ۱۲۶ میں ہے:

ذرہ ذرہ سے سکوت و ثبات تڑپتا ہے ہر ذرہ کائنات
ثمرِ شاخِ ہستی ہے دورانِ وجود کہ ہر لحظہ ہے تازہ شانِ وجود
سمجھتے ہیں ناداں ہے زندگی فقط ذوقِ پرواز ہے زندگی

[اس کی آیتیں دیکھیں یعنی الرعد (آیت ۱۱)، الانعام (آیت ۳۸)، حوالہ نمبر ۱۰۔]

صفحہ ۱۲۷ میں ہے :

مذاق دوئی سے بنی زوج زوج
اُٹھی دشت و کہسار سے فوج فوج

سورۂ یٰسٓ (آیت ۳۶) میں ہے :

سبحٰن الذی خلق الازواج کلہا مما تنبت الارض ومن انفسہم ومما لایعلمون ○

[پاک ہے اُسے جس نے سب جوڑے بنائے اُن چیزوں سے جنہیں زمین اُگاتی ہے اور خود اُن سے (اُن کی جنس سے) اور اُن چیزوں سے بھی کہ اُنہیں خبر نہیں۔]

صفحہ ۱۲۷ ہی میں ہے :

[illegible] کی زمیں [illegible] ہے [illegible] کے اُٹھ نیر کا دم ہے

سورۂ آلِ عمران (آیت ۱۴۰) میں ہے :

وتلک الایام نداولہا بین الناس ○

اور یہ دن ہیں جن میں ہم نے لوگوں کے لیے باری باری رکھی ہے۔
(کبھی کسی کی باری ہے کبھی کسی کی)۔]

اسی صفحے میں ہے :

[illegible] خودی کیا ہے؟ تلوار کی دھار ہے
[illegible] خودی کیا ہے؟ بیداریِ کونین ہے
[illegible] [illegible]

سورۃ المائدہ کی آیت (۱۰۵) پہلے بھی مذکور ہوئی۔

یٰاَیہا الذین اٰمنوا علیکم انفسکم ج لا یضرکم من ضل اذا اہتدیتم ط الی اللہ مرجعکم جمیعاً فینبئکم بما کنتم تعملون ○

اے ایمان [illegible] اپنی فکر رکھو [illegible]
[illegible] کچھ نہ بگاڑ [illegible]

رجوع اللہ ہی کی طرف ہے۔ پھر وہ بتا دے گا جو تم کرتے تھے۔

بعد کے اشعار میں اپنی خودی کی تعریف و تشریح آتی ہے۔

صفحہ ۱۲۸ میں ہے:

خودی کے نگہباں کو ہے زہر ناب
وہ تلوار جس سے جاتی رہے اس کی آب
وہی تار ہے اس کے لیے ارجمند
رہے جس سے دنیا میں گردن بلند

صفحہ ۵۶ میں بھی انہوں نے کہا ہے:

اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی!

یعنی اللہ کی خوشنودی اپنے نفس کے لالچ کی وجہ سے ہے اور خودی کے منافی ہے۔

سورۃ الحشر (آیت ۹) میں ہے:

ومن یوق شح نفسہ فاولئک ھم المفلحون ۝

[اور جو شخص اپنے نفس کے لالچ سے بچا لیا گیا وہی کامیاب ہیں۔

صفحہ ۱۲۸ ہی میں ہے:

تری آگ اس خاک داں سے نہیں
جہاں سوز تیرا جہاں ہے نہیں
تڑپ جا کوئی یاں تو رکتا ہے کیا
تجھے دیکھنا ہو تو رکتا ہے کیا
خودی تیرا مولا، جہاں اس کا صید!
زمیں اس کی صید، آسماں اس کا صید!

سورۃ البقرہ (آیت ۲۹) میں ہے :

ھو الذی خلق لکم ما فی الارض جمیعاً ○

[وہی ہے جس نے تمہارے لیے بنایا جو کچھ زمین میں ہے سب کا سب۔]

اور سورۃ الجاثیہ (آیت ۱۳) میں ہے :

و سخر لکم ما فی السمٰوات و ما فی الارض جمیعا منہ ان فی ذٰلک لاٰیٰتٍ لقومٍ یتفکرون ○

[اور تمہارے لیے مسخر کیا کہ جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب کا سب اُس کے حکم سے۔ بے شک اس میں نشانیاں ہیں سوچنے والوں کے لیے۔]

سورۃ النحل کی ابتدائی تین آیتوں میں انسان کو نیست سے ہست کرنے کی منزلیں بتائی ہیں۔ اسی طرح سورۂ حج کی آیت (۵) میں ہے۔ انسان اسی طرح منوی قطرے کو بتدریج مکمل انسان بنا سکتا ہے۔ جس طرح کسی چیز کی خودی قوی ہے اسی قدر اس کی زندگی پائیدار ہے۔ جسم انسان کی خودی سب سے قوی ہوتی ہے، وہ ہر مقاومت پر غالب آتا ہے۔

صفحہ ۱۲۹ میں ہے :

جو تھا نہیں ہے، جو ہے نہ ہوگا، یہی ہے اک حرفِ محرمانہ
قریب تر ہے نمود جس کی، اُسی کا مشتاق ہے زمانہ

ع لا تسبوا الدھر فرمانِ نبیؐ ست ("اسرارِ خودی")

یعنی برے کو برا نہ کہو۔ علامہ اقبال نے ڈاکٹر نکلسن کے نام جو خط لکھا تھا اس میں فرماتے ہیں :

"زمانے کی حقیقت اس وقت آشکارا ہو سکتی ہے جب ہم اپنی ذات میں تبدیلی کریں۔ تبھی حقیقی زمانہ خود ہم پر اپنے حسن کے ۔۔۔۔۔۔

ہم غیر زمانی ہیں اور موجودہ مقید الزمان زندگی میں بھی کبھی کبھی ہمیں اپنے غیر زمانی ہونے کا احساس ہو سکتا ہے اگرچہ آنی ہوگا۔"

سورۃ الحشر (آیت ۱۸) میں ہے :

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللّٰہَ ط اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ○

(اے ایمان والو، اللہ سے ڈرو اور ہر نفس دیکھے کہ کل کے لیے کیا آگے بھیجا، اور اللہ سے ڈرو۔ بے شک اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔)

صفحہ ۱۳۱ میں ہے :

عطا ہوئی ہے تجھے روز و شب کی بے تابی
خبر نہیں کہ تو خاکی ہے یا کہ سیمابی!

صفحہ اور جوش (ولولہ، لگن) کی وجہ سے انسان میں سرگشی یعنی بے عملی سے گریز چاہیے۔

فاعبدہ واصطبر ○ (مریم، آیت ۶۵)

فاعبدہ وتوکل علیہ ط (ھود، آیت ۱۲۳)

لیس للانسان الا ما سعیٰ ○ (النجم، آیت ۳۹)

وغیرہ آیتیں پہلے بھی مذکور ہوئی ہیں۔

صفحہ ۱۳۱ ہی میں ہے :

ع گراں بہا ہے ترا گریۂ سحرگاہی

سورۃ مزمل (آیت ۶) میں ہے :

اِنَّ نَاشِئَۃَ الَّیْلِ ھِیَ اَشَدُّ وَطْاً وَّ اَقْوَمُ قِیْلاً ○

بے شک رات کا اُٹھنا اور زیادہ دلوں کو ڈالتا ہے اور بات خوب سیدھی نکلتی ہے۔

صفحہ ۱۳۳ میں ہے :

خورشیدِ جہاں تاب کی ضو تیرے شرر میں !
آباد ہے اک تازہ جہاں تیرے ہنر میں !
جچتے نہیں بخشے ہوئے فردوس نظر میں !
جنّت تری پنہاں ہے ترے خونِ جگر میں !
اے پیکرِ گل کوششِ پیہم کی جزا دیکھ !

صفحہ ۱۳۱ کی آیتوں کے علاوہ سورۃ الرعد کی آیت ۲۹ ہے :

الذین آمنو و عملوا الصّٰلحٰت طوبیٰ لھم و حسن مآب ۔

[وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے اُن کو خوشی ہے اور اچھا انجام ۔]

سورۃ العصر بھی ملاحظہ ہو ۔

صفحہ ۱۳۳ ہی میں ہے :

ع محنت کش و خوں ریز و کم آزار ازل سے

صفحہ ۱۲۵ کی آیتیں دیکھیں ۔

صفحہ ۱۳۳ ہی میں ہے :

ع ہے راکبِ تقدیرِ جہاں تیری رضا دیکھ !

صفحہ ۵۵ کی آیتوں میں تفصیل سے بحث آ چکی ہے ۔

صفحات ۱۳۴ - ۱۳۵ میں [illegible] آتے ہیں جن کے جوابات پیرِ رومیؒ کی "مثنوی" سے حسبِ ذیل ہیں :

صفحہ ۱۳۴ میں ہے :

علم را بر تن زنی مارے بود
علم را بر دل زنی یارے بود !

ابراہیم علیہ السلام اور اسمٰعیل علیہ السلام کی دعا یہی ۔ :

ربنا و ابعث فیھم رسولاً منھم یتلوا علیھم آیٰتك و یعلمھم الکتٰب و الحکمۃ و یزکیھم ط انك انت العزیز الحکیم ٥ (البقرہ، آیت ۱۲۹)۔

[اے رب ہمارے اور بھیج ان میں (ہماری ذریت میں) ایک رسول انہی میں سے کہ اُن پر تیری آیتیں تلاوت کرے اور اُنہیں سکھائے تیری کتاب اور حکمت اور اُنہیں ترکیہ فرمائے۔ بے شک تو ہی غالب حکمت والا ہے۔]

یعنی علم کتاب و حکمت کے بعد تزکیہ ہے اور علم کا مقصد یہی ہی ہے۔

صفحہ ۱۳۵ میں ہے:

بر سماع راست ہر کس چیز نیست!
طعمۂ مرغکے انجیر نیست!

سورۃ النساء (آیت ۵۸) میں ہے:

ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامٰنٰت الیٰ اھلھا و اذا حکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل ط

بے شک اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ امانتیں اُن کے حق داروں کے سپرد کرو اور جب لوگوں میں فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو۔

یہاں امانت وسیع معنوں میں ہے۔ مادی اور غیر مادی چیزیں (مثلاً علم، ووٹ وغیرہ) ہی جن کو ہمارا قابو ہے غیر اہل کو نہیں دینی چاہیے۔

صفحہ ۱۳۵ ہی میں ہے:

ز مکتب بہ تعریف کردند مرا — سوئے مادر آ کہ تیمارت کند!

سورۃ التوبہ (آیت ۱۱۹) میں ہے:

یایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ و کونوا مع الصٰدقین ٥

[اے ایمان والو، اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو۔]

سورۃ الاعراف (آیت ۱۹۹) میں ہے :

: اعرض عن الجٰھلین ۝ [اور کنارہ کر جاہلوں سے۔

اسی صفحے (۱۲۵) میں ہے :

نقشِ حق را ہم بہ امرِ حق شکن
بر رُخِ جاجِ دوست سنگِ دوست زن

اللہ کے حکم کے آگے خون و چون کی گنجائش نہیں۔

سورۃ الانعام (آیت ۱۶۳) میں ہے :

ان صلاتی و نسکی و محیای و مماتی للہ رب العٰلمین ۝

آپ فرما دیں، بے شک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لیے ہے۔

صفحہ ۱۳۶ میں ہے :

ظاہرِ فقرہ گر اسیر است و فقیر
دست و جامہ ہم سپید گردد ازو !

صفحہ ۱۲۵ کی بیت الحرم ... اعراف ۱۹۹ دیکھیں۔

صفحہ ۱۳۶ ہی میں ہے :

مرغِ آبی را رُخت چون بریان شود
طعمۂ ہر گربۂ دراں شود !

مرید ہندی کے سوال میں ہے :

آہ مکتب کا جوانِ گرم خوں ساحرِ افرنگ کا صیدِ زبوں !

سورۃ النور (آیت ۲۱) میں ہے :

لا تتبعوا خطوٰتِ الشیطٰنِ ۚ و من یتبع خطوٰت الشیطٰنِ
فانہٗ یامر بالفحشاء و المنکرِ ط

اے وہ لوگو جو شیطان کے قدموں کے اور ... کے قدموں

کے پیچھے چلے گا تو وہ بے شک حکم دے گا بے حیائی کا اور برے کام کا۔]

صفحہ ۱۳۶ ہی میں ہے:

قلب چون می زند با زر بشب ' انتظار روز می دارد شہب

سورۂ بنی اسرائیل (آیت ۸۱) میں ہے:

و جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقاً ○

[حق آیا اور باطل مٹ گیا بے شک باطل کو مٹنا ہی تھا۔]

صفحہ ۱۳۷ میں ہے:

ما پریش ایشہ آرد بحرث ' قطس آمد صید ہفت حرث

ضعف انسان انسان کے لیے سورۃ الجاثیہ (آیت ۱۳) میں ہے:

و سخر لکم ما فی السمٰوٰت و ما فی الارض جمیعاً منہ ○

[اور تمہارے لیے مسخر کیا گیا جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے سب کا سب۔]

صفحہ ۱۳۷ ہی میں ہے:

آدمی دید است ، باقی پوست است
دید آں باشد کہ دید دوست است

[آدمی کی پہچان اس کی آنکھ والا ہے اور آنکھ سے دیکھنے والا اندھا ہے۔

سورۂ طٰہٰ (آیت ۱۲۴) میں ہے:

و من اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکاً و نحشرہ یوم القیٰمۃ اعمیٰ ○

[اور جس نے میری یاد سے منہ پھیرا تو بے شک اس کے لیے زندگانی تنگ ہے اور ہم قیامت کے دن اسے اندھا اٹھائیں گے۔]

سورۂ ص آیت ۴۵ میں ابراہیم ، اسحٰق اور یعقوب علیہ السلام کو

بانٹنے والا اور آنکھ والا کہا ہے۔ سورہ الذاریٰت آیات ۲۰ - ۲۱ میں آنکھوں والوں کا ذکر ہے جو زمین میں اور اپنی جانوں میں دیکھتے ہیں۔

صفحہ ۱۲۷ ہی میں ہے:

ہر بلائے امتِ جنیٹ کہ بود زانکہ بر حبلِ گلِ ما دمید خود!

سورۃ المومن (آیت ۸۲) میں ہے:

افلم یسیروا فی الارض فینظروا کیف کان عاقبۃ الذین من قبلہم کانوا اکثر منہم و اشد قوۃ و اثارا فی الارض فما اغنی عنہم ما کانوا یکسبون ○

کیا انھوں نے زمین میں سفر نہ کیا کہ دیکھتے اُن سے پہلوں کا کیسا انجام ہوا۔ وہ ان سے بڑھ گئے اور اُن کی قوت ... اور (بڑی بڑی بستیاں محل اور عمارتیں) اُن سے زیادہ ... تو کام نہ آئے اُن کے کہ اُنھوں نے کمایا؟]

صفحہ ۱۳۸ میں ہے:

تا دلِ صاحبدلے عامل بہ درد ہیچ قومے را خدا رسوا نکرد

موسیٰ علیہ السلام کے کہنے سے دریا یعنی فرعون کے قبضے کی سخت پکڑ ہوئی۔

سورۃ الحج (آیت ۴۴) میں ہے:

فکاین من قریۃ املیت وہی ظالمۃ فہی خاویۃ علی عروشہا و بئر معطلۃ و قصر مشید ○

اور موسیٰ کی قوم بنی اسرائیل نے کافروں کو مہلت دی ... تو انھیں پکڑا تو کیسا ہوا میرا عذاب؟]

صفحہ ۱۳۸ ہی میں ہے:

زیرکی پنروس و حیرانی بخر! زیرکی اسد و حیرانی نظر!

سورۃ النجم (آیت ۲۸) میں ہے :

و ان الظن لا یغنی من الحق شیئاً ٥

[اور بے شک گمان یقین کی جگہ کچھ کام نہیں دیتا۔]

سورۃ البقرہ (آیت ۲۵۶) میں ہے :

قد تبین الرشد من الغی ٥

[بے شک خوب جدا ہوگئی ہے راہ ہدایت، گمراہی سے۔]

صفحہ ۱۳۸ ہی میں ہے :

ہمہ یک مزن روشن دل شوی ۔ کہ بر فرقِ سر شاہاں روی

سورۃ المائدہ (آیت ۳۵) میں ہے :

یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ و ابتغوا الیہ الوسیلۃ و جاہدوا فی سبیلہ لعلکم تفلحون ٥

[اے ایمان والو، اللہ سے ڈرو اور اُس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو اور اُس کی راہ میں جہاد کرو اس امید پر کہ فلاح پاؤ۔]

صفحہ ۱۳۹ میں ہے :

ہر بازاں را سوئے سلطاں پرد ۔ ہر سال زاغاں را بکوہستاں برد

سورۃ الاعلیٰ (آیات ۲ - ۳) ہے :

الذی خلق فسوی ٥ و الذی قدر فہدی ٥

[جس نے بنایا کیا پھر ٹھیک کیا اور جس نے مقدر کیا پھر راہ دکھائی]

صفحہ ۱۳۹ ہی میں ہے :

مسلمان در دلِ ما جنگ و شکوہ ...

اسلام نے رہبانیت نہیں سکھائی لیکن حق و باطل کے درمیان معرکہ کرنے کے حقوق العبد پر زیادہ زور دیا ہے - جہاد میں اس کے متعدد فائدے پہنچاتا ہے -

سورۃ العنکبوت (آیت ۶) میں ہے :

و من جاھد فانما یجاھد لنفسہ ۔

اور جس نے جہاد کیا ... اپنے ... ہی کے لیے کوشش کی ۔

صفحہ ۱۳۹ ہی میں ہے :

... اللہ کے بندے بن جاؤ ... سب کچھ مل سکتا ہے -

سورۂ ھود (آیت ۱۲۳) میں ہے -

و للہ غیب السموات ... علیہ ط و ما ربک بغافل عما تعملون ۝

اور اللہ ہی کے لیے ہے آسمانوں اور زمین کے سب ... سب کاموں کی رجوع ہے تو اُس کی بندگی کرو اور ... اور تمہارا رب تمہارے کاموں سے غافل نہیں ۔

صفحہ ۱۰۰ میں ہے :

جز قبضہ نوک شمشیر را ... !
دیدن ہر چیز را شرط است این :

یعنی خلاص ... ہم میں ... ہے - سورۃ ... (آیت ۳۰ - ۳۱)

میں ہے :

انا اخلصنٰھم بخالصۃ ذکری الدار o وانھم عندنا لمن المصطفین الاخیار o

[بے شک ہم نے اُنہیں (یعقوبؑ کو) ایک خلوص کی بات سے امتیاز بخشا کہ وہ اس گھر کی (دارِ آخرت کی) یاد ہے اور بے شک وہ ہمارے نزدیک چنے ہوئے پسندیدہ ہیں ۔]

صفحہ ۱۴۰ ہی میں ہے :

آں کہ ارزد صید را عشق است و بس
لیک او کے گنجد اندر دامِ کس !

سورۂ آلِ عمران (۱۳۹) میں ہے :

ولا تہنوا ولا تحزنوا و انتم الاعلون ان کنتم مؤمنین o

[اور سستی کرو اور نہ غم کھاؤ تم ہی غالب آؤ گے اگر تم ایمان رکھتے ہو ۔]

حسن اور کل و اور ستی نہ ہے تو ایمان کی برکت سے کام ہو ہوگی ۔

صفحہ ۱۳۰ ہی میں ہے :

دانہ باشی مرغکانت بر چنند !
غنچہ باشی کودکانت بر کنند !

حد کو نہ سمجھو (یعنی حد نہیں ہے کہ کوئی طاقت غالب نہ آسکے ۔

سورۃ الانفال (آیت ۶۰) میں ہے :

و اعدوا لھم ما استطعتم من قوۃ و من رباط الخیل ترھبون بہ عدو اللہ و عدوکم و اٰخرین من دونھم لا تعلمونھم اللہ یعلمھم و ما تنفقوا من شیءٍ فی سبیل اللہ یوف الیکم و انتم لا تظلمون o

[اور تیار کرو ان کے لئے جتنا تم سے ہو سکے ، قوت کے ذریعہ سے اور پلے ہوئے گھوڑے ، جس سے ڈراؤ تم اللہ کے دشمن کو اور تمہارے

دشمن اور دوسرے نبی ان کے سوا جن کو تم نہیں جانتے ، اللہ اُن کو جانتا ہے ۔ (ان کاموں کے لیے) جو کچھ تم اللہ کی خوشنودی میں خرچ کرو گے تم کو پورا پورا دے دیا جائے گا اور تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا ۔]

اس آیت میں قوۃ کے ذیل میں اسلحہ اور جسمانی قوت کے علاوہ رباط الخیل (گھوڑوں کی لشکری آماجگاہ) میں ذکر ہے اور اسی لیے بیسویں صدی میں ٹینک بھی آجاتے ہیں ۔

صفحہ ۱۴۱ میں ہے :

تو ہمی گوئی مرا دل نیز ہست
دل فرازِ عرش ناشد لے بہ پست !

صفحہ ۹۵ میں اقبال نے یہی کہا ہے :

ع عرشِ معلّٰی سے کم سینۂ آدم نہیں

سورہ الحج کی آیت ۳۰ میں بتوں اصنام کی حقیقت بیان کی گئی ہے اور کئی جگہ آچکا ہے ۔

صفحہ ۱۳۲ میں ہے :

آں کہ بر افلاک رفتارش بود
بر زمیں رفتن چہ دشوارش بود

سورہ الحج کی اس آیت میں بھی کئی جگہ آویزش ہے ۔ انسان کے لیے آسمان میں اور زمین میں ہر چیز مسخر کر دی گئی ہے ۔

صفحہ ۱۳۲ میں ہے :

علم و حکمت زاید از نانِ حلال !
عشق و رقت آمد از نانِ حلال !

(۱) سورۂ 'طٰہٰ' (آیت ۱۱۴) میں ہے : رب زدنی علما ۔
[اے رب ، بڑھاتا رہ مجھے علم میں ۔]

(۲) سورۃ البقرہ (آیت ، ۲۶۹) میں ہے :

یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیراً کثیراً ○

[جس کو حکمت دی گئی بے (گویا) اُسے دولت کثیر دی گئی ۔

(۳) سورہ الانفال (آیت ۲) میں ہے :

انما المؤمنون الذین اذا ذکراللہ و جلت قلوبھم ○

ایمان والے وہی ہیں کہ جب اللہ یاد کیا جائے تو اُن کے دل لرز جائیں ۔

سورۃ المؤمنون ، آیت ۶۰ ، الزمر ، آیت ۲۳ میں بھی یہی مضمون ہیں ۔

ایمان و عمل کی جو حدیں اوپر بتائی گئیں ۔ ایمان ان سے ہو تو ہے کچھ نہیں ۔

صفحہ ۱۳۲ ہی میں ہے :

ع خلوت از اغیار باید ، نے زیار

سورہ الاعراف (آیت ۱۹۹) میں ہے :

اعرض عن الجٰھلین ○ [کنارہ کر جاہلوں سے] ۔

سورۃ الانعام (آیت ۱۰۶) میں ہے :

اعرض عن المشرکین ○ [کنارہ کر مشرکوں سے] ۔

صفحہ ۱۳۲ ہی میں ہے :

کار مرداں روشنی و گرمی است

کار دوناں حیلہ و بے شرمی است

سورۂ آل عمران (آیت ۲۰۰) میں ہے :

یٰایھا الذین آمنوا اصبروا و صابروا و رابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون ○

اے ایمان والو ، تم صبر کرو اور صبر کرنے میں دشمن سے بڑھ جاؤ اور جمے

کے لیے مستعد رہے اور اللہ سے ڈرتے رہے ۔ ڈرنے کا مضمون یہ ہے ۔

اور سورۂ آل عمران (آیت ۱۳۹) میں ہے :

ولا تھنوا ○ [اور سستی مت کرو] ۔

صفحہ ۱۳۴ میں ہے :

جس کی نومیدی سے ہو سوزِ درونِ کائنات
اُس کے حق میں قنطوا اچھا ہے یا لا تقنطوا

یہاں شیطان جبریلِ اسلام سے کہہ رہا ہے کہ اللہ علیہ السلام کو میں نے سجدہ نہیں کیا اس لیے رانده درگاہ ہوا۔ مگر کائنات میں میری وجہ سے حق و باطل کی جنگ ہوئی اور [illegible] سے [illegible] پیدا ہوئی ۔

سورۃ الزمر (آیت ۵۳) میں ہے :

لا تقنطوا من رحمة [illegible]

[اللہ کی رحمت سے ناامید [illegible] اللہ سب [illegible] دیتا ہے ۔]

صفحہ ۱۳۴ ہی میں ہے :

کیوں دے انکار سے تو نے مقاماتِ بلند
چشمِ یزداں میں فرشتوں کی رہی کیا آبرو !

سورۃ البقرہ (آیت ۳۴) میں ہے :

و اذ قلنا للملٰئکة اسجدوا لآدم فسجدوا الا ابلیس ط

[اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کی [illegible] سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے ۔]

صفحہ ۱۳۴ ہی میں ہے :

ع قصۂ آدم کو رنگیں کر گیا کس کا لہو ؟

اسی صفحے کی اُوپر کی آیتیں دیکھیں کہ شیطان کے انکار ہی کی وجہ بنی آدم کو خیر و شر میں امتیاز کرنے کا موقعہ ملا۔

صفحہ ۱۳۵ میں ہے:

واقف ہو اگر لذتِ بیداریٔ شب سے
اونچی ہے ثریا سے بھی یہ خاکِ پر اسرار!

سورۂ بنی اسرائیل (آیت ۷۹) میں ہے:

ومن اللیل فتہجد بہ نافلۃ لک عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً ۝

اور رات کے کچھ حصے میں تہجد کرو۔ یہ خاص تمہارے لیے زیادہ ہے۔ امید ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں۔

صفحہ ۱۳۶ میں ہے:

یہ جوہر اگر کارفرما نہیں ہے
تو ہیں علم و حکمت فقط شیشہ بازی!

یہ جوہر ہی محبت اور مستی (یعنی اخلاقِ حسنہ) ہی وہ شے ہے جس کی وجہ سے علم و حکمت سراپا خیر ہے، ورنہ نہیں۔ صفحہ ۱۰۳ میں سورۂ حمد (آیت ۱۱۰، البقرہ، آیت ۲۶۹، الانفال (آیت ۲) وغیرہ کی آیتیں آ چکی ہیں۔

صفحہ ۱۳۶ میں ہے:

[illegible] سے خود حرم کی [illegible]
[illegible] رات نہ [illegible] سے [illegible]

[illegible] جگ [illegible] حرمی سے حاصل ہوتا ہے۔ صفحہ ۱۳۵ کی [illegible] دیکھیں۔

صفحہ ۱۳۶ میں ہے:

[illegible] میں [illegible] [illegible] پیدا کر

عشق (تقویم القلوب) کی وجہ سے بڑے بڑے کام انجام دے
جا سکتے ہیں۔

سورۃ الکہف (آیت ۶۰) اور سورۃ الحج (آیت ۴۶) کی تشریح دیکھئے۔

صفحہ ۱۳۷ ہی میں ہے:

خدا اگر دلِ فطرت شناس دے تجھ کو
سکوتِ لالہ و گل سے کلام پیدا کر!

سورۃ النمل (آیت ۶۰) میں ہے:

[illegible]
مع اللہ ط بل ھم قومٌ یعدلون ○

[illegible]
لوگ راہ سے کترا کے نکل جاتے ہیں (جو مشرک ہیں)۔

صفحہ ۱۳۷ ہی میں ہے:

مرا طریق امیری نہیں، فقیری ہے!
خودی نہ بیچ، غریبی میں نام پیدا کر!

سورۂ فاطر (آیت ۱۵) میں ہے:

یٰاَیُّھَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَی اللّٰہِ وَاللّٰہُ ھُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ ○

اے لوگو تم سب اللہ کے محتاج ہو اور اللہ ہی بے نیاز ہے سب
خوبیوں سراہا۔

جو اللہ کا محتاج ہو جاتا ہے وہ غیر اللہ سے بے نیاز [illegible]

سورۂ یونس (آیت ۱۰۶) میں ہے:

وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَالَا یَنْفَعُکَ وَلَا یَضُرُّکَ ○

[اور اللہ کے سوا اُس کی بندگی نہ کر جو نہ تیرا بھلا کر سکے اور نہ برا۔]

صفحہ ۱۳۸ میں ہے:

حیراں ہے بوعلی کہ میں آیا کہاں سے ہوں
رومی یہ سوچتا ہے کہ جاؤں کدھر کو میں!

حکیم ابوعلی ابن سینا فلسفی تھے اور رومی اہل عشق تھے۔ بوعلی سینا اپنی عقل خداداد کو آسانی سے پہچان لیتا ہے لیکن فلسفی اپنی گتھیوں کے سلجھانے ہی میں عمر ختم کر دیتا ہے۔

سورۃ النور (آیت ۳۱) میں ہے:

وتوبوا الی اللہ جمیعا ایہ المؤمنون لعلکم تفلحون ○

اور اللہ کی طرف رجوع کرو اے مسلمانو، سب کے سب تاکہ تم فلاح پاؤ۔!

قرآن کی طرح جمع کا لفظ فراخیل عشق سکھاتا ہے اور یہی کامیابی ہے۔

صفحہ ۱۴۹ میں رومی کا شعر ہے:

ہر کہ کاہ و جو خورد قربان شود
ہر کہ نور حق خورد قرآن شود

جو جو کا بھوسہ کھا کر جانور بن جاتا ہے لیکن انسان جس نے نور حق قرآن کی صورت میں کھایا ہے وہ قرآن بن جاتا ہے۔

سورۃ بنی اسرائیل (آیت ۸۲) میں ہے:

وننزل من القرآن ما ھو شفاء و رحمۃ للمؤمنین ○

اور ہم قرآن میں اُتارتے ہیں وہ چیز جو ایمان والوں کے لیے شفا اور رحمت ہے۔]

[illegible] جاتا ہے خواہ لوح محفوظ میں کم ہو۔

صفحہ ۱۵۰ میں ہے :

صفِ جنگہ میں مردانِ خدا کی تکبیر
جوشِ کردار سے بنتی ہے خدا کی آواز !

سورۃ الانفال (آیت ۱۷) میں ہے :

و ما رمیت اذ رمیت و لٰکن اللہ رمٰی ○

[اور (اے محبوبؐ) وہ جو تم نے پھینکی تم نے نہیں پھینکی لیکن اللہ نے پھینکی ۔]

یعنی مردانِ خدا کا ہر عمل خدا کا عمل ہوتا ہے ۔

صفحہ ۱۵۰ ہی میں ہے :

ع ہے مگر فرصتِ کردار فقط یا دو نفس

سورۃ المنافقون (آیت ۱۱) میں ہے :

و لن یؤخر اللہ نفساً اذا جاء اجلھا ○

[اور ہرگز اللہ کسی جان کو مہلت نہیں دیتا جب اُس کا وقت (وقت) آ جائے ۔]

صفحہ ۱۵۰ ہی میں ہے :

ندرتِ فکر و عمل کیا شے ہے ؟ ذوقِ انقلاب !
ندرتِ فکر و عمل کیا شے ہے ؟ ملت کا شباب !

سورۃ الرعد (آیت ۱۱) میں ہے :

ان اللہ لایغیر ما بقوم حتّٰی یغیروا ما بانفسھم ط

[خدا نے آج تک اُس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کا خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا ۔ حالی

اس نظم کا عنوان ''مسولینی'' ہے ۔ اس کا آخری شعر یہ ہے :

فیض یہ کس کی نظر کا ہے ؟ کرامت کس کی ہے :
وہ کہ ہے جس کی نگہ مثلِ شعاعِ آفتاب !

"مکاتیب اقبال" ، (حصہ دوم ، مکتوب ۱۲۶) میں اقبال فرماتے ہیں :

"س (مسولینی) کی نگاہ میں ایک روشن الہامی تیزی ہے جس کو شعاع آفتاب سے تعبیر کر سکتے ہیں۔"

صفحہ ۱۵۱ میں ہے :

ع کرتے ہیں عطا مرد فرومایہ کو میری ؟

کیا فرومایہ لوگ دولت مند ہوتے ہیں ؟ (پ ۶ - ۱۱) میں ہے :

المال و البنون زینۃ الحیوٰۃ الدنیا و الباقیٰت الصالحٰت خیر عند ربك ثواباً و خیر املاً ۝

مال اور بیٹے دنیا کی زندگی کی زینت ہیں اور باقی رہنے والی نیکیاں (اعمال خیر) تیرے رب کے ہاں بہتر اور بہتر امیدیں ہیں۔[۱۱]

صفحہ ۱۵۲ میں ہے :

[illegible] جو [illegible]

[illegible]

سورۂ ق (آیت ۳۷) میں بتایا ہے کہ دل بیدار ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں :

ان فی ذٰلك لذکریٰ لمن کان لہ قلب او القی السمع و ھو [illegible]

بے شک اس میں نصیحت ہے اس کے لیے جو دل رکھتا ہو یا کان لگائے اور متوجہ ہو (یعنی جس کی خودی بیدار ہو)۔]

۱۱۔ حضرت محمد [illegible] سورہ فرماتے ہیں کہ دنیوی اعزاز [illegible] بڑی دولت ہیں جو [illegible]

صفحہ ۱۵۳ میں ہے :

سرشکِ دیدۂ نادر بہ داغِ لالہ نشاں !
چناں کہ آتشِ او را دگر قرو نہ نشاں !

در ساہ اعدن کے جوشِ ایمانی کی سراہا گیا ہے ۔ جیسے ہی لی
کے لیے سورۃ العنکبوت (آیت ۶۹) میں ہے :

[illegible]

آپ حسینؓ نے ہماری زبان میں کوفہ کی ۔ خروج پر آمادہ
راستے ہی میں گئے وہ سے ملک تک نیکوں کے ساتھ ہے ۔

صفحہ ۱۵۴ میں ہے :

ع قبائل ہوں ملت کی وحدت میں گم

سورۃ الحجرات (آیت ۱۳) میں ہے :

[illegible]

[illegible]

کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیاد
بے شک اللہ جاننے والا خبردار ہے ۔

صفحہ ۱۵۵ میں ہے :

اگر خستہ ہی مردانِ تاتار!

صفحہ ۱۵۰ میں سورۃ الرعد کی آیت (۱۱) دیکھیں اور
والی آیت سورۃ الحجرات کی (آیت ۱۳) بھی دیکھیں ۔ اس نظم
بھی انہی آیات کی روشنی میں دیکھیں :

خودی را سوز و تابے دیگرے دہ جہاں را انقلابے دیگرے دہ

صفحہ ۱۵۶ میں ہے :

دل زندہ و بیدار اگر ہو تو بتدریج
بندے کو عطا کرتے ہیں چشم نگراں اور

صفحہ ۱۵۰ میں سورۂ ق کی ایت (۳۷) دیکھیں - اسی سلسلے کے یہ دو شعر ہیں :

الفاظ و معانی میں تفاوت نہیں لیکن
مُلّا کی اذاں اور، مجاہد کی اذاں اور!
پرواز ہے دونوں کی اسی ایک فضا میں
کرگس کا جہاں اور ہے، شاہیں کا جہاں اور!

سورۂ ق (آیت ۸) میں ہے :

تبصرۃً و ذکری لکلِ عبدٍ منیبٍ ○

دیکھنا اور سمجھنا ہر رجوع والے بندے کے لیے ہے -]

جو [illegible] نہ کرنے پر [illegible] دیکھے نکلتی ہے -

صفحہ ۱۵۷ میں ہے :

تقدیر کے قاضی کا یہ فتویٰ ہے ازل سے
ہے جرمِ ضعیفی کی سزا مرگِ مفاجات

[illegible]

[illegible]

تیار رکھا کرو اُن کے لیے جتنا تم سے ہو سکے قوت کی [illegible] جنگی گھوڑے (سامان) جس سے ڈرتے رہیں اللہ کے دشمن اور [illegible] ان کے سوا جن کو تم نہیں جانتے، اللہ [illegible]

حدیث میں ہے:

المؤمن القوی خیرٌ و احب الی اللہ من المؤمن الضعیف
("صحیح مسلم"، ۳۱۵/۲)۔

[قوی مومن کمزور مومن سے خدا کے نزدیک زیادہ بہتر اور محبوب ہے۔]

صفحہ ۱۵۸ میں ہے:

وہی بُت فروشی، وہی بُت گری ہے
سنیا ہے یہ صنعتِ آزری ہے؟

سورۂ لقمٰن (آیت ۶) میں ہے:

و من الناس من یشتری لہو الحدیث لیضل عن سبیل اللہ بغیر علم و یتخذھا ھزواً ط اولٰئک لہم عذاب مہین ۔

[اور لوگوں میں کوئی ایسا ہے جو لہو الحدیث خریدتا ہے تاکہ اللہ کے راستے سے بے علم (لوگوں) کو گمراہ کرے اور اس (راستے) کا مذاق اڑائے۔ یہی لوگ ہیں جن کے لیے ذلت کا عذاب ہے۔]

"لہو الحدیث" میں ہر وہ چیز شامل ہے جو انسان کو وقت ضائع کرنے اور اللہ کی راہ سے ہٹائے۔

صفحہ ۱۵۹ میں حضرت مجددِ الف ثانی قدس سرہ (المتوفی ۱۰۳۴ھ) کے بیٹے کو اس طرح پیش کیا ہے:

عارف کا ٹیکا نہیں وہ خطۂ کہ جس میں

سورۃ الزمر (آیت ۳۶) میں ہے :

الیس اللہ بکاف عبدہ ط و یخوفونک بالذین من دونہ ط و من یضلل اللہ فما لہ من ھاد ٍ ۝

[کیا اللہ اپنے بندے کو کافی نہیں ؟ اور (اے پیغمبر) لوگ تمہیں اس کے سوا دوسروں سے ڈراتے ہیں ، اور جسے اللہ گمراہ کرے اس کو کوئی ہدایت کرنے والا نہیں ۔]

صفحہ ۱۵۹ ہی میں ہے :

اس کنبل میں تعین مراتب ہے ضروری
شاطر کی عنایت سے تو فرزیں میں پیادہ

موجودہ سیاست میں [illegible] کاری اور عیاری ہے ۔

سورۃ الانعام (آیت ۱۳۶) میں ہے :

و ما یکرون الا" بانفسھم و ما یشعرون ۝

[illegible]

صفحہ ۱۶۰ میں ہے :

اک فقر سکھاتا ہے صیاد کو نخچیری !
[illegible] اسرار جہانگیری !
[illegible] قوموں میں مسکینی و دلگیری !
[illegible] خاصیت اکسیری !
اک فقر ہے شبیری اس فقر میں ہے میری !
میراث مسلمانی ، سرمایۂ شبیری !

[illegible] (۱۹۳۰ء) کے مکتوب نمبر ۹ میں لکھتے ہیں :

[illegible]

کردہ بندہ کہ امر بتغیر وقوع یابد و در دنیا بشکایت و اظہار تلخی بے تابروئی است ۔ الفقر سواد الوجہ فی الدارین ۔ الخ ۔

"(۲) فقر محمود آنکہ از عدمِ اسباب حسی لکہ رغبت سکہ اسباد دل نماید و در باطن عدمِ آرزو و عدمِ التفات بغیر دخول در رجاء حق و توجہ بجنابِ کبریا بجائے رسد کہ راہ تعلق دنیا و ما فیہا مرتفع احسان آنہان علیہ کند کہ بر جا مشہود او حق باشد ۔ الخ ۔ یعنی عدمِ التفات بغیر ۔ ۔ ۔ ۔"

سورۃ العنکبوت (آیت ۶۹) میں ہے :

[illegible]

اور جنہوں نے ہماری [illegible] کوشش کی ہم ضرور [illegible] اپنے راستے دکھائیں گے اور بے شک اللہ نیکی اختیار کرنے والوں کے ساتھ ہے ۔

صفحہ ۱۶۰ ہی میں ہے :

ع خودی کو تو نے سیم و زر کے عوض

سورۃ النساء (آیت ۷۷) میں ہے :

[illegible]

[illegible] اس سحر کے لیے جس نے تیری [illegible] تقویٰ اللہ سے ۔

صفحہ ۱۶۱ میں ہے :

شاباں ہے مجھے غمِ جدائی یہ خاک ہے محرمِ جدائی

سورۃ البقرہ (آیت ۳۶) میں آدم علیہ السلام کے اخراج کا ذکر آتا ہے :

فازلہما الشیطٰن عنہا فاخرجہما مما کانا فیہ ۔

[illegible] اس [illegible] تھے وہاں سے اُن کو الگ کر دیا ۔

بچھڑنے اور جدائی ہی سے انسان شوق بڑھتی ہے ۔

صفحہ ۱۶۱ ہی میں ہے :

ع قم باذن اللہ کہ سکتے تھے جو رخصت ہوئے

اللہ جب اپنے بندے کے درجات بلند فرماتا ہے تو وہ بندہ اُس کے اذن سے مردہ کو بھی زندہ کر سکتا ہے جیسا کہ عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق سورۃ المائدہ (آیت ۱۱۰) میں ہے :

و اذ تخرج الموتیٰ باذنی ○

اور جب تو نکال کھڑے کرتا مُردے میرے حکم سے ۔

بندے کو یہ مقام اُس وقت حاصل ہوتا ہے جب وہ اپنی رضا کو اللہ کی رضا میں محو کر دیتا ہے ۔

سورہ الفتح آیت ۱۰ - ۱۸ اور سورہ الانفال (آیت ۱ تا ۴) دیکھیں ۔

صفحہ ۱۶۲ پر ہے :

ع جبریل کے ابلیس ... سیاست

صفحہ ۵۹۱ میں سورہ الانعام کی آیت ... دیکھیں ۔

صفحہ ۱۶۳ میں ہے :

اگر لہو ہے بدن میں تو خوف ہے ، نہ ہراس
اگر لہو ہے بدن میں تو دل ہے ...

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو جو معراج ہوئی تو اُن کا مقام سورۃ النجم (آیت ۲) میں یوں بتایا ہے :

ما ضل صاحبکم و ما غوی ○

(کہیں) تمہارے صاحب نہ بہکے نہ بے راہ چلے ۔

صفحہ ۱۶۴ میں ہے :

ع شیخِ مکتب ہے اک عمارت گر

[illegible] کے اُستادوں نے راہِ [illegible] کو روشن کر رکھا ہے ۔ [illegible] کی [illegible] سے اُن کا [illegible] ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے "یزکیہم" پر بڑا زور دیا ہے ۔

سورۃ آلِ عمران (آیت ۱۶۴) میں ہے :

لقد من اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیہم رسولاً من انفسہم [illegible]

بے شک اللہ نے [illegible] پر [illegible] اور اُنہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے ۔]

صفحہ ۱۶۴ ہی میں ہے :

ع [illegible]

[illegible]

صفحہ ۱۹۵ میں ہے :

جبیٹا ، بیٹا ، ملک کر جیٹا لہو گرہ رکھنے کا ہے اک بہانہ !

یہاں بھی سورۃ العنکبوت کی آیت ۶۹ دیکھیں ۔

صفحہ ۱۶۶ میں ہے :

میراث میں آئی ہے انہیں مسندِ ارشاد
زاغوں کے تصرف میں عقابوں کے نشیمن !

آج کل کے [illegible] دوسروں سے [illegible] کی عادت سیکھتی ہے اور جو [illegible] وہ انہوں سے چھوڑ دیا ہے۔ صفحہ ۱۶۷ کی اب (آں سفر ۱۶۰) [illegible] ہی کافی ہے۔

صفحہ ۱۶۷ میں ہے :

پوشیدہ ہے کافر کی نظر سے ملک الموت
لیکن نہیں پوشیدہ مسلماں کی نظر سے !

سورۃ السجدہ (آیت ۱۱) میں ہے :

[illegible] تمہیں وفات دیتا ہے موت کے [illegible] تم اپنے رب کی طرف واپس ہو گے۔

[illegible]

[illegible]

صفحہ ۱۶۸ میں ہے :

اُس قوم میں ہے شوخیِ اندیشہ خطرناک
جس قوم کے افراد ہوں ہر بند سے آزاد !

[illegible] آزاد ہوں اور خدا کو بھی نہ مانیں اُن
[illegible] ابراہیم (آیت ۱۸) میں ارشاد ہے :

[illegible]

صاحب ۔ ما لا یقدرون مما کسبوا علیٰ شیء ذٰلک ھو الضلٰل البعید ۝

[جن لوگوں نے اپنے رب کو نہ مانا اُن کی مثال یہ ہے کہ اُن کے اعمال راکھ کی طرح ہیں کہ آندھی کے دن ہوا اُسے اُڑا لے جائے جو کچھ اُنہوں نے کمایا جو کچھ اُنہوں نے کیا اُن میں سے کسی چیز پر اُن کا بس نہیں چلے گا یہی سخت گمراہی ہے۔]

ایسے لوگ جو کچھ کرتے ہیں وہ بے کار ہو کر رہ جاتا ہے۔

صفحہ ۱۶۹ میں ہے:

ع میں تو یہ پیر کو نہیں لاتا نگاہ میں!

مسلمان کے لیے آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب مسخر ہے۔ سورۃ الجاثیہ (آیت ۱۳) اور [illegible] (آیت ۲۰) کی آیتیں اوپر مذکور ہوئیں۔

صفحہ ۱۷۰ میں ہے:

زبردست ہے اُس قوم کے حق میں تیرے افرنگ
جس قوم کے بچے نہیں خودار و ہنرمند

سورۃ الانعام (آیت ۵۹) میں ہے:

و لا رطب و لا یابس الا فی کتٰب مبین ۝

[اور کوئی سوکھا اور گیلا ایسا نہیں جو کتاب روشن میں لکھا ہوا نہ ہو۔]

قرآن اور [illegible] کی تسخیر کی [illegible]

مثنوی

ع پس چہ باید کرد اے اقوامِ شرق

(پہلی اشاعت ۱۹۳۶)

مثنوی

مسافر

(پہلی اشاعت ۱۹۳۴)

مثنوی

پس چہ باید کرد اے اقوامِ شرق

صفحہ ۵ میں ہے :

سپاہِ تازہ بر انگیزم از ولایتِ عشق
کہ در حرم خطرے از بغاوتِ خرد است

سورہ انعام کی مسلسل دس آیتیں اس طرح ختم ہوتی ہیں :

ذالکم وصکم بہ لعلکم تعقلون (آیت ۱۵۲) -
ذالکم وصکم بہ لعلکم تذکرون (آیت ۱۵۳) -
ذالکم وصکم بہ لعلکم تتقون (آیت ۱۵۳) -

ان سب آیتوں میں اوامر اور نواہی کے ملحوظ رکھنے کے لئے احکام ہیں -

پہلی آیت یہ ہے :

[illegible]
احساناً ولا تقتلوا [illegible]
الفواحش ما ظہر منہا و ما بطن ج ولا تقتلوا [illegible]
ذالکم وصکم بہ لعلکم [illegible]

اب فرمائیں ، اگر میں تمہیں پڑھ کر سناؤں جو تم پر تمہارے رب نے حرام کیا ہے ۔ یہ کہ اُس کا شریک نہ بناؤ اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو اور اپنی اولاد کو قتل نہ کرو مفلسی کے سبب ۔ ہم تمہیں اور اُنہیں سب کو روزی دیں گے ۔ اور بے حیائیوں کے پاس نہ جاؤ جو اُن میں کھلی ہیں اور جو چھپی ۔ اور جس جان کی اللہ نے حرمت رکھی ہے ناحق نہ مارو ۔ یہ تمہیں حکم فرمایا ہے کہ تمہیں عقل ہو ۔]

حضرت صحیح عقل جو تقوی القلوب ہے اور جو ہوائے نفس سے ملحوظ رکھنے پر آمادہ کرتی ہے اور خشیت سے کہ عقل احکام الٰہی کی بجا آوری کرتی ۔ عقل صحیح حق ، تقوی القلوب اور حسن عمل پر زور دیتے ہیں ۔

اسی صفحے (۵) پر یہ شعر بھی ہے :

گماں مبر کہ خرد را حساب و میزاں نیست
نگاہِ بندۂ مومن قیاستِ خرد است

جو صحیح عقل نماز پڑھتی اُس کے لیے بندۂ مومن کی نگاہ ہی قیامت ہے ، اور ایسی عقل کا محاسبہ بھی ضرور ہوگا ۔

[illegible]

[تو جو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے اُسے وہ دیکھے گا اور جو ایک ذرہ بھر برائی کرے اُسے دیکھے گا ۔]

[illegible] ہے :

حاسبوا انفسکم قبل ان تحاسبوا ۝

[اپنے حساب کو خود ہی کر لو اس سے کہ تمہارا حساب کیا جائے ۔
خدا جانے حساب کی گھڑی کب آجائے ۔]

[illegible] ہے :

[illegible]

ہو صحابہ کرامؓ کو دیکھا ہے۔ وہ کیسے ہے؟ فرمایا کہ اگر تم ان کو دیکھتے تو سمجھتے کہ مست کے مست دیوانے ہیں۔۔۔۔

جذبِ دروں، جسے تقوی القلوب اور عشق بھی کہتے ہیں، انسان کو زندگی بھر سلسلہ سے کی عمل جہد و عمل اور غیر یقین کی طرف آمادہ کرتی ہے محض فریب ہے۔

سورۃ الحج (آیت ۳۲) میں ہے:

و من یعظم شعآئر اللہ فانہا من تقوی القلوب[1] ۝

اور جو اللہ کے نشانوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیزگاری میں سے ہے۔]

شعائر اللہ کو محبوب رکھنے والے دلوں کو مخمور رکھتے ہیں۔

صفحہ ۸ میں ہے:

[illegible]

ایک مکتوب میں علامہ لکھتے ہیں:

"اس سلک میں ذہنیت اور دل کے وہ معنی ہے جو ہماری زبان میں ہرگز نہیں ہیں۔"[2]

سورۃ آل عمران (آیت ۱۵۹) میں ہے:

فاذا عزمت فتوکل علی اللہ ط ان اللہ یحب المتوکلین

پس جب کسی بات کا ارادہ کر لو تو اللہ پر بھروسہ کرو۔ بے شک توکل والے ہی اللہ کو پسند آتے ہیں (توکل یہی ہے کہ اپنے کاموں کو اس کے سپرد کر دینا)۔

۱۔ [illegible] میں اسی تقوی القلوب کو اقبال کی اصطلاح کے [illegible] مطابق عمل کرنے کی شدید رغبت اور اس کی مخالفت [illegible] تعبیر کیا ہے۔

۲۔ "مکاتیب" ۱۰/۱۴۱۔

صفحہ ۸ ہی میں ہے :

اے خوش آں مردے کہ دل با کس نداد
بندِ غیر اللہ را از پا کشاد

کلمۂ طیبہ کا یہی پیام ہے۔

سورۃ القصص (آیت ۸۸) میں ہے :

ولا تدع مع اللہ الٰہاً آخر لا الٰہ الا ھو ○

اور اللہ کے ساتھ کسی اور کو خدا نہ بنائو۔ کوئی خدا (طاقت) نہیں سوائے اُس اللہ کے (یعنی غیر اللہ کو حاکم نہ سمجھو)۔

صفحہ ۸ ہی میں ہے :

یوسف [illegible] گرگے [illegible] دیدہ [illegible] اور اخوت

سورہ یوسف (آیت ۱۱) میں ہے کہ یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے اپنے والد سے جھوٹ کہا کہ :

[illegible] اُس [illegible] یوسف کو [illegible] کے گیا۔

[illegible] کہا تو اُس نے [illegible] کوئی [illegible]
[illegible] کہ [illegible] اس [illegible] کہ [illegible] کہ [illegible]
کہ [illegible] [illegible] کی [illegible] [illegible]

صفحہ ۹ میں ہے :

[illegible] ؟ با دشت و در [illegible] شبنمی ؟ خود را بہ گہرگے بریز

کو مشکلات کا مقابلہ کرنے کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔ آسانیوں [illegible] زیب نہیں دیتا۔

سورۃ البلد (آیت ۴) میں ہے :

لقد خلقنا الانسان فی کبد ○

[بے شک ہم نے انسان کو مشقت میں رہتا پیدا کیا۔]

صفحہ ۱۱ میں ہے :

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

علامہ اقبال ایک مکتوب میں لکھتے ہیں :

"حدیث میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔ افسوس ہے مسلمان مردہ ہیں۔ اختلافِ ملی نے اُن کے تمام قویٰ کو سلب کر لیا ہے اور اختلاف کا سبب سے بڑا جذبہ یہ ہے کہ یہ اپنے حسد پر ایسا اثر ڈالتا ہے جس سے اختلاف کا مرتکب اپنے دل کو اتنا مرکزی تصور کرنے لگ جاتا ہے۔ یہی حال اس وقت مسلمانوں کا ہے۔"[۳]

احساسِ کمتری کی وجہ سے اپنی چیزوں کو بے قیمت سمجھنے لگتے ہیں۔

سورۃ الانعام (آیت ۱۱۵) میں ہے :

و تمت کلمت ربک صدقا و عدلا لا مبدل لکلمٰتہ و ھو السمیع العلیم ۰ و ان تطع اکثر من فی الارض یضلوک عن سبیل اللہ ان یتبعون الا الظن و ان ھم الا یخرصون ۰ ان ربک ھو اعلم من یضل عن سبیلہ و ھو اعلم بالمھتدین ۰ فکلوا مما ذکر اسم اللہ علیہ ان کنتم بایٰتہ مومنین ۰ و ما لکم الا تاکلوا مما ذکر اسم اللہ علیہ و قد فصل لکم ما حرم علیکم الا ما اضطررتم الیہ و ان کثیرا لیضلون باھوائھم بغیر علم ان ربک ھو اعلم بالمعتدین ۰

[اور جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ تمہارے دشمن ہیں کھلے دشمن ہیں۔ ۔۔۔ اسی سلسلے کے مضمون کے سلسلے میں کئی مقامات پیش کیے جا سکتے ہیں۔

صفحہ ۱۲ میں ہے :

تا نبوت حکمِ حق جاری کند ۔۔۔ ۔۔۔ حکمِ حق ۔۔۔

سورۃ فاطر (آیت ۱۳) میں ہے :

ذٰلکم اللہ ربکم لہ الملک ط و الذین تدعون من دونہ ما یملکون من قطمیر ۰

[یہ ہے اللہ تمہارا رب۔ اُسی کی بادشاہی ہے اور اُس کے ۔۔۔ جنہیں تم پوجتے ہو وہ ۔۔۔ حقیر سے چھلکے تک کے مالک نہیں۔

صفحہ ۱۲ ہی میں ہے :

معنیٔ جبریل و قرآن است او ۔۔۔ فطرتِ حق را نگہبان است او

۳۔ ایضاً، ۱/۳۴ - ۳۵ -

سورۃ الروم (آیت ۳۰) میں ہے :

فاقم وجهك للدين حنيفا ط فطرت الله التي فطر الناس عليها ط لا تبديل لخلق الله ط

[پس اپنا منہ سیدھا کرو اللہ کی اطاعت کے لیے یک سو اسلام اسی کے لیے ہے۔ اللہ کی بنائی ہوئی اس جبلت پر لوگوں کو پیدا کیا، دین اسی پر قائم رہے جس پر اللہ نے خلق کو پیدا کیا۔ اللہ کی بنائی چیز کو تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔]

صفحہ ۱۲ ہی میں ہے :

اندر آغوشِ صبحگاہِ او حیات تازہ از صبحِ نمودش کائنات

سورۃ بنی اسرائیل (آیت ۷۹) میں ہے :

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

[امید ہے کہ تمہارا رب تمہیں ایک جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں]

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے غلاموں کی سحر خیزی سے کائنات کی تقدیر بدل جاتی ہے۔

صفحہ ۱۳ میں ہے :

درس لا خوف علیہم می دہد تا دلے در سینۂ آدم نہد

سورۃ یونس (آیت ۶۲) میں ہے :

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

صفحہ ۱۳ ہی میں ہے :

چوں فنا اندر رضائے حق شود بندۂ مومن قضائے حق شود

علامہ اقبال ایک مکتوب میں فرماتے ہیں :

"حصولِ خدمتِ خلق کے تعین کا نام سیاست ہے اور سیاست اسے کہتے ہیں کہ کائنات میں محسوس کرنے کا نام طریقت ہے۔ جس احکامِ الٰہی خودی میں سے ایک سے لے کر جملہ کائنات خودی کے پرانیویٹ امیال و عواطف کی تسکین اور ضربِ رضائے الٰہی اس کا مقصود ہو جانے کو زندگی کی اس کیفیت کو جس کا حصول اسلام نے فرض کیا ہے۔ بعض نے اسی کا نام بقا رکھا ہے۔"[1]

سورۃ الانفال (آیت ۱۷) میں ہے :

وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ ○

[اور (اے محبوب!) وہ خاک جو تم نے پھینکی تم نے نہیں پھینکی بلکہ اللہ نے پھینکی۔]

سورۃ ۴۸ میں ہے :

[illegible]

سورۃ الفتح کی آخری آیت میں ہے :

[illegible]

پر سخت اور آپس میں [illegible]

علامہ اقبال ایک مکتوب میں فرماتے ہیں :

"مسلم حقیقی جذباتِ متناقض یعنی قہر و محبت اپنے قلب کی [illegible] ہے [illegible] خالق [illegible] ہے بلکہ اللہ بھی [illegible] ہے۔ [illegible] محبت کا اور [illegible] میں جذب ہو سکتا ہے۔ البتہ اس زمان و مکان کی [illegible] ایک رنگین [illegible] ہو تسلیم کو [illegible] ہے [illegible] نہ [illegible] اور [illegible] ہو سکتا [illegible]

---

[1] ایضاً، ۱/۲۰۲ - ۲۰۳ -

ریگستان کے چمکتے ذروں کو کفنی پہنا گیا تھا۔" (صلی اللہ علیہ وسلم) ۔۵

صفحہ ۱۴ ہی میں ہے :

گر بگیرد سوز و تاب از لا الٰہ ۔۔۔ چرخ نیلوفام و نگردد سیر و سیر

صفحہ ۸ میں سورۃ اخلاص کی آیت (۸۸) دیکھیں اور سورۃ البقرہ کی آیت (۲۰۹) بھی دیکھیں ۔

صفحہ ۱۵ میں ہے :

حکمتِ ارباب کیں مکر است و فن
مکر و فن؟ تخریبِ جانِ تعمیرِ تن!

سورۂ فاطر (آیت ۱۰) میں ہے :

[illegible] فللہ العزۃ جمیعاً ط الیہ یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعہ ط والذین یمکرون السیات لہم عذاب شدید ط ومکر اولئک ھو یبور ○

[جسے عزت کی حاجت ہو تو عزت سب اللہ کے ہاتھ ہے۔ اُسی کی طرف پاکیزہ کلمات چڑھتے ہیں (اللہ تک پہنچتے ہیں) اور نیک عمل اُسے اونچا کرتا ہے۔ رہے وہ لوگ جو برے داؤں کرتے ہیں اُن کے لیے سخت عذاب ہے اور اُنہی کا مکر برباد ہوگا۔]

مکر کرنے والے کفار اور مشرکین اور ان کی طرح کے جو لوگ ہیں تو حزب الشیطان ہیں اور حزب اللہ کے اختیار میں ہے۔

اسی کے آگے اقبال کہتے ہیں :

مکتب از تدبیرِ او گیرد ثبات ۔۔۔ تا بکام خواجہ اندیشد غلام!

[illegible] کے مکتوب میں بھی فرماتے ہیں :

[illegible] کی غلامی نے رہنے میں مسلمانوں کے پاس کوئی ایسا ذریعہ نہیں رہا جس سے وہ اپنی مسجدوں کو اسلامی تصورات کے بننے اور بگڑنے کی [illegible] سے آزاد رکھ سکیں۔ [illegible] کائنات کی روحانیت پر مقدم

---

۱۵ ۔

سمجھنے پر مجبور ہو جاتی ہے۔ اور جب انسان میں حوے غلامی راسخ ہو جاتی ہے تو وہ ہر ایسی تعلیم سے بیزاری کے بہانے تلاش کرتا ہے جس کا مقصد قوتِ نفس اور روحِ انسانی کا ترفع ہو۔"

اور ایسی غلام قوم کا مقصدِ زندگی یہ ہوتا ہے (صفحہ ۱۶ :

ہر زمان اندر تلاشِ ساز و برگ کارِ او فکرِ معاش و ترسِ مرگ

اسے لوگ جب خوار کیے جاتے ہیں تو ان کا ایک ہی مسئلہ ہوتا ہے محبت نہیں ہے۔ سورۃ الفجر (آیت ۱۰ - ۲۰) میں ایسے لوگوں کا ذکر ہے۔ اس کی آیت (۲۰) ہے :

وتحبون المال حباً جماً ٥

[اور تم مال کی نہایت محبت رکھتے ہو۔]

سورۃ الاحزاب (آیت ۱۶) میں ہے :

[illegible]

لا تمتعون الا قليلاً ٥

آپ فرما دیں [illegible] موت یا [illegible] سے بھاگو تو [illegible] تمہارے [illegible] نہیں دیے جاؤ گے مگر تھوڑی۔

صفحہ ۱۶ میں ہے :

[illegible]

• • •

تا تہ رمز لا الٰہ آید بدست بندِ غیر اللہ را نتواں شکست

جب تک یہ [illegible] کا [illegible]

کا [illegible]

سورۃ [illegible] ہے :

[illegible]

[illegible]

[پس ہر جگہ سے بیباگ کر اللہ کے ہاں پناہ لو ۔]

سورۃ الذٰرٰیٰت (آیت ۱۱۸) میں بھی سی خدائی آمرے کو اللہ کی مہربانی کا مترادف کہا گیا ہے :

لا ملجا من اللہ الآ الیہ ط

[یعنی نہ ہیں اللہ سے بچنے کی جگہ اُسی کی طرف (یعنی اُسی کے ہاں) ہے۔]

اس کے بعد اسی سلسلے کے اشعار صفحہ ۹۰ تک آتے ہیں ۔

صفحہ ۷۰ میں ہے :

چیست فقر اے بندگانِ آب و گل
یک نگاہِ را بیں ، یک زندہ دل
فقر کارِ خویش را سنجیدن است
بر دو حرفِ لا الٰہ پیچیدن است
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ہی اہلِ فقر ہے اور اللہ کی جماعت میں ہے ۔

[illegible] (آیت ۲۰) میں ہے :

[illegible] ما یؤمنون باللہ و الیوم الآخر یوادون من حاد اللہ

مولانا سلیمان ندوی نے "سیرۃ النبیؐ" ۴/۵۰۲ میں یہی ترجمہ

و رسولہ و ان کانوا اٰباءھم او ابنآءھم او اخوانھم او عشیرتھم ط اولٰئک کتب فی قلوبھم الایمان و ایدھم بروح منہ ط و یدخلھم جنٰت تجری من تحتھا الانھر خٰلدین فیھا ط رضی اللہ عنھم و رضوا عنہ ط اولٰئک حزب اللہ ط الآ ان حزب اللہ ھم المفلحون ○

تم نہ دیکھو گے اُن لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور یوم آخر پر کہ دوستی کریں اُن لوگوں سے جنہوں نے مخالفت کی اللہ اور اُس کے رسول کی مخالفت کی اگرچہ وہ اُن کے باپ ہوں یا بیٹے ہوں یا بھائی ہوں یا کنبے والے ہوں۔ یہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان لکھ دیا ہے اور اپنی طرف کی روح سے اُن کی مدد کی اور انہیں جنتوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ ان میں ہمیشہ رہیں گے اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔ یہ اللہ کی جماعت کے لوگ ہیں۔ خبردار اللہ کی جماعت والے ہی فلاح پانے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو دنیوی اور اُخروی زندگی میں مستحکم اور ثابت قدم رکھتا ہے۔

سورۃ الانبیاء آیت ۱۸ میں اسی مضمون کو حق نے یوں بیان فرمایا ہے:

بل نقذف بالحق علی الباطل فیدمغہ فاذا ھو زاھق ط

بات یہ ہے کہ ہم حق کو باطل کے سر پر دے مارتے ہیں پس اس کا سر توڑ دیتا ہے اور وہ دیکھتے دیکھتے مٹ جاتا ہے۔

جس کا ایمان ہے کہ اللہ کے مقابلے میں باطل کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

ہیچ ہیں۔

صفحہ ۱۰ میں ہے:

فلسفہ زائد از حد [illegible]

سورۃ الفرقان (آیت ۲) میں ہے :

و لم یکن لہ شریک فی الملک ○

[اور اُس کی سلطنت میں کوئی ساجھی نہیں (حکومت صرف اللہ کی ہے)۔]

صفحہ ۲۲ میں ہے :

فقر مومن چیست؟ تسخیر جہات بندہ از تاثیر او مولا صفات

سورۂ لقمٰن (آیت ۲۰) میں ہے :

الم تروا ان اللہ سخر لکم ما فی السمٰوٰت و ما فی الارض و اسبغ علیکم نعمہ ظاہرۃ و باطنۃ ○

[کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے تمہارے لیے مسخر کر دیے ہیں جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہیں اور تمہیں بخشے ہیں اپنے انعام ظاہر اور پوشیدہ۔]

صفحہ ۲۲ ہی میں ہے :

فقر کافر حسرت ملک و زر است فقر مومن فقر فی سبیل اللہ است

کافر ساری عمر اور جوش مرگ تک حسرت میں مبتلا رہ کر محنت کرتے ہیں لیکن مومن اللہ کی راہ میں لڑتا ہوا مر جاتا ہے کہ اُس کے لیے دنیا کو رہنا اور حقوق عباد ادا کرنا عبادت ہے اور جہاد میں صرف مومن کو غالب رہنا ہے۔ اوپر والی آیت یہاں بھی دیکھیں۔

صفحہ ۲۳ میں ہے :

دل ز غیر اللہ بہ پرداز اے جواں
این جہان کہنہ در باز اے جواں

[کہ دل سے اللہ کے سوا ہر شے کو نکال دو اور ایک نئی (صحیح) دنیا

تیار کرو ۔ صفحہ ۲۰ کی آیتیں دیکھیں ۔۸

صفحہ ۲۳ میں ہے :

عصرِ ما ما را ز ما بیگانہ کرد ! جلوِ مستش ۔۔۔ دیوانہ کرد ۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی سے موجودہ زمانہ بھی
اور غیر ممکن ہے ۔ حالانکہ صرف اُن کے اُسوۂ حسنہ کی پیروی ہی سے
فلاح دارین وابستہ ہے ۔

سورۃ الاحزاب (آیت ۲۱) میں ہے :

لقد کان لکم فی رسول اللہ أسوۃٌ حسنۃٌ ○

تمہارے لئے تمہیں رسول اللہ کی ذات ہی میں بہترین ۔

صفحہ ۲۵ میں ہے :

المرسل ۔۔۔ سے ہے ۔۔۔

صفحہ ۲۰ میں سورۃ الانبیاء (آیت ۱۸) دیکھیں ۔

علامہ اقبال ایک مکتوب میں بھی لکھتے ہیں :

"میں نسل کی تمام تعمیر و اکمال محمد کو جن میں تعداد و
ہی شامل ہے ضروری سمجھتا ہوں ۔ اور میرے نزدیک اُن سے نسل کی
پائدہ استحکام و استقلال حاصل ہوتا ہے ۔ حتیٰ کہ اسی اصل کے ماتحت
ت نے مکرمی ۔ جہود اور اس نوع کے دوں کو جو ۔۔۔
ہامی آرائیوں تک محدود ہو ، مردود قرار دیا ہے ۔"

۔۔۔ میں ہے :

۔۔۔ اب اسے خواہ ۔۔۔

"۔۔۔ میں ہی ہے :

۔۔۔ ہی ۔۔۔

۔۔۔ اقبال ۔۔۔

۔۔۔ ہوتا ۔۔۔

۔۔۔ ہے ۔

۹ ۔ "۔۔۔ ۔۔۔

صفحہ ۲۶ میں مردِ حُر کے اوصاف بیان ہوئے ہیں :

مردِ حُر محکم ز ورد لا تخف ما پیلداں سوجیب ، او سر لک

سورۂ 'طٰہٰ' (آیت ۶۸) میں ہے :

لا تخف انک انت الاعلیٰ ۔ [illegible]

سورۂ آل عمران (آیت ۱۳۹) میں ہے :

ولا تھنوا ولا تحزنوا ۔ انتم الاعلون ان کنتم مؤمنین ۔

[illegible]

رکھتے ہو۔]

صفحہ ۲۶ ہی میں ہے :

بے خود را ساں محکم بہ بخشد زسوز او حرمی جبہ

سورۂ آل عمران (آیت ۴۹) میں عیسیٰ علیہ السلام کا ارشاد ہے :

انی اخلق لکم من الطین کھیئۃ الطیر فانفخ فیہ فیکون طیرا باذن اللہ ۔ ۔ ۔ ۔

[کہ میں تمہارے لیے مٹی سے پرند کی سی مورت بناتا ہوں ، پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ فوراً پرند ہو جاتی ہے اللہ کے حکم سے ۔]

اللہ کے پیاروں کی وجہ سے زمین سے بھی سوز اور گرمی پیدا ہو سکتی ہے اور مردہ مؤثیں بھی بیدار ہو سکتی ہیں ۔

سورۃ المائدہ (آیت ۱۶) میں ہے :

یھدی بہ اللہ من اتبع رضوانہ سبل السلم و یخرجھم من الظلمٰت [illegible] و یھدیھم الیٰ صراط مستقیم ۔

[illegible] جو کوئی تابع ہوا اس کی رضا کے بھلاؤ کی راہ پر اور ان کو نکالتا ہے اندھیروں سے روشنی میں اپنے حکم سے اور ان کو چلاتا ہے سیدھی راہ ۔]

حضور اور صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کے متبعین کے ذریعے ۔ کو صحیح راہ نصیب ہوئی اور قوموں میں اتحاد پیدا ہوئی ۔

صفحہ ۲۶ ہی میں ہے :

[illegible]

نے حسین عرشی لکھتے ہیں :

"ایک دفعہ میں نے پوچھا ، مثنوی [illegible] آپ کے منبع (علم و حکمت) کتب [illegible] ہے ؟ فرمایا ، صحبت ۔"[۱۰]

لیکن اس مصرع میں [illegible] "مسافر" صفحہ ۶۲ میں ہے لیکن اُس کا مترادف ہوں کا مصرع ہے ، یعنی :

ع سرِ دین ما را خبر ، او را نظر

[illegible] صحبت ہے ۔ صحابہ کرام [illegible] صحبت اور معلم کی وجہ سے صحابہ کہلائے گئے اور انبیاء ہی کی [illegible] اسلام [illegible] مقام ہوا ۔

سورہ الفتح کی آخری آیت میں ہے :

[illegible]

[illegible] اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ اُن کی معیت میں ہیں ، کافروں پر بہت سخت ہیں اور آپس میں بہت نرم دل ۔]

صفحہ ۷۰ میں ہے :

در جہان بے ثبات او را ثبات مرگ او را از منبعِ حیات !

---

۱۰ - "ملفوظاتِ اقبال" ، ص ۶۸ ۔

سورۂ ابراہیم (آیت ۲۷) میں ایسے لوگوں کے ثبات کا ذکر ہے :

یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت فی الحیٰوۃ الدنیا و فی الآخرہ ۝

[اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو دنیوی اور اُخروی زندگی میں مضبوط بات سے مستحکم اور ثابت قدم رکھتا ہے ۔]

صفحہ ۲۹ میں ہے :

"مال را گر ہنر دیں باشی حمول
نعم مال صالح گوید رسول ؐ" (اردو)

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے :

نعم مال صالح ۝

[اگر مال دینی امور پر خرچ کرنے کے لیے جمع کیا جائے تو وہ مال صالح ہے ۔]

سورۃ التوبہ (آیت ۱۱۱) میں ہے :

ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسھم و اموالھم بان لھم الجنۃ ط

بے شک اللہ نے مسلمانوں سے اُن کی جانیں اور اُن کے مال جنت کے بدلے میں خرید لیے ہیں ۔

صفحہ ۳۰ میں ہے :

ہر نکتۂ اکل حلال ہر جاہلت زیستن گردد وبال

سورۃ الزخرف (آیت ۳۲) اس اکلِ حلال کی تقسیم کا ذکر ہے :

ہے بے شک اللہ نے [illegible] اُن کی [illegible]
[illegible] اور ہم نے [illegible] ایک دوسرے سے [illegible]

کے ذریعے خدمت لے (اور دنیا کا نظام چل سکے۔ اس طرح نظامِ حیات قائم رکھا گیا ہے اور کوئی کسی پر موقوف نہیں)۔

صفحہ ۳۱ میں ہے:

حکمتِ او حدیثِ سلیم و رضا است — بیخ او اندر ضمیرِ مسلمان استوار است

شریعت کا حکم، عمل اور تسلیم و رضا کے لیے ہے۔ سورۃ النحل (آیت ۹۰) میں ہے:

ان اللہ یامر بالعدل والاحسان و ایتاء ذی القربیٰ و ینہیٰ عن الفحشاء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذکرون ۝

اللہ تمہیں انصاف اور نیکی کا اور رشتہ داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی اور بری بات اور سرکشی سے منع فرماتا ہے کہ تم دھیان کرو۔

قرآن میں شریعت کی بنیاد ہے۔ سورۃ الانعام میں ہے:

قل ان صلاتی و نسکی و محیای و مماتی للہ رب العٰلمین ۝

کہہ دو، بے شک میری نماز اور میری قربانی اور میرا مرنا سب اللہ کے لیے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

صفحہ ۳۱ ہی میں ہے:

از شریعت حسنِ اسوہ — وارثِ ایمانِ ابراہیم شو

سورۃ التین میں ہے:

لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم ۝

بے شک ہم نے انسان کو بہترین طریق پر بنایا۔

اور سورۃ الحج (آیت ۷۸) میں ہے:

ھو اجتبٰکم وما جعل علیکم فی الدین من حرج ملۃ ابیکم ابراھیم ھو

تمہارے لب ابراہیمؑ کا دین۔ اللہ نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے اگلی کتابوں میں اور اس قرآن میں۔]

صفحہ ۳۱ پر یہ ہے:

[illegible]

علامہ اقبال ایک مکتوب میں لکھتے ہیں:

"[illegible] ہے [illegible] کے [illegible] کے [illegible] خودی میں [illegible] سوائے [illegible] اس کا مقصود ہو جائے [illegible] اسی کا نام بقا رکھا ہے۔"[1]

صفحہ ۳۲ کی آیت (سورۃ الانعام، ۱۶۳) یہاں کے لیے دیکھیں۔

صفحہ ۳۲ میں ہے:

[illegible]

علامہ اقبال ایک مکتوب میں [illegible]

[illegible] مخلصین آپ سے اس روحانیت کی بنا پر جو آپ نے اپنے [illegible] کی قوت، ہمت، اثر، رسوخ اور دولت [illegible] اس تاریک [illegible] ہے۔

۱۔ "مکاتیب"، ۱/۲۰۲ - ۲۰۳۔

[illegible] ابھی تک آپ کو موقع نہیں ۔ افسوس ہے کہ بہت سے ہندوستان میں جن بزرگوں نے غلبہ اسلام سے کہ اُن کی اولادیں دنیا جاہ و منصب کے چکر میں پڑ کر تباہ ہو گئیں ۔ اور آج اُن سے رہا ہے حال کوئی [illegible] مشکل سے سلے گا ۔ الا ماشاء اللہ ۔ وقت ہے ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ ان ہی بزرگوں کی اولاد سے کسی کو زندہ کر کے بھیجے اور کلمۂ اسلام کے اعلاء پر مامور کرے ۔"[۱۲]

سورۃ الرعد (آیت ۲۹) میں ہے :

طوبیٰ لھم و حسن مآب

وہ جو ایمان لائے اور عمل صالح کیے اُن کو خوش خبری ہے اچھا انجام ۔]

صحیح خواب خاص اور صحیح خوابی ذریعہ ایمان و عمل ہے جو غیر اللہ کی محتاجی سے بے نیاز کر دیتا ہے ۔

صفحہ ۳۲ ہی میں ہے :

زندہ قومے بود از تاویل مُرد آتش او در ضمیرِ او فسرد

اور "ضربِ کلیم" میں فرمایا ہے :

ع خود بدلتے نہیں قرآں کو بدل دیتے ہیں

علامہ اقبال نے ایک مکتوب میں یہی لکھا ہے :

"حقیقت یہ ہے کہ کسی مذہب کی قوم کے [illegible] میں کبھی کامیاب نہیں ہوا ۔ ہر قوم نے دستور العمل کو مسخ کر دیا ہے ۔ یہ ایک نہایت [illegible] تسخیٹ کا ہے ۔ اور یہ طریق وہی قومیں اختیار یا ایجاد [illegible] فطرت گیرندی ہے ۔ ۔ ۔ ۔"[۱۳]

بنی اسرائیل نے جب ایسی تاویل [illegible] تو ان پر سخت عذاب نازل ہوا تھا ۔

۱۲- ایضاً ، ۱/۲۳۱ - ۲۳۲ - ۱۳- ایضاً ، ۱/۲۵۱ -

سورۃ البقرہ (آیت ۵۹) میں ہے :

فبدل الذین ظلموا قولاً غیر الذی قیل لھم فانزلنا علی الذین ظلموا رجزاً من السماء بما کانوا یفسقون ۝

[تو ظالموں نے اور بات بدل دی جو فرمائی گئی تھی اُس کے سوا ۔ تو ہم نے آسمان سے اُن پر عذاب اُتارا ، بدلہ اُن کی بے حکمی کا ۔]

۔۔۔ عذاب طاعون تھا جس سے ایک ساعت میں چوبیس ہزار ہلاک ہوئے ۔

صفحہ ۳۳ میں ہے :

اُشے کہ ارزد بستے نہ جوید نقشِ او را فطرت ارزیدنی مشمرد

ارزش اصلی چیز ہی کمیاب کا راز ہے ورنہ تباہی ہے ۔ سورۃ الزمر (آیت ۵۵) میں ہے :

واتبعوا احسن ما انزل الیکم من ربکم من قبل ان یاتیکم العذاب بغتۃ وانتم لا تشعرون ۝

[اور پیروی کرو اچھی کتاب کی جو اتری تمہیں تمہارے رب کی طرف سے پہلے اس کے کہ آئے تم پر عذاب اچانک تمہیں خبر نہ ہو ۔]

۔۔۔ وعدہ دیا اُن کو جو تم میں سے ایمان لائے اور نیک عمل کیے کہ ضرور انہیں زمین میں خلافت دے گا جیسی اُن سے پہلے اور لوگوں کو دی تھی اور ضرور اُن کے لیے مستحکم کر دے گا اُن کا وہ دین جو اُن کے لیے پسند فرمایا ہے اور ضرور اُن کے خوف کو امن سے بدل دے گا ۔۔۔ جو ایسا نہ ہوگا وہ ان نعمتوں سے محروم رہے گا) ۔]

صفحہ ۳۵ میں ہے :

[illegible]

'نہ فلک سر گشتہ' ایں یک دل است

آرزو دل جس کا نہیں کہے معنی میں ذکر آیا ہے یعنی اور عمل صالح والا ہوتا ہے ۔

سورۃ الفتح (آیت ۱۱) میں ہے :

و من یؤمن باللہ یھد قلبہ ط

"اور جو اللہ پر ایمان لائے (یعنی رکھے) اللہ اُس کے دل کو ہدایت فرما دیتا ہے۔"

ایمان اور عملِ صالح والے کامیاب ہوتے ہیں جن کا ذکر اسی سورۃ النور کی آیت (۵۵) میں آیا ہے اور جن کا ذکر سورۃ العصر میں بھی دیکھیں۔

مباحثِ حاضر

صفحہ ۳۵ میں ہے:

کریمی بندۂ جمہور دید — نمرود بر روئے مہ تف کشید
سلطنت را حسنِ اقوام گفت — کارِ خود را خشک کرد و خام گفت
در نمایش پا و پر حیوان کشود — تا نیامد بیخ در تنزان کشود

سورۃ القصص (آیت ۵۰) میں ہے:

"فان لم یستجیبوا لک فاعلم انما یتبعون اھواءھم ومن اضل ممن اتبع ھواہ بغیر ھدی من اللہ ان اللہ لا یھدی القوم الظلمین ۝"

"اگر وہ تیری بات نہ مانیں تو جان لے کہ وہ اپنی خواہشوں کی پیروی کرتے ہیں اور اس سے بڑھ کر گمراہ کون جو اللہ کی ہدایت کو چھوڑ کر اپنی خواہش کی پیروی کرے۔ بے شک اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں فرماتا۔"

صفحہ ۳۶ میں ہے:

چوں فرعونے بگوید حرفِ حق — نہ کلیم نہ صریر نہ اژدہا

سورہ الشعراء (آیات ۶۳ - ۶۶) میں ہے:

"وحینا الی موسیٰ ان اضرب بعصاک البحر فانفلق فکان کل فرق کالطود العظیم ۝ وازلفنا ثم الآخرین ۝ وانجینا موسیٰ ومن معہ اجمعین ۝ ثم اغرقنا الآخرین ۝"

۱۳- "پیامِ مشرق" میں ہے:

گریز از طرزِ جمہوری غلامِ پختہ کارے شو
[illegible] مغز ہر دو صد خرِ فکرِ انسانی

[تو ہم نے موسیٰ کو وحی فرمائی کہ دریا پر اپنا عصا مار۔ تو جیسی دریا پھٹ گیا، تو ہر حصہ ہو گیا جیسے بڑا پہاڑ۔ اور وہاں قریب لائے ہم دوسروں کو (یعنی فرعون اور فرعونیوں کو)، اور ہم نے بچا لیا موسیٰ اور اُس کے سب ساتھیوں کو۔ پھر دوسروں کو (یعنی فرعون اور فرعونیوں کو) ڈبو دیا۔]

صفحہ ۳۶ ہی میں ہے:

ہست از رموزِ ما عیاں — بر امم ما ببستہ نوکِ سناں
تا بپرسد از جہاد و سنت و کتاب — آنکہ دین بے تیغ ناید در حساب
از حرم زاد و کلیسا را مرید! — پردۂ ناموسِ ما را بر درید

علامہ اقبال ایک مکتوب میں لکھتے ہیں:

[illegible] آتی ہے۔ [illegible] کہنے سے [illegible] ہے۔ [illegible] اسلام سے بڑے اور حکام کے طرف میں ہیں۔ اسلام تو ہیں اور [illegible] کے تعلیم [illegible] لیڈر خود غرض ہیں۔ اور ذاتی منفعت و عزت کے سوا [illegible] آنکھیں [illegible] ہے۔ خواہ میں جنبہ موجود ہے مگر اس کے [illegible] خوف رابطہ نہیں ہے۔"[۱۵]

سورۃ النساء (آیت ۵۸) میں ہے:

ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامٰنٰت الیٰ اھلھا و اذا حکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل ط

[illegible] حکم دیتا ہے کہ امانتیں جن کی ہیں [illegible] ان [illegible] تو لوگوں میں فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو۔

امانت وسیع معنی میں ہر مادی چیزوں پر بھی حاوی ہے۔ ہر شخص کو اس [illegible] کے مطابق کام کرنا چاہیے۔

صفحہ ۳۸ میں ہے:

[illegible] کہ ملک و دیں — نیدِ محکومانِ ہجوم مومنیں!

۱۵۔ ایضاً: ۱/۲۵۰۔

سورۃ الحج (آیات ۲۷ - ۲۸) میں ہے :

و اذن فی الناس بالحج یاتوک رجالا و علی کل ضامر یاتین
من کل فج عمیق ○ لیشہدوا منافع لہم - - - -

اور لوگوں میں حج کی ندا عام کر دے - وہ تیرے پاس حاضر
ہوں گے پاپیادہ اور ہر دبلی اونٹنی پر کہ ہر دور کی راہ سے آئیں گے تاکہ
وہ اپنے سارے منافع دین اور دنیا دونوں کے -

مسلمانوں کے اجتماع سے "یعظم شعائر اللہ" (سورہ حج ۔ ۔ ۔ ۔
یہی ہے اور دین و دنیا کے فائدے بھی مقصود ہیں -

حرفے چند با اُمتِ عربیہ

صفحہ ۳۶ میں ہے :

در جہانِ تزد و دور و دیر و زود
اولیں خوانندۂ قرآں کہ بود ؟

سورۃ الشعراء (آیات ۱۹۳ - ۱۹۵) میں ہے :

۔ ۔ ۔

[اور اللہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو۔ جب تم میں بیر تھا۔ اُس نے تمہارے دلوں میں ملاپ کر دیا تو اُس کے فضل سے تم آپس میں بھائی ہو گئے۔]

دین ہی کی وجہ سے یہ سعادت نصیب ہوئی۔

صفحہ ۳۹ ہی میں ہے:

[illegible]

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر سورۃ الاعراف میں دو جگہ آیات ۱۵۷-۱۵۸ اسی الامی کا ذکر کیا گیا ہے۔ اُن کے طفیل میں حضرت موسیٰ کے زمانہ کے [illegible] (۱۰۳) مذکور ہوئی۔

صفحہ ۴۰ میں ہے:

[illegible]

سورۃ الصّٰفّٰت اس طرح شروع ہوتی ہے:

[illegible]

واحدٌ۔

[illegible]

قرآن پڑھیں۔ بے شک تمہارا معبود ضرور ایک ہے۔]

یہ سب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا طفیل ہے کہ دین کے [illegible] تیار ہوئے۔

صفحہ ۴۱ میں ہے:

[illegible]

[illegible]

سورۂ آل عمران کی آیت (۱۰۳) اس طرح شروع ہوتی ہے :

و اعتصموا بحبل اللہ جمیعاً و لا تفرقوا ۔ ۔ ۔ ۔

[اور اللہ کی رسی مضبوط تھام لو سب مل کر اور آپس میں پھوٹ نہ جانا ۔]

صفحہ ۱۳ ہی میں ہے :

قوت از جمعیتِ دیں ۔ میں

دیں ہمہ عزم است و اخلاص و یقیں

سورۂ محمد (آیت ۲۱) میں ہے :

فاذا عزم الامر فلو صدقوا اللہ لکان خیراً لھم ۝

[پھر جب حکم نافذ ہو جاتا تو اگر یہ اللہ سے سچے رہتے تو ان کا بھلا تھا ۔]

یہ سچے رہنے میں بھی اخلاص و عمل ہی میں بھلائی ہے ۔

صفحہ ۴۳ میں ہے :

شرف از تسلیم و حق دل نہادن ۔ ذلت از گردن برہ کشادن ہے ۔

[اپنے دین کو حق کے حوالے کر دینا ہی اعزاز کی بات ہے اور اس سے انحراف تباہی قریب ہے ۔

سورۂ طٰہٰ (آیت ۱۲۴) میں ہے :

و من اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃً ضنکاً و نحشرہ یوم القیٰمۃ اعمیٰ ۝

[اور جس نے میری یاد سے منہ پھیرا (میری ہدایت سے روگردانی کی) تو بے شک اس کے لئے بدحالی تنگ (حیات) ہے اور ہم اسے قیامت کے دن اندھا اٹھائیں گے ۔]

صفحہ ۴۳ ہی میں ہے :

ہر کہ آیاتِ خدا بیند نکوست ۔ اصلِ این حکمت ز حکمِ انظر است

اس دوسرے مصرعے کے حاشیے میں خود علامہ اقبال نے لکھا ہے کہ یہ "تلمیح ہے آیۂ قرآنی کی طرف : افلا ینظرون الی الابل کیف خلقت و الی السماء کیف رفعت ، یعنی نظامِ فطرت کا بغور مطالعہ کرو۔ اس آیت کے مطابق ہی یہ بتایا گیا ہے کہ اونٹ کو کیسا اونچا کیا گیا اور بادلوں کو کیسے پیدا کیے گئے اور زمین کو کیسے بچھائی گئی۔

حشر بدن میں ہے :

علم [illegible] دانائی تابعِ حکمت

علمِ اشیا (سائنس) سے معرفتِ الٰہی حاصل ہوتی ہے۔

سورۃ البقرہ (آیت ۳۱) میں ہے :

و علم ادم الاسماء کلہا ۝

[اور اللہ نے آدم کو تمام اشیا کے نام سکھائے۔]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۔ ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم ، "فکرِ اقبال" (لاہور ، بزمِ اقبال ، [illegible] طباعت ندارد) ، ص ۳۸۰۔

اُن کے حسینوں کو دیا گیا اور وہ کچھ تم عمل کرتے ہو اللہ اس سے خوب واقف ہے۔]

بزدلی جسم و عقل ایمان کے ۔ ۔ ۔ برق سے لرزتی ہے جب وہ بدن سے آزاد ہو جائے تو نہ وہ سیفلی ہے ۔ ایمان کا تعلق دل سے ہے جیسا کہ سورۃ التغابن کی آیت ۱۱ میں ہے :

و من یؤمن باللہ یھد قلبہ ط

اور جو شخص اللہ پر ایمان لائے اللہ اس کے دل کو ہدایت دیتا ہے۔]

صفحہ دوم میں ہے :

ع در جنیوا چیست غیر از مکر و فن

جنیوا ہو یا کوئی جمعیتِ اقوام کا مرکز ہے :

ع جز تقسیم قبور انجمنے ساختہ اند

یہ سب حزب الشیطان ہیں ۔

سورۃ [illegible]

صفحہ [illegible] میں ہے

[illegible]

صفحہ دوم ہی میں ہے :

اہلِ حق را زندگی از قوت است قوتِ ہر ملت از جمعیت است

سورۃ الانفال (آیت ۶۰) میں ہے :

و اعدوا لھم ما استطعتم من قوۃٍ ۝

[illegible]

طاقت کی چیزیں (سامان) ۔]

اسی صفحے (۴۵) میں ہے :

ہم ہنر ہم دیں ز خاکِ خاور است
رشکِ گردوں خاکِ پاکِ خاور است

تمام بڑے ادیان و مذاہب مشرق ہی سے اُٹھے اور وہ سب اسلام ہی تھے جن کے نزدیک تمام دنیا و عقبیٰ خدا ہی کی ہے ۔

سورۃ الحج (آیت ۷۸) میں ہے :

ھو سمّٰکم المسلمین و قبل و فی ھٰذا ط

اسی نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے اپنی کتابوں میں اور اس قرآن میں ۔]

سورۃ البقرہ (آیت ۱۴۲) میں ہے :

قل للہ المشرق و المغرب یھدی من یشآء الی صراط مستقیم ○

آپ کہہ دیں کہ مشرق اور مغرب سب اللہ ہی کا ہے ۔ جسے چاہے سیدھی راہ چلاتا ہے ۔]

صفحہ ۴۶ میں ہے :

دانی از افرنگ و از کار فرنگ
تا کجا در قیدِ زنار فرنگ ؟

زخم ازو ، نشتر ازو ، سوزن ازو
ما و جوئے خون و آبِ رفو !

خود بدانی پادشاہی قاہری است
قاہری در عصرِ ما سوداگری است

مغرب نے جس خوبی سے ہم کو اپنے فریب میں رکھا ہے وہ اہلِ نظر سے پوشیدہ نہیں ۔

سورۃ الانعام (آیت ۱۲۳) میں ہے :

وکذلک جعلنا فی کل قریۃ اکٰبر مجرمیہا لیمکروا فیہا ط وما یمکرون الا بانفسہم وما یشعرون ○

[اور جو بھی رسمے ہیں سے نے ہر بستی میں گمراہ کے سردار کہ مکر کریں وہاں اور جو مکر کرتے ہیں سو اپنے ہی ساتھ کرتے ہیں اور نہیں پوچھتے۔]

در حضور رسالت مآب ؐ

صفحہ ۱۰۰ پر اس سلسلہ کے مجیب سلام اقبال لکھتے ہیں :

''شب ۲۰ اپریل ۱۹۳۶ کو در دارالاقبال بھوپال بودم سید حمید خان رضی اللہ عنہ [سر راس مسعود] کہ رسالت حضور در حضور رسالت مآب [صلی اللہ علیہ وسلم] عرض کن۔''

یہی بات وہ اپنے ایک مکتوب میں لکھتے ہیں :

''۳ اپریل کی رات ۳ بجے کے قریب [میں اس سے بھوپال میں ملا] میں نے سید علی الرحمۃ کے جواب میں لکھا۔ پوچھتے ہیں تم کس سے بیمار ہو۔ میں نے عرض کی ۵۰ سال سے اور اب سخت گرفتار۔ وہ حضور رسالت مآب ؐ کی خدمت میں عرض کرو۔ میری تکلیف اسی وقت کچھ کم ہو اس عرض داشت کے جواب سے جو میری زبان پر جاری ہوئی ہے میری زبان پر جاری ہوئی۔ [یہ] ایک معمولی سی بات ہے [جو] میرے ساتھ پیش آئی۔ [اس] کی صحت سے متعلق [میں] کچھ نہیں کہہ سکتا۔ [اس] کی صحت آواز صاف ہے اور اس میں وہ [ریڈیو] (RING) [جو] انسانی آواز کا خاصہ ہے۔ [جو اس میں] [ہے] میں بھی عام کمزوری ہے۔۔۔۔''[۱]

۱۔ ''مکاتیب''، ۱/۳۱۴۔ سلامان نے اس کے بعد اقبال کے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ ''میں سر سید کو [بیسویں صدی میں] مسلمانوں کا سب سے بڑا سیاسی مدبر سمجھتا ہوں''۔ دیکھیں ''[لاہور]'' اکتوبر ۱۹۷۳ء، ص ۲۳۳۔

اے تو ما بے چارگاں را ساز و برگ
دار ہاں ایں قوم را از ترسِ مرگ
سوختی لات و منات کہنہ را
تازہ کردی کائنات کہنہ را
در جہانِ ذکر و فکرِ انس و جاں
تو صلوٰاتِ صبح ، بانگِ اذاں

حضور نور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی وجہ سے کائنات سے غیر اللہ کی پرستش ختم ہوئی ہے اور انہی کے طفیل میں کائنات کی ہر چیز حمد بیان ہوئی تھی۔

سورۂ سبا (آیت ۲۸) میں ہے :

وما ارسلنٰك الا كافةً للناس بشيراً و نذيراً ٥

[اور (اے محبوبؐ) ہم نے تجھے نہیں بھیجا مگر تمام انسانوں کے لیے بشیر اور نذیر بنا کر۔]

سورۃ الانبیاء (آیت ۱۰۷) میں ہے :

وما ارسلنٰك الا رحمةً للعٰلمين ٥

[اور (اے محبوبؐ) ہم نے تجھے نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر۔]

صفحہ ۹۴ میں ہے :

مؤمن و ز رمزِ مرگ آگاہ نیست در دلش لا غالب الا اللہ نیست !

سورۂ یوسف (آیت ۲۱) میں ہے :

واللہ غالبٌ علیٰ امرہٖ ولٰکن اکثر الناس لا یعلمون ٥

[اور اللہ غالب رہتا ہے اپنے امر پر اور لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے (اللہ ہی غالب ہے ، موت غالب نہیں)۔]

صفحہ ۱۰۰ میں ہے :

مؤمن لا الٰہ را زندہ کند در دلش اللہ ہو را زندہ کند

سورۂ کہف کے بیان (آیت ۹۰) میں ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے حکم سے مُردوں کو زندہ کر دیتے تھے۔ یہاں اقبال نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی ہے کہ آپ مسلمان کے سوئے ہوئے جذبے بیدار فرما دیں۔ صرف اس لیے:

ع تا مسلماں باز بیند خویش را

جس مسجد میں اقبال نے اپنی آواز کی [illegible] طرح کیا ہے:

[illegible]

سورۂ بنی اسرائیل (آیت ۷۸) میں ہے:

ان قرآن الفجر کان مشہوداً ۝

بے شک صبح کے قرآن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔

[illegible] کے حل کرنے میں [illegible] آپ کی خدمت میں عرض کرنے والے کی بھی یہی [illegible] اسی طرح مجھے بھی ہے [illegible]

صفحہ ۵۱ میں ہے:

چوں بصیری از تو می خواہم کشود
تا بتن باز آید آں روزے کہ رفت

آخر میں کہتے ہیں (صفحہ ۵۲):

گرچہ کشتِ عمرِ من بے حاصل است
چیزکے دارم کہ نامِ او دل است
دارمش پوشیدہ از چشمِ جہاں
کز غمِ عشقِ تو دارد نشاں!

سورۃ الشعراء (آیات ۸۸ - ۸۹) میں ہے :

یوم لا ینفع مال ولا بنون ۝ الا من اتی اللہ بقلب سلیم ۝

[جس دن نہ مال کام آئے گا، نہ بیٹے، مگر وہ جو اللہ کے حضور
ہوا سلامت دل لے کر۔]

یہ سلامت دل حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ہی میں
حاصل ہو سکتا ہے۔

اندریں دشت و درے پھورے ۔۔۔ ۔۔۔ کہ آید کاروانے ناگہ

مثنوی

مسافـــر

یعنی سیاحتِ چند روزہ افغانستان ــ اکتوبر ۱۹۳۳ء

[illegible] کہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۳۳ء کے حسنِ استقلال ــ مرتبہ
مولانا سلیمان ندوی ، علامہ اقبال ، سر سید راس مسعود [illegible]
[illegible] حسن [illegible] ہیں ایک ہفتہ [illegible] کر [illegible]
میں [illegible] اور وہ ۲۵ اکتوبر کو شام سے روانہ ہو سکے ۔ [illegible]
۲۰ کتوبر سے وہاں سے روانہ ہو گئے تھے ۔ علامہ اقبال نے مثنوی
کی ملازمت کا ذکر مثنوی مسافر [illegible] ۔ [illegible] ۔ [illegible]
نظیر ۔ ۔ ۔) میں کیا ہے ۔

''انجمن ادبی کابل نے بھی ان مہمانوں کا استقبال کیا ۔ [illegible]
یہ حضرات غزنین بھی گئے اور دوسرے دن وہاں سے روانہ ہو [illegible]
ہوئے ۔ [illegible] کی [illegible] جس کا [illegible]
مثنوی (صفحہ ۱۰۷ ۔ ع خرقۂ آن برزخ لا یبغیان ۔ ۔ ۔) میں [illegible]
[illegible] ۔''

---

۱۸ ۔ تفصیل کے لیے دیکھیے مولانا عبدالسلام ندوی ، ''اقبال کامل'' ، (لاہور : ۱۹۶۷ء) ، ص ۳۰ ۔ ۳۳ اور ''نکتب'' (۱/۱۰۲ ۔ ۱۰۸ ،

اس سے پہلے ۲۰ مارچ ۱۹۳۲ء کو جنوبی ہند کے دورے کے دوران علامہ اقبال نے کنیے تھے جو "کنیا" نام کے رسالے میں شائع ہوئے تھے:

صبا بگوی بافغان کوہسار از من
بمنزلے رسد آں ملتے کہ خود نگر است
مرید پیر خراباتیان خود بیں شو
نگاہ او ز مقام کواکب برتر است
نمی شود نفس نقش زمانہ تو کشد
نہ حرکت فلک است این نہ گردش قمر است
دگر بسلسلۂ کوہسار خود بنگر
کہ تو کلیمی و صبح تجلی دگر است
بیا بیا کہ دامان نادر آویزم
کہ مرد پاک نہاد است و صاحب نظر است
یکے است ضربت اقبال و ضربت فرہاد
جز این کہ تیشۂ ما را نشانہ بر جگر است[19]

یہ مثنوی نادر شاہ کی سالگرہ (نومبر ۱۹۳۳ء) کے بعد شائع ہوئی۔ اس نے اس کی [illegible] علامہ اقبال لکھتے ہیں:

اے حب اے رہ نوردِ تیز گام — در طوافِ مرقدش ترک خرام
شاہ در خواب است، پا آہستہ نہ — غنچہ را آہستہ تر بکشا گرہ
از حضور او مرا فرمان رسید — آنکہ جانِ تازہ در عالم دمید
[illegible] از گرمیٔ آواز تو — اے خوش آں قومے کہ داند رازِ تو
[illegible] تو کلیمی راہِ سینائے بگیر!"

مکتوب ۱۰ تا ۹۰) میں بھی اس سفر کی تیاری کا ذکر ہے اور مکتوب ۹۰ [illegible] ۱۸ نومبر ۱۹۳۳ء ہے اس میں نادر شاہ کی سعادت مرتبت کا اظہار ہے۔ ۹۰ "سلطان معظم" [illegible] ۱۹۳۳ء، مارچ تا جولائی [illegible]

سورۂ مریم (آیت ۵۲) میں ہے :

و نادینٰہ من جانب الطور الایمن و قربنٰہ نجیا ۔

اور اُسے (موسیٰ ؑ کو) ہم نے طور کی جانب سے ندا فرمائی اور اُسے اپنا راز کہنے کو قریب کیا ۔]

صفحہ ۵۶ میں ہے :

اے قومے ز سب و بابِ حیات روز گارش نے نصیب و نہ ثبات

افسوس ہے اُس قوم پر جس میں بیداری نہیں اور عمل کے لیے سرگرمی نہیں ۔

سورۃ الرعد (آیت ۱۱) میں ہے :

ان اللہ لایغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم ط

[خدا نے آج تک اُس قوم کی حالت نہیں بدلی

ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا (حالی)

صفحہ ۵۸ میں ہے :

اے ز خود پوشیدہ خود را بازیاب
در مسلمانی حرام است ایں حجاب !
رمز دینِ مصطفیٰ ؐ دانی کہ چیست
فاش دیدن خویش را شاہنشہی است !
چیست دیں ؟ دریافتن اسرار خویش
زندگی مرگ است بے دیدار خویش

خود کو پہچاننے کی حد تک ہمیں اپنا نفس سامنے رکھنا ہے ۔ اسی مناسبت سے عمل بھی اسی مناسب کے مطابق ہونا چاہیے ۔

سورۃ الانعام کی آخری آیت ہے :

و ھو الذی جعلکم خلٰئف الارض و رفع بعضکم فوق بعض درجٰت لیبلوکم فی ما اٰتٰکم ط

[اور وہی ہے جس نے زمین میں تمہیں نائب کیا اور تم میں ایک کو دوسرے پر درجوں بلندی دی کہ تمہیں آزمائے اس چیز میں جو تمہیں عطا کی۔]

صفحہ ۶۰ میں ہے:

برگ و ساز کائنات از وحدت است
ندریب عالم حیات از وحدت است

صرف خدا کو ایک صفت سمجھنا اور خود کو متحد کرنے کی وحدت ہے۔

سورۃ القصص (آیت ۸۸) میں ہے:

ولا تدع مع اللہ الٰھا آخر لا الٰہ الا ھو ٥

[اللہ کے ساتھ کسی اور کو صفت نہ جان۔ اس کے سوا کوئی خدا نہیں۔]

اور سورۂ آل عمران (آیت ۱۰۳) میں ہے:

و اعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا ٥

[اور اللہ کی رسی مضبوط تھام کر سب مل کر اور آپس میں پھوٹ نہ ڈالو۔]

خطبہ الٰہ آباد پیش کرنے سے کچھ پہلے اقبال قادیان کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے فرمایا (صفحہ ۶۳):

ہمی قرآن شکستہ من نبود قوتش بر باب را بر من کشود

سورۂ بنی اسرائیل (آیت ۹) میں ہے:

[illegible] یھدی للتی ھی اقوم و یبشر المؤمنین الذین یعملون الصٰلحٰت ان لھم اجراً کبیراً ٥

[illegible] وہ راہ دکھاتا ہے جو سب سے سیدھی ہے اور

خوشی ملتا ہے اذان والوں کو جو اچھے کام کرتے ہیں کہ اُن کے لئے بڑا اجر ہے۔]

بانہ کے مزار پر علامہ اقبال کے جذبات میں ڈوبی ہوئی اور انھوں نے کہا (صفحہ ۶۵):

اگرچہ پیرِ حرم وردِ لا الٰہ دارد
کجا نگاہ کہ پرندہ تر ز پولاد است!

زبان سے لا الٰہ الا اللہ کہنا آسان ہے۔ عمل سے اس [illegible] کی مثال کچھ ایسی ہے کہ جیسے کہ غیر اللہ کو حاضر میں [illegible]۔ صفحہ ۶۰ میں سورۂ ممتحنہ کی آیت ۸ کا ٹکڑا اور سورۂ فتح کی آخری آیت میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible] کے متعلق ہے کہ:

اشداء علی الکفار رحماء بینھم ○

[illegible]

صفحہ ۶۶ میں ہے:

خفتہ در خاکش حکیمِ غزنوی از نوائے او دلِ ما [illegible]

غزنین میں حکیم سنائی (المتوفی ۵۴۵ھ) کے مزار کی زیارت کی [illegible] نے لوگوں میں صحیح عرفان کی تبلیغ کی تھی اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے جس تزکیۂ نفس کے لیے سعی فرمائی تھی اس کی [illegible] پیروی کی تھی۔[۳۰]

۳۰۔ علامہ اقبال نے سنائی کے متعلق یہیں لکھا ہے:
ع پختہ از فیضِ تو خامِ عرفاں
[illegible]
[illegible]

سورۂ آل عمران (آیت ۱۶۴) میں ہے :

لقد من اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیھم رسولاً من انفسھم یتلوا علیھم آیٰتہٖ و یزکیھم و یعلمھم الکتٰب و الحکمۃ و ان کانوا من قبل لفی ضلٰلٍ بعید ○

(بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور ان کا تزکیہ کرتا ہے (ان کو قوتِ عملیہ و علمیہ دے کر پاک کرتا ہے) اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے اور وہ لوگ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔)

صفحات ۶۸ تا ۷۰ میں روحِ سنائی کا جواب مذکور ہے ۔

سوسنانِ زیرِ سپرِ لاجورد
زندہ از عشق اند و نے از خواب و خورد
سِر نِدانی عشق و مستی از کجا ست ؟
ایں شعاعِ آفتابِ مصطفیٰ= ست
زندۂ تا سوزِ او در جانِ تست
ایں نگہ دارندۂ ایمانِ تست

حضور اور صحابہ رضی اللہ عنہم کا دین عشق و عمل ، حرکت و بیداری سکھاتا ہے ، رہبانیت نہیں سکھاتا ۔

سورۃ الحدید (آیت ۲۷) میں ہے کہ :

و رھبانیۃن ابتدعوھا ما کتبنٰھا ○

(اور رہبانیت کو ان لوگوں نے خود ایجاد کر لیا تھا ۔ ہم نے اس کو ان پر واجب نہیں کیا تھا ۔)

رہبانیوں کی ایجاد تھی ۔

سورۃ الملک (آیت ۲) میں ہے :

الذی خلق الموت و الحیٰوۃ لیبلوکم ایکم احسن عملاً ○

(اللہ) جس نے موت اور حیات کو پیدا کیا ، تا کہ تمہاری آزمائش

کرتے کہ تم میں کون شخص عمل میں زیادہ اچھا ہے۔

سورۃ الاحقاف (آیت ۱۹) میں ہے:

ولکل درجٰت مما عملوا ○

اور ہر ایک کے لیے اُن کے اعمال کے مطابق

صفحہ ۶۹ میں ہے:

[illegible]

سورۂ ق (آیت ۳۷) میں ہے:

[illegible]
شہید ○

[illegible]
کان ہی لگاتا ہو۔

اور ایسا دل، معیت اور صحبت ہی سے تیار ہوتا ہے۔

[illegible]
ہے:

[illegible]
میں ہیں وہ کافروں پر بہت سخت اور آپس میں بہت نرم دل ہیں۔

[illegible]

ہے؟ فرمایا ، صحبت۔"[۲۱]

یہ مصرع منسوب "پس چہ باید کرد" کے مثنوی دوسرے حصے ("مسافر") میں ہے۔ اس کے متعلق صفحہ ۲۶ میں ذکر آ چکا ہے۔ وہاں دیکھیں۔

صفحہ ۶۹ ہی میں ہے:

مصطفیٰ بحر است و موج او علم — خیزد ایں دریا بجوشے خویش ہم
مدتے در سینۂ خود آرمید — نغمہ ہائے موج او ناشنیدہ
یک زماں خود را بدریا در فگن — تا روانِ رفتہ باز آید بتن
اے مسلماں جانِ تو جانِ خرد — تا اُسامہ وحدتِ عالم شود
زندہ کن ایں کارواں کز دیدہ — ساز لرزد از سرودِ تو زِ بہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں ہو کر اُن کی تعلیم سے بے بہرہ رہنا بڑی محرومی ہے۔ اُنہی کی تعلیم زندگی اور خوشی کا راز ہے اور اُنہی کے قرآن سے یہ راز ہاتھ آ جاتا ہے۔

سورۃ الحشر (آیت ۲۱) میں ہے:

لو انزلنا ھذا القرآن علیٰ جبل لرأیتہ خاشعاً متصدعاً من خشیۃ اللہ۔

[اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو (اے مخاطب) تو اسے دیکھتا کہ خدا کے خوف سے دب جاتا اور پھٹ جاتا۔]

سورۂ بنی اسرائیل (آیت ۸۲) میں ہے:

و ننزل من القرآن ما ھو شفاء و رحمۃ للمؤمنین ولا یزید الظٰلمین الا خساراً ۝

[اور ہم قرآن میں جو نازل کرتے ہیں وہ ایمان والوں کے لیے تو شفا اور رحمت ہے اور ظالموں کو اس سے اور الٹا نقصان ہوتا ہے۔]

---

[۲۱] ... مثنوی "اسرار خودی"، ص ۸۔

صفحہ ۷۰ میں ہے :

[illegible]

حضرت سائی کی طرف سے علاوہ قبل تک روشن مستقبل کی امید دلاتے ہیں ۔

سورۃ المائدہ (آیت ۵۴) میں ہے :

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْکُمْ عَنْ دِیْنِہٖ فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰہُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗٓ اَذِلَّۃٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّۃٍ عَلَی الْکٰفِرِیْنَ یُجَاھِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَا یَخَافُوْنَ لَوْمَۃَ لَآئِمٍ ط ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ○

اے ایمان والو، تم میں سے کوئی اگر اپنے دین سے پھر جائے [illegible] کی دوستی کی وجہ سے اور غیریت سے پیش آئے گا تو اللہ کے بندے اور اللہ اُن کا یار، مسلمانوں پر نرم اور کافروں پر سخت، اللہ کی راہ میں لڑیں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے ۔ یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے [illegible] علم والا ہے ۔]

صفحہ ۱۱۰ - ۱۱۲ میں مزار سلطان محمودؒ پر حاضری کے موقع کے اشعار ہیں ۔

صفحہ ۱۱۰ میں ہے :

آنکہ چوں کودک لب از کوثر ببست
گفت در گہوارہ نام او نخست

یہ دراصل فردوسی طوسی کے اس شعر میں ترمیم ہے :

چو کودک لب از شیر [illegible]
ز گہوارہ محمود گوید [illegible]

محمود کے لیے علامہ اقبال کا شعر ہے :

زیر فرمان آمد اللہ راشش مصحف قرآن سرا سر بتش

سلطان محمود نے دین کے لیے ملک کو مسخر کیا۔ اس لیے اُسے "امد اللہ" کہا ہے ، مثلاً سورۃ النحل (آیت ۱۲) میں مسخر کے سلسلے میں ارشاد ہے :

و سخر لکم الیل و النہار و الشمس و القمر ط و النجوم مسخرات بامرہ ط ان فی ذٰلک لاٰیٰت لقوم یعقلون o

اور اُس نے تمہارے لیے مسخر کیے رات اور دن اور سورج اور چاند اور ستارے بھی اُس کے حکم سے مسخر ہیں ۔ بے شک اس میں نشانیاں ہیں عقل والوں کے لیے ۔

مسخر ہونے میں غزلیں کے کیفیات دیکھیے کہ علامہ اقبال کے تاثرات درج ہیں :

[illegible] ۔ [illegible] ۔ [illegible] ۔ [

صفحہ ۶۰ میں ہے :

ع پیرانِ حرم دیدم در صحنِ کلیسا ست !

"مکتوب" ۱۰/۱۰/۲۵ میں علامہ اقبال نے مختلف ملکوں کے مسلمانوں کی عمومی پرسش کا حال لکھا ہے۔ ۳۱ اکتوبر ۱۹۳۳ء کو جب علامہ اقبال اور اُن کے رفقا قسطنطنیہ پہنچے تو وہاں کے خرقہ ساز کی دکان سے گزرے اور کہا (صفحہ ۷۷) :

خرقہ آں "برزخ" لا یبغیان"
دیدمش در نکتہ "الی خرقان"

[illegible]

مسافر میں مسافر کی آمد کے بعد [illegible] ان میں روک کہ ایک دوسرے سے [illegible] ایک حدیث مذکور ہے : [illegible] بیٹ ۔ ایک فقر دوسرا جہاد ۔ فقر یعنی غیر اللہ [illegible] جہاد یعنی اعلائے کلمۃ الحق ۔

صفحہ ۷۸ میں ہے :

ع مستی و وارفتگی کار دل است !

[illegible] ہے ۔

سورہ الاحقاف (آیت ۱۹) میں ہے :

و لکل درجٰتٌ مما عملوا ط

[اور ہر ایک کے لیے اپنے اپنے عمل کے درجے ہیں ۔

سورۃ الانعام (آیت ۱۶۵) میں ہے :

ولا تکسب کل نفسٍ الا علیہا ط

[اور جو کوئی کچھ کمائے وہ اسی کے ذمے ہے (عمل ہر انسان کی زندگی کی دلیل ہے) ۔]

صفحات ۷۹-۸۰ میں احمد شاہ بابا کے مزار پر حاضری کا ذکر ہے۔ وہ افغان قوم کو بیدار کرنا چاہتے تھے۔ علامہ اقبال نے ان کے دعا کا خلاصہ اس طرح دیا ہے (صفحہ ۸۰):

گرمی ہنگامۂ می بایدش از نشتین رنگ و بو باز آیدش

یہ شعر اپنی عمل کے لیے ہے اور یہ عمل جو مطلوب صالحین کا تھا۔ اوپر کی آیتیں یہاں کے لیے بھی مناسب ہیں۔

بعد صفحہ ۸۱ سے صفحہ ۸۶ تک طاہر سے (اپنی شاعری سے) خطاب ہے اور اسی خطاب کے اندر (صفحہ ۸۴-۸۵ میں "از خواجہ" (صفحہ ۱۹۱) کے چھ اشعار بھی دے دیے ہیں۔

صفحہ ۸۴ میں ہے:

روز و شب آئینہ دار ساعت روز و شب آئینہ تفسیر ما ست

سورۃ النور (آیت ۵۴) میں ارشاد ہے:

یقلب اللہ اللیل و النہار ان فی ذلک لعبرۃ لاولی الابصار ۝

اللہ بدلتا ہے رات اور دن کو۔ بے شک اس میں سمجھنے کا مقام ہے نگاہ والوں کو۔]

یہ تبدیل رات کی آنکھیں کھولتی ہے اور عمل و حرکت کا پیام دیتی ہیں۔

صفحہ ۸۴ ہی میں ہے:

برگ خود را صاحب امروز کرد
گردِ او گردد سپہر گرد گرد
او جہانِ رنگ و بو را آبروست
خویش ازو، امروز ازو، فردا ازوست!

سورۃ الفرقان (آیت ۶۲) میں ہے:

وھو الذی جعل اللیل و النہار خلفۃ لمن اراد ان یذکر او اراد شکورا ۝

[اور وہی ہے جس نے رات اور دن کی مدت رکھی اس کے لیے جو دھیان کرنا چاہے یا شکر کا ارادہ کرے۔]

سورۃ البقرہ (آیت ۲۹) میں ہے:

ھو الذی خلق لکم ما فی الارض جمیعاً ط

[وہی ہے جس نے تمہارے لیے پیدا کیا جو کچھ زمین میں ہے سب کا سب۔]

سورۃ القمر (آیت ۴۹) میں ہے:

انا کل شیءٍ خلقنٰہ بقدرٍ ○

بے شک ہم نے ہر چیز ایک اندازے سے پیدا فرمائی۔

ہر چیز جو کائنات اور کرۂ ارض سے پیدا ہوئی ہے وہ سب کچھ انسان کے لیے اگر وہ غور کرے۔

صفحہ ۸۲ ہی میں ہے:

انسان کو زندگی کے ہر شعبے میں مسلسل جدوجہد کرنی چاہیے

مسلسل کوشش اور پیہم جستجو ہی سے زندگی حاصل ہوتی ہے۔

سورۃ البلد (آیت ۴) میں ہے:

لقد خلقنا الانسان فی کبدٍ ○

[بے شک ہم نے انسان کو مشقت میں رہتا پیدا کیا۔

سورۃ النجم (آیت ۳۹) میں ہے:

[نہیں ہے انسان کے لیے مگر وہ جو سعی کرے۔]

سعی کے معنی ہی مسلسل کوشش کے ہیں۔ امام راغب [illegible]

میں لکھتے ہیں [illegible]

[illegible] کوشش کا پیام ملتا ہے۔

سورۃ الکہف (آیت ۶۱) میں ہے :

و اذا قال موسیٰ لفتٰہ لا ابرح حتیٰ ابلغ مجمع البحرین او امضی حقبا ○

اور جب موسیٰ نے اپنے خادم سے کہا ، میں باز نہ رہوں گا حتیٰ کہ وہاں نہ پہنچوں جہاں دو سمندر ملے ہیں ، ورنہ (مدتوں) چلا جاؤں گا۔)

اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے متعلق اس سے پہلے آپ کے خوش خبری دیتا ہے ۔

سورۃ الفتح (آیت ۲۷) میں ہے :

لقد صدق اللہ رسولہ الرءیا بالحق لتدخلن المسجد الحرام ان شاء اللہ آمنین محلقین رءوسکم و مقصرین لا تخافون ط

بیشک اللہ نے سچ کر دکھایا اپنے رسول کو سچا خواب ، بے شک تم ضرور مسجد حرام میں داخل ہو گے اگر اللہ چاہے امن و امان سے ، اپنے سروں کے بال منڈاتے یا کترواتے بے خوف ۔]

صفحہ ۸۳ میں ہے :

[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
کتاب ہدیٰ للناس و بینٰت من الھدیٰ و الفرقان لیدبروا اٰیٰتہ و لیتذکر اولوا الالباب ○

[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

اور ہم نے تم پر قرآن اتارا کہ ہر چیز کا روشن بیان ہے (ہر چیز کی تشریح کرنے والا) اور یہ ہدایت اور رحمت اور بشارت ہے مسلمانوں کے لیے۔]

صفحہ ۸۲ پر ہے:

مرد میدان زندہ از اتش عشق ... ز بحر بیکرانِ او رمیدست
سبک کوہ دل بہ شہر اللہ نہ بندد ... مے توان سنگ را چو جام شکستن

سورۃ المائدہ (آیت ۱۲۰) میں ہے:

تہ ملک السمٰوٰت والارض و ما فیہن ۔ وہو علیٰ کل شیء قدیر ۝

اللہ ہی کے لیے ہے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کی سلطنت اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔]

اور اللہ کی شان یہی ہے کہ بڑی سزا دینے والا ہے۔

سورۃ الاعراف (آیت ۱۱) میں ارشاد ہے:

ثم خلقنٰکم ثم صورنٰکم ثم قلنا للملٰئکۃ اسجدوا لآدم۔

پھر ہم نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہاری صورتیں بنائیں پھر ہم نے ملائکہ سے فرمایا کہ آدم کو سجدہ کرو۔ سجدۂ ملائک سے بنایا گیا اور ہر مخلوق پر فضیلت بھی دی)۔

سورۃ بنی اسرائیل (آیت ۷۰) میں ہے:

ولقد کرمنا بنی اٰدم و حملنٰہم فی البر و البحر و رزقنٰہم من الطیبٰت و فضلنٰہم علیٰ کثیر ممن خلقنا تفضیلا

اور بے شک ہم نے آدم کی اولاد کو عزت دی اور انہیں خشکی اور تری میں ان کو سوار کر دیا اور ستھری چیزوں سے ان کو روزی دی اور اپنی بہت سے مخلوقات پر اُن کو فضیلت دی۔

اور سورۃ الجاثیہ (آیت ۱۳) میں ہے:

و سخر لکم ما فی السمٰوٰت و ما فی الارض جمیعاً منہ ط

اور تمہارے لیے مسخر کیے جو کچھ آسمانوں میں ہیں اور زمین میں
اپنے حکم سے۔)

اسی صفحہ ۸۳ میں ہے:

برگ و ساز کتاب و حکمت ساز ۔۔۔ دو قوت اعتبار ملت است

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت سورۂ آل عمران
(آیت ۱۶۴) میں ہیں:

لقد من اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم
یتلو علیھم آیتہ و یزکیھم و یعلمھم الکتاب والحکمۃ۔

بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ اُن میں بھی آپ
ہی سے کا ایک بھیجا جو اُن کو قرآن کی آیتیں پڑھ کے اور اُنہیں
کرتا ہے اور اُنہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے۔

سورۂ ۔۔۔ آیت ۲۶۹) میں ہے:

و من یؤت الحکمۃ فقد اُوتی خیراً کثیراً ط

اور جسے حکمت دی گئی اُسے بہت بھلائی ملی۔

سورہ المجادلہ (آیت ۱۱) میں ہے:

۔۔۔ آیت ۔۔۔ ۔۔۔ درجت۔

۔۔۔ اُن لوگوں کے حق میں جنہیں علم دیا گیا۔

صفحہ ۸۴ میں ہے:

بگفت از تہذیب لا دینے گریز ۔۔۔ زاں کہ او با اہل حق دارد ستیز
۔۔۔ لات و عزیٰ در حرم باز آورد

۔۔۔ المجادلہ (آیت ۱۹) میں ہے:

۔۔۔ استحوذ علیھم الشیطٰن فانسٰھم ذکر اللہ ط اولٰئک حزب

[... شیطان غالب آ گیا۔ پس اُس نے اُن کو اللہ کی یاد سے غافل کر دیا۔ یہ شیطان کی جماعت ہے۔]

صفحہ [illegible] پر "زبور عجم" کے اشعار (صفحہ ۱۵۱) آ ہیں۔ پہلے صفحہ ۸۵ میں ہے:

[illegible] در ضمیرش دیدہ ام آبِ حیات
[illegible] می رسد در مقامِ لا تخف

سورۂ طٰہٰ (آیت ۶۸) میں ہے:

لا تخف انک انت الاعلیٰ ○

[خوف نہ کر۔ بے شک تو ہی غالب رہے گا۔]

صفحہ ۸۵ میں ہے:

فقرِ سلطان و میر از لا الٰہ
بیبکِ مردِ فقیر از لا الٰہ

[illegible]

سورۃ الزمر (آیت ۳۶) میں ہے:

الیس اللہ بکاف عبدہٗ ط [کیا اللہ اپنے بندے کے لیے کافی نہیں؟]

سورۂ [illegible] (آیت ۵۸) میں ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سورۃ البقرہ (آیت ۱۳۸) میں ہے:

صبغۃ اللہ ج ومن احسن من اللہ صبغۃ ○

اسم نے اللہ کا رنگ لیا اور اللہ سے بہتر کس کا رنگ ہے ؟

فکر من گردون مسیر از فیضِ اوست
جوے ساحل تا بذیر از فیضِ اوست
پس بگیر از بادۂ من یک دو جام
تا درخشی مثلِ تیغِ بے نیام !

ضربِ کلیم

(علی شاعب ۱۹۳۹)

ضربِ کلیم

[illegible] ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ [illegible] میں [illegible] کریں۔ جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے، یہ ایک اعلانِ جنگ ہے زمانۂ حاضر کے تمام اور [illegible] ہے [illegible] جنگ میں [illegible] ہے اور یہ جنگ [illegible] ہے۔ [10]

صفحہ ۱۰ میں ہے:

جب تک نہ زندگی کے حقائق پہ ہو نظر
تیرا زجاج ہو نہ سکے گا حریفِ سنگ

سورۃ الملک (آیت ۳) میں ہے:

[illegible] ایک [illegible]

[illegible]

[illegible] کے حقائق میں سے یہ بھی ہے کہ انسان اپنے مرنے اور جینے

۱۰۔ "مکاتیب"، ۱/۳۸۰ - ۳۸۱۔

کے مقصد کو سمجھنے اور اپنے منصب کے مطابق عمل پیش کرے۔

صفحہ ۱۰ ہی میں ہے:

یہ زورِ دست و ضربتِ کاری کا ہے مقام
میدانِ جنگ میں نہ طلب کر نوائے چنگ!
خونِ دل و جگر سے ہے سرمایۂ حیات
فطرت 'لہو ترنگ' ہے غافل! نہ جل ترنگ

انسان کو مشکلات سے مقابلہ کرنے کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔

سورۃ البلد (آیت ۴) میں ہے:

لقد خلقنا الانسان فی کبدٍ ۝

بے شک ہم نے انسان کو بنایا مشقت سہتا۔

سورۃ النجم (آیت ۳۹) میں ہے:

لیس للانسان الا ما سعیٰ ۝

نہیں ہے انسان کے لیے مگر جو وہ سعی کرے۔

مسلمان کی روح جدوجہد کی آرزو ہو چکی ہے۔ جو کہ سعی کرنے کی وجہ ہے۔ اس کے علاوہ اقبال فرماتے ہیں (صفحہ ۱۱):

تو شاخِ تاک میں ہے پر زمیں کے پنکھے
بُری ہے مستیٔ اندیشہ ہائے افلاکی!

مسلمان اور انسان کی راہوں کے متعلق سوچنے سے ہمیں خود کی دنیا اور اس کی حقیقت کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔

سورۃ الذاریٰت (آیات ۲۰ - ۲۱) میں ہے:

وفی الارض آیٰت للموقنین ۝ وفی انفسکم افلا تبصرون ۝

زمین میں [illegible] والوں کے لیے نشانیاں ہیں اور خود تمہارے
[illegible]

سنجر ۱۱ ہی میں ہے :

تری نجات غمِ مرگ سے نہیں ممکن
کہ تُو خودی کو سمجھتا ہے پیکرِ خاکی!

[illegible]

سورۃ المؤمنون (آیت ۳۷) میں ہے :

ان ھی الا حیاتنا الدنیا نموت و نحیا و ما نحن بمبعوثین ○

[illegible]
جیتے ہیں اور یہیں اُٹھنا نہیں۔

لیکن [illegible]
انحسبتم انما خلقنٰکم عبثا و انکم الینا لا ترجعون ○

[illegible]

[illegible] ۸) میں ہے :

[illegible] خیرا یرہ ○ و [illegible] یعمل مثقال ذرۃ
[illegible]

[illegible]
برائی کرے گا اُسے دیکھے گا۔

[illegible]

زمانہ اپنے حوادث چھپا نہیں سکتا
ترا حجاب ہے قلب و نظر کی ناپاکی!

[illegible]

میں ہے :

لہم قلوب لایفقہون بہا و لہم اعین لا یبصرون بہا و لہم آذان لایسمعون بہا ط

وہ دل رکھتے ہیں جن میں سمجھ نہیں اور وہ آنکھیں رکھتے ہیں جن سے دیکھتے نہیں اور وہ کان رکھتے ہیں جن سے سنتے نہیں۔

سجدہ ۱۲ میں ہے :

تری سزا ہے ثوائے سحر سے محرومی
مقامِ شوق و سرور و نظر سے محرومی!

سورۂ بنی اسرائیل (آیت ۷۹) میں ہے :

[illegible]

[illegible] کے [illegible] میں تہجد کرو۔ یہ خاص تمہارے لیے زیادہ [illegible] تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تعریف [illegible]

سجدہ ۱۴ میں ہے :

وہ سحر جس سے لرزتا ہے شبستانِ وجود
ہوتی ہے بندۂ مومن کی اذاں سے پیدا

بندۂ مومن جب اللہ اکبر کہہ کر اللہ کو سب سے بڑا سمجھنے کے [illegible] ہے تو [illegible] وجود لرز جاتا ہے کہ اب ایسا مومن [illegible] کی نہیں لائے گا۔ اللہ کے فرمان سے پہاڑ بھی لرز جاتے ہیں تو اللہ کے سامنے کائنات کیوں نہ لرزے گی؟

سورۃ الحشر (آیت ۲۱) میں ہے :

لو انزلنا ہذا القرآن علی جبل لرایتہ خاشعاً متصدعاً من

اگر یہ قرآن کسی پہاڑ پر اترتے تو خدا تو اُسے دیکھتا جیتا ہوا ، پاش پاش ہوتا ، اللہ کے خوف سے ۔]

یہی حال یہاں کے ملّا کا ہے جو خدا کے اور اپنے بولنے تک کا یارا نہ ہوگا ۔

سورۃ المؤمن (آیت ۱۶) میں اس منظر کا بیان ہے :

لمن الملک الیوم ط للہ الواحد القہار ۝

آج کس کی حکمرانی ہے (اللہ کے سامنے سب خاموش ہوں گے ، پھر وہ خود ہی فرمائے گا کہ) اللہ ہی ہے جو سب پر حاوی ہے ۔

اسی شعر کا مترادف "بالِ جبریل" میں ہے :

لفظ و معانی میں تفاوت نہیں لیکن
ملّا کی اذاں اور ، مجاہد کی اذاں اور

جنگِ ۱۵ میں ہے :

خودی کا سرِ نہاں لا الٰہ الا اللہ
خودی ہے تیغ ، فساں لا الٰہ الا اللہ

سورۃ القصص (آیت ۸۸) میں ہے :

ولا تدع مع اللہ الٰہاً آخر ۔

اور مت پکار اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا ۔

[illegible] انسان میں اللہ کے لئے

سورۃ البقرہ (آیت ۲۹) میں ہے :

هو الذی خلق لکم ما فی الارض جمیعاً ق

وہی ہے جس نے تمہارے لیے پیدا کیا جو کچھ زمین میں ہے سب کا

سب ۔

غیر اللہ سے انکار کر کے اور اللہ کے لئے ہو کر جو عمل کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے وہ خودی ہے ۔

علامہ اقبال لکھتے ہیں :

"خودی جہاں بمعنی خودی] میں سے اسمیں آتی ہے جس سے مراد تشخص ذاتی یا احساس نفس ہے ۔ انگریزی لفظ Individuality کا یہ ترجمہ ہے ۔ ہماری زبان میں اس مفہوم کو ادا کرنے کے لیے، جس کو سمجھنے میں بڑی مدد ملتی ہے، کوئی بسیط لفظ نہیں جو سہولت سے کام دے سکے ۔ شخص یا تعین وغیرہ ایسے الفاظ ہیں جن کا یہ مفہوم ہے، مگر یہ دونوں الفاظ [illegible] خودی میں سے [illegible] ہی اخذ کیے ہیں ۔ لفظ خودی میں ۔۔۔ جامعیت ہے ۔۔۔" مکتوب بنام [illegible] ۱۹۱۶ء ۔

[illegible] علامہ اقبال سے [illegible] دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا : بال جبریل مائدہ کی (آیت ۱۰۵) استحکام خودی پر دال ہے :

یاایہا الذین آمنوا علیکم انفسکم ۚ لا یضرکم من ضل اذا اہتدیتم ۚ الی اللہ مرجعکم جمیعاً فینبئکم بما کنتم تعملون ۝

اے ایمان والو ! تم پر فرض ہے خودی کی حفاظت ۔ اگر تم ہدایت [illegible] تو [illegible] تمہارے عمل پر

۔۔ رسالہ "صحیفہ"، اقبال نمبر، حصہ اول، اکتوبر ۱۹۳۷ء، ص [illegible] ۔

مطلب کہ نہ ہے (کہ) اس کے مطابق جزا و سزا مل سکے)۔[۱]

صفحہ ۱۵ ہی میں ہے:

؎ دور اپنے براہیم کی تلاش میں ہے
صنم کدہ ہے جہاں، لا الٰہ الا اللہ

براہیم علیہ السلام کا ذکر ہو سکتی تھی۔ سورہ الانبیاء (آیت ۵۸) میں ہے:

فجعلھم جذاذاً الا کبیراً لھم لعلھم الیہ یرجعون ۝

(ابراہیم علیہ السلام نے) ان سب کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا مگر ایک کو جو ان سب کا بڑا تھا کہ شاید وہ اس سے کچھ پوچھیں۔

اسی طرح [illegible] اسی ضرورت ہے جو ان طاغوتی طاقتوں کا ٹکڑے کر دیں۔

اسی صفحہ میں ہے:

؎ مال و دولتِ دنیا، یہ رشتہ و پیوند
ظنونِ وہم و گماں! لا الٰہ الا اللہ

سورۃ الکہف (آیت ۴۶) میں ہے:

المال و البنون زینۃ الحیوۃ الدنیا و الباقیات الصالحات خیر عند ربک ثواباً و خیر امل ۝

مال اور بیٹے [illegible] دنیا کا سنگار ہے اور باقی رہنے والی اچھی باتیں (اعمالِ خیر) ان کا ثواب تمہارے رب کے یہاں بہتر اور [illegible] سے بھی۔

؎ [illegible]

؎ ہوئی ہے زماں و مکاں کی زناری
نہ ہے زماں، نہ مکاں! لا الٰہ الا اللہ

۱۔ فقیر سید وحید الدین، "روزگارِ فقیر"، (لاہور، ۱۹۶۶) ۱: ۱۸۳۔

کسی چیز کا اچھا یا برا ہونا کسی نسبت یا کسی مقام کی وجہ سے نہیں ہے۔ اللہ تک کے نزدیک تو میں سب سے اچھا وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار (متقی و ولی) ہے۔ سورہ حجرات (آیت ۱۳) میں ارشاد ہے:

ان اکرمکم عنداللہ اتقکم ط

بے شک اللہ کے ہاں تم میں سب سے بڑا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔]

صفحہ ۱۶ میں ہے:

اگرچہ بت ہیں جماعت کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں، لا الہ الا اللہ

یہ بت [جو] اپنی آستینوں میں [لئے] پھرتے ہیں [وہ] مسلمانوں کی جماعت میں [ہی] شامل ہیں [جو] خود کو مسلمان کہلاتے ہیں۔ ٹھیک ہے [ان] کے مسلمان [ہونے] کو [تو] مسلمان [ہی] کہلاتے ہیں لیکن غیر اللہ کے [بت] ہیں [جو] [ان کے] اخلاق [اور] [عمل] کے [لئے] ضرورت ہے۔

سورۃ التوبہ (آیت ۳) میں ہے:

و اذان من اللہ و رسولہ الی الناس یوم الحج الاکبر ان اللہ بریء من المشرکین لا و رسولہ ط

اور [یہ] اعلان [ہے] اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف سے سب لوگوں میں حج [کے] دن [کہ] اللہ بیزار ہے مشرکوں سے اور اس کا رسولؐ۔

علامہ اقبال ایک مکتوب میں لکھتے ہیں :

"[illegible] ہے ۔ اور جب انسان میں خرچے خلافی راسخ ہو جاتی ہے تو وہ پھر اسی علم سے انہ روی کے بہانے تلاش کرتا ہے جس کا مقصد تزکیۂ نفس اور روحِ انسانی کا ترفع ہو ۔"

اللہ پاک نے انسان کو خود مختار بنایا ہے ۔ [illegible]
میں ہے :

[illegible]

[illegible] اس جان پر رحم نہیں ڈالتا مگر اس کی طاقت بشر ۔ اس [illegible] اس کے نقصان سے جو برائی کمائی ۔

اور سورۂ بنی اسرائیل (آیت ۷) میں ہے :

ان احسنتم احسنتم لانفسکم وان اسانتم فلہا ط

[اگر تم بھلائی کرو گے اپنا بھلا کرو گے اور [illegible] تو اپنا ۔]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج انسانی کمالات کا منتہیٰ ہے جو زمان و مکان کی ہر قید سے آزاد ہے۔ سورۂ بنی اسرائیل کی ابتدا میں ارشاد ہے:

سبحٰن الذی اسرٰی بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا ۝

[پاکی ہے اُس [خدا] کے لیے جو لے گیا اپنے بندے کو رات کے وقت مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصا تک۔]

یہ سفر لمحوں کے بجائے کئی برسوں میں اس معراج سے کہیں زیادہ محیر العقل ہے۔ علامہ اقبال کے نزدیک یہ سفر شوق اور عشق کا سفر ہے۔

[ایک جگہ] "بے عملی" سمجھاتے ہوئے اقبال کہتے ہیں:

[ہاتھ بے زور ہیں، آنکھوں سے بھی سوجھتا کم ہے، دل میں] ذوقِ عمل کے حوالے سے کہتے ہیں:

[ذکر کے بعد] فکر کی اہمیت کا بیان کرتے ہوئے:

[ہے] اسلام کی حیات [اس] پر
[کہ] خرد ہو [عشق سے] تکمیل یافتہ

[اس] آیت [کی] تشریح میں [علم] اور [عمل] والے مکاتیب [کا] ذکر [کیا] ہے:

[ان] علم [اور] عمل [کے] رسول روشن دلائل لائے تو [اُس] خوش [ہوئے جو اُن] کے [اس نقص] علم [اور] عمل [کو] دور [کرتے] ہیں۔

نزدیک دین ہی انسانی زندگی کا مکمل نظام ہے جو ابراہیم علیہ السلام
نے اور بعد میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا فرمایا۔

سورۃ الحج (آیت ۷۸) میں ہے:

[illegible] ملت ابیکم ابراہیمؑ [illegible]

علامہ اقبال ایک جگہ لکھتے ہیں:

"میرے والد نے [illegible] کی جس طرح [illegible]
کا مشورہ دیا اس کا تذکرہ [illegible] پہلے کی [illegible]
ہے۔ [illegible] کے [illegible] کے مطابق [illegible] کے
کے تحت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
کیمبرج [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
حتیٰ کہ [illegible] مکمل ہو گیا اور بابِ نبوت بند ہو گیا۔ انسانیت [illegible]
کمی کے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] موجود ہے۔"[۵]

صفحہ ۱۹ میں ہے:

"دل در سخن محمدی بند — اے پور علی ز بو علی چند
چوں دیدۂ راہ بیں نداری — قانع قرشی بہ از بخاری"[۶]

علامہ اقبال ایک مکتوب میں لکھتے ہیں:

"قرشی سے مراد حضور رسالت مآب [صلی اللہ علیہ وسلم] ہیں۔ [illegible]
سے مراد، بو علی سینا۔۔۔"[۷]

۵۔ بحوالہ "رسالہ فکر و نظر" اسلام آباد، اگست ۷۶ء، ص ۱۱۹۔
۶۔ حکیم خاقانی کی "تحفۃ العراقین" سے۔
۷۔ "مکاتیب"، ۱/۳۱۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے مقامِ محبوبیت حاصل ہوتا ہے۔ سورۂ آلِ عمران (آیت ۳۱) میں ہے:

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ○

(آپ کہہ دیں کہ اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرماں بردار ہو جاؤ۔ اللہ تمہیں اپنا محبوب بنا لے گا۔)

ایک قسمی کی پیروی سے [illegible] زمین ہو ہی جائے گی لیکن شاید صالح کی آمادگی حاصل نہ ہوگی۔

صفحہ ۱۹ ہی میں ہے:

شاید کہ زمیں ہے یہ کسی اور جہاں کی
تُو جس کو سمجھتا ہے فلک اپنے جہاں کا!۸

[illegible] ہے۔ (ناقص عقل [illegible] ایک کسی چیز کو کہتا ہے اور کسی برا۔ اس سے بہتر ہے [illegible] کمال و مکمل ذاتِ گرامی ہی سے استفادہ کیا جائے۔

صفحہ ۲۰ میں ہے:

اگر جواں ہوں مری قوم کے جسور و غیور
قلندری مری کچھ کم سکندری سے نہیں!

علامہ اقبال ایک مکتوب میں لکھتے ہیں:

"ہندوستان کے مسلمان [illegible] کے اثر میں ہیں۔ اُن کے نزدیک اسلام [illegible] اور تراش و خراش ہے۔

[illegible]

شائی ہے ۔ ن کے لعزی آبزرل بھی ایرانی ہیں اور سوشل سے بھی
بھی ایرانی ہیں ۔"[۹۴]

ایک اور جگہ لکھتے ہیں :

"افسوس ہے کہ مسلمان مرعوب ہے ۔ خت ۔ ملی سے نے نہ ہو
ہے ۔ اس ۔ ہے جس سے انحطاط کا مسخور ہے ۔ ۔ ۔
مرعی تصور کرنے لگ جاتا ہے ۔"[۹۵]

سورۃ التوبہ (آیت ۲۰) میں ہے :

الذین آمنوا و ہاجروا و جاہدوا فی سبیل اللہ باموالہم ۔ ۔ ۔
اعظم درجۃ عند اللہ ط و اولئک ہم الفائزون ۔

ایسے لوگ ہی جسور و غیور ہوتے ہیں ۔

جنت ۲۰ سے تثلیث "علم و عشق" شروع ہوتی ہے جس میں علم
(عقل اور فلسفہ بھی) کو ۔ ین و ظن کہا گیا ہے ۔ اسی لیے وہ سراپا حجاب
ہے ۔ اس کے عکس عشق جو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
کے لیے نہیں بلکہ سعی و کوشش کے لیے ۔ ۔ ۔ ہے ۔ علامہ اپنے
ایک مکتوب میں لکھتے ہیں :

ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

میں دنیا کی اکثریت مبتلا ہے۔

"انسان صرف جویائے محبت اور اپنے پارۂ حقیقی کی دھن میں لگا رہے۔ باقی تمام حبث اور خیالی دنیا کا بیہودہ فلسفہ ہے۔ ہم اُس کی ٹھوکریں کھاتے رہتے ہیں جو ہم کو ڈھونڈنا چاہتا ہے۔ اُس کی [illegible] ڈھونڈیں اور اتنا ڈھونڈیں کہ اسے اس کو پا لیں۔"[11]

اسی سلسلے میں یہ بند ہے (صفحہ ۲۱۲):

[illegible] محبت میں ہے عشرتِ منزل حرام
[illegible] طوفاں حلال، لذتِ ساحل حرام
[illegible] بجلی حلال، عشق پہ حاصل حرام
علم ہے ابن الکتاب، عشق ہے اُمّ الکتاب!

[illegible] ہے۔ نئے نوجوان [illegible] ہیں اور یقین [illegible] رکھیے۔

[illegible] آخر [illegible] میں ہے:

[illegible]

[illegible] رکھتے اللہ پر اور [illegible] میں پڑتے ہیں دل اُن کے، سو وہ اپنے [illegible] ہیں

[illegible]:

[illegible]

[illegible]

اور انسان مشکلات ہی کے لیے پیدا کیا گیا ہے جیسا کہ سورۃ البلد (۹۰) میں ہے:

لقد خلقنا الانسان فی ...

۱۱- ایضاً ۱۱/۲۹۷۔

ے سکے ہے نے سدا کیا انسان کو مشت سہتا!

[illegible] اس کے [illegible] ہی مشت کی [illegible] لئے ہے۔ اور اُسے
[illegible] طرح [illegible] گئی ہے جیسا کہ سورۃ الانشراح [illegible] ہے:

[illegible] ہے کہ مشکل کے [illegible] ہے۔

سورۃ الملک (آیت ۲) میں بھی ہے:

[illegible] احسن عملا

[illegible] ہے۔

صفحہ ۲۲ میں ہے:

ان غلاموں کا یہ مسلک ہے کہ ناقص ہے [illegible]
کہ مکیاتی نہیں مومن کو غلامی کے طور

علامہ اقبال ایک مکتوب میں لکھتے ہیں:

[illegible]

[illegible]

ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

[illegible]

۱۲- ایضاً، ۱/۳۴ - ۳۵ -

ور جب انسان میں خوئے غلامی راسخ ہو جاتی ہے تو وہ ایسی علیم
سزاوری کے بہانے تلاش کرتا ہے جس کے مقصد قوتِ نفس اور روحِ انسانی
کا ترفع ہو۔"[۱۳۴]

اسی بات کو صفحہ ۲۲ کے اس شعر میں بیان کیا ہے:

لیکن مجھے پیدا کیا اس دیس میں تو نے
جس دیس کے بندے ہیں غلامی پہ رضامند!

انسان نے ایسے خدا بنا لیے ہیں جن کو خود اپنے
اختیار حاصل ہیں۔ بشر بھی ایسے لوگوں کی خوشنودی چاہتے ہیں۔

سورۃ الفرقان (آیت ۳) میں ہے:

اور انہوں نے اس کے سوا اور معبود بنا لیے ہیں جو کچھ بھی
نہیں پیدا کرتے اور خود پیدا کیے گئے ہیں اور خود اپنی جانوں کے برے بھلے کے
مالک نہیں اور نہ مرنے کا اختیار نہ جینے کا اور نہ اٹھنے کا۔

صفحہ ۲۳ ہی میں ہے:

یہ ہیں سب ایک ہی سالک کی جستجو کے مقام
وہ جس کی شان میں آیا ہے علم الاسما!

[illegible]

[illegible] (وعلم
[illegible] جب عملی دنیا میں داخل ہوتا ہے تو

[illegible]

رہی ہے ۔ مغرب کے کمالات حاصل کرنے اور اسے خوف ہے کہ صرف اللہ سے رشتہ جوڑنا ہے ، لیکن اگر وہ صرف فکر اور فلسفہ کی منطق سے کام لینے والا ہوتا تو اس میں اس جیسے معجزات نہیں کر سکتا ہے جو صرف سچے مسلمان ہی اس میں کر سکتے ہیں اور عمل کے بغیر فائدہ نہیں کرتے ۔ حالانکہ انسان کے لیے جو کچھ زمین میں ہے سب کو برتنا ہوگا ۔

سورۃ البقرہ (آیت ۲۹) میں ہے :

ھوالذی خلق لکم ما فی الارض جمیعاً ○

[وہی ہے جس نے تمہارے لئے خلق کیا جو کچھ زمین میں ہے سب کا سب ۔]

اور سورۃ الجاثیہ (آیت ۱۳) میں ہے :

و سخر لکم ما فی السمٰوٰت و ما فی الارض جمیعاً منہ ط

[اور تمہارے لئے مسخر کیے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب کے سب اپنے حکم سے ۔]

اس سے صرف سورج اور چاند کے علاوہ انسان پر نازل ہونے والی ہر چیز صفحہ ۲۴ میں ہے :

ملائے حرم

عجب نہیں کہ خدا تک تری رسائی ہے
تری نگہ سے ہے پوشیدہ آدمی کا مقام
تری نماز میں باقی جلال ہے ، نہ جمال
تری اذاں میں نہیں ہے مری سحر کا پیام !

[ترجمہ کے لئے صفحہ ۷۰۸ پر دیکھئے]

اس نظم میں رکھتے اُن سے نماز اور سحر خیزی کی ۔ نماز اور عبادت کا مقصد صرف اللہ کے آگے جھکنے کی ۔ سے بیزاری کا اعلان ہے ۔

سورۃ الذاریٰت (آیت ۵۶) میں ہے :

و ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون ٥

[اور میں نے نہیں پیدا کیا جن اور انسان کو مگر صرف اپنی عبادت کے لیے۔]

[illegible] صرف اللہ کے لئے جبکہ اور غیر اللہ سے نہ رہے۔

سحر حضرت کے بارے میں بنی اسرائیل (آیت ۹۰) میں ہے :

[illegible] محمودًا ٥

[illegible] جتنے [illegible] ہیں [illegible] ہیں [illegible] ہے کہ تمہارے تمہیں ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سے تمہاری حمد کریں (یہ مقام شفاعت ہے)۔

[illegible] ہے :

[illegible]

[illegible] ہوتی ہے۔ [illegible] ہوں گے تو [illegible] ۱۶ میں [illegible] سورہ کی آیت (۲۸۶) [illegible]

[illegible] ہے :

[illegible]

[illegible] یعنی وہ شیراللہ کو خاطر [illegible] کو صرف علم کلام کے ایک [illegible]

[illegible] آپ فرماتے ہیں کہ اللہ ایک ہے، یعنی وہ [illegible] ذات اور صفات میں) یگانہ و یکتا ہے۔ کفر وہ ہے جس سے حریفِ اللہ کی حکمت اور شیرِ اللہ کے افکار کا غصہ اور انکار ہے اور یہی وحدتِ کردار کے لیے سرچشمہ ہے۔ [illegible] ایسی قوت پیدا کرتا ہے کہ [illegible] اللہ) اس کے لیے کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ [illegible] اور [illegible] اسی قوت سے خالی ہیں۔ علامہ اقبال کی دلچسپی کہ "خدا تعالیٰ اب کوئی ایسا کام کرنے والا نہیں جو خرقِ عادت کی قوت سے [illegible] اسلام کی نشر و اشاعت میں صرف کریں"۔[۱۳]

صفحہ ۲۰ میں "علم و دین" سے متعلق اشعار ہیں:

وہ علم اپنے بُتوں کا ہے آپ ابراہیم
کیا ہے جس کو خدا نے دل و نظر کا گداز

• • •

[illegible]

[illegible] ہے [illegible] کی [illegible]
[illegible] ہے [illegible] کی [illegible]
[illegible] میں [illegible] کا [illegible]

[illegible] عنکبوت (آیت ۶۹) میں اللہ پاک کا وعدہ ہے:

والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔ وان [illegible]

اور جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ہم ضرور [illegible] دکھائیں گے اور بے شک اللہ نیکوں کے ساتھ ہے۔

یہی صحیح عقل والوں کی علامت ہے، [illegible]

۱۳۔ ایضاً، ۱/۲۳۱۔

والے تو ایسے ہوئے ہیں جن کا ذکر سورۃ المؤمن (آیت ۸۳) میں آیا ہے :

فلما جاءتهم رسلهم بالبينات فرحوا بما عندهم من العلم وحاق بهم ما كانوا به يستهزؤن ○

[جب اُن کے پاس اُن کے رسول واضح دلیلیں لائے تو وہ اسی پر خوش رہے جو اُن کے پاس (علم اور دانش) تھا جس پر وہ ہنسی اڑایا کرتے تھے]

[illegible] ''علم'' سے ''فلسفہ'' مراد ہے۔ اس فلسفہ کی [illegible] ''فلسفہ'' کہتے ہیں کہ [illegible] ہے اور علاوہ حسی [illegible] کہ [illegible] ''دلائل'' سے ثابت ہے اور علاوہ حسی [illegible] کے متعلق ارشاد ہوتا ہے (سورۃ البقرۃ، آیت ۱۵) :

[illegible] بهم و يمدهم في طغيانهم يعمهون ○

[illegible] ہے [illegible] دیتا ہے کہ وہ ان [illegible]

''از ضربِ شمشیر کے اعلان پر'' (صفحہ ۷۰) ۔ تلوار کا استعمال اللہ کے دین کی حفاظت کے لیے ہوتا چاہیے :

بیٹے میں یہ تلوار بھی آ جائے تو ہو سکتا
یا خالدؓ جانباز ہے یا حیدرِ کرارؓ!

علامہ اقبال ایک مکتوب میں لکھتے ہیں :

[illegible] کسی [illegible] شریعت کے حدود [illegible] سکتا ہے۔ [illegible] کی تعمیر کی [illegible] [illegible] کے [illegible] اور [illegible] ۔ یہی صورت [illegible] اس صورت میں جب کہ مسلمانوں پر ظلم کیا جائے اور اُن کے [illegible] کے اقدامات ہے [illegible]

دوسری صورت جس میں جہاد کا حکم ہے ۹ : ۷۳ میں بیان ہوئی ہے۔"۱۵

سورۃ النحل (آیت ۱۱۰) میں ارشاد ہے :

ثم ان ربك للذين هاجروا من بعد ما فتنوا ثم جهدوا وصبروا ان ربك من بعدها لغفور رحيم ○

بے شک تمہارا رب اُن کے لیے جنہوں نے ہجرت کی اس کے بعد کہ انہیں آزمائش میں ڈالا گیا پھر انہوں نے جہاد کیا اور صبر کیا بے شک تمہارا رب اس کے بعد ضرور بخشنے والا ہے۔]

[illegible] غالباً کتابت کی سہو کا شکار ہو گیا ہے۔ یہ حوالہ ۹ : ۳۶ (التوبہ ۳۶) ہونا چاہیے :

[illegible] جانیے۔]

یا یہ حوالہ ۹ : ۲۹ (التوبہ ۲۹) ہونا چاہیے :

قاتلوا الذين لا يؤمنون بالله ولا باليوم الآخر ○

لڑو اُن سے جو ایمان نہیں لاتے اللہ پر اور قیامت پر۔

[illegible] صفحہ ۲۸ میں ہے :

باطل کے قتل و نہب کی حفاظت کے واسطے
[illegible]

۱۵۔ ایضاً، ۱/۲۰۳ - ۲۰۳ -

ہم پوچھتے ہیں شیخِ کلیسا نواز سے
مشرق میں جنگ شر ہے تو مغرب میں بھی ہے شر

جہاد سے بچ گئے والے کے لیے وعید سورۃ التوبہ (آیت ۸۱) میں یوں ہے:

فرح المخلفون بمقعدھم خلف رسول اللہ وکرھوا ان یجاھدوا باموالھم وانفسھم فی سبیل اللہ وقالوا لا تنفروا فی الحر قل نار جھنم اشد حرا لو کانوا یفقھون ۝ فلیضحکوا قلیلا ولیبکوا کثیرا جزاء بما کانوا یکسبون ۝ فان رجعک اللہ الی طائفۃ منھم فاستاذنوک للخروج فقل لن تخرجوا معی ابدا ولن تقاتلوا معی عدوا انکم رضیتم بالقعود اول مرۃ فاقعدوا مع الخالفین ۝

تم سے کچھ (مجاہد) سے بچنے کے لیے (ہی) بیٹھ رہنے سے جو اللہ اور قیامت پر ایمان نہیں رکھتے اور اُن کے دل شک میں پڑے ہیں اور وہ اپنے شک میں ڈانواں ڈول ہیں۔

صفحہ ۲۹ میں ہے:

لا دیں ہو تو ہے زبر بلابل سے بھی بڑھ کر
ہو دیں کی حفاظت میں تو ہر زبر کا تریاک!

وقت اور ضرورت کے لحاظ سے جو ہر زبر کے لیے تریاک بن جاتی ہے اور ہر ضرورت کے لحاظ سے معمولی ہو تو وہ بھی زبر بلابل ہے۔

سورۃ بنی اسرائیل (آیت ۳۳) میں ہے:

ولا تقتلوا النفس التی حرم اللہ الا بالحق ومن قتل مظلوما فقد جعلنا لولیہ سلطانا فلا یسرف فی القتل انہ کان منصورا

اور کسی جان جس کی حرمت اللہ نے رکھی ہے ناحق نہ مارو اور جو ناحق مارا جائے ہم نے اس کے وارث کو قابو دیا ہے تو قتل میں حد سے نہ بڑھے۔ ضرور اس کی مدد ہوئی ہے۔

صفحہ ۳۰ میں ہے:

نقر جنگاہ میں ہے ساز و یراق اتنا ہے
ضرب کاری ہے اگر سینے میں ہے قلبِ سلیم!

سورۃ الشعراء (آیات ۸۸ - ۸۹) میں ہے:

یوم لا ینفع مال ولا بنون الا من اتی اللہ بقلب سلیم ۝

[جس دن وہ سامنے آئے گا ... بیٹے مگر وہ جو اللہ کے حضور حاضر ہوا سلامت دل لے کر۔]

سورۃ الصّٰفّٰت (آیات ۸۳ - ۸۴) میں ہے :

و ان من شیعتہٖ لابراہیم ۝ اذ جاء ربہٗ بقلبٍ سلیمٍ ۝

اور بے شک نوح کے دین سے ابراہیم ہے جب کہ اپنے رب کے پاس حاضر ہوا غیر سے سلامت دل لے کر۔

جب مسلمان کے سامنے یہ واضح ہو کر حرب اللہ کا ہدف ہے تو اسے صبر و سکون کی بے حد ضرورت ہوتی ہے۔ اس کا اللہ اس کے لیے کافی ہے اور وہ باطل کو پیسا جانے ہے۔

صحت ... سے :

اسلام

روح اسلام کی ہے نورِ خودی ، نارِ خودی
زندگانی کے لیے نارِ خودی نور و حضور !
یہی ہر چیز کی تقویم ، یہی اصلِ نمود
گرچہ اس روح کو فطرت نے رکھا ہے مستور
نارِ ... گر کد ہے تو خیر
... ہے نارِ حضور

علامہ اقبال ایک مکتوب میں لکھتے ہیں :

"میرے عقیدے میں حقیقت ایسے اجزا کا مجموعہ ہے جو ... کے ذریعے سے ... کی صورت میں ... ہوتا ہے ... اس سے ... اور ... ہوتا ہے۔ ... در اصل ... شخصی اور زندگی کے علو و ارتقا کے لیے ... نہایت ضروری ہے ... زندگی ... انسان کی ... اور ... منابعِ گراں مایہ ہے جس کے حصول پر انسان اپنی تمام توجہ مرکوز کر دیتا ہے۔ ... میں ... مختلف کلیے جن میں ... اور ... ہوتے اور

میرے نزدیک اُن سے انسان کو زیادہ استحکام حاصل ہوتا ہے۔
"میں تصادم کو سیاسی حیثیت سے نہیں بلکہ اخلاقی حیثیت سے ضروری سمجھتا ہوں۔"[۱۶]

یہی جیز یعنی تصادم کو اقبال نے بار بار خودی سے تعبیر کیا ہے جس سے اخلاقی برائیاں دور کی جا سکتی ہیں اور جب تک ایسی قوت نہ ہو سکوت و جمود حتم ہوتی ہوں۔ جہاد فی النفس کے سلسلے میں جو شعر ہے جس میں یہی تعبیر ہے۔ اللہ کے مرد مومن کے پاس سوائے اللہ کے اور کچھ نہیں ہوتا، لیکن اللہ کا ہونے کی وجہ سے اُس کے پاس سب کچھ ہوتا ہے۔ یہی "تصور شیخ" ہے اور یہی صحیح اسلام ہے۔

سورۃ الزمر (آیت ۳۶) میں ہے:

[illegible] ط و یخوفونك بالذین من دونه ط

[یا اللہ اپنے بندے کے لیے کافی نہیں۔ اور تجھ ڈراتے ہیں اس کے سوا، دوسروں سے۔]

صفحہ ۳۱ میں ہے:

ہو اگر خود نگر و خود گر و خود گیر خودی
یہ بھی ممکن ہے کہ تو موت سے بھی مر نہ سکے!

یہ انسان خود کو پہچانے، خود کو جانے اور خود کی گرفت مضبوط کرے تو وہ ایسے مقام پر پہنچ سکتا ہے جہاں اُسے حیات ابدی حاصل ہو سکتی ہے۔

سورہ الکہف (آیات ۲ - ۳) میں ہے:

[illegible] یعملون الصٰلحٰت ان لهم اجراً

[illegible] کو بشارت دیتی ہے جو عمل صالح
[illegible] اجر ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے (یہ

اجرِ حیاتِ ابدی کے لیے ہے)۔

سورۃ الذاریٰت (آیات ۲۰ - ۲۱) میں ہے:

[illegible]

اور [illegible] یقین والوں کے لیے [illegible]

کیا تمہیں سوجھتا نہیں؟

صفحات ۳۱ - ۳۲ میں ہے:

سلطانی

[illegible] کہ ہزاروں مقام رکھتا ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سورۃ [illegible]) میں ہے:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں رہنے والوں کی شان میں سورۃ الفتح کی آخری آیت میں ہے:

سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود ط

ان کی علامت ان کے چہروں میں ہے سجدوں کے نشان سے۔

اسے مسجد کی اونچی چھت کے اندر کے ہے۔ کہا جاتا ہے کہ علامہ اقبال ایک مکتوب میں لکھتے ہیں:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سورۃ الملک (آیت ۲) میں ہے :

الذی خلق الموت و الحیوٰۃ لیبلوکم ایکم احسن عملاً ○

وہ جس نے موت اور زندگی پیدا کی کہ تمہیں آزمائے کہ تم میں کس کا عمل زیادہ اچھا ہے ۔

صفحات ۳۲ - ۳۳ میں ہے :

رنگ زدہ

میرا وجود میرے لیے ہر لمحہ کہ
کہ تو وہاں کے عمارت گروں کی ہے تعمیر!

مری نگاہ میں ثابت نہیں خدا کا وجود
مری نگاہ میں ثابت نہیں وجود ترا!

سورۃ الحشر (آیت ۱۹) میں ہے :

ولا تکونوا کالذین نسوا اللہ فانسٰھم انفسھم اولٰئک ھم الفٰسقون ○

اور اُن جیسے نہ ہو جاؤ جو اللہ کو بھول بیٹھے تو اللہ نے ان کو اپنی جانوں سے غافل کر دیا ۔ وہی فاسق ہیں ۔

مغرب زدہ لوگ تو خدا کے منکر ہیں ۔ اس لیے یہ اُن کے بس کی بات نہیں

صفحہ ۳۴ میں ہے :

تشکک

یہ حکمتِ ملکوتی ، یہ علمِ لاہوتی
حرم کے درد کا درماں نہیں تو کچھ بھی نہیں

اپنی صفحہ ۳۴ میں علامہ اقبال کے ایک مکتوب کے اقتباس کا ذکر ہے ۔ وہ ایک دوسری جگہ ایک پیر صاحب کو لکھتے ہیں :

"دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ آپ کو اس امر کی توفیق دے ۔ آپ اپنی قوت ، ہمت ، اثر ، رسوخ اور دولت و عظمت کو حقائقِ اسلام

کی لسانی و اساسی میں صرف کریں ۔ اس تاریک زمانے میں حضور رسالت مآب صلعم کی سب سے بڑی خدمت یہی ہے ۔ کچھ عجب نہیں کہ جدید اسلامی تعلیم میں ایک بڑا انقلاب اسی سے ہو جس کی ابتدا آج کل ہندوستان میں جن بزرگوں نے علم اسلام سے کیا اُن کی اولاد نے دنیوی جاہ و منصب کے پیچھے پڑ کر تباہ ہو گئی اور اب اُن سے بڑھ چڑھ کر کوئی مسلمان مشکل سے ملے گا الا ماشاء اللہ ۔"[1]

صفحہ ۳۵ میں ہے :

بندگی اسلام

ہے زندہ فقط وحدتِ افکار سے ملت
وحدت ہو فنا جس سے وہ الہام بھی الحاد!

[illegible] نے "المفردات" میں لکھا ہے کہ "دین کی طرح ملت بھی [illegible] نام ہے جو اللہ اپنے بندوں کے لیے جاری فرماتا ہے [illegible] حاصل کر سکے اور یہ دستور الٰہیا [illegible] تک رہتا ہے (اگر کوئی شخص [illegible] ہو جائے تو اس کا دین [illegible] ہوتا ہے)" ۔ ہمارے [illegible] ہے جس سے [illegible] ہوتی ہے ۔

[illegible] ہے :

[illegible]

[illegible] اور اس میں [illegible]

[illegible] ہے :

و من یعتصم باللہ فقد ھدی الیٰ صراطٍ مستقیم [1]

اور جس نے اللہ کا سہارا لیا تو ضرور سیدھی راہ دکھایا گیا ۔

---

[1] ۔ ایضاً ، ۱/۲۳۰ ۔

صفحہ ۳۶ میں ہے :

دلِ مُردہ دل نہیں ہے ، اُسے زندہ کر دوبارہ
کہ یہی ہے اُمتوں کے مرضِ کہن کا چارہ

[illegible] صفحہ [illegible] ہی حصہ [illegible]
[illegible] ہے ہی ۔ اس کے متعلق سورۃ [illegible] میں ہے :

[illegible]
شہید ○

بے شک اس میں نصیحت ہے اُس کے لیے جو دل رکھتا ہو ۔۔۔
لگائے اور متوجہ ہو ۔

[illegible] دل دیے ہیں اور عقل کے [illegible]
رہتے ہیں ۔

صفحہ ۳۷ میں ہے :

حق بات کو لیکن میں چھپا کر نہیں رکھتا
تُو ہے ، تجھے جو کچھ نظر آتا ہے ، نہیں ہے

سورۃ البقرہ (آیت ۲۹) میں ہے :

ھو الذی خلق لکم ما فی الارض جمیعاً ○

وہی ہے جس نے تمہارے لیے بنایا جو کچھ [illegible]

[illegible]
پیدا نہیں کیا گیا ۔

صفحہ ۳۷ ہی میں ہے :

یہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدے سے دیتا ہے آدمی کو نجات

جو سخت ضرب [illegible]

جھکنے کی ضرورت نہیں - ابراہیم علیہ السلام نے یہی پیام دیا ہے -

سورۃ الانعام (آیت ۸۰) میں ہے :

انی وجھت وجھی للذی فطر السمٰوات والارض حنیفاً و ما انا من المشرکین ٥

[میں نے اس سے اپنی طرف کیا جس نے آسمان اور زمین پیدا کئے اسی کا ہو کر اور میں مشرکوں میں نہیں -]

یہ ابراہیم علیہ السلام نے حق تعالیٰ کے قطعی نور کی اختیار کیا تھا -

صفحہ ۳۸ میں ہے :

عقل بے مایہ امامت کی سزاوار نہیں
راہبر ہو ظن و تخمیں تو زبوں کار حیات!

صفحہ ۱۰۸ میں اس ظن و تخمین والی عقل کے متعلق ارشاد ہے :

ان الظن لا یغنی من الحق شیئاً ٥

[بے شک ظن و تخمین حق کی جگہ کچھ کام نہیں دیتا -]

سورۃ الحجرات میں مومن کی پہچان ہی یقین سے ہے -

بے شک مومن تو ہیں :

انما المؤمنون الذین آمنوا باللہ و رسولہ ثم لم یرتابوا و جاھدوا باموالھم و انفسھم فی سبیل اللہ ط اولئک ھم الصٰدقون ٥

[ایمان لائے تو وہی جو اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لائے - پھر شک نہ کیا اور اپنی جان اور مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا -
یہی سچے ہیں -]

صفحہ ۱۰۰ میں ہے :

گریز کشمکش زندگی سے مردوں کی
اگر شکست نہیں ہے تو اور کیا ہے شکست!

سورۃ البلد (آیت ۴) میں ہے :

لقد خلقنا الانسان فی کبدٍ ○

[بے شک ہم نے انسان کو مشقت میں رہنا سہنا کیا۔]

انسان کی خلقت کا تقاضا یہی ہے کہ وہ مشقت اٹھائے اور مشکلات کا مقابلہ کرے۔

سورۃ النجم (آیت ۳۹) میں یہی ہے :

لیس للانسان الا ما سعیٰ ○

[نہیں ہے انسان کے لیے مگر جو اُس نے کوشش کی۔]

سورۃ الانشراح (آیات ۵-۶) میں ہے کہ دشواری مقدم ہے :

فان مع العسر یسراً ○ ان مع العسر یسراً ○

[بے شک دشواری کے ساتھ ہی ہے بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے۔]

صفحہ ۳۹ ہی میں ہے :

ع اِک دل ہے کہ ہر لحظہ اُلجھتا ہے خرد سے

صفحہ ۳۸ میں جس نوجوان والی غزل کا ذکر آ چکا ہے اس کے مصرعے میں یہ اس کا ذکر نہیں وہی سورۃ سجدہ کی آیت آ چکی ہے۔

صفحہ ۴۰ میں ہے :

وہ مردِ مجاہد نظر آتا نہیں مجھ کو
ہو جس کے رگ و پے میں فقط مستیٔ کردار!

صفحہ ۴۲ کے سلسلے میں علامہ اقبال کے ایک مکتوب [illegible] (۲۵۰/۱) کا اقتباس (صفحہ ۱۸ء، حاشیہ ۱۷) آ چکا ہے۔ [illegible]
اب ایسے لوگوں کی ضرورت ہے جو عمل پیش کریں [illegible]

کر سکے ۔ سورۃ الرعد (آیت ۲۹) میں ہے :

الذین آمنوا و عملوا الصّٰلحٰت طوبیٰ لھم و حسن مآب

[وہ جو ایمان لائے یقین والے لوگ، اور جنہوں نے عمل صالح پیش کیے اُن کو خوشی ہے اور اچھا انجام ہے ۔]

سورۃ البینہ (آیت ۷) میں ہے :

ان الذین آمنوا و عملوا الصّٰلحٰت اولٰئک ھم خیر البریۃ

بے شک جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے وہی تمام مخلوق میں بہتر ہیں ۔

حضرت عمر ہی نے کہا ہے :

مرقد کا تبسّم بھی اُسے راس نہ آیا
آرام قلندر کو ترے خاک نہیں ہے

تمنا سراپا عمل ہوتا ہے ۔ مرنے کے بعد بھی وہ عمل کے لیے بے قرار رہتا ہے ۔ سورۃ البقرہ (آیت ۱۵۴) میں ہے :

[illegible]

[illegible]

[illegible]

موت کے بعد بھی اللہ تعالیٰ شہدا کو حیات عطا فرماتا ہے ۔ اُن [illegible] پیش کیے جاتے ہیں اور اُنہیں راحتیں دی جاتی ہیں اور [illegible] کے سفر جاری رہتے ہیں اور اجر و ثواب بڑھتا رہتا ہے ۔"

[illegible] ہے :

[illegible] و مہ و انجم کا محاسب ہے قلندر!
[illegible] کا مرکب نہیں، راکب ہے قلندر!

علامہ اقبال ایک مکتوب میں لکھتے ہیں :

"سلامی تصوف کا ماخذ و سرچشمہ ... ہے ۔ تشریح و توضیح ... میرا ذوق سدا اس جستجو کی طرف ہے مگر وقت ... تھا اور ہے اور میں نے جو کچھ لکھا ہے اُس کے لکھنے پر مجبور تھا ۔۔۔"

... اور صحیح مسلک کے لیے آسمانوں اور زمین کے درمیان اور ... ہے ۔

سورۂ لقمٰن (آیت ۲۰) میں ہے :

... سخر لکم ما فی السمٰوٰت و ما فی الارض ... علیکم نعمہٗ ظاہرۃً و باطنۃً ○

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے تمہارے لیے مسخر کیے ہیں ... اور زمین میں ... اور اپنی نعمتیں ظاہر اور ... تم پر پوری کر دی ہیں ۔

... ہے ۔

... ہے ۔

غواص کو مطلب ہے صدف سے کہ گہر سے ؟

یا مردہ ہے یا نزع کی حالت میں گرفتار
جو فلسفہ لکھتا نہ کیا خونِ جگر سے

... صرف ... کے لیے ... ہے ۔۔۔

آمادہ نہیں ہوتے ۔

سورۃ الصف (آیہ ۳) میں ہے :

کبر مقتاً عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون ○

۲۔ ... (۱۰۲) ۔ تکمیل "مکتوباتِ علامہ ..."

کسی سخت ناپسند ہے اللہ کو وہ بات کہ وہ کہو جو نہ کرو۔

چنانچہ وہ علم اور فلسفہ بے کار ہے جو جنگر کاوی نہ سکھائے اور عمل کے لیے آمادہ نہ کرے۔ (صفحہ ۱۸ کی آیتیں بھی دیکھیں۔)

صفحہ ۴۳ میں ہے:

مردانِ خدا

(مردانِ خدا، خدا نباشند لیکن ز خدا جدا نباشند)

وہی ہے بندۂ حُر جس کی ضرب ہے کاری
نہ وہ کہ حرب ہے جس کی تمام عیاری

بندۂ حُر وہی ہے جو صرف خدا سے تعلق رکھتا ہے اور خدا سے سر خاطر میں بھی نہیں لاتا اور قول و فعل میں ہرگز فرق نہیں کرتا۔ سورۂ الحجرات کی (آیت ۱۵) کا ذکر اوپر صفحہ ۳ کے نیچے میں ہو چکا ہے۔

سورۂ الانفال (آیت ۴۴) میں ہے:

[illegible] اولیاؤہ الا المتقون، اس کے دوست پرہیزگار ہی ہیں۔

[illegible] سوی خدا سے نہ ڈر اور عمل صالح میں سخت [illegible] ہے۔[۲۱]

صفحہ ۴۴ میں ہے:

[illegible] کے [illegible] میں [illegible]
[illegible] کی [illegible] کہ [illegible] میں [illegible]

[illegible] محتاج ہے [illegible] کی [illegible] محتاج ہے اور جس کی [illegible] نہ ہو [illegible] ہے۔

[illegible] سری انڈوس پر قبائل کی اصطلاح میں حق کہیں گے۔ [illegible] "سیرۃ النبی ﷺ" (اعظم گڑھ، ۱۹۵۲)، ۳۲۸/۵۔

سورۃ البقرہ (آیت ۲۱۲) میں ہے :

زین للذین کفروا الحیٰوۃ الدنیا و یسخرون من الذین آمنوا ○

[جبکہ یہ ہے کافروں کو دنیا کی زندگی اور وہ ہنسی کرتے ہیں ایمان والوں سے]

اور سورۃ الانعام (آیت ۱۶۰) میں ارشاد ہوتا ہے :

ان ربک سریع العقاب و انہ لغفور رحیم ○

[بے شک تیرا رب جلد عذاب دینے والا ہے اور بے شک وہ بخشنے والا مہربان بھی ہے]

جب انسان اس عقیدے میں پختہ ہو جاتا ہے تو وہ گناہ کی حاکمیت کو قبول کر لیتا ہے۔

سورۃ النور (آیت ۵۵) میں ہے :

وعد اللہ الذین آمنوا منکم و عملوا الصٰلحٰت لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم ○

[اللہ نے وعدہ دیا ہے جو تم میں ایمان لائے اور نیک عمل کیے کہ ضرور انہیں زمین میں خلافت عطا فرمائے گا جیسا کہ ان سے پہلے لوگوں کو عطا فرمائی تھی]

یعنی اللہ کی حکومت اس مومن کی ہے جو عملِ صالح کرتا ہو۔

حضرت امام مہدی کے بارے میں ہے :

دنیا کو ہے اُس مہدیٔ برحق کی ضرورت
ہو جس کی نگہ زلزلۂ عالمِ افکار

علامہ اقبال لکھتے ہیں :

"۔۔۔ مہدی سے مراد کوئی خاص مہدی نہیں ہے — وہی جو

عالمِ افکار میں زلزلہ پیدا کر سکے۔"[۲۲]

سورۃ الرعد (آیت ۱۱) میں ہے :

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم ط

[خدا نے آج تک اُس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا]

سورۃ الانفال (آیت ۵۳) میں ہے :

ذلک بان اللہ لم یک مغیرا نعمۃ انعمہا علی قوم حتی یغیروا ما
بانفسہم ۝

[یہ اس لئے کہ کسی نعمت کو جو خدا کسی قوم کو دیتا ہے
وہ اس وقت تک نہیں بدلتا جب تک وہ قوم خود اپنی
حالت نہیں بدل دیتی]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

سورۃ الفتح کی آخری آیات میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں رہنے والوں سے متعلق ارشاد ہے :

و الذین معہ' اشداء علی الکفار رحماء بینھم ○

[اور وہ لوگ جو ان کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی ہیں ، کافروں پر بہت سخت ہیں اور آپس میں بہت نرم دل ۔]

[illegible] کے لیے [illegible] ہے [illegible] کی محبوب کے لیے کہ آمیز ہے ، [illegible] جو [illegible] چاہتا ہے ۔

سورۃ الانعام (آیت ۱۶۲) میں ہے :

[illegible]

[illegible] کہ میری نماز اور میری [illegible] اور میرا [illegible] کے لیے ہے [illegible]

صفحہ ۴۳ میں ابلیس کہتا ہے :

حرفِ استکبار ، تیرے سامنے ممکن نہ تھا
ہاں مگر تیری مشیت میں نہ تھا میرا سجود'

گویا وہ اپنی آزادی کو مجبوری کہہ رہا ہے ۔

سورۃ البقرہ (آیت ۳۴) میں ہے :

و اذ قلنا للملٰئکۃ اسجدوا لآدم فسجدوا [illegible]
و کان من الکٰفرین ○

[اور (یاد کرو) جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا [illegible] سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے ، کہ وہ منکر ہو شرور کیا اور کافر ہو گیا ۔]

صفحہ ۴۸ میں ہے :

اس راز کو اب فاش کر اے روحِ محمد
آیاتِ الٰہی کا نگہبان کدھر جائے !

قرآن کی حفاظت کرنے والے لوگ (مسلمان) کیوں پریشان ہیں ؟

سورۃ النساء (آیت ۶۴) میں ہے :

و لو انهم اذ ظلموا انفسهم جاءوك فاستغفروا الله واستغفر لهم الرسول لوجدوا الله توابا رحيما ٥

(اور جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں (نافرمانی کر کے) تو اے محبوب! تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول اُن کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے۔

مسلمان صرف نبی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے کامیاب و حاصل کر سکتا ہے۔ اسی لیے علامہ اقبالؒ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے شفاعت چاہی ہے :

[illegible]

[illegible]

صفحہ ۴۸ ہی میں ہے :

بتاؤں تجھ کو مسلماں کی زندگی کیا ہے
یہ ہے نہایتِ اندیشہ و کمالِ جنوں

[illegible] تک سوچنا اور عمل کے لیے سخت کوشش ہونا ہی ایک مسلمان کی زندگی کا مقصد ہے۔ اس کے موجد کا حسن سیرت اور قرب کا ذریعہ [illegible] خطاب ہوتا ہے۔ [illegible] (اندیشہ و جنوں) کے سلسلے میں قرآن پاک میں ۲۵ آیتیں ایسی ہیں جن میں شہادت کی زندگی، قیامت کی آمد، انبیاء کی جزا، کافروں کی مکاری، حمایتِ الٰہی وغیرہ کا ذکر ہے۔ تدبر، تعقل، تفکر کے سلسلے میں بھی بکثرت آیات ہیں۔ علم، نظر، بصر اور عبر کے لیے بھی اسی طرح متعدد آیات ہیں جن میں غور و فکر کی دعوت ہے۔

پھر سورۃ الاعراف (آیت ۱۸۵) میں ہے :

اولم ینظروا فی ملکوت السمٰوٰت والارض وما خلق اللہ من شیء ۰

[کیا انہوں نے نہ دیکھا کہ آسمانوں اور زمین کی سلطنت میں اور جو جو چیز اللہ نے بنائی ؟]

[illegible] کی دعوت ہے اور [illegible] کے تقاضا ہے۔

اور سخت کوشی جسے تقویٰ القلوب یا کمالِ جنوں کہیے مسلمان اور انسان کی فطرت کے تقاضا ہے۔ سورۃ البلد آیت ۴ میں ہے :

لقد خلقنا الانسان فی کبد ۰

بے شک ہم نے انسان کو مشقت میں پیدا کیا۔

نوع کے زیبر کی خصوصیت یہ ہونی چاہیے (صفحہ ۵۰) :

موت کے آئینے میں تجھ کو دکھا کر رخِ دوست
زندگی تیرے لیے اور بھی دشوار کرے

صفحہ ۴۴ میں سورۃ الرعد (آیت ۱۱) ، سورۃ الانفال آیت [illegible] وجہ کی آیتیں آچکی ہیں۔ [illegible] کے لیے [illegible] کی [illegible] ہے۔

سورۃ الانعام کی آیت [illegible] بیان ہو چکی ہے :

ان صلاتی و نسکی و محیای و مماتی للہ رب العٰلمین ۰

بے شک میری نماز اور میری [illegible] اور میرا جینا اور مرنا اللہ ہی کے لیے ہے جو [illegible] جہانوں کا رب ہے۔

[illegible] ہی [illegible] کے لیے [illegible] کے بعد ہی اپنا مقام رکھتی ہے۔

سورۃ البقرہ (آیت ۱۵۴) میں ہے :

ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ امواتٌ ط بل احیاء ولٰکن لاتشعرون ٥

[اور مت کہو جو کوئی مارا جائے اللہ کی راہ میں کہ مُردے ہیں ۔ بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم کو خبر نہیں ۔]

اور مرنے کے بعد تک [illegible] گیا تو نبی ؐ نے فرمایا (البقرہ ،

[illegible]

[illegible] بسطۃً فی العلم والجسم ط واللہ یؤتی

[illegible]

[illegible] یا اور اسے علم اور جسم میں کشادگی

[illegible]

[illegible] علم اور

[illegible] علم کا تعلق روح سے اور قوت کا

[illegible] رہبانیت سے روکا گیا ہے اور دنیا

[illegible] صفحہ ۳۸

[illegible] مشکلات کا مقابلہ کرنے والا

صفحات ۵۱ - ۵۲ میں ہے:

معجزۂ اہلِ فکر، فلسفہ و [illegible]
معجزۂ اہلِ ذکر، صوفی و قوال و [illegible]
معجزۂ [illegible]

تیرے نفس میں نہیں گرمیِ یوم النشور!

• • •

حرارِ جہاں میں کہیں ہے نہیں سکتی وہ تپش
خشک ہو جس کا جگر، فقر ہو جس کا غیور!

فلسفہ بیچ بیچ کوئی نیچر کی [illegible] کا مقابلہ کرنا نیچر کی بات ہے۔ وہ قوم جو [illegible] مشکلات کا ڈٹ کر مقابلہ کرتی ہے اور [illegible] میں نہیں لاتی۔

سورۃ النور کی ۵۵ (۵۵) پہلے بھی آ چکی ہے:

وعد اللہ الذین آمنوا منکم و عملوا الصّٰلحٰت لیستخلفنّھم فی الارض
کما استخلف الذین من قبلھم و لیمکنن لھم دینھم الذی ارتضٰی لھم
و لیبدلنّھم من بعد خوفھم امنًا [illegible]

اللہ نے وعدہ فرمایا ہے جو تم میں سے [illegible]
کہ ضرور انہیں زمین میں خلافت دے گا جیسی اُس نے [illegible]
اور ضرور اُن کے لیے جو [illegible] اُن کے
ہے اور ضرور اُن کے اگلے خوف [illegible]
کریں، میرا شریک کسی کو نہ [illegible]

[illegible]:

مسلمِ ورحا

[illegible]
[illegible]

• • •

جرأت ہو نمو کی تو فضا تنگ نہیں ہے
اے مردِ خدا ملکِ خدا تنگ نہیں ہے

سورۂ عبس (آیات ۲۶ - ۳۲) میں ہے :

ثم شققنا الارض ٥ شقاً فانبتنا فیها حباً ٥

[پھر ہم نے زمین کو خوب چیرا پھر اس میں اُگائے اناج -]

اُگنے اور بڑھنے کی صلاحیت ہر چیز میں رکھی گئی ہے اور انسان کو بھی بڑھنے اور ترقی کرنے کے اسباب مہیا کئے گئے ہیں ، مثلاً سورۂ زخرف (آیت ۱۰) میں ہے :

الذی جعل لکم الارض مهداً و جعل لکم فیها سبلاً لعلکم تهتدون ٥

جس نے تمہارے لیے زمین کو بچھونا بنایا اور تمہارے لیے اس میں راستے بنائے کہ تم راہ پاؤ -]

سورۂ نوح (آیات ۱۹ - ۲۰) میں ہے :

واللہ جعل لکم الارض بساطاً ٥ لتسلکوا منها سبلاً فجاجاً ٥

اور اللہ نے تمہارے لیے زمین کو بچھونا بنایا کہ اس کے وسیع راستوں میں چلو -

سورۂ نبا (آیات ۶ - ۱۶) میں ہے :

الم نجعل الارض مهاداً ٥ والجبال اوتاداً ٥

کیا ہم نے زمین کو بچھونا نہیں بنایا ٥ اور پہاڑوں کو میخیں نہیں بنایا ٥

جس نے تمہارے لیے زمین رام کر دی تو اُس کے راستوں

سورۂ [illegible] (آیت ۱۰) میں ہے :

[illegible] وسیع ہے -

[illegible] میں ہے :

[illegible]

سورۃ البقرہ (آیت ۲۱۸) میں ہے :

ان الذین آمنوا ھاجروا و جاھدوا ؛ سبیل اللہ اولئک یرجون رحمت اللہ ط

بے شک وہ جو ایمان لائے اور وہ جنہوں نے اللہ کے لیے اپنے گھر چھوڑے اور اللہ کی راہ میں لڑے وہ رحمتِ الٰہی کے امیدوار ہیں۔

صفحہ ۳۵ میں ہے :

بسو بندۂ آزاد اگر صاحبِ الہام
ہے اُس کی نگہ فکر و عمل کے لیے مہمیز!

اگر فکر و عمل صالح کے لیے کوئی محرک ہو تو وہ یقیناً ہونا چاہیے کہ اس کا تعلق اللہ کی طرف سے الہام ہو۔ اسے خوفِ خدا کہتے ہیں۔

سورۃ الشمس (آیت ۸) میں ہے :

فالھمھا فجورھا و تقوٰھا ٥

پھر اس نفس اور جان کو اس نے سمجھ دی اس کی بدی اور اس کا تقویٰ۔

تقویٰ بظاہر دو حصوں سے مرکب ہے جس کے ایک حصے کو ورع اور دوسرے کو نفرت کو کہتے ہیں۔

صفحہ ۵۵ میں ہے :

میری مشکل ؟ مستی و شور و سرور و ۔۔۔
تیری مشکل؟ مے سے ہے ساغر کہ ہے، ساغر سے ہے

۔۔۔ جاتا ہے اور ۔۔۔ ہے
۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے
۔۔۔ ہے، تب ہی کوئی ۔۔۔ ہے
مسئلہ حل کرتا ہے کہ فرد اور جماعت میں بیداری اور عمل سے پیدا ہو۔

سورۃ العصر میں ہے :

والعصر ۝ ان الانسان لفی خسر ۝ الا الذین آمنوا و عملوا الصلحٰت وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر ۝

زمانے (کی تاریخ) کی قسم ! بے شک انسان ضرور گھاٹے میں ہے مگر جو ایمان لائے اور عملِ صالح کیے اور ایک دوسرے کو حق کی تاکید کی اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کی ۔

[illegible] کے بعد ایمان و عملِ صالح ہے اور جماعت کے لیے ایک دوسرے کو حق اور صبر کی [illegible] فرمودات کی سند دی جا سکتی ہے ۔

[illegible] مسلمان [illegible] کے غازی عبدالقیوم وغیرہ نے [illegible] ، اُن کے متعلق علامہ اقبال فرماتے [illegible] کہاں مل سکتی ہے اور یہ لوگ [illegible] :

[illegible] سورۃ ہے [illegible] منصور [illegible] کہا ہے [illegible] معنی کی سند [illegible]

صفحہ ۳۰ میں سورۃ البقرہ کی آیت (۱۵۳) دیکھیں ۔

صفحہ ۵۶ میں ہے :

[illegible] مسلمان تجھے کیا یاد نہیں ؟
[illegible] الا اللہ الغنا آخر

[illegible] صفحہ ۸۸ میں ہے ۔ [illegible] سوائے اللہ کے کسی اور [illegible] (یعنی [illegible] کے خاطر میں نہیں لاتا) ۔

[illegible] میں ہے :

"وہ بجلی ہے مسلماں کے لیے برگِ حشیش
جس نبوت میں نہیں قوت و شوکت کا پیام!

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

صفحہ ۲۵ میں ہے :

اگر نہ ہو تجھے اُلجھن یہ کہہ کر کہ دوں
وجودِ حضرتِ انساں ، نہ روح ہے ، نہ بدن !

انسان روح اور بدن کا مرکب نہیں ہے بلکہ [illegible]
ہمیشہ اپنی شایانِ شان کار گذاریوں سے زندہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

چنانچہ اللہ کی طرح اس کا نائب بھی زندہ و پائندہ ہے اگر وہ نائب بن کر رہے۔

صفحہ ۵۸ میں ہے :

سکے نے دیا خاکِ جنیوا کو یہ پیغام
جمعیتِ اقوام کہ جمعیتِ آدم ؟

[illegible]

کی بنی جہاں [illegible] ہوئے [illegible]
نوعوں کی جبیں جس سے شرمندہ، جہاں جس سے [illegible]
[illegible] مکہ [illegible] سے [illegible]
کے) مرکز ہے۔

سورۂ آلِ عمران (آیت ۹۶) میں ہے:

ان اوّل بیتٍ وضع للناس لبکة مبرکاً و ھدًی للعٰلمین ۝

[illegible]

مکہ [illegible] والا اور سارے جہانوں کا راہنما۔]

[illegible] (صفحہ ۵۸) :

[illegible] ان کی سبق خود شکنی، خود نگری کا

[illegible] کہ وہ اپنے منصب (نیابتِ الٰہی) کو پہچانیں اور مشکلات کا مقابلہ کریں۔

صفحہ ۳۸ میں سورۃ البلد کی آیت (۴) دیکھیں۔

[illegible]

[illegible] الروم (آیت ۳۰) میں ہے :

ثم حرّب بما للدّین فرحون ۝

[illegible]

اسی نظم کے آخر میں ہے :

ع ہر زندہ کفن پوش تو میت اسے سمجھیے

[illegible]

[illegible]

ہے ۔ اس کے ساتھ ہی ارشاد ہے (آیات ۶۱ - ۶۲) :

لمثل هٰذا فليعمل العٰملون ۝ ذٰلك خيرٌ نزلًا ام شجرة [illegible]

ایسی ہی بات کے لیے عمل والوں کو محنت کرنا چاہیے ۔

[illegible]

[illegible]

سورۃ الرحمٰن (آیت ۲۹) اللہ پاک کے متعلق ہے :

كل يوم هو فى شان ۝ اُسے ہر دن کام ہے ۔

اسی طرح خلیفۃ اللہ کو ہونا چاہیے ۔

[illegible]

تہارت و شماری و فدویی و جبروت
یہ چار عناصر ہوں تو بنتا ہے مسلماں

ان الفاظ مختلف صیغوں میں قرآن پاک میں آئے ہیں :

[illegible]

(۲) شفاعت [illegible] کو محبوط رکھنے کے لیے کسی چیز [illegible]
کے معنی ہیں معاف کرنے والا ۔

(۲) قدوس ۔ قدوس یعنی بہت پاک ذات ۔

(۱) جبروت ۔ جبار یعنی زبردست ، زور آور ۔ ایک معنی یہ بھی ہیں کہ وہ نقصانات کو دور کرتا ہے اور احوال کو درست کرتا ہے ۔

[illegible] اللہ تعالیٰ کی ان اور اس کے خلفاء میں بھی ہونی چاہییں ۔

صفحہ ۶۰ ہی میں ہے :

جس سے جگرِ لالہ میں ٹھنڈک ہو وہ شبنم !
دریاؤں کے دل جس سے دہل جائیں وہ طوفان !

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں رہنے والوں کی سورۃ الفتح کی آخری آیت میں بیان ہوئی ہے :

والذین معہٗ اشداء علی الکفار رحماء بینھم ۝

[illegible] لوگ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں [illegible]
کفار پر بہت سخت ہیں ، آپس میں بہت نرم دل ہیں ۔

علامہ اقبال کے ظرف کی بلندی ہے کہ وہ اپنوں کے نقائص بھی برملا بیان کرتے ہیں ۔ صفحہ [illegible] میں "اتحاد مسلمان" کے عنوان سے شعر ہے :

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] نے ایک مکتوب میں لکھے ہیں :

[illegible] کے نوجوانوں میں [illegible] کرنے کا مادہ زیادہ ہے ۔ مادہ دل

صحرائیوں کی طرح ان میں ہر قسم کی نئی سنے اور اُن سے متاثر ہو کر
ان پر عمل کرنے کی صلاحیت اور جرأت سے بڑھ کر ہے۔ ایک معقول
جسے کے لئے یہ بات کسی طرح بھی جائز نہیں
سکتی کہ اس طرح کی چیز کو محض اس لئے رد کر دیا جائے کہ وہ
بندوؤں میں بھی نہیں پائی جاتی۔"[۲۳]

[illegible] کے مطابق موجودہ [illegible] میں ہے :

[illegible] ترجمہ: [illegible] رحمتہ ط ان اللہ غفور رحیم ○

[illegible] جو [illegible] ایمان [illegible]
[illegible] کہ [illegible] اور [illegible]
[illegible] ہے۔ [illegible] اُنہیں اپنی
[illegible] سے [illegible]

صفحہ ۶۲ میں ہے :

ہے مملکتِ ہند میں اِک طرفہ تماشا
اسلام ہے محبوس، مسلماں ہے آزاد!

[illegible] ارشاد [illegible]
ہیں، یعنی :

ع خود بدلتے نہیں، قرآں کو بدل دیتے ہیں

سورۃ آلِ عمران (آیت ۷) میں ہے :

[illegible]

وہی ہے جس نے تم پر یہ کتاب اُتاری ۔ اس کی کچھ آیتیں صاف
معنی رکھتی ہیں ۔ وہ کتاب کی اصل ہیں ۔ اور دوسری وہ ہیں جن کے معنی
میں اشتباہ ہے ۔ وہ جن کے دلوں میں کجی ہے وہ اشتباہ والی کے پیچھے
پڑتے ہیں گمراہی چاہنے اور اُس کا پہلو ڈھونڈھنے کو ۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

صفحہ ۶۴ میں ہے :

نہیں وجود حدود و ثغور سے اس کا
ہدفؐ عربی سے ہے عالمِ عربی !

صفحہ ۵۸ میں سورۂ آلِ عمران کی (آیت ۹۶) دیکھیں ۔

سورۃ السبا (آیت ۲۸) میں ہے :

و ما ارسلنٰک الا کافۃً للناس بشیراً و نذیراً ۝

[illegible]

صفحہ ۶۰ ہی میں ہے :

[illegible] کے پابند نباتات و جمادات
موسن فقط احکامِ الٰہی کا ہے پابند

[illegible]

اگر [illegible] کرو گے اپنا [illegible]
تو اپنا ۔

[illegible] انسان کے لیے ہے ، لیکن نباتات و جمادات اور غیر انسانی [illegible] ۔

[illegible] :

[illegible] ۔ [illegible] ہدایت دی ۔

[illegible]

[illegible] صفحے میں ہے :

لحد میں بھی یہی غیب و حضور رہتا ہے !
اگر ہو زندہ تو دل ناصبور رہتا ہے !

صفحہ ۴۰ میں سورۃ البقرہ کی (آیت ۱۵۴) کی تفسیر دیکھیں۔

صفحہ ۶۵ میں ہے:

ضمیر تن ہوکہ پراگندہ ہے شعور ترا
فرنگیوں کا یہ افسوں ہے، قم باذن اللہ

مغرب والوں نے انسان کو تن میں مبتلا کر رکھا ہے۔ وہ نہ تو اپنے آپ کو آزاد ہونے کا یقین دلا سکتا ہے اور نہ عیسیٰ علیہ السلام کی طرح مُردوں کو زندہ کر سکتے ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہے:

انی اخلق لکم من الطین کھیئۃ الطیر فانفخ فیہ فیکون طیرا باذن اللہ و ابرئ الاکمہ والابرص و احی الموتی باذن اللہ
(سورۃ آل عمران، آیت ۴۹)۔

میں تمہارے لئے مٹی سے پرندہ کی سی صورت بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ پرندہ بن جاتا ہے اللہ کے حکم سے میں مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے کو اور میں مُردوں کو زندہ کرتا ہوں اللہ کے حکم سے۔

صفحہ ۶ میں ہے:

حیات و موت نہیں التفات کے لائق
نقطۂ خودی ہے خودی کی نگاہ کا مقصود

[illegible] کے لئے [illegible] مقصد بنایا ہے اور مقصدِ زندگی کیا ہے [illegible] ہم دے سکتے ہیں تو حیات اور موت کے تخیل سے

[illegible]:

و اذ قال ربک للملئکۃ انی جاعلٌ فی الارض خلیفۃً ط

[illegible] جب تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا، میں زمین [illegible] بنانے والا ہوں۔

نیابتِ الٰہی کا تقاضا یہی ہے کہ مرد و حسات سے بے نیاز ہو کر
اسی وہ کام کرے جو اُس کے منصب کے مطابق ہوں۔

صفحہ ۶۹ میں ہے:

جس نے سورج کی شعاعوں کو گرفتار کیا
زندگی کی شبِ تاریک سحر کر نہ سکا

رہا یہ حضرتِ انسان ہے یک سورج کی شعاعوں کو گرفتار کر سکتا
ہے لیکن خود اسی زندگی کی تاریک کو دور نہیں کر سکتا۔

سورۃ یونس (آیت ۴۴) میں ہے:

ان اللہ لا یظلم الناس شیئا ولکن الناس انفسھم یظلمون

بے شک اللہ لوگوں پر کچھ ظلم نہیں کرتا لیکن لوگ ہی اپنی
جانوں پر ظلم کرتے ہیں (کہ وہ شعور نہیں کرتے)۔

سورۃ الذاریٰت (آیات ۲۰ - ۲۱) میں ہے:

وفی الارض آیٰت للموقنین ۝ وفی انفسکم ط افلا تبصرون ۝

اور یقین میں پختہ لوگوں کے لیے زمین میں بہت سی نشانیاں ہیں۔
کیا تمہیں سوجھتا نہیں؟

صفحہ ۶۹ ہی میں ہے:

نظر آتے نہیں بے پردہ حقائق اُن کو
آنکھ جن کی ہوئی محکومیِ تقلید سے کور

علامہ اقبال ایک مکتوب میں لکھتے ہیں:

[illegible]

سورۃ النحل (آیت ۷۵) میں ہے :

ضرب اللہ مثلاً عبداً مملوکاً لایقدر علیٰ شیء و من رزقنٰہ منا رزقاً حسناً فھو ینفق منہ سراً و جھراً ط ھل یستون ط

اللہ ایک مثال بیان کرتا ہے ۔ ایک غلام ہے جو دوسروں کے بس میں ہے ۔ کسی چیز پر اس کو بس نہیں ۔ دوسرا وہ ہے جسے ہم نے اپنی طرف سے اچھی روزی عطا کی ہے اور وہ اس میں سے خفیہ اور ظاہرا خرچ کرتا ہے ۔ کیا وہ برابر ہو جائیں گے ؟!

صفحہ ۰۰ میں ہے :

خودی کو جس نے فلک سے بلند تر دیکھا
وہی ہے مملکتِ صبح و شام سے آگاہ

یہ کسی کی قسمت پر اثر انداز نہیں ہوتا ۔ آسمان سے ہی ملک اسے ہی خودی ہے جو انسان سے وابستہ ہے ۔ وہ انسان جس کی بلند ہمتی ہے ۔

سورۃ [illegible] ۱۳ میں ہے :

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

آج کل کے مصلحین ایسے ہیں کہ (صفحہ ۱۰۱) :

نئی بجلی کہاں اُن بادلوں کے جیب و دامن میں
رہائی بجلیوں سے بھی ہے جن کی آستیں خالی !

[illegible] ہوا کی حالوں میں ہے کہ ہمارے بھائی [illegible] خود [illegible] جاتی ہیں [illegible] ہو [illegible] سے بھی واقف نہیں ، حالانکہ ارشادِ خداوندی (سورۃ الانفال ، آیت ۶۰) ہے :

و اعدوا لهم ما استطعتم من قوة و من رباط الخیل ،

[اور تم تیار رکھو کرو اُن کے لیے جتنا ہے سے سکیر تیب ،
وقت کی حیز ۔ اور جنگی گھوڑے سار و سامان ۔

سورۂ آلِ عمران (آیت ۲۰۰) میں ہے :

یٰایہا الذین امنوا اصبروا و صابروا و رابطو ہ تی لعلکم
تفلحون ۝

اے ایمان د ۔ ۔ ۔

الذین لم یرد اللہ ان یطہر قلوبہم لہم فی الدنیا خزی ولہم فی الاٰخرۃ عذاب عظیم ○

[اور جسے اللہ گمراہ کرنا چاہے وہ بندہ تو اللہ سے اُس کا کچھ نہ بنا سکے گا۔ وہ ہیں کہ اللہ نے اُن کا دل پاک کرنا نہ چاہا۔ اُنہیں دنیا میں رسوائی ہے اور اُنہیں آخرت میں بڑا عذاب۔]

اسی نے فرنگ کے متعلق لوگوں کو اس سے خبردار کیا ہے اور فرمایا ہے کہ وہ لوگ کس طرح مسلمانوں میں داخل ہوتا چاہتے ہیں۔

[illegible] ہے:

[illegible]
[illegible]

* * *

[illegible]

[illegible]

قوم میں ایمان اور یقین کی [illegible] غالب ہو کر رہے گی۔

[illegible] عمران (آیت ۱۳۹) میں وعدہ ہے:

[illegible] و انتم الاعلون ان کنتم [illegible]

[illegible] اور نہ غم کرو۔ تم ہی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

* * *

[illegible]

علامہ اقبالؒ ، ٹیپوؒ کے متعلق لکھتے ہیں :

"ٹیپو [illegible] سمجھوں نے جب [illegible] جنوبی ہندوستان میں جہاں [illegible] مسلمان سابق کی [illegible] بر زندہ ہیں [illegible] رہتے ہیں ۔"[۵]

مسئلہ خیر کی زمین میں بغیر [illegible] نہ ملتا اور [illegible] خواہ مقصود حاصل ہی ہو چکا ہو ۔

سورۂ آلِ عمران (آیت ۲۰۰) میں ہے :

یٰاَیُّھا الذین آمنوا اصبروا و صابروا و رابطوا و اتقوا اللہ لعلکم تفلحون ۝

[اے ایمان والو ، ثابت قدم رہو اور باہم ہمت دلاتے رہو [illegible] کے لیے مستعد رہو اور اللہ سے ڈرتے رہو ، تا کہ تم کامیاب [illegible]

سورۂ 'بلد' (آیت ۲۸) میں ہے :

لاتخف انک انت الاعلی ۝

[خوف نہ کر ۔ بے شک تو ہی غالب رہے گا ۔

صفحہ [illegible] میں ہے :

ع نہ میں عجمی ، نہ ہندی ، نہ عراقی و حجازی

صفحہ ۲۰۲ میں سورہ [illegible] ۔ ہے ۔

صفحہ [illegible] میں ہے :

ع نہ جدا رہے نوا گر تپ و تاب زندگی سے

۵۔ ایضاً ۱۰/۲۰۶ ۔

پیام پہنچانے والے پر فرض ہے کہ وہ بیداری کا پیام پہنچائے۔
سورۃ الاعراف (آیت ۶۲) میں نوح علیہ السلام کا پیام مذکور ہے:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جدوجہد کی ترغیب ہو جاتی ہے تو اسی وقت یہ ہوتی ہے جس سے
سامنے پوری فرعونیت ختم ہو سکتی ہے۔

"بالِ جبریل" میں ہے:

ہم عصا و سحر کے مقابلہ میں ہیں اسی سے ریشہ معنی میں غم ہے

سورۃ طٰہٰ (آیت ۶۸) میں ہے:

قلنا لاتخف انک انت الاعلیٰ ○

[ہم نے فرمایا خوف نہ کر۔ بے شک تو ہی غالب ہے۔]

صفحہ ۶۲ میں سورۃ آلِ عمران کی آیت

صفحہ ۶۳ ہی میں ہے:

خودی ہو زندہ تو دریائے بیکراں
خودی ہو زندہ تو کہسار ریگِ رواں

سمجھا جانا۔

سورۃ الکہف (آیت ۶۰) میں موسیٰ علیہ السلام کے

ہے:

حقبا ○

اور (یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنے خادم سے کہا ، میں باز نہ رہوں گا جب تک وہاں تک نہ پہنچ جاؤں جہاں دو سمندر ملے ہیں یا (مالہا سال) چلا جاؤں گا۔

صفحہ ۷۷ میں ہے :

قسمتِ پادشہ مگر حق ہے اُسی ملت کا
انگبیں جس کے جوانوں کو ہے تلخابِ حیات!

[illegible] صرف مشکلات کی [illegible] اُس [illegible] الکہف کی [illegible] (۶۰) میں اسی سخت کوشی کا پیام مذکور ہوا ہے۔

[illegible] ہے :

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

محکوم کے حق میں ہے یہی تربیت اچھی
[illegible]

علامہ اقبال ایک مکتوب میں بچی لکھتے ہیں :

[illegible] سے [illegible] کے بجائے تلاش کرنا ہے جس کا منبع قوتِ نفس اور روح [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[آپ فرما دیں کہ کیا ہم تمہیں بتا دیں کہ سب سے زیادہ ناقص عمل کن لوگوں کے ہیں؟ — اُن کے جن کی ساری کوشش دنیا کی زندگی میں گم ہو گئی اور وہ اس خیال میں ہیں کہ وہ اچھا کام کر رہے ہیں۔

یہ لوگ قوتِ نفس اور روحِ انسانی کے بلند کے لیے کوشاں نہیں، بلکہ گھٹیا کام کرتے ہیں۔

صفحہ ۷۹ میں ہے:

ع اہلِ دانش عام ہیں، کم یاب ہیں اہلِ نظر

حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ہے:

لقد من اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیہم رسولاً من انفسہم یتلوا علیہم آیٰتہ و یزکیہم و یعلمہم الکتٰب و الحکمۃ ○ (آلِ عمران، آیت ۱۶۴)۔

[بے شک اللہ کا بہت بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ اُن میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا جو اُن پر اُس کی آیتیں پڑھتا ہے اور اُنہیں پاک کرتا ہے اور اُنہیں علم و حکمت سکھاتا ہے۔]

حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر اور صحبت سے جو لوگ متاثر ہوئے اُس کے سامنے کتنی علم و فن کی کوئی حقیقت نہیں۔

صفحہ ۸۰ میں ہے:

ع نمود جس کی فراز خودی سے ہو، وہ جمیل

قوتِ نفس اور روحِ انسان کے بلند کے لیے جو عمل ہو صرف وہ صحیح بھی ہے اور جمیل بھی۔

سورۂ ابراہیم (آیت ۲۷) میں ہے:

یثبت اللہ الذین اٰمنوا بالقول الثابت فی الحیوٰۃ الدنیا و فی

اللہ ثابت رکھتا ہے ایمان والوں کو ٹھیک بات پر دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں۔]

جیسے لوگ ہی حق بات کی وجہ سے قائم اور ثابت رہتے ہیں اور یہی لوگ قوتِ نفس اور روحِ انسانی کے ترفع کو قائم کر سکتے ہیں۔

صفحہ ۸۰ ہی میں ہے:

خودی کی موت سے بندی شکستہ بالوں پر
قفس ہوا ہے حلال اور آشیانہ حرام!

علامہ اقبال اپنے ایک مکتوب میں لکھتے ہیں:

"افسوس ہے کہ مسلمان مُردہ ہیں۔ اعتصام بالکتاب نے ان کے تمام قویٰ کو نشو و نما دیا ہے اور اعتصام کا سب سے بڑا جادو یہ ہے کہ یہ اپنے ساتھ ہر ایسا اثر ڈالتا ہے جس سے اعتصام کا مسحور اپنے عمل کو اپنے ہی تعقل کرنے لگ جاتا ہے۔ یہی حال اس وقت مسلمانوں کا ہے۔"[۲۵]

[illegible] نے جب کسی سے متمسک بہ (ہدایتِ الٰہی) کو فراموش کیا ہے [illegible] کو شعور نہ دیا۔

[illegible] آیت ۔) میں ہے:

[illegible] نوح و عاد و ثمود و قوم
ابراہیم و مدین و المؤتفکات۔ اتتھم رسلھم بالبینات فما کان اللہ لیظلمھم و لکن کانوا انفسھم یظلمون ۔

[illegible] اے نبیوں کی خبر نہیں آئی ہے نوح کی قوم اور عاد اور ثمود اور ابراہیم کی قوم اور مدین والے اور وہ بستیاں کہ الٹ دی گئیں۔ ان کے رسول روشن معجزے ان کے پاس لائے ہیں۔ تو یہ نہیں ہوا کہ اللہ ان پر ظلم کرتا بلکہ وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظالم تھے۔]

صفحہ ۸۱ میں ہے:

چاہیے خانۂ دل کی کوئی منزل خالی
شاید آ جائے کہیں سے کوئی مہمانِ عزیز

۲۵۔ ایضاً، ۱/۳۳۔

دل میں احساسِ عبودی پیدا ہو جائے تو انسان اپنے منصب کے مطابق عمل کر سکتا ہے۔ یہ منصب خلافتِ الٰہی کا احساس اور اس شان کا عمل ہے۔

سورۃ البقرہ (الف ۳۰) میں اسی منصب کا ذکر آتا ہے:

و اذ قال ربک للملٰئکۃ انی جاعلٌ فی الارض خلیفۃً ط

[اور (یاد کرو) جب تمہارے رب نے فرشتوں سے کہا، میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں۔]

صفحہ ۸۱ ہی میں ہے:

مُردہ لادینی افکار سے افرنگ میں عشق
عقلِ بے ربطی افکار سے مشرق میں غلام!

مغرب نے یوں تو علم میں بڑی ترقی کی لیکن چونکہ لادینی اس لیے وہ نہیں سمجھتے کہ اس علم کے کیا مقاصد ہونے چاہئیں۔ اس کے برعکس مشرق کے لوگ اپنے خیالات کے لحاظ سے روحانی و نفسیاتی اس لیے وہ غلام بنے ہوئے ہیں اور صحیح عمل کی طرف نہیں بڑھتے۔

سورۃ فصّلت (آیت ۵۳) میں ہے:

سنریھم آیٰتنا فی الآفاق و فی انفسھم حتّٰی یتبیّن لھم انہ الحق

اسی بنا پر اقبال نے کہا تھا کہ اس شعر میں اور خطبہ میں حتی کہ پہلی جنگِ عظیم سے پہلے وہ حق ہے۔
لیکن اس دیکھنے والے کو کیا ہی کہا جائے جو آیتِ کریمہ کے آگے ہے؟

صفحہ ۸۲ میں ہے:

تجھے کتاب سے ممکن نہیں فراغ کہ تو
کتاب خواں ہے، مگر صاحبِ کتاب نہیں!

غلامی اقبال کے والد صاحب نے ان کو یہ سبق [illegible]

جب تم قرآن پڑھو تو یہی سمجھو کہ قرآن تم پر نازل ہو رہا ہے۔[۲۸]

سورۃ النمل (آیت ۶) میں ہے:

و انك لتلقى القرآن من لدن حكيم عليم ٥

[اور آپ کو بالیقین قرآن دیا جا رہا ہے حکمت والے کی طرف سے۔]

یہی تصور ہو تو پھر قرآن کی حقیقت اور مقصد تک پہنچ سکتے ہیں۔

صفحہ ۸۲ ہی میں ہے:

جہاں میں تو کسی دیوار سے نہ ٹکرایا
کسے خبر کہ تو ہے سنگِ خارہ یا کہ زجاج

سورۃ الملک (آیت ۲) میں ہے:

الذی خلق الموت و الحیوٰۃ لیبلوکم ایکم احسن عملاً ط

[وہ جس نے موت اور زندگی پیدا کی کہ تمہاری جانچ ہو کہ تم میں کس کا عمل بہتر ہے۔]

صفحہ ۸۳ میں ہے:

خبر حاضر ملک الموت ہے تیرا، جس نے
قبض کی روح تری دے کے تجھے فکرِ معاش!
دل لرزتا ہے حریفانہ کشاکش سے ترا!
زندگی موت ہے کھو دیتی ہے جب ذوقِ خراش!

ح کی نوکری حاصل کرنے کے لیے تعلیم حاصل کی جاتی ہے اور فرد کے جان کے مشکلات کا مقابلہ کرنے کے تربیت کرتے ہیں۔ غرض اصلاحِ نفس کے لیے ہے اور رزق کے لیے معمولی سا حیلہ ہی کافی ہے۔

۲۸۔ رسالہ "جوہر"، جامعہ ملیہ دہلی، دسمبر ۱۹۳۸، ص ۱۹-۲۱۔

سورۃ المجادلہ (آیت ۱۱) میں ہے :

یرفع اللہ الذین آمنوا منکم والذین اوتوا العلم درجٰت ط

[اللہ درجے بلند کرے گا اُن لوگوں کے جو تم میں سے ایمان لائے اور اُنہیں جن کو علم دیا گیا۔]

ایمان اور علم ساتھ ساتھ ہیں اور صحیح علم وہی ہے جو اللہ کے نزدیک درجات کی بلندی کا ذریعہ ہے اور رزق تو اللہ سب کو دیتا ہے۔

سورۂ ہود (آیت ۶) میں ہے :

و ما من دآبۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا o

[اور زمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں جس کے رزق کا ذمہ اللہ پر نہ ہو۔]

صفحہ ۸۳ ہی میں ہے :

حریفِ نکتۂ توحید ہو سکا نہ حکیم
نگاہ چاہیے اسرارِ لا الٰہ کے لیے

یہ شعر مکر نفسی (Nietzsche) کے متعلق ہے جو خدا کا منکر تھا اور جسمانی قوتوں پر زور دیتا تھا۔

سورۃ الانفال (آیت ۵۵) میں ہے :

ان شر الدوآب عند اللہ الذین کفروا فہم لا یؤمنون ۔

[بے شک سب جانوروں میں بد تر اللہ کے نزدیک وہ ہیں جنہوں نے کفر کیا اور ایمان نہیں لائے۔]

صفحہ ۸۳ ہی میں ہے :

کہا یہ عقل نے محوِ بتاں ہو
وہ کعبہ ہو گیا اک زاہد کے لیے

آج کل کے اساتذہ ایسے ہی ہو گئے۔ سورۃ الروم کی آیت ۲۸ میں تو اپنے غلام (استاد اور شاگرد) کی ایک مثال دی ہے۔ دیکھ لے ۲۹

میں ارشاد ہے :

بل اتبع الذین ظلموآ اھوآءھم بغیر علم ج

بلکہ ظالموں نے اپنی خواہشوں کی پیروی کی بغیر جانے سوئے ۔

صفحہ ۸۵ میں ہے :

ملے گا منزلِ مقصود کا اُسی کو سراغ
اندھیری شب میں ہے چیتے کی آنکھ جس کا چراغ
میسر آتی ہے فرصت فقط غلاموں کو
نہیں ہے بندۂ حُر کے لیے جہاں میں فراغ !
فروغِ مغربیاں خیرہ کر رہا ہے تجھے
تری نظر کا نگہباں ہو صاحبِ مازاغ !

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم معراج میں اللہ سے اتنے قریب ہوئے کہ دو کمانوں کا فاصلہ رہ گیا تھا۔ لیکن آپ کی آنکھ نہ چکا چوند نہ ہوئی ۔

سورۃ النجم (آیت ۱۷) میں ہے :

ما زاغ البصر و ما طغیٰ ○

(اُن کی) آنکھ نہ کسی طرف پھری ، نہ حد سے بڑھی ۔

حق تعالیٰ نے انسان کو جو آنکھ اور نظر کی طاقت عطا فرمائی ہے اس سے بہت کم لوگ کام لیتے ہیں۔ یہ بڑے افسوس کی بات ہے ۔ اُن کو احساس کی دولت سے محروم کر دیا گیا ہے ، حالانکہ اُسی کو سکینہ بھی کہتے ہیں ۔

الذین اٰمنوا و عملوا الصّٰلحٰت و آمنوا بما نزل علیٰ محمدٍ و ھو الحق من ربھم کفّر عنھم سیاٰتھم و اصلح بالھم ○ (سورۂ محمد ، آیت ۲) ۔

جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے نیک کام کیے اور ایمان لائے جو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازل کیا گیا اور وہی اُن کے رب کے پاس سے حق ہے ، اللہ نے اُن سے اُن کی برائیاں دور کر دیں اور اُن کی حالتیں سنوار دیں ۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمتیوں کی نیلائی کا اس آیت میں وعدہ ہے:

[illegible] اگر تم دینِ خدا کی مدد کرو گے تو خدا تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم جما دے گا۔]

[illegible] اُمت کیوں بے عمل ہے اور کیوں احساسِ کمتری میں مبتلا ہے؟

صفحہ ۸۶ میں ہے:

دین و تعلیم

اور یہ اہلِ کلیسا کا نظامِ تعلیم
ایک سازش ہے فقط دین و مروت کے خلاف
[illegible]
فطرت افراد سے اغماض بھی کر لیتی ہے
کبھی کرتی نہیں ملت کے گناہوں کو معاف!

علامہ اقبال (فرد اور جماعت کی خودی کے متعلق) لکھتے ہیں:

"میں اُس خودی کا حامی ہوں جو سچی بے خودی سے پیدا ہوتی ہے، یعنی جو نتیجہ ہے بیعتِ الٰہی کرنے کا اور جو باطل کے مقابلے [illegible] اپنے دین و [illegible] اللہ تعالیٰ کے حکم کا [illegible] بنائے۔ یہی اسلامی تصوف کے نزدیک فنا ہے۔"[۱]

[illegible] قوم اپنے پاؤں پر کھڑی نہ ہو سکے۔

۱۔ "مکاتیب"، ۲/۵۹ - ۶۰ -

سورۂ محمد (آیت ۳۲) میں ہے :

ان الذین کفروا و صدوا عن سبیل اللہ و شاقوا الرسول من بعد ما تبین لھم الھدیٰ لن یضروا اللہ شیئاً ط و سیحبط اعمالھم ٥

[بے شک وہ جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا اور رسول کی مخالفت کی ، اُس کے بعد کہ ہدایت اُن پر ظاہر ہو چکی تھی ، وہ ہرگز اللہ کو کچھ نقصان نہ پہنچائیں گے اور وہ بہت جلد اُن کا کیا دھرا اکارت کر دے گا ۔ ۳۰

صفحہ ۸۷ میں ہے :

در دشتِ سہشہی کے خوشتر مردانِ خدا کا ستانا !

سورۃ النساء (آیت ۴۵) میں ہے :

واللہ اعلم باعدآئکم ط و کفیٰ باللہ ولیاً و کفیٰ باللہ نصیراً ٥

اور اللہ خوب جانتا ہے تمہارے دشمنوں کو اور اللہ کافی ہے والی اور اللہ کافی ہے مددگار ۔]

جس کا کارساز اللہ ہو اُسے کیا اندیشہ ؟ اللہ کے پیاروں کو اس لیے ہدایت ہوتی ہے کہ وہ اللہ کے ہو جاتے ہیں اور دنیا کے راہ بینی اُن کے سامنے چمکتے ہیں ۔

حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ (المتوفی ۱۰۳۴ھ) جن کے

[illegible] کے حق میں [illegible] کے بعد اقبال نے صفحہ ۸۵ میں لکھا ہے :

دورِ ہم عصر ہے سہانِ یک نفس دو نفس !
چمک رہے ہیں مثالِ ستارہ جس کے ایاغ !

[illegible] کے متعلق اُنہوں نے انگلستان میں بھی [illegible] اپنے انگریزی خطبے (نمبر ۶) میں بھی [illegible] اور "بالِ جبریل" کے اشعار بھی [illegible]

علامہ اقبال متاثر ہیں ، ایک مکتوب (نمبر ۱۳۲ ، دفتر اول) میں لکھتے ہیں :

"کناسی فقراء بہ از صدر نشینی اغنیاء است"

صفحہ ۸۷ ہی میں ہے :

جو ہو میں ہو لا الٰہ تو کیا خوف — تعلیم بہ زگو فرنگیانہ

جب اللہ سے رشتہ ہو جاتا ہے تو پھر کوئی بری چیز اسے مغلوب نہیں ڈال سکتی ۔

سورۃ البقرہ (آیت ۲۵۱) میں ہے :

و لولا دفع اللہ الناس بعضھم ببعض لفسدت الارض و لکن اللہ ذو فضل علی العٰلمین ۝

اور اگر اللہ لوگوں میں بعض کو بعض کے ذریعے سے دفع نہ کرتا رہے تو زمین میں فساد ہو جائے مگر اللہ دنیا جہان پر فضل کرنے والا ہے ۔]

یہ اللہ پاک کا نظام ہے اور اللہ ہی کے حکم سے سب بلائیں ٹل جاتی ہیں ۔

اسی صفحے میں ہے :

وہ ہنر ہے آدمی کا جس کا — ہر نظر ہے حریر مکر سے

اللہ پاک نے انسان کے اندر کئی صلاحیتیں ودیعت فرمائی ہیں جن سے وہ زمین کے ہر حصے کو جنت نظیر بنا سکتا ہے ۔

سورۃ الجاثیہ (آیت ۱۳) میں ہے :

و سخر لکم ما فی السمٰوٰت و ما فی الارض جمیعا منہ ۔ ان فی ذٰلک لاٰیٰت لقوم یتفکرون ۝

اور تمہارے لیے مسخر کر دیے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب کے سب اپنی طرف سے ۔ بے شک اس میں بہت سی نشانیاں ہیں سوچنے والوں کے لیے ۔]

صفحہ ۸۸ میں ہے :

عبرت ہے طریقتِ حقیقی حیرت ہے فقر کی غلامی

وہ اسلام جو اللہ کا نائب اور خلیفہ ہے اُس کو زیب نہیں دیتا کہ وہ سوائے اللہ کے، کسی اور کے آگے ہاتھ پھیلائے ۔ 'خلیفہ' کے یہی معنی ہیں اور سورۃ الجن (آیت ۱۸) میں انہی کی ممانعت ہے :

ولا تدع مع اللہ الٰہا اخر ○

[اور اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ پکار ۔]

صفحہ ۸۹ میں ہے :

مومن کی اسی میں ہے امیری اللہ سے مانگ یہ فقیری

[یہی صفحہ ۱۸ میں سورۃ الجن کی آیت ۱۸ مذکور ہوئی - اسی جا کے لیے دیکھیں -]

صفحہ ۹۲ میں ہے :

فساد کا ہے فرنگی معاشرت میں ظہور
کہ مرد سادہ ہے بیچارہ زن شناس نہیں

یورپ میں عورت کو مرد پر غلبہ حاصل ہے ، اسی لیے بے شمار فسادات پیدا ہو گئے ہیں ۔ لیکن قرآن میں (سورۃ النساء ، آیت ۳۴) ارشاد ہے :

الرجال قوامون علی النساء [مرد غالب ہیں عورتوں پر] ۔

اسی آیت میں مرد کی اس فضیلت کی تفصیل آئی ہے ۔

۔۔۔ فقہ لغوی (''مکتوب نامہ'') تو یہاں تک فرما گئے ہیں :

مکن بیوی سے مشورہ زن زناں را مرد نام نہ دہد نہ زن

صفحہ ۹۳ میں ہے :

تفاوت نہ دیکھا زن و شو میں تمیں نے
وہ خلوت نشیں ہے ! یہ خلوت نشیں ہے !
ابھی تک ہے پردے میں اولادِ آدم
کسی کی خودی آشکارا نہیں ہے !

[مرد غالب ہیں عورتوں پر ، اس لیے کہ اللہ نے اُن میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی اور اس لیے کہ مردوں نے اُن پر اپنے مال خرچ کیے ۔ پس نیک عورتیں اطاعت کرنے والی ہیں ، خدا کے پیچھے حفاظت رکھنے میں ہر طرح اللہ کے حکم سے حکم دیا اور جن عورتوں سے تمہیں سرکشی کا خوف ہو انہیں سمجھاؤ اور اُن سے الگ سونے اور انہیں مارو ۔ پھر اگر وہ تمہارے حکم میں چلنے لگیں تو اُن پر زیادتی کے لیے کوئی راہ نہ چاہو بے شک اللہ بلند بڑا ہے ۔]

اسلام میں زن و شو کے معاملات کا تخیل ہی سب سے مختلف ہے ۔ [illegible] سکتا ہے ۔ [illegible] ایک [illegible] کے ہیں :

سورۃ الاعراف (آیت ۱۸۹) میں ہے :

وجعل منہا زوجہا لیسکن الیہا ۔

[اور اسی میں سے اس کا جوڑا بنایا کہ اس سے چین پائے ۔

سورۃ البقرہ (۱۸۷) میں ہے :

ھن لباس لکم و انتم لباس لھن

[وہ تمہاری لباس ہیں اور تم اُن کے لباس ۔]

صفحہ ۹۴ میں ہے :

بڑھ جاتا ہے جب ذوقِ نظر اپنی حدوں سے
ہو جاتے ہیں افکار پراگندہ و ابتر !

غیر مرد اور غیر عورت کے قریب آنے سے شیطان درمیان میں آجاتا ہے ۔ اسی خوف کا ذکر سورۃ اسراء کی آیت (۳۲) میں آتا ہے جو اوپر نقل ہوئی ۔

صفحہ ۹۴ ہی میں ہے :

مکالماتِ فلاطوں نہ لکھ سکی لیکن
اسی کے شعلے سے ٹوٹا شرارِ افلاطوں !

[illegible] لکھ سکتی لیکن بڑی کتابوں [illegible]
بڑے بڑے درجے والوں کی ماں تو ہوتی ہے ۔

سورۃ الاحقاف (آیت ۱۵) میں ہے :

و وصینا الانسان بوالدیہ احسانا حملتہ امہ کرھا و وضعتہ کرھا ۔
و حملہ و فصالہ ثلثون شھرا ۔

اور ہم نے انسان کو حکم دیا کہ [illegible] سے بھلائی کرے ۔ اُس کی ماں نے اسے پیٹ میں رکھا تکلیف سے اور وضع کیا تکلیف سے اور [illegible] سے اُٹھانا اور اُس کا دودھ چھڑانا تیس مہینے میں ہے ۔]

صفحہ ۹۵ میں ہے :

[illegible]
[illegible]

[illegible] اُن کے حق میں [illegible]
[illegible] ایک اس سوال ہے جو

عورت کی بصورت ہی جواب دے سکتی ہے۔ آزادی میں اُسے جو خطرات درپیش ہوتے ہیں وہ اس کی زبان سے نہ بتائے لیکن اُس کا ضمیر اُسے بتاتا ہے۔ ان خطرات کا اشارہ سورۃ النساء کی (یہ ۱۲۷) میں موجود ہے جو ابھی اُوپر آ چکی ہے۔

صفحہ ۹۶ میں ہے:

ع نسوانیتِ زن کا نگہباں ہے فقط مرد

عورت اپنے بچپن میں والدین (بالخصوص والد) کی حفاظت میں رہتی ہے۔ شادی کے بعد شوہر کی حفاظت میں اور ماں ہو کر اولاد کی حفاظت ہی میں اُسے عافیت ملتی ہے اور عزت بھی۔ اس لیے فرمایا گیا ہے:

الرجال قوامون علی النساء ○ (النساء، آیت ۳۴)۔

[مرد غالب ہیں عورتوں پر۔]

صفحہ ۹۶ ہی میں ہے:

تہذیبِ فرنگی ہے اگر مرگِ امومت
ہے حضرتِ انساں کے لیے اس کا ثمر موت!

عورت اور مرد کے جوڑے دنیا کی آبادی کے منشا سے بنائے گئے ہیں۔

سورۃ النساء کی پہلی آیت ہے:

یٰاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّخَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا وَبَثَّ مِنْھُمَا رِجَالًا کَثِیْرًا وَّنِسَآءً ۚ

اے لوگو اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی میں اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورت پھیلا دیے۔]

صفحہ ۹۰ میں ہے:

جوہرِ مرد عیاں ہوتا ہے بے منتِ غیر
غیر کے ہاتھ میں ہے جوہرِ عورت کی نمود!

مرد کو اپنے جوہر کے بیان کرنے کے لیے عورت کی ضرورت ہوتی ہے لیکن عورت کو عمر کی ہر منزل میں اور زندگی کے ہر قدم پر مرد کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ صفحہ ۹۵ کی آیت اور شعر دیکھیں۔

صفحہ ۹۷ ہی میں ہے:

ع آتشیں لذتِ تخلیق سے ہے اس کا وجود!

صفحہ ۹۵ میں سورۃ النساء کی آیت (۱) دیکھیں۔

صفحہ ۱۰۰ میں ہے:

پہلی ... تک اُس کی ... کی وارثی
خوبی سے جس ادب و دین ہوئے ہیں سلامت!

سورۃ التوبہ کی آیت (۷۰) آچکی ہے:

الم یاتھم نبأ الذین من قبلھم قوم نوح و عاد و ثمود و قوم ابراھیم و اصحٰب مدین و المؤتفکت اتتھم رسلھم بالبینٰت فما کان اللہ لیظلمھم ولکن کانوا انفسھم یظلمون ۝

[کیا اُنہیں اپنے سے پہلوں کی خبر نہیں پہنچی۔ نوح کی قوم اور عاد اور ثمود اور ابراہیم کی قوم اور مدین والے اور وہ بستیاں کہ اُلٹ دی گئیں۔ اُن کے رسول روشن دلائل ان کے پاس لائے تھے (کہ وہ غیر اللہ کو پوجیں) تو اللہ کی شان نہیں کہ اُن پر ظلم کرتا بلکہ وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظالم تھے۔]

دین کو چھوڑنے سے ... میں پستی کیسی آجاتی ہے۔

صفحہ ۱۰۱ میں ہے:

خودی میں ڈوبنے والوں کے عزم و ہمت نے
اس آبجو سے کیے بحر بیکراں پیدا!

. . .

ہوائے دشت سے بوئے رفاقت آتی ہے
عجب نہیں ہے کہ ہوں میرے ہم عناں پیدا!

"ہوائے دشت" مشکل پسندی سے عبارت ہے۔ حرم و بیت والے وہی لوگ ہوتے ہیں جو مشکل پسند اور خود آگاہ ہوتے ہیں۔ صفحہ ۹۶ میں سورۂ الکہف کی آیت (۶۰) مذکور ہے جس میں موسیٰ علیہ السلام کی انتہائی سخت کوشی کا پیام ہے۔

صفحہ ۱۰۱ ہی میں ہے:

زجاج گر کی دکاں شاعری و مُلّائی
ستم ہے خوار پھرے دشت و در میں دیوانہ!

شاعر کے شعر کا ذکر سن کے ان سطور اور ستم تن اسفل کے وقف کر دیا ہے۔ "ہوائے دشت و در میں پھرے" یعنی جو مشکل پسند ہوتے ہیں ان کا شعار پریشان حال ہیں۔ اسی آیت ہی سورۂ الکہف کی آیت (۶۰) کا ذکر آیا ہے۔ وہ دیکھیں۔ اسی لیے آگے چل کر اقبال اپنے شعر سے خطاب کر کے فرماتے ہیں کہ اے شعر! تو کسی شخص میں تڑپ احساس ہی پیدا کر۔

صفحہ ۱۰۳ میں پیرس کی مسجد کے متعلق کہتے ہیں:

حرم نہیں ہے، فرنگی کرشمہ بازوں نے
تنِ حرم میں چھپا دی ہے روحِ بت خانہ!

[illegible] میں آتا ہے:

[illegible] اتخذوا مسجدا ضرارا و کفرا و تفریقا بین [illegible] حاد [illegible] اللہ و رسولہ من قبل و لیحلفن ان [illegible] الا حسنیٰ و اللہ یشہد انہم لکٰذبون ۝ [illegible]

اور وہ جنہوں نے مسجد (ضرار) بنائی نقصان پہنچانے [illegible] کے سبب اور مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے کی غرض سے [illegible] انتظار میں جو پہلے سے اللہ اور اس کے رسول [illegible] ضرور قسمیں کھائیں گے کہ ہمارے سوا [illegible] اللہ گواہ ہے کہ وہ بے شک جھوٹے ہیں۔ اس مسجد میں تم کبھی کھڑے نہ ہو

صفحہ ۱۰۳ ہی میں ہے:

عشق اب پیروی عقلِ خدا داد کرے
آبرو کوچۂ جاناں میں نہ برباد کرے

اب شعر و شاعری کو غزل تک محدود نہ رکھا جائے بلکہ اسے کی دلوں کے لیے اُسے استعمال کیا جائے تاکہ فرد اور ملک کو مفید ثابت ہو سکے۔

سورۂ ابراہیم (آیت ۲۷) میں ہے:

یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت فی الحیٰوۃ الدنیا و فی الآخرۃ و یضل اللہ الظلمین و یفعل اللہ ما یشآء ٥

[اللہ ثابت رکھتا ہے ایمان والوں کو حق بات پر دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں اور اللہ ظالموں کو گمراہ کرتا ہے اور اللہ جو چاہے کرے۔

صفحہ ۱۰۴ میں ہے:

جدہ ہو تو بہائے نظارہ کچھ بھی نہیں
کہ بیچتی نہیں فطرت جمال و زیبائی!

سورۃ الانعام (آیت ۱۰۰) میں ہے:

و ھوالذی انزل من السمآء مآء فاخرجنا بہ نبات کل شیء فاخرجنا منہ خضرا نخرج منہ حبا متراکبا و من النخل من طلعھا قنوان دانیۃ و جنت من اعناب و الزیتون و الرمان مشتبھا و غیر متشابہ انظروا الی ثمرہ اذا اثمر و ینعہ ط ان فی ذلکم لاٰیٰت لقوم یؤمنون ٥

اور وہی ہے جس نے آسمان سے پانی اتارا تو ہم نے اس سے ہر قسم کی چیز نکالی پھر ہم نے اس سے ہرا نکالا جس سے ہم نکالتے ہیں اوپر ایک دوسرے پر چڑھے ہوئے کھجور کے گابھے سے پاس جھکے ہوئے اور انگور کے باغ اور زیتون اور انار آپس میں ملتے اور کسی بات میں الگ۔ اس کا پھل دیکھو جب پھلے اور اس کا پکنا۔ بے شک اس میں نشانیاں ہیں ایمان والوں کے لیے۔

پیر سورۃ الاعراف (آیت ۳۲) میں ہے:

قل من حرم زینۃ اللہ التی اخرج لعبادہ والطیبت من الرزق۔

[آپ فرما دیں کس نے حرام کی اللہ کی وہ زینت جو اُس نے اپنے بندوں کے لیے نکالی اور پاک رزق۔]

یہ تمام حلال و زمانی حرام نہیں لیکن ان کے لیے نظر چاہیے۔

صفحہ ۱۰۵ میں مسجد قوۃ الاسلام (اہلی) کی نماز کے متعلق لکھتے ہیں:

ہے تری شان کے شایاں اُسی مومن کی نماز
جس کی تکبیر میں ہو معرکۂ بود و نبود!

اس صفحہ [illegible] کے درجے [illegible]
فرمات ہے [illegible]

سورۃ المجادلہ (آیت ۱۱) میں ہے:

یرفع اللہ الذین آمنوا منکم والذین اوتوا العلم درجٰت۔

[اللہ تمہارے ایمان والوں کے اور اُن کے جن کو علم دیا گیا درجے بلند فرماتا ہے۔]

صفحہ ۱۰۶ میں ہے:

ع رہا نہ آدمی، تو نہ سوزِ خودی نہ سازِ حیات!

[انسان اپنے مقصد کو بھول کر دوسروں کے غلامی اختیار کرتا ہے تو پھر وہ انسان ہی نہیں رہتا۔

سورۃ البقرہ (آیت ۳۰) میں انسان کے اس مقصد [illegible]

و اذ قال ربک للملئکۃ انی جاعل فی الارض خلیفۃ۔

[اور (یاد کرو) جب تمہارے رب نے فرشتوں سے کہا میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں۔]

[illegible]

اور پیروی اختیار کرے۔

کوہ ندا، اقبال کا وطن (بمعنی مشرق کی امیدوں کا مرکز ہے
(ع خاور کی امیدوں کا یہی خاک ہے مرکز)۔ پھر یہی شعاع کے لیے
یہی حکم ہے کہ (صفحہ ۱۰۹):

مشرق سے ہو بیزار، نہ مغرب سے حذر کر
فطرت کا اشارہ ہے کہ ہر شب کو سحر کر!

جس طرح روشنی سے ہر سمت کا اندھیرا دور ہو جاتا ہے اسی طرح
ذہن و فکر کے نور سے ہر قسم کی تاریکی دور ہو سکتی ہے۔

سورۂ طلاق (آیت ۱۱) میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان
اس طرح بیان کی ہے:

[رسولا یتلوا علیکم آیات اللہ مبینات لیخرج الذین آمنوا و عملوا الصلحت من الظلمت الی النور۔
نبی ہیں جو ایمان لانے اور عمل صالح کیے اندھیروں سے نور
کی طرف لے جانے۔]

[illegible] کی طرف سے مشرق و مغرب کی ہوں تخصیص نہیں ہے۔
صفحہ ۱۰۱ میں ہے:

[illegible]
[illegible]

[illegible] وجود سے [illegible] زمان و مکان کا مالک ہے۔
ایک مردِ حق کا کہ کبھی [illegible]۔ اس کا ایمان بڑھتے اور ہر آن
نئے ہے اور وہ کبھی مایوس نہیں ہوتا۔

سورۂ یوسف (آیت ۸۷) میں ہے:

[illegible] روح اللہ [illegible] روح اللہ
[illegible]

اور اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ بے شک اللہ کی رحمت سے
ناامید نہیں ہوتے مگر کافر لوگ۔]

صفحہ ۱۱۱ میں ہے :

یہ کائنات چھپاتی نہیں ضمیر اپنا
ذرہ ذرہ میں ہے ذوقِ آشکارائی !

سورۂ ق (آیات ۹ - ۱۱) میں ہے :

و نزلنا من السماء ماء مبٰرکا فانبتنا بہ جنّٰت و حب الحصید ۰ و النخل باسقٰت لہا طلع نضید ۰ رزقا للعباد و احیینا بہ بلدۃ میتا کذٰلک الخروج ۰

اور ہم نے آسمان سے برکت والا پانی اتارا ہے اس سے باغ اگائے اور اناج کہ کاٹا جاتا ہے اور کھجور کے لمبے درخت جن کا پھل تہ بہ تہ ہے بندوں کی روزی کے لیے اور ہم نے اس (پانی) سے مردہ شہر زندہ کیا ، یونہی قبروں سے تمہارا نکلنا ہے ۔]

اللہ پاک اسی طرح ہر چیز کو اوپر نکالتا ہے ۔

صفحہ ۱۱۱ ہی میں ہے :

اسی نگاہ میں ہے دہری و حاری [illegible]

حضور اور صلح حدیبیہ کے معجزات اور صحابہ میں رہنے کے متعلق سورۃ الفتح کی آخری آیت میں ہے :

و الذین معہٗ اشدآء علی الکفار رحمآء بینہم ۰

[اور جو لوگ حضورؐ کے ساتھی ہیں وہ کافروں پر بہت سخت اور آپس میں بہت نرم دل ہیں ۔]

صفحہ ۱۱۱ ہی میں ہے :

نگاہِ شوق میسر نہیں اگر تجھ کو
ترا وجود ہے قلب و نظر کی رسوائی !

[illegible]

(آیات ۲۰ - ۲۱) میں اسی بصیرت کے لیے پیام ہے :

و فی الارض آیٰت للموقنین ○ و فی انفسکم ط افلا تبصرون ○

[اور زمین میں نشانیاں ہیں یقین والوں کے لیے اور خود تم میں - تو کیا تمھیں سوجھتا نہیں ؟]

صفحہ ۱۱۲ میں ہے :

تیرے حرم کا ضمیر اسود و احمر سے پاک
ننگ ہے تیرے لیے سرخ و سپید و کبود

مسلمان کے ہاں رنگ اور نسل کوئی حیثیت نہیں رکھتے - سورۃ الحجرات (آیت ۱۳) میں ہے :

ان اکرمکم عند اللہ اتقکم ط

[بے شک اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ پرہیزگار ہے -]

صفحہ ۱۱۲ ہی میں ہے :

اور اگر باخبر اپنی شرافت سے ہو
تیری سب انس و جن ، تو ہے امیر جنود!

شرف تو اسے حاصل ہوا اللہ کا بندہ بننا اور مسجودِ ملائک بننا - اس کے برابر ہنر اور کوئی شے نہیں جس سے انسان کو سرفراز کیا جائے -

سورۃ البقرہ (آیت ۳۰) میں ہے :

انی جاعل فی الارض خلیفۃ -

[میں زمین میں (انسان کو) اپنا نائب بنانے والا ہوں -]

اسی سورۃ (آیت ۳۴) میں ہے :

اسجدوا لآدم ○ [سجدہ کرو آدم کو -]

سورۂ بنی اسرائیل (آیت ۷۰) میں ہے :

ولقد کرمنا بنی آدم ،

[اور نے سکھائے اولادِ آدم کو بزرگی دی۔]

اسی بزرگی اور فضیلت و لے انسان کو ہی ملت زیبا ہے کہ وہ ایسا بنے اور کام بھی بزرگی اور فضیلت والا پیش کرے۔

صفحہ ۱۱۴ میں ہے:

دریا میں موتی! اے موجِ بیباک!
ساحل کی سوغات؟ خار و خس و خاک!

موجِ بیباک دریا کے اندر پہنچتی ہے اور موتی پیدا ہو جاتا ہے، مگر تن آسانی پسند کرنے والے ساحل پر خار، خس و خاک ہی ہوتے ہیں۔

[وہ انکشاف (صفحہ ۱۱۶) میں موسیٰ علیہ السلام کے حق میں تبلیغی سخت کوشی کا پیام سناتا ہے:

[وہ موسیٰ سے کہتا ہے کہ اے شعلۂ [illegible] اے امتی حتماً جاؤ، جب تک تم جیتے جاگتے ہو مصر سے نہ جانا، میں یا فرعون (سامنا) چلا جاؤں۔]

صفحہ ۱۱۳ ہی میں ہے:

رکتا ہے اک تبسمِ خاتونِ [illegible]
وہ تبسم کہ جس سے روشن ہو [illegible]

[illegible]

سورۃ المائدہ (آیت ۳) میں ہے:

الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم [illegible]
دیناً۔

آج [illegible] نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو [illegible]

جب اسلام ہی تمام نعمتوں کی تسمیم کرتا ہے تو پھر کسی اور سے کس خیر کو طلب کیا جاتا ہے ؟

صفحہ ۱۱۴ میں ہے :

گوہنر میں نہیں تعمیرِ خودی کا جوہر
وائے صورت گری و شاعری و لائے و سرود !

ہمارے قدیم لٹریچر اور شعر و ادب میں بھی ہماری نسبتِ الٰہی والی شان کا مظاہرہ ہوتا ہے اور چھوٹے چھوٹے عمل کا بھی خاصہ ہوگا۔

سورۃ الزلزال (آیات ۷ - ۸) میں ہے :

فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ ۔

[پھر جو ایک ذرہ بھر بھلائی کرتے دیکھے گا اور جو ایک ذرہ برائی کرتے دیکھے گا۔]

سورۃ الاحقاف (آیت ۱۹) میں ہے :

ولکل درجٰت مما عملوا ۔

[اور ہر ایک کے لیے اپنے اپنے عمل کے درجے ہیں۔]

صفحہ ۱۱۴ ہی میں ہے :

[illegible]

[illegible] دیتے ہیں :

از جدائیہا شکایت می کند
خشک تار و خشک چوب و خشک پوست
از کجا می آید این آواز دوست

سزا بہ عمل ہماری شان (ثباتِ الٰہی) کے مطابق ہونا چاہیے۔ شعر و ادب میں اُسی وقت زندگی مل سکتی ہے جب اُس کا پیش کرنے والا بھی زندہ ہو۔

سورۃ الزمر (آیت ۹) میں ہے:

قل ھل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون ۔ انما یتذکر اولوالالباب ۝

[آپ فرما دیں، کیا جو لوگ علم والے اور بے علم ہیں، یکساں ہیں۔ نصیحت تو وہی مانتے ہیں جو عقل والے ہیں۔]

یعنی صحیح بات سے صرف صحیح علم والے ہی تعلق رکھتے ہیں۔

صفحہ ۱۱۶ میں ہے:

کھینچیں نہ اگر تجھ کو چمن کے خس و خاشاک
گلشن بسمسی ہے اک سترِ سراپردۂ افلاک!

[اے خس و خاشاک سے بنے ہوئے آشیانے! تجھے کسی نے منع نہیں کیا لیکن تو نے قفس کو فراموش نہ کرے کہ وہ کس لئے بنایا گیا ہے۔ سورۃ الذاریات کی آیت ۵۶ (صفحہ ۱۰۰۲) میں دیکھیں۔]

صفحہ ۱۱۶ ہی میں ہے:

احرام کی عظمت سے نکلوں ہوں میں افلاک
کس بات نے کھینچی ابدیت کی یہ تصویر!

[ابدیت کے نزدیک ہونے کی سچی خوشی [illegible]

رجوع الی اللہ سے ڈھیر خوشی پیدا ہوتی ہے جیسا کہ ہود علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا تھا:

[illegible] الی قوتکم ولا تتولوا مجرمین ۝ (سورۃ ہود، آیت ۵۲)۔

[اے میری قوم، اپنے رب سے معافی [illegible] رجوع

(۲) تم پر زور کا پانی نہ بجھے گا اور تم میں جتنی قوت ہے اُس سے اور بڑھ دے گا اور جرم کرتے ہوئے رو گردانی نہ کرو۔]

صفحہ ۱۱۷ میں ہے:

تو ہے میت! یہ ہنر تیرے جنازے کا امام!
نظر آئی جسے مرقد کے شبستاں میں حیات!

"مخلوقِ بشر" فرع و نارک ہوں یا نیکیے میں فردوس نظر ہوں یا وہ ابدیت سے محروم ہیں۔ اگر رجوع الی اللہ ہو تو ان میں بھی مضبوطی ہوں۔ بھی اور سورۂ حوم کی آیت (۵۰) مذکور ہوں۔

ہی ہے صفحہ ۱۱۸ - ۱۱۹ کے اشعار میں بھی کہی گئی ہے:

مقصودِ ہنر سوزِ حیاتِ ابدی ہے
یہ ایک نفس یا دو نفس مثلِ شرر کیا!

• • •

بے معجزہ دنیا میں اُبھرتی نہیں قومیں
جو ضربِ کلیمی نہیں رکھتا وہ ہنر کیا!

[illegible]

[illegible]

سورۃ النحل (آیت ۹۱) میں ہے:

[illegible]

[illegible]

[illegible] "[illegible]" ۱/۳۳، ۳۴ - ۳۵۔

صفحہ ۱۱۶ میں ہے :

ہوتا ہے مگر محنتِ پرواز سے روشن
یہ نکتہ کہ گردوں سے زمیں دور نہیں ہے!

(صفحہ ۱۲۶ میں فرمایا ہے :

بالائے سر رہا تو ہے نام اس کا آسماں
زیرِ پر آ گیا تو یہی آسماں زمیں!)

سخت کوشی سے ہوتی ہے ہر مشکل آساں ہو جاتی ہے - سورۂ نجم (آیت ۳۹) میں ہے :

لیس للإنسان الا ما سعیٰ ٥

انہیں ہے انسان کے لیے مگر وہ جو اس نے سعی کی -

صفحہ ۱۰۰ میں ہے :

ہتھ کٹوں کو ان سے بہتر اسوس ہو سکے
ہاتھوں سے ترے دامنِ افلاک نہ چھوٹے!

(البقرہ ، آیت ۲۰) اور اس کے صفحہ ۱۲۱ میں خاتی کا سعر نقل کیا ہے :

"خود بخود بوئے جنیں جہاں تواں بود

علامہ اقبال لکھتے ہیں :

"

آ گئی جو اب تک زندہ ہے اور بے چارے آدم کو راس نہ آئی جو یہاں سے رخصت ہو گیا۔"۳۵

انسان نے اپنے منصب (نیابتِ الٰہی) فراموش کر دیا اور جس مقصد کے لیے وہ پیدا کیا گیا تھا اُسے ہی ختم ڈال دیا۔

سورۃ الذاریٰت (آیت ۵۶) میں ہے:

وما خلقت الجن و الانس الا لیعبدون ۝

[اور میں نے نہیں پیدا کیے جن اور انس کو مگر صرف اسی لیے کہ میری عبادت کریں]

انسان جب خود اللہ کو معبود سمجھنے لگے اور غیر اللہ کا انکار کر دے تو اس میں معمولی اوصاف اور خلیفۂ الٰہی کمالات کہاں پیدا ہوتے ہیں، ورنہ نہیں۔

صفحہ ۱۲۱ پر ہی میں ہے:

غلط فکر ہے تری چشمِ نیم باز اب تک!
ترا وجود ترے واسطے ہے راز اب تک!

انسان نے ابھی اپنے مقام کو نہیں سمجھا اور نہ اپنی خفتہ صلاحیتوں کو بیدار کیا۔

صفحہ [illegible] میں ہے:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

صفحہ ۱۲۲ میں ہے :

اغیار کے افکار و تخیل کی گدائی!
کیا تجھ کو نہیں اپنی خودی تک بھی رسائی؟

جس خود کے پاس اسلام اور قرآن جیسی نعمت ہو وہ دوسروں کے افکار کی گدائی کرتے ہوئے کیوں شرمائے۔ اسی شعر نے شعر (آیت ۸۲) میں ہے :

افلا یتدبرون القرآن ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافاً کثیراً ○

یعنی کیا یہ لوگ قرآن میں غور و تدبر نہیں کرتے اگر یہ غیر اللہ کی طرف سے ہوتا تو ضرور اس میں بہت اختلاف پاتے۔

اللہ پاک کا کلام شروع سے آخر تک یکساں ہے اور تمام کائنات کے متعلق اسلام نے اصول و ضوابط بتائے ہیں ان کی گدائی کیوں؟

صفحہ ۱۲۳ میں بیدل کا شعر ہے :

"دل اگر می داشت وسعت بے نشاں بود ایں چمن
تنگ گے چوں شش جہت صحرا بہ تنگ بود ۱۱"

[illegible]

[illegible]

[illegible] علم جب ان مسائل [معاش و معاد] کو [illegible] اور افکار کی روشنی میں بیان کرتا ہے جن کا مبدا اور مرجع قرآن مجید ہے تو اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ جدید افکار کو [illegible] ہے [illegible]

سورۃ الزمر (آیت ۱۰) میں ہے :

للذین احسنوا فی ھذہ الدنیا حسنۃ ط و ارض اللہ واسعۃ ط

[جنہوں نے بھلائی کی اُن کے لیے اس دنیا میں (بھی) بھلائی ہے اور اللہ کی زمین وسیع ہے۔]

لیکن جن لوگوں کے دلوں میں عملِ صالح کا جذبہ نہیں وہ تنگ دل ہوتے ہیں اور اُنہیں زمین بھی تنگ دکھائی دیتی ہے۔

صفحات ۱۲۳ - ۱۲۴ میں ہے :

مری نظر میں یہی ہے جمالِ زیبائی
کہ سر بسجدہ ہیں قوت کے سامنے افلاک!
نہ ہو جلال تو حسن و جمال بے تاثیر
ترا نفس ہے اگر نغمہ ہو نہ آتشناک
مجھے سزا کے لیے بھی نہیں قبول وہ آگ
کہ جس کا شعلہ نہ ہو تند و سرکش و بیباک!

تب اور حرکت اور ہر قول اور ہر فعل اپنی قوت اور جوش کا [illegible]

[illegible] ہے :

و اعدوا لھم ما استطعتم من قوۃ ٥

اور تم سب لوگ اُن کے لیے جتنی قوت بہم پہنچا سکو قوت اور طاقت کی چیزیں [illegible]

[illegible] "صحیح مسلم" (۳۱۵/۱) میں ہے :

[illegible] القوی خیر و احب الی اللہ من المؤمن الضعیف ٥

قوی مومن ضعیف مومن سے خدا کے نزدیک زیادہ بہتر اور محبوب [illegible]

صفحہ ۱۲۴ میں ہے :

فطرت کو دکھایا بھی ہے ، دیکھا بھی ہے تو نے
آئینۂ فطرت میں کبھی اپنی خودی بھی !

مصوّری اور حسنِ کار کی دوسری تو ضرور انسان نے سیکھ لی ہے لیکن خودی اور خود گری کا ہنر ضائع ہو گیا ، ورنہ وہ اپنے منصب کے منافی کام نہ کرتا ۔ صالح عمل ہی اُس کے منصب کے شایان ہے ۔

سورۃ النحل (آیت ۹۷) میں ہے :

من عمل صالحا من ذکر او انثی و ھو مؤمن فلنحیینہ حیوٰۃ طیبۃ و لنجزینھم اجرھم باحسن ما کانوا یعملون ۝

جو نیک عمل کرے مرد ہو یا عورت ، اور وہ مومن ہو تو ہم ضرور (دنیا میں) اسے پاکیزہ زندگی عطا کریں گے اور آخرت میں اُن کے عمل کا بہتر بہتر اجر عطا کریں گے ۔

گویا عمل صالح جو خدا کی جماعت کے لئے ہے وہ مومن ہی ہو سکتا ہے جو اللہ کا بندہ ہو ہے اور خود اللہ سے منسلک ہوتا ہے ۔

صفحہ ۱۲۵ میں ہے :

[illegible]

ایک اور حدیث ہے :

ان اللہ یحب معالی الامور و یبغض سفسافھا ۔ [بے شک اللہ بڑے کاموں کو پسند کرتا ہے اور حقیر کاموں کو ناپسند کرتا ہے ۔

سورۂ ابراہیم (آیت ۲۷) میں ہے :

یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت فی الحیوٰۃ الدنیا و فی الآخرۃ

[اللہ تعالیٰ مضبوط رکھتا ہے ایمان والوں کو حق بات پر دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں۔]

صفحہ ۱۲۶ میں ہے :

گر نوا میں ہے پوشیدہ موت کا پیغام
حرام میری نگاہوں میں نائے و چنگ و رباب!

[پس قول جو قوم کو حیات میں ڈال دے اور بے عملی سکھائے وہ "حرام" ہے۔

سورۃ الاعراف (آیت ۳۳) میں ہے :

قل انما حرم ربی الفواحش ما ظہر منہا و ما بطن والاثم و البغی بغیر الحق و ان تشرکوا باللہ ما لم ینزل بہ سلطٰنا و ان تقولوا علی اللہ ما لا تعلمون ○

[کہہ دو کہ اللہ نے حرام کیا ہے ان کاموں کو جو ظاہر ہیں ان میں سے اور جو پوشیدہ ہیں اور گناہ کی بات کو اور ناحق کسی پر ظلم کرنے کو اور اس بات کو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرو جس کی اس نے کوئی سند نہیں اتاری اور یہ کہ اللہ پر وہ بات کہو جس کا علم نہیں رکھتے۔]

سورۂ لقمٰن (آیت ۶) میں ہے :

و من الناس من یشتری لہو الحدیث لیضل عن سبیل اللہ بغیر علم و یتخذہا ہزوا ط اولٰئک لہم عذاب مہین ○

[اور لوگوں میں کوئی ایسا بھی ہے جو لغو باتیں خریدتا ہے تاکہ اللہ کے راستہ سے بے سمجھے اور اس کی ہنسی اڑائے۔ ان کے لیے ذلت کا عذاب ہے۔]

مفسرین کے نزدیک "لہو الحدیث" اس کنیز یا غلام کو کہتے ہیں جو آدمی کو نیکی سے اور کام کی باتوں سے غفلت میں ڈال دے۔ کہانیاں، گانے، شاعری وغیرہ جو اس طرح کی ہوں وہ بھی "لہو الحدیث" میں شمار ہوں گی۔

صفحہ ۱۲۷ میں ہے:

ع بلند زورِ دروں سے ہوا ہے فوارہ!

اسی طرح انسان اپنی قوتِ ایمان سے بلند ہو سکتا ہے۔ سورۂ عنکبوت (آیت ۶۹) میں ہے:

والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا وان اللہ لمع المحسنین ○

اور جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ضرور ہم انہیں اپنے راستے دکھا دیں گے اور بے شک اللہ نیکوں کے ساتھ ہے۔

صفحہ ۱۲۷ ہی میں ہے:

تاثیر غلامی سے خودی جس کی ہوئی نرم
بہتر نہیں اُس مرد کے حق میں کوئی اَے!
شیشے کی صراحی ہو کہ مٹی کا سبو ہو
شمشیر کی مانند ہو تیزی میں تری مے!

علامہ اقبال ایک مکتوب میں لکھتے ہیں:

"جس قوم میں [illegible] ہو جائے جیسا کہ ہماری [illegible] ہے۔ اس کے رفیق و بہی ایک حسین و مستعد شے ہے جو ترک نہ ہو سکتی۔ اس لیے وہ اپنے [illegible] اپنی سستی و نیچی اور اس سکنت کے جواز [illegible] ہیں۔۔۔"

۳۰۔ "مکاتیب"، ۱/۴۴ - ۴۵ -

صفحہ ۱۲۵ - ۱۲۶ کی آیتیں ملاحظہ ہوں -

صفحہ ۱۲۷ ہی میں ہے :

ہر لحظہ نیا طور، نئی برقِ تجلی
اللہ کرے مرحلۂ شوق نہ ہو طے !

سورۃ البلد (آیت ۴) میں ہے :

لقد خلقنا الانسان فی کبدٍ ۝

آسے کس نے پیدا کیا انسان کو مشقت میں رہتا ہوا ۔؟

گویا انسان ہر مشقت اور مشکل کا مقابلہ کرنے کے لیے پیدا ہوا ہے -

صفحہ ۱۲۸ میں ہے :

ہے شعرِ عجم گرچہ طربناک و دل آویز
اس شعر سے ہوتی نہیں شمشیرِ خودی تیز

صفحہ ۱۲۸ کا اقتباس اور صفحہ ۱۲۹ - ۱۳۰ کی آیتیں دیکھیں -

صفحہ ۱۲۹ میں ہے :

ہند کے شاعر و صورت گر و افسانہ نویس
آہ بیچاروں کے اعصاب پہ عورت ہے سوار !

صفحہ ۱۳۰ میں سورۃ البلد کی آٹھ (۸) مکرر ہوئی "چوا جاذبے" کے ذیل میں "ہوشیار باش" کے "کہلاں" آجاتے ہیں کیونکہ وہ سب کے سب : ع چشمِ آدم سے چھپاتے ہیں مقاماتِ بلند -

صفحہ ۱۲۹ میں "مردِ بزرگ" کی پہچان بتائی ہے :

اُس کی نفرت بھی عمیق اُس کی محبت بھی عمیق !
قہر بھی اس کا ہے اللہ کے بندوں کے لیے
انجمن میں بھی میسر رہی خلوت اس کو
شمعِ محفل کی طرح سب سے جدا سب کا رفیق !

(الف) حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت اور صحبت میں رہنے والوں کی شان کو سورۃ الفتح کی آخری آیت میں اس طرح بیان کیا گیا ہے:

والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم ○

[اور جو لوگ حضورؐ کی معیت میں ہیں وہ کافروں پر بہت سخت اور آپس میں بہت نرم دل ہیں۔]

(ب) [illegible] نشتر ہو اور اس میں خیر ہی خیر ہے۔

سورۃ المائدہ (آیت ۵۴) میں ارشاد ہے:

[illegible]
یحبھم ویحبونہ اذلۃ علی المؤمنین اعزۃ علی الکٰفرین یجاھدون فی سبیل اللہ ولا یخافون لومۃ لائم ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ واسع علیم ○

[اے ایمان والو تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھرے تو عنقریب اللہ ایسے لوگ لائے گا کہ وہ اللہ کے پیارے اور اللہ اُن کے پیارے مسلمانوں پر نرمی اور کافروں پر سختی کریں گے اللہ کی راہ میں لڑیں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا اندیشہ نہ کریں گے یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ وسعت والا علم والا ہے۔]

(ج) حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے رفقاء اور صحابہ وغیرہ سے فارغ ہوتے تھے تو [illegible]

سورۃ الانشراح (آیات ۷ - ۸) میں ہے:

فاذا فرغت فانصب ○ و الی ربک فارغب

[تو جب آپ فارغ ہو جائیں تو [illegible] طرف لگ جائیں۔]

صفحہ ۱۳۰ میں ہے :

زندہ دل ہے نہیں پوشیدہ ضمیرِ تقدیر
خواب میں دیکھتا ہے عالمِ نو کی تصویر!

اس شعر کی سند یہ ہے جو سورہ الرحمٰن (آیت ۲۹) میں ہے :

کل یوم ھو فی شان ۔ اس پر دن ایک کرہ ہے ۔

اللہ کا شان یہی ہے۔ وہ ہر وقت سرگرم عمل رہتا ہے اور ہاتھ پاؤں توڑ کر بیٹھ رہنا (مسلمان اللہ کے علاوہ حقوق العباد کرنے کے لیے سرگرم عمل بننا بھی عملِ صالح ہی ہے ۔)

صفحہ ۱۳۱ میں ہے :

بے محنت پیہم کوئی جوہر نہیں کھلتا
روشن سرِ دیدہ ہے بے خانہ قرباد!

[illegible] کی سرگرمی ہی کی وجہ سے فرہاد ہے ۔ اسی طرح عمل پیہم کی وجہ سے انسان انسان ہے ۔ عیسیٰ علیہ السلام کے عملِ پیہم اور سخت کوشی سے سبق لینا چاہیے ۔

سورہ مریم (آیت ۱۵) میں ہے :

والسلام علیہ یوم ولد ویوم یموت ویوم یبعث حیا ۔

اور سلام ہو عیسیٰ پر جس دن وہ پیدا ہوا اور جس دن وہ مرے گا اور جس دن وہ زندہ کر کے اٹھایا جائے گا ۔ (یعنی جس دن وہ پیدا ہوا اور جس دن وہ مرے گا اور جس دن وہ زندہ کر کے اٹھایا جائے گا ۔)

صفحہ ۱۳۱ ہی میں ہے :

نوا کو کرتا ہے موجِ نفس سے زہر آلود
دے نے نواز کہ جس کا ضمیر پاک نہیں!

صفحہ ۱۳۶ میں سورۂ لقمٰن کی آیت (۶) دیکھیں ۔

صفحہ ۱۳۲ میں ہے :

خودی بلند تھی اُس خونِ گرمتہ چیتی کی
کہ غریب نے جلاد سے دمِ تعزیر
نہیں نہیں کہ بہت دلکشا ہے یہ منظر
ذرا میں دیکھ تو لوں تابناکیٔ شمشیر !

گرمی ، تیزی ، قوت اور استحکام ہر وقت مطلوب و محبوب ہے ۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے بھی ریشہ کنی کے وقت لعلوں سے بچنے کے لیے قوت و شدت کی ارزو کی تھی ۔ گو کہ وہ موقع اس موقع سے مختلف تھا ۔

سورۂ ہود (آیت ۸۰) میں ہے :

قال لو ان لی بکم قوۃ او اوی الی رکن شدید ۝

[[لوط علیہ السلام) بولے ، اے کاش مجھے تمہارے مقابلے کے لئے قوت ہوتی یا میں کسی مضبوط رکن کی پناہ لیتا ۔

صفحہ ۱۳۳ میں ہے :

وہ شعر کہ پیغامِ حیاتِ ابدی ہے
یا نغمۂ جبریل ہے یا بانگِ سرافیل !

وہ شعر جو زندگی اور حرکت پیدا کرے وہ حیاتِ ابدی کا پیغام ہے ۔

صفحہ ۱۳۵ میں سورۂ ابراہیم کی آیت (۱۲) سے اس حصہ کا ماخذ ملتا ہے ۔

صفحہ ۱۳۴ میں ہے :

یہ نکتہ پیرِ دانا نے مجھے خلوت میں سمجھایا
کہ بے ضربِ غلاں شیری ، غلاں روباہی و میشی !

ضبط و تحمل بڑی فضیلت کی چیز ہے ۔

سورۃ البقرہ (آیت ۲۶۳) میں ہے :

قولٌ معروفٌ و مغفرةٌ خيرٌ من صدقةٍ يتبعها اذىً ط والله غنيٌ حليم ٥

[اچھی (نرم) بات کہنا اور در گزر کرنا اُس خیرات سے بہتر ہے جس کے بعد ستانا ہو ، اور اللہ بے نیاز حکم والا ہے ۔]

سورۃ النور (آیت ۲۲) میں ہے :

وليعفوا و ليصفحوا ا ، اور چاہیے کہ معاف کریں اور درگذر کریں ۔

سورۂ لقمٰن (آیت ۱۷) میں ہے :

واصبر علىٰ ما اصابك ٥

[اور صبر کرو اُس پر جو اُفتاد تجھ پر پڑے ۔]

صفحہ ۱۳۴ ہی میں ہے :

چیڑ یورپ کے لیے رقصِ بدن کے خم و پیچ
روح کے رقص میں ہے ضربِ کلیم اللّٰہی !

روح میں رقص یعنی عمل کے لیے آمادگی اور بیداری موسیٰ علیہ السلام کی زندگی کا یہی پیغام ہے ۔

صفحہ ۱۳۱ میں سورۂ الکہف کی آیت (۶۱) یہی مذکور ہوئی ۔

صفحہ ۱۳۶ میں ہے :

[illegible]

[illegible]

[illegible]

علامہ اقبال آرزو کرتے ہیں کہ کاش یہ اشتراکیت والے اس آیت پر
کار بند ہو جائیں۔

صفحہ ۱۳۷ میں ہے:

جہاں مغرب کے بت کلوں میں، کلیساؤں میں، ایوانوں میں
پوجے کی جوئے روشاں چنداں ہے عقلِ عیار کی تابش

مغرب والوں (یعنی جس چیز کو انہوں نے معبود بنا رکھا ہے
ہے اور اُن کی عقل کی تمام تر روشنی اسی معبود کے سامنے جھکی ہوئی ہے۔

سورۃ البقرہ (آیت ۹۶) میں ہے:

وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا يَوَدُّ أَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ أَلْفَ سَنَةٍ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهِ مِنَ الْعَذَابِ أَنْ يُعَمَّرَ
وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا يَعْمَلُونَ ۝

اور [ان کے] شرک [میں] سے [بعض] ایسے ہیں جو چاہتے ہیں کہ
کاش ہزار برس کے ہو جائیں اور وہ ایسی عمر پانے سے انہیں عذاب سے
دیا جانا اور اللہ اُن کے کرتوت دیکھ رہا ہے۔]

جو لوگ حریت و بیداری کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں
حریت کے لئے جان دینے والے ہیں۔ اس کی تشریح
سورۃ التوبہ (آیت ۱۲۸) میں بیان ہوئی ہے کہ:

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ ۝

بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر
تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے۔]

تمہاری بھلائی کے حریص، مسلمانوں پر رأفت اور رحیمی کرنے والے۔

صفحہ ۱۳۸ میں ہے:

کر لی ہیں حکومت کے فرعون نے حریت
دستور نئے اور نئے کانون و آئین

معلوم نہیں ہے یہ خوشامد کہ حقیقت
کہ دے کوئی اللہ کو اگر "رات کا شہباز"

سورۂ آلِ عمران (آیت ۱۸۸) میں ہے:

لا تحسبن الذین یفرحون بما اتوا و یحبون ان یحمدو
بما لم یفعلوا فلا تحسبنھم بمفازۃ من العذاب و لھم عذاب الیم ۝

[ہرگز نہ سمجھنا اُنہیں جو خوش ہوتے ہیں اسے کیے پر اور چاہتے
ہیں کہ سے کیے اُن کی تعریف ہو ۔ ایسوں کو ہرگز عذاب سے دور نہ
جاننا ، اور اُن کے لیے درد ناک عذاب ہے ۔]

صفحہ ۱۳۹ میں ہے:

"شریکِ حکم غلاموں کو کر نہیں سکتے
خریدتے ہیں فقط اُن کا جوہرِ ادراک!"

حکیمِ سرمدی ہی ہندوستانی عرب کو سبب دے کر صرف ان کے
"جوہرِ ادراک" خریدنے تھے ، کہ اُن کے ادراک و فہم کے مقابلے ان کا
مادی [illegible] سکے ۔ حکومت میں شریک کرنا اُن کا مقصد نہیں تھا

سورۃ النساء (آیت ۵۸) میں ہے:

و اذا حکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل ۝

اور جب تم لوگوں میں [illegible] سے فیصلہ کرنے
لگو تو مذکورۂ بالا ذہنیت کے لوگوں سے ایسی توقع نہیں تھی ۔

صفحہ ۱۳۱ میں —

[illegible]

[illegible]

علامہ اقبال ایک مکتوب میں لکھتے ہیں :

"علم میں مداہنت آ گئی ہے ۔ یہ وہ حرفِ حق کہنے سے ڈرتا ہے ۔ جو بہت اسلام سے بے زار اور حکام کے تصرف میں ہیں ۔ اخبار نویس اور اہلِ قلم کے معتبر حصہ پر خود غرض ہیں اور دنیوی منفعت و عزت کے سوا کوئی مقصد اُن کی زندگی کا نہیں ۔ عوام میں جذبہ موجود ہے مگر اُن کا کوئی بے غرض راہنما نہیں ہے ۔"[۳۹]

سورۃ الطارق (آیات ۱۵ - ۱۶) میں ہے :

انہم یکیدون کیداً ٥ و اکید کیداً ٥

[بے شک وہ اپنا سا داؤں چلتے ہیں اور میں اپنی خفیہ تدبیر کرتا ہوں ۔]

اللہ ہی قدم کا حافظ و ناصر ہے ۔

صفحہ ۱۳۲ میں ہے :

وہ قوم نہیں لائقِ ہنگامہ فردا
جس قوم کی تقدیر میں امروز نہ ہے

سورۃ الاعلیٰ (آیت ۱۰) میں ہے :

سیذکر من یخشیٰ ٥

[عنقریب نصیحت مانے گا جو ڈرتا ہے (اللہ سے) ۔]

اللہ سے ڈرنے والے فوراً نصیحت مان لیتے ہیں [illegible] ۔ سرگرم ہو جاتے ہیں ۔ وہ آئندہ کے لیے انتظار نہیں کرتے ۔

صفحہ ۱۳۲ ہی میں ہے :

ع زمانہ دار و رسن کی تلاش میں ہے ابھی

[illegible] کے لیے ۔۔۔ ۱۹۱

۳۹۔ ایضاً ۱۰/۲۵۰ ۔

جینے والوں کی ضرورت ہے کیونکہ ان لوگوں نے (سرابیوں نے) ابھی تک اللہ کے لئے سرفروشی نہیں سیکھی۔

سورۃ الانعام (آیت ۱۶۳) میں ہے:

قل ان صلاتی و نسکی و محیای و مماتی للہ رب العلمین ۝

[آپ فرما دیں، بے شک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لئے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔]

صفحہ ۱۴۳ میں ہے:

بنایا ایک ہی ابلیس آگ سے تُو نے
بنائے خاک سے اُس نے دو صد ہزار ابلیس!

سامراج اکیلے سے سینکڑوں شیطان تیار کرتے ہیں۔

سورۃ المجادلہ (آیت ۱۹) میں ہے:

استحوذ علیہم الشیطٰن فانسیہم ذکر اللہ اولئک حزب الشیطٰن ط
الا ان حزب الشیطٰن ہم الخسرون ۝

[ان پر شیطان نے قابو پا لیا ہے اس نے انہیں اللہ کی یاد سے غافل کر دیا ہے یہ شیطان کا گروہ ہے خبردار شیطان کا گروہ ہی خسارے میں ہے۔]

[illegible] میں ہے:

خوابیدہ [illegible] خوف مسلمان ہے [illegible]
[illegible] جسے [illegible] ہیں [illegible]

[illegible] ہے ایک [illegible] کہتے ہیں:

[illegible] جاتا ہے [illegible] ہو جاتی ہے تو [illegible] اسی
[illegible] کے [illegible] ہے جس کا [illegible] ہے۔[illegible]

[illegible]

سورۃ الکہف (آیات ۱۰۳-۱۰۴) میں ہے :

[illegible]

[illegible] ہیں کہ ہم تمہیں بتا دیں کہ [illegible] سے زیادہ ناقص [illegible] کے ہیں ۔ اُن کے جن کی ساری کوشش دنیا کی زندگی میں [illegible] اور وہ اس خیال میں ہیں کہ وہ اچھا کام کر رہے ہیں ۔

یہ لوگ تربیتِ نفس اور روحِ انسانی کے ارتقا کی پروا نہیں کرتے ۔

صفحہ ۱۳۴ میں ہے :

حرف اُس قوم کا بے سوز، عمل زار و زبوں
ہو گیا پختہ عقائد سے اگر جس کا ضمیر !

[illegible] حکم ہے :

[illegible]
یفتنوك عن بعض ما انزل الله اليك ط

[illegible] اے مسلمان اللہ کے [illegible] حکم کی [illegible] اس [illegible] جواہیوں پر [illegible] کہ [illegible] بعض [illegible] کسی حکم میں [illegible] ۔

[illegible] کا عمل [illegible] سے [illegible]

صفحہ ۱۳۵ میں ہے :

ہر زمانے میں دگرگوں ہے طبیعت اُس کی
کبھی شمشیر ہے وہ، کبھی چوبِ کلیم !

علامہ اقبال لکھتے ہیں :

[illegible]

کے مختلف مدارج تھے ۔ وہ گویا Muhammad in the making (تکمیلِ محمدؐ) کے منازل تھے ۔"[۳۱۲]

سورۂ آلِ عمران (آیت ۸۵) میں ہے :

و من یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ و ھو فی الاخرہ من الخسرین ○

اور جو اسلام کے سوا کوئی دوسرا دین چاہے گا وہ ہرگز اُس سے قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں زیاں کاروں میں سے ہے ۔

صفحہ ۱۳۵ ہی میں ہے :

تہذیب کا کمال ، شرافت کا ہے زوال
غارت گری جہاں میں ہے اقوام کی معاش !

علامہ اقبال لکھتے ہیں :

"لیکن حیاۃ و جمہوریت ہی کی قبا میں پوشیدہ کیمیا ہے جو انسان کو فوز و فلاح سے آشنا نہیں کر سکتی ۔ بلکہ انسانی فلاح تمام انسانوں کی مساوات اور حریت میں پنہاں ہے ۔ آج ہمیں اس چیز کی ضرورت ہے کہ شخص کا حق استعمال قطعی طور پر بدل دیا جائے ۔ ان خفیہ سیاسی مشینوں سے جنہوں نے اقتدار کا مقصد یہی رہ گیا ہے کہ کثیر تعداد رکھنے والی ایسی اقوام جو عناصر ذرا حیثیت کے لوگوں سے محروم ہیں ، نہیں رکھتیں صفحۂ ہستی سے نیست و نابود ہو جائیں ۔"[۳۱۳]

سید نبی نے حسنہ کو جس طرح سمجھا تھا کہ اس کی "سرحدات" کسی سے پوشیدہ نہیں ۔ علامہ اقبال ایک اور جگہ لکھتے ہیں :

"

ماننِد نہیں - دوسری صورت میں قانونِ الٰہی اور اخلاق کی مانند ہے -[۴۳]

صفحہ ۱۰۳ میں سورہ المجادلہ کی آیت (۱۹) ملاحظہ فرمائیں -

صفحہ ۱۰۶ میں ابلیس کا پیغام اپنے سیاسی فرزندوں کے نام ہے کہ:

ع ابلیسِ حرم سے اُن کی روایات چھین لو

اس کے لیے بھی سورہ المجادلہ کی آیت (۱۹) کافی ہے -

صفحہ ۱۳۷ میں ہے:

طہران ہو گر عالمِ مشرق کا جنیوا
شاید کرۂ ارض کی تقدیر بدل جائے!

"پیامِ مشرق" میں جرمنی کی جنگِ اقوام کے متعلق فرماتے ہیں کہ:

ع بہرِ صیدِ ببر و ببر انجمنے ساختہ اند

اس اتحادِ مسلمین کی جگہ [illegible] رہے ہیں - [illegible] سورۂ آلِ عمران (آیت ۱۰۳) میں ارشاد ہے:

واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً و لا تفرقوا ○

اور مضبوط پکڑو رسی اللہ کی ، سب مل کر ، اور پھوٹ نہ ڈالو -

صفحہ ۱۳۸ میں ہے:

فرہاد کی ضربا شکنی زندہ ہے اب تک
باقی نہیں دنیا میں ملوکیتِ پرویز!

صفحہ ۱۳۱ کی [illegible] (آیت ۱۲۳) میں ہے

من یعمل سوءً یجز بہ ولا یجد لہ من دون اللہ ولیاً و لا نصیرا ○

۴۳- ایضاً ، ۱/۲۰۲ -

[(مشرکین اور یہود و نصاریٰ میں سے) جو کوئی عمل بُرا کرے گا اُس کی سزا پائے گا اور نہ پائے گا اللہ کے سوا کوئی حامی نہ مددگار۔]

صفحہ ۱۳۹ میں ہے:

جمہوریت اِک طرزِ حکومت ہے کہ جس میں
بندوں کو گنا کرتے ہیں تولا نہیں کرتے[۴۳]

"پیامِ مشرق" میں بھی ہے:

گریز از طرزِ جمہوری، غلامے پختہ کارے شو
کہ از مغزِ دو صد خر فکرِ انسانی نمی آید

جمہوریت کے دعوے دار لوگ حق کی پروا نہ کرتے ہوئے اپنی باری کی تائید کرتے ہیں اور ضربِ احتساب سے زیادہ ڈرتے ہیں، اللہ سے نہیں ڈرتے۔ اُن کی مثال اُن منافقوں جیسی ہے جن کا ذکر سورۃ الحشر (آیت ۱۳) میں آیا ہے:

لَأَنتُمْ أَشَدُّ رَهْبَةً فِي صُدُورِهِم مِّنَ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ
لَّا يَفْقَهُونَ

[illegible] تک ان کے دلوں میں
[illegible]

[illegible] غیرت دلائی جا رہی ہے۔ گویا یوں کہا ہے:

پردۂ تہذیب میں غارت گری، آدم کُشی
کل روا رکھی تھی تم نے، میں روا رکھتا ہوں آج!

۴۳۔ اس کے بعد یہ شعر سوریا سے متعلق اٹلی کے حملۂ لیبیا کے لیے آیا ہے سوریا کے لیے ہے و قمار و بچوم زنانِ بازاری!

۴۔ ۱۹۴۱ء میں ان حروب کی وجہ سے جو قہرِ الٰہی نازل ہو رہا ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔

صفحہ ۱۰۵ میں مسولینی کی "جزیرۃ الارض" کی تسخیر کا ذکر آ چکا ہے۔

سورۃ البقرہ (آیت ۱۵۲) میں ہے:

ولا تقتلوا النفس التی حرم اللہ الا بالحق ط

اور جس جان کو [illegible] کسی [illegible] قتل نہ کرو۔

صفحہ ۱۵۱ میں ہے:

یورپ کی غلامی پہ رضامند ہوا تُو
مجھ کو تو گلہ تجھ سے ہے، یورپ سے نہیں ہے!

ہندوستان کے [illegible] کس قدر ذلیل کیے گئے، اس کی تاریخ ہمیشہ [illegible] وہی فرمایا گیا تھا جیسا کہ سورۃ النساء [illegible] میں ہے:

یاایہا الذین آمنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و [illegible]

[illegible] اپنے [illegible] کی اور [illegible] کی [illegible]
تم میں سے حاکم ہوں۔

فی حاکم نبی تم میں [illegible] اور [illegible]
لیہ وسلم کی اطاعت کریں [illegible] کی اطاعت کرنی ہوتی ہے
حضرت امام حسین رضی اللہ [illegible]

صفحہ [illegible] میں [illegible] حضرت [illegible]
[illegible] کے [illegible] احکام [illegible]

نظر و زِ فرنگی کا ہی یہی فتویٰ
وہ سرزمیں مدنیت سے ہے اب عاری!

لیکن ہمارے لیے یہی حکم ہے:

و ما اٰتٰکم الرسول فخذوہ و ما نہٰکم عنہ فانتہوا [illegible]
ن اللہ شدید العقاب ۝ (سورۃ الحشر، آیت ۷)۔

اور جو کچھ تمہیں رسول دے لے لو اور جس سے وہ تمہیں باز رہو اور اللہ سے ڈرو۔ بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے۔

اب انگلستان نے ہر قوم کو قانون جاری دینے کے لیے بھیجنا شروع کیا ہے اور وہ ان کے منجملہ دوسرے ملکوں میں مقتل ہونے لگے ہیں۔

صفحہ ۱۵۴ میں ہے:

متاعِ غیر یہ ہوتی ہے جب نظر اس کی
تو ہے براولِ لشکر کلیسیا کے سفیر!

جب فرنگی قوم دوسری قوموں کو زیر کرنا چاہتی ہے تو پہلے اپنے پادریوں کو (عیاری) تبلیغ کے لیے بھیجتی ہے۔

کفارِ قریش جو ہر میں آرائے ہوئے اور لوگوں کو فریب دینے کے لیے منصوبے کر رہے تھے اُن کے متعلق سورۂ انفال کی آیت ۳۰ ہے۔ وہی اس موقع کے لیے بھی مناسب ہے: یعنی:

وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ ۭ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ۝

اور اُن جیسے وہ ہوئے جو اپنے کفر پر اڑے ہوئے تھے کہ لوگوں کو اترائے اور لوگوں کو ستانے کو اور اللہ کی راہ سے روکنے اور اُن کے سب کام اللہ کے قابو میں ہیں۔]

شاہ فیصل کے قتل کے بعد کی کارروائی کے متعلق میں نے اپنے مضمون "فرنگی مذہب" کے ذکر میں صفحہ ۱۵۱ - ۱۵۲ میں سورۃ المجادلہ کی آیت ۲۰ کی طرف اشارہ کیا تھا۔ وہی یہاں کے لیے بھی مناسب ہے:

اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰىهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ۭ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝

اُن پر شیطان غالب آ گیا تو اُس نے اُن کو اللہ کی یاد سے غافل کر دیا ۔ وہ شیطان کی جماعت ہے ۔ یاد رکھیے ، شیطان کی جماعت ہی نقصان اٹھانے والی ہے ۔]

ایک فرنگی لارڈ (Lord) نے جدید تعلیم کے متعلق جس خیال کا اظہار کیا ہے وہ اس طرح شعر میں دے دیا ہے (صفحہ ۵۳۰) :

تعلیم کے تیزاب میں ڈال اس کی خودی کو
ہو جائے ملائم تو جدھر چاہے اسے پھیر !

اسی تعلیم "کسب" کے ذیل میں آتی ہے ۔ سورۃ المؤمن (آیت ۵۰) میں ہے :

وما کید الکٰفرین الا فی ضلٰل ۝

اور نہیں ہے کافروں کی چال مگر گمراہی میں ۔

ایک بحری قزاق سکندر (بادشاہ) سے کہتا ہے :

ترا پیشہ ہے سفاکی ، مرا پیشہ ہے سفاکی
کہ ہم قزاق ہیں دونوں ، تُو میدانی ، میں دریائی !

"جنی البشر" ۔ "خوف الارض" کی تسکین کے لیے جس طرح سفاکی کی جائے مذموم ہے ۔۴۵

سورۃ الشوریٰ (آیت ۴۲) میں ہے :

انما السبیل علی الذین یظلمون الناس ویبغون فی الارض بغیر الحق ط اولٰئک لھم عذاب الیم ۝

مواخذہ اُن پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق سرکشی مچاتے ہیں ۔ اُن کے لیے دردناک عذاب ہے ۔

۴۵۔ "مکاتیب" ، ۱/۲۰۲ ۔

صفحہ ۱۵۷ میں ہے :

خوشا وہ قافلہ ، جس کے امیر کی ہے متاع
تخیلِ ملکوتی و جذبہ ہائے بلند !

سورۂ آلِ عمران (آیت ۱۶۴) میں صحیح امیر (محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کی خصوصیات بتائی گئی ہیں :

لقد من اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم یتلوا علیھم آیتہ و یزکیھم و یعلمھم الکتٰب والحکمۃ و ان کانوا من قبل لفی ضلٰل مبین ○

بے شک اللہ نے بڑا احسان کیا مسلمانوں پر اس میں کہ بھیجا ان میں ایک رسول خود انہی میں سے کہ پڑھتا ہے ان پر اس کی آیتیں اور پاک کرتا ہے ان کو اور سکھاتا ہے ان کو کتاب و حکمت اگرچہ وہ پہلے ضرور اس سے کھلی گمراہی میں تھے ۔

صفحہ ۱۵۸ میں ہے :

ہو اگر قوتِ فرعون کی در پردہ مرید
ید کے حق میں ہے لعنت وہ کلیم اللہی !

صفحہ ۱۶۱ میں سورۃ الطارق کی آیتیں (۱۵ - ۱۶) دیکھیں ۔

صفحہ ۱۵۹ میں ہے :

خدا نصیب کرے ہند کے اماموں کو
وہ سجدہ جس میں ہے ملت کی زندگی کا پیام !

صفحہ ۱۶۳ میں فرما چکے ہیں :

وہ اک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات !

حقیقی حکیم کے نزدیک وہی ہے جو پہلے خود اللہ کی بندگی کرتے ۔

کلمۂ طیبہ یہی تعلیم دیتا ہے - سورۃ الزمر (آیت ۶) میں ہے :

ذٰلکم اللہ ربکم لہ الملک ط لا الٰہ الا ھو ○

[وہ ہے اللہ تمہارا رب ، اُسی کی بادشاہی ہے - اُس کے سوا کوئی اور خدا نہیں -]

یہ جذبہ پیدا ہو تو بچہ بچے میں سیر معمولی قوت پیدا ہوتی ہے -

صفحہ ۱۶۰ میں ہے :

سنا ہے میں نے غلامی سے اُمتوں کی نجات
خودی کی پرورش و لذتِ نمود میں ہے!

انسان اُسی وقت حیات پا سکتا ہے جب وہ غیر اللہ کی نفی کرے اور اس نفی سے وہ جذبہ پیدا کرے جو غیر اللہ کی نفی سے [illegible]

سورۃ المجادلہ (آیت ۲۱) میں ہے :

کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی ط ان اللہ قوی عزیز ○

[اللہ لکھ چکا ہے کہ میں غالب رہوں گا اور میرے رسول - بے شک اللہ قوت والا عزت والا ہے -]

صفحہ ۱۶۰ ہی میں ہے :

[illegible]
مشرق اور مغرب [illegible]
خودی ہے -

[illegible]
[illegible] الٰہہ ھواہ و اضلہ اللہ علیٰ علم و ختم
سمعہ و قلبہ و جعل علیٰ بصرہ غشٰوۃ [illegible]
افلا تذکرون ○

[illegible] اور

اللہ نے اُسے ، موصف سلم کے ، گمراہ کیا اور اُس کے کان اور دل پر مُہر لگا دی اور اُس کی آنکھوں پر پردہ ڈالا ۔ تو اللہ کے بعد اُسے کون راہ دکھائے ؟ تو کیا تم دھیان نہیں کرتے ؟]

ذہنوی حاکم چاہتے ہے کہ غلام کو غلامی پہ رضامند دیکھے ۔ صفحہ ۱۶۱ میں ہے :

رکھنے لگا مرجھائے ہوئے پھول قفس میں
شاید کہ اسیروں کو گوارا ہو اسیری !

اگر غلام میں حمیت ہو تو وہ ایسے حاکم کی عیاری کو سمجھ سکتا ہے ۔ صفحہ ۱۴۱ کا شعر دیکھیں ۔

سورۃ الکہف (آیت ۲۸) میں ہے :

ولا تطع من اغفلنا قلبہ عن ذکرنا واتبع ھواہ وکان امرہ فرطا ○

اور اس کی اطاعت نہ کرو جس کا دل ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا اور وہ اپنی خواہش کے پیچھے چلا اور اُس کا کام حد سے گزر گیا ۔

محراب گل افغان کے افکار

علامہ اقبال لکھتے ہیں : ''محراب گل خٹک فارسی نام ہے''[۳۰]

محراب گل کہتا ہے (صفحہ ۱۶۴) :

اے مرے فقر غیور فیصلہ تیرا ہے کیا
خاتم انگریز یا پیرہن چاک چاک !

مسلمان سوائے خدا کے کسی کے آگے سر نہیں جھکاتا ۔ انگریز چاہے

۳۰۔ ایضاً ، ۱/۳۳ ۔

ہے کہ پیمانوں کو خرید ے ، لیکن وہ خریدے نہ جا سکے ۔ صفحہ ۱۶۰ کی آیتیں دیکھیں۔

صفحہ ۱۶۵ میں ہے :

رہے گا تو ہی جہاں میں یگانہ و یکتا
اُتر گیا جو ترے دل میں لا شریک لہٗ

صفحہ ۱۶۰ کی آیتیں یہاں کے لیے بھی دیکھیں ۔

صفحہ ۱۶۵ ہی میں ہے :

تری خودی میں اگر انقلاب ہو پیدا
عجب نہیں ہے کہ یہ چار سُو بدل جائے !

[اگر تم صحیح معنی میں نسبتِ الٰہی کا احساس پیدا کر لو اور اُسی منصب کے مطابق عمل کرنے لگو تو یہ دنیا پھر نئے سرے سے تعمیر ہو جائے کیونکہ تمہارے لیے تو یہ ہر چیز مسخر کر دی گئی ہے ۔ سورۂ لقمٰن کی آیت (۲۰) پہلے بھی آ چکی ہے :

الم تروا ان اللہ سخر لکم ما فی السمٰوٰت و ما فی الارض و اسبغ علیکم نعمہٗ ظاھرۃً و باطنۃً ط

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے تمہارے لیے مسخر کر دیے ہے کچھ سمٰوٰت میں اور جو کچھ زمین میں ہے اور تمہیں بھرپور اس نعمتیں دیں ظاہر بھی اور چھپی ہوئی بھی ۔]

صفحہ ۱۶۶ میں ہے :

حاجت سے مجبور مردانِ آزاد
کرتی ہے حاجت شیروں کو روباہ !
محروم خودی سے جس دم ہوا فقر
تو بھی شہنشاہ ، میں بھی شہنشاہ !

[صرف اللہ کی محتاجی ایک مردِ مومن کو دے سکتی ہے ۔ اگر سیرت مند خودی ہو (اور اللہ کے سوا کسی کو حاضر میں نہ لایا جائے

تو وہ ایسی دولت ہے جس سے مردِ مومن شاہنشاہ بن سکتا ہے۔

سورۃ الزمر (آیت ۳۶) میں ہے:

الیس اللہ بکافٍ عبدہ [کیا اللہ اپنے بندے کو کافی نہیں؟]

صفحہ ۱۶۷ میں ہے:

وہ علم نہیں، زہر ہے احرار کے حق میں
جس علم کا حاصل ہے جہاں میں دو کفِ جَو

صفحہ ۱۶۰ میں سورۃ الاحقاف کی آیت (۲۰) لکھی ہے جس میں ایسے شخص کا ذکر ہے جس سے دنیوی خواہش کو معبود بنا لیا جاتا ہے۔

صفحہ ۱۶۰ ہی پر ہے:

فطرت کے تواہمِ لطیف ہے شاعر
مرغانِ سحر سے تو یہ صیاد پرانا

اس شخص کے لیے جو سخت کوش ہے تو وہ کسی کی تقلید نہیں کرتا۔ وہ اپنے کمالات کے لیے جو راہ چاہے اختیار کر سکتا ہے۔ اس کے لیے بھی سورۃ طٰہٰ کی آیت (۲۰) اور سورۃ الجاثیہ کی آیت (۱۸) دیکھیں۔

صفحہ ۱۷۰ میں ہے:

لیکن اے شہباز! مرغانِ صحرا کے اچھوت
ہیں فضائے نیلگوں کے پیچ و خم سے بے خبر!

اُن کو کیا معلوم اُس طائر کے احوال و مقام
روح ہے جس کی دمِ پرواز سر تا پا نظر!

مردِ مومن کو اقبال نے شاہین (شاہیں) سے تشبیہ دی ہے: (۱) خوددار اور غیرت مند ہے کہ اور کے پھینکے ہوا شکار نہیں کھاتا؛ (۲) بے تعلق ہے کہ آشیانہ نہیں بناتا؛ (۳) بلند پرواز ہے؛ (۴) خلوت پسند ہے؛ (۵) تیز نگاہ ہے۔[۳۷]

صفحہ ۱۰۱ میں ہے:

گرچہ مکتب کا جواں زندہ نظر آتا ہے
مُردہ ہے! مانگ کے لایا ہے فرنگی سے نفس!
پرورش دل[۳۸] کی اگر مدِ نظر ہے تجھ کو
مردِ مومن کی نگاہِ غلط انداز ہے بس!

کلام کے سلسلہ میں فرنگیوں کی روح تو نظر آ جائے گی لیکن صحیح تشبیہ والا پہلو نظر نہیں آئے گا۔ حسنِ اتفاق سے اسی صفحہ پر ایک اور رباعی (۱۹۴۱ ڈیکیں ۱۹۶۰ء میں مولانا احمد کی آیت ۳۱ بھی دیکھیں جہاں غلط قسم کے علم کا ذکر ہے۔

صفحہ ۱۰۱ ہی میں ہے:

[illegible]
[illegible]

قوم کے نوجوانوں کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیع اور [illegible]

۳۷۔ ایضاً، ۱/۵۰۲۔
۳۸۔ اورنگ زیب نے اپنے ایک شہزادے [illegible] (ایک رقعے میں) مبارک باد دیتے ہوئے یہ لکھا: "[illegible] کردیم"۔

طرح آیا ہے :

والذین معہ' اشداء علی الکفار رحماء بینھم ○

(اور جو لوگ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں ہیں وہ کافروں پر بہت سخت ہیں اور آپس میں بہت نرم دل ہیں)

صفحہ ۱۷۲ میں ہے :

مردِ بے حوصلہ کرتا ہے زمانے کا گلہ
بندۂ حُر کے لیے نشترِ تقدیر ہے نوش!

سورۃ البقرہ (آیت ۲۱۶) میں ہے :

و عسیٰ ان تکرھوا شیئا و ھو خیرلکم و عسیٰ ان تحبوا شیئا و ھو شرٌ لکم ط واللہ یعلم و انتم لا تعلمون ○

(اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں بری لگے اور وہ تمہارے حق میں بہتر ہو اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں بھلی لگے اور وہ تمہارے حق میں بری ہو اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے)

صفحہ ۱۷۳ ہی میں ہے :

خیر ہو شر کے لئے وہ جس کو
جس نے نادان مقامِ محبت سے سمجھا نہیں

خیر سمجھ میں جان لے اور محبوس اسے سمجھ لے وہ دیکھ لے
سمجھ کیا کہ سکے کوئی

سورۃ البقرہ (آیت ۲۱۸) میں ہے :

ان الذین اٰمنوا والذین ھاجروا وجٰھدوا فی سبیل اللہ اولٰئک یرجون رحمۃ اللہ ط واللہ غفورٌ رحیمٌ ○

بے شک وہ جو ایمان لائے اور وہ جنہوں نے اللہ کے لیے اپنے گھر بار چھوڑے اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا وہ رحمتِ الٰہی کے امیدوار ہیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے)

یہی لوگ مشکل پسند اور سخت کوش ہیں اور یہی کامیاب ہیں۔

اسی صفحے میں ہے:

لا دینی و لادینی! کس پیچ میں اُلجھا تو!
دارو ہے ضعیفوں کا لا غالب الا ھو

سورۂ یوسف (آیت ۲۱) میں ہے:

واللہ غالبٌ علیٰ امرہٖ ، اور اللہ اپنے کام پر غالب ہے۔

اور سورۃ المجادلہ (آیت ۲۱) میں ہے:

کتب اللہ لا غلبن انا و رسلی ○

اللہ لکھ چکا ہے کہ ضرور میں غالب آؤں گا اور میرے رسول (بھی)۔]

جب اللہ ہی سب پر غالب ہے تو پھر اُس کو چھوڑ کر دوسرا راستہ کہاں صحیح ہو سکتا ہے؟

صفحہ ۱۷۳ میں ہے:

بے اشکِ سحرگاہی تقویمِ خودی مشکل
یہ لالۂ بیکانی خوشتر ہے کنارِ جو!

سورۂ بنی اسرائیل (آیت ۷۹) میں ہے:

[illegible]
محموداً ○

اور رات کے کچھ حصے میں تہجد کرو [illegible] زیادہ ہے۔ قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ [illegible] میں تمہاری حمد کریں۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible] دلائل کے [illegible] ہے [illegible]

صفحہ ۱۷۳ میں ہے :

بے جرأتِ رندانہ ہر عشق ہے روباہی
بازو ہے قوی جس کا وہ عشق یداللّٰہی !
جو سختیٔ منزل کو سامانِ سفر سمجھے
اے وائے تن آسانی ! ناپید ہے وہ راہی [1]

سورۃ البلد (آیت ۴) میں ہے :

لقد خلقنا الانسان فی کبدٍ ۝

[بے شک ہم نے پیدا کیا انسان کو مشقت میں رہتا ۔]

سورۃ الکہف (آیت ۶۰) میں موسیٰ علیہ السلام کی سخت کوشی کا ذکر ہے جو ہمارے لئے بھی مشعلِ راہ ہے ۔ سورۃ امین (آیت ۳) میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی کی عکاسی سے متعلق ارشاد ہے :

وھذا البلد الامین [اور اس امان والے شہر کی قسم] ۔

یعنی میرے امین کے شہر کی قسم ۔

صفحہ ۱۷۵ میں ہے :

خود دار و خود نگہ خود تو ہے قہر الٰہی
ہو صاحبِ غیرت تو ہے کہسارِ امیری !
افرنگ ز خود بے خبر و کرد و گرنہ
اے بندۂ مومن تو بشیری ! تو نذیری !

[انسان اپنی ذات کے لئے تکلیف پسند نہیں کرتا ۔ وہ تو دوسروں کے لئے ہے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل میں بشیری اور نذیری کے لئے آیا ہے ۔

سورۃ السبا (آیت ۲۸) میں ہے :

وما ارسلناک الا کافۃ للناس بشیرا و نذیرا ولکن اکثر الناس لا یعلمون ۝

[اور اس کو ہم نے نہیں بھیجا مگر ایسی رسالت سے جو تمام انسانوں کو گھیرنے والی ہے، خوشخبری سناتا اور ڈر سناتا، لیکن بہت لوگ نہیں جانتے۔]

صفحہ ۱۷۵ ہی میں ہے:

قوموں کے لیے موت ہے مرکز سے جدائی!
ہو صاحبِ مرکز تو خودی کیا ہے؟ خدائی!

سورۂ آلِ عمران (آیت ۱۰۳) میں ارشاد ہے:

و اعتصموا بحبل اللہ جمیعاً و لا تفرقوا ۝

[اور اللہ کی رسی مضبوط تھام لو سب مل کر اور آپس میں پھٹ نہ جانا۔]

صفحہ ۱۷۶ میں ہے:

بالائے سر رہا تو ہے نام اس کا آسماں
زیر ۔ آ گیا تو ہے یہی آسماں زمیں!

[illegible] ہم نے ایک لاکھ چوبیس ہزار [illegible] بھیجا، سب نے [illegible] کے قصوں کی جگہ [illegible] ہے۔ [illegible] سکتا اور [illegible] زمان و مکان کی حدود سے [illegible] کے [illegible] ہے:

[illegible]

[illegible]

[illegible] سورۃ القلم کی آیت (۲۰) اور سورۃ الحاقہ کی آیت [illegible] ذہنی صلاحیتوں کو ظاہر کرتی ہیں۔

صفحہ ۱۷۷ میں ہے :

یہ نکتہ خوب کہا شیر شاہ سوری نے
کہ امتیازِ قبائل تمام تر خواری

سورۃ الحجرات (آیت ۱۳) میں ہے :

یٰاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّاُنْثٰی وَجَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ط اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ ط

اے لوگو ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں شاخیں اور قبیلے بنایا کہ آپس میں پہچان رکھو۔ بے شک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔

صفحہ ۱۷۸ میں ہے :

کیلئے ہیں سب کے لیے غریبوں کے میخانے
علومِ تازہ کی سرمستیاں گناہ نہیں!
اسی سرور میں پوشیدہ موت بھی ہے تری
ترے بدن میں اگر سوزِ لا الٰہ نہیں!

مغرب سے مرعوب ہونا تو نہیں، لیکن سائنس کی اہمیت سے انکار بھی نہیں کیا جا سکتا۔ ہم مسلمان ہیں اور غیر اللہ کے منکر ہیں۔ سورۃ الحج (آیت ۷۱) میں غیر اللہ کی پرستش کرنے والوں کے متعلق صاف صاف فرما دیا گیا ہے :

وَیَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِہٖ سُلْطٰنًا وَّمَا لَیْسَ لَھُمْ بِہٖ عِلْمٌ ط

اور اللہ کے سوا جس کی سند نہیں اتاری اس نے اور جس کی خبر نہیں ان کو۔

صفحہ ۱۷۸ ہی میں ہے :

فطرت کے مقاصد کی کرتا ہے نگہبانی
یا بندۂ صحرائی یا مردِ کہستانی!

مشکل پسند لوگ ہی فطرت کے مقاصد کو سمجھتے ہیں اور اُن پر عمل کرتے ہیں۔

صفحہ ۱۳۳ کی آیتیں دیکھیں۔ ۔ ۔ حق ۔ ۔ ۔ بیان میں فروق ۔ معنی۔ صفحہ ۱۷۹ میں ہے:

جدیدوں میں کہیں پیدا ہوتا ہے حریف اس کا
تلوار ہے تیزی میں جہانے مسلمانی!

۔ ۔ ۔ حریف ۔ ۔ ۔

ارمغانِ حجاز

(پہلی اشاعت ۱۹۳۸)

علامہ اقبال ۱۵ جون ۱۹۳۷ کو سید راس مسعود کے نام

لکھتے ہیں:

"... [illegible] ...

... [illegible] ...

... [illegible] ...

... [illegible] ...

... [illegible] ..." ("مکاتیب"، ۱/۳۸۱)۔

... [illegible] ...

"... [illegible] ...

... [illegible] ...

... [illegible] ...

... [illegible] ...

... [illegible] ..."

... [illegible] ...

کے موقع پر لکھتے ہیں:

"۔۔۔ میں تو اس قابل نہیں ہوں کہ حضورؐ کے روضۂ مبارک پر باد نیسی کیا جا سکوں ۔ تاہم حضورؐ کے اس ارشاد سے جرأت ہوتی ہے : الطالح لی ، یعنی گنہگار میرے لیے ہے ۔ امید ہے کہ آپ اس دربار میں پہنچ کر مجھے فراموش نہ فرمائیں گے ۔۔۔" (بشیر ۱۰/۱۰/۳۳ - ۲۲۹) ۔

ارمغانِ حجاز

صفحہ ۳ میں ہے :

حضورِ حق

خوش آں راہی کہ سامانے نگیرد
دلِ او پندِ یاراں کم پذیرد
بہ آبے سوزِ ناکش سینہ بکشاے
ز یک آہش غمِ صد سالہ میرد!

سورۃ البقرہ (آیت ۱۹۷) میں ہے کہ :

"ان خیر الزاد التقویٰ" [اس بے شک بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے۔

یہ تقویٰ اگر تقویٰ النسب[1] ہے جو اقبال کے ہاں عشق سے تعبیر کیا گیا ہے تو بے شک اس کی بدولت بڑی سے بڑی مشکل حل ہو سکتی ہے اور بڑے سے بڑا غم غلط ہو سکتا ہے۔

سورۂ لقمٰن (آیت ۱۷) میں ہے :

و اصبر علی ما اصابک ط ان ذٰلک من عزم الامور

۱۔ اس کی تفصیل سورۂ محمد کی تفسیر میں "مطلوبہ اعظم گڑھ، ۱۹۵۲)، ۵/۳۲۸، میں دیکھیں۔

[اور استقلال اختیار کر اُس پر جو مصیبت تجھ پر پڑے - بے شک یہ بڑی ہمت کے کاموں میں سے ہے -]

صفحہ ۵ میں ہے :

دلِ ما بیدلاں بُردند و رفتند
مثالِ شعلہ افسردند و رفتند
بیا یک لحظہ با عاساں در آمیز
کہ خاصاں بادہ با خوردند و رفتند

موجودہ مرد کو بے سب بھی دیا گیا ہے گو کہ جیسوں نے بنایا ہے وہ بھی اب نہیں رہے -

علامہ اقبال ایک مکتوب میں لکھتے ہیں :

"علامہ [illegible] کو روح [illegible] پر [illegible] ہے [illegible] اسلام میں خود غلامی راسخ ہو چکی ہے تو یہ ایسی لعنت ہے [illegible] کا ارتفع ہے۔"[1]

[illegible] جن کا ذکر سورۃ الکہف (آیت ۱۸) میں ہے کہ ایسے معبودِ اللہ کے سامنے کہیں گے :

"[illegible] و تاھم حتی نسوا الذکر و کانوا قوماً بوراً ۝

[illegible] وہ بندے (اللہ کے) کو ٹیلا لیتے اور وہ خود ہی برباد ہو گئے -"

[illegible] "خضر" کے برعکس) اللہ سے یہی دعا کرتے ہیں جب [illegible] :

[illegible]

۱- "مکاتیب" ۱/۱، ۲۰۱ - ۲۰۲ -

[اے ہمارے رب اور ہم پر کوئی سخت حکم نہ بھیج جیسے ہم سے پہلے کے لوگوں پر تو نے بھیجے تھے۔ اے ہمارے رب اور ہم پر کوئی ایسا بار نہ ڈال جس کی ہم کو سہار نہ ہو۔]

صفحہ ۵ ہی میں ہے:

سخن ہا رفت رفت از بود و نبودم
من از خجلت لبِ خود کم کشودم
سجودِ زندہ مرداں می شناسی
عیارِ کارِ من گیر از سجودم!

[سجدہ کے فرض ہونے کی گہرائی میں خاموشی اور خجلت سے سر جھکنے "زندہ مرد" جس سجدہ کرتے ہیں کشف کرتا ہے، کیونکہ وہ غیر اللہ کے آگے جھکنے سے لائق بنتا ہے۔

سورۃ القصص (آیت ۸۸) میں ہے:

ولا تدع مع اللہ الٰہاً آخرؔ

[اور مت پکار اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا۔]

... حکم اسی ہے کہ ... اللہ کے ساتھ ... انکار کرنے والا وہ "زندہ مرد" ہے جو صرف اللہ کے آگے ... سے بڑا معیار قائم کر دیتا ہے:

ع خدائے زندہ، زندوں کا خدا ہے

... ...

... ...

... ...

میرا دل تنہائی میں "کشادِ جوں و چند" میں لگا رہتا ہے اور ایسی زندگی اگر اُسے دوزخ میں بھی ملے تو ہیچ نہیں کیونکہ ساری کائنات اُس کی ہے اور اُس کے لیے بنائی گئی ہے۔

سورۃ البقرہ (آیت ۲۹) میں ہے:

ھو الذی خلق لکم ما فی الارض جمیعاً ○

[وہ ذات پاک ایسی ہے جس نے تمہارے لیے خلق کیا ہے جو کچھ زمین میں ہے سب کا سب۔]

اور سورۂ لقمٰن (آیت ۲۰) میں ہے:

الم ترَوا ان اللہ سخر لکم ما فی السمٰوٰت و ما فی الارض و اسبغ علیکم نعمہٗ ظاھرۃً و باطنۃً ط

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے تمہارے لیے مسخر کر دیے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہیں اور تم پر اپنی ظاہر اور باطنی نعمتیں پوری فراوانی سے کی ہیں۔

سورۃ الجاثیہ (آیت ۱۳) میں بھی اسی طرح کا مضمون ہے۔

صفحہ ۶ ہی میں ہے:

چہ شور است ایں کہ در آب و گل افتاد
یک دل عشق را صد مشکل افتاد
فرار یک نفس بر من حرام است
بمن رحمے کہ کارم با دل افتاد!

[یہ شور کیا ہے جو آب و گل میں پڑ گیا ہے۔ ایک دل عشق کو سو مشکلیں پڑ گئیں۔ ایک نفس کا فرار بھی مجھ پر حرام ہے۔ مجھ پر رحم کر کہ کام دل سے پڑا ہے!]

انسان کو حکمِ الٰہیہ کی امانت دی گئی۔ سورۃ الاحزاب (آیت ۷۲) میں ہے:

و حملھا الانسان ○ [اور انسان نے اسے اُٹھا لیا]۔

سورۃ البلد (آیت ۴) میں ہے:

لقد خلقنا الانسان فی کبدٍ ○

[بے شک ہم نے انسان کو مشقت میں رہتا پیدا کیا۔]

سخت کوشی سے تسخیر فطرت میں ہے زور و بازو اعانت نہیں آہ
سکتا تیا۔

صفحہ ۶ ہی میں ہے :

جہاں از خود بروں آوردۂ کیست؟
جمالش جلوۂ بے پردۂ کیست ؟
مرا گوئی کہ از شیطاں حذر کن
بگو با من کہ او پروردۂ کیست ؟

سورۃ البقرہ (آیت ۱۶۴) میں ہے :

ان فی خلق السموٰت و الارض و اختلاف الیل و النہار و الفلک
التی تجری فی البحر بما ینفع الناس و ما انزل اللہ من السماء من ماء
فاحیا بہ الارض بعد موتہا و بث فیہا من کل دآبۃ و تصریف الریاح
و السحاب المسخر بین السماء و الارض لآیٰت لقوم یعقلون ۝

بے شک آسمانوں اور زمین کے بنانے میں اور رات اور دن کے اختلاف
میں اور کشتیوں میں جو دریاؤں میں لوگوں کو لے کر چلتی ہیں اس
سے جو پانی کو اللہ نے بادل سے برسایا اور اس کے ذریعہ سے زمین
کو زندہ کیا ہے اس کی مردہ کے بعد اور اس میں ہر قسم کے جانور
پھیلانے میں اور ہواؤں کے بدلنے میں اور بادل میں جو آسمان اور
زمین کے درمیان تابع ہو کر رہتا ہے ان لوگوں کے لیے نشانیاں
ہیں جو عقل رکھتے ہیں۔

سورۃ الاعراف (آیت ۲۷) میں ہے :

[illegible]
[illegible]

صفحہ ے میں ہے :

دلِ ابلیس ہم نتوانم آرزو گناہِ گاہ گاہِ من صوابیست

سورۃ الانعام (آیت ۱۰۸) میں ہے :

ولا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ ٥

[اور تم برا نہ کہو ان کو جن کو وہ پکارتے ہیں اللہ کے سوا۔]

اے اللہ ہم تیرے ہو کر تیرے نرم سے کیوں محروم ہیں ؟

صفحہ ے ہی میں ہے :

اگر این مست رسمِ دوستداری بدیوارِ حرم زن جام و مینا

اقبال نیازمندانہ طور پر عرض کرتے ہیں کہ اگر ہم پر کرم نہیں ہے تو اپنے جام و مینا اپنے پاس ہی رکھئے رہنے دیجئے (یعنی اس کے برعکس یوں کہہ جاتے ہیں کہ اے اللہ ہم کو معاف کر دے اور ہم پر کرم کر دے) ۔

سورۃ البقرہ (آیت ۲۸۶) میں ہے :

ربنا لا تواخذنا ان نسینا او اخطانا ٥

[اے رب ہمارے ، نہ پکڑ ہم کو اگر ہم بھولیں یا چوکیں ۔]

صفحہ ۸ میں ہے :

سجود از ما مجو میخواہی کہ شاہاں
خراجے از سر ویراں نہ گیرند

سورۃ الذاریات (آیت ۵۶) میں ہے :

[illegible] الجن والانس الا [illegible]

[illegible] میں ہے [illegible] اور انسان کو صرف [illegible]
[illegible]

[illegible] کہا جائے تو [illegible] اور ہو سکتا [illegible]

صفحہ ۸ ہی میں ہے :

من از شعب نمی رنجم و بیکت منہ آں شہ کہ شایانِ دلے نیست

ہم نیرے ہی ہو ہوائے دل کی شان کے منافی صرف تیرا غم ہی
ہمیں زیب دیتا ہے اور صرف یہی غم ہمیں مطلوب ہے۔

سورۃ المائدہ (آیت ۵۴) میں ہے :

یحبہم و یحبونہ [اللہ اُن کو محبت ہے اور وہ اس کی محبت میں]۔

صفحہ ۸ ہی میں ہے :

[illegible]

ع دیتے ہیں بادہ ظرفِ قدح خوار دیکھ کر

[illegible]

سورۃ الاحزاب (آیت ۷۲) میں ہے :

و حملہا الانسان ○ [اور انسان نے اسے اُٹھایا]۔

[illegible]

نہیں دیکھیں۔

صفحہ ۹ میں ہے :

ازاں از لامکاں بگرفتم من
کہ آں جا نالہ ہائے نیم شب نیست

صرف انسان کو عشق اور "نالہ ہائے نیم شب" نصیب ہوئے ہیں
جو لامکاں میں اُسے مل سکتے ہیں۔ وہ [illegible]
اور سورۃ البقرہ کی آیت (۲۹) مذکور ہوئیں۔

سورۃ البقرہ (آیت ۳۶) میں ارشاد ہے :

و لکم فی الارض مستقرٌ و متاعٌ الی حین ۝

و تم تمہارے لیے زمین میں قیام ہے اور متاع ہے ایک وقت تک ۔

یہ متاع دنیا کے لیے بھی اور آخرت کے لیے بھی ہے ۔ اور "ولولہ ہائے تیم شب" السان ہی کے حصے میں ہیں ۔

سورۃ المزمل (آیت ۶) میں ہے :

ان ناشئة اللیل ھی اشد وطأ و اقوم قیلاً ۝

[illegible] رات کو اُٹھنا روندنے ہے (نفس کو) اور سیدھی نکتی ہے بات ۔۱

صفحہ ۹ ہی میں ہے :

ز سنگ آئینہ پرداخت جوہر را ۔۔۔ ز ذرہ کن رمق و امید خور را
ز خاک ما ذکر نہ بر انگیز ۔۔۔ بکش ایں بندۂ سود و زیاں را

[illegible] صفحہ کے سوزہ و زیبا میں سر سے پا تک اپنی وہ صلاحیتیں [illegible] جن سے وہ زمین و آسمان میں ایک ہنگامہ برپا کر سکتا ہے [illegible] کام انجام دے سکتا ہے ۔ صفحہ ۶ میں سورۃ البقرہ کی آیت (۳۰) ، سورۃ لقمٰن کی آیت (۲۰) اور سورۃ الجاثیہ کی آیت (۱۳) [illegible] ۔ ان سے انسانی صلاحیتوں کو پورا اندازہ ہو سکتا ہے ۔

صفحہ ۱۰ میں ہے :

[illegible] خرے را اسپ تازی گو ، نگویم !

[illegible] جنہوں نے اپنے [illegible] کر دیا کہ (الکہف ، آیت ۱۴) :

[illegible] لن ندعوا من دونہ الٰہاً ۔

ہمارا رب ہے رب آسمانوں اور زمین کا ، ہم [illegible] پکاریں گے اس کے سوا کسی اور کو اپنا معبود ۔

[illegible] ہر حالت میں حق ہی بولتا ہے ۔

صفحہ ۱۰ ہی میں ہے :

دنے ور سینہ ، دارم بے سرودے نہ موزے در کنِ خاکم ، نہ نوبے
نگہ ور من کہ در من ماردوش است ثوابِ ایں تمنز مے خشوزے

[تر ہی کہا جس میں خشوز نہ ہو اور وہ نہ ہی کیا جس میں سوز نہ ہو ۔

سورۃ المؤمنون کا آغاز اس طرح ہوتا ہے :

قد افلح المؤمنون ۔ الذین ھم فی صلاتھم خشعون ۔

جنہیں فلاح پانے والے ایمان والے جو اپنی نماز میں خشوع رکھتے ہیں ۔

سورۃ الزمر (آیت ۲۳) میں ہے :

تقشعر منہ جلود الذین یخشون ربھم ثم تلین جلودھم و قلوبھم الی ذکر اللہ ط

[اس کلام سے ڈرتے ہیں جو اپنے رب سے ، پھر نرم ہوتے ہیں ان کے بدن اور دل اللہ کی یاد پر ۔]

صفحہ ۱۰ ہی میں ہے :

ما ز یک سجدہ دل و دین و وطن [illegible]
مرغ از من کہ از بے سپری رہنما کردم بہ بال دیگر سے

ہم نے دین اور وطن کے تصور ہی کو بدل دیا ہے ۔ [illegible]
(آیت ۱۱) میں ہماری حالت بتائی گئی ہے :

و من الناس من یعبد اللہ علیٰ حرفٍ فان اصابہ خیر اطمان بہ و ان اصابتہ فتنۃ انقلب علیٰ وجھہ [illegible]

[اور بعض شخص ہے کہ بندگی کرتا ہے اللہ کی [illegible]
اگر اس کو کوئی بھلائی اتفاق سے پہنچ گئی تو اس پر مطمئن ہو جاتا ہے اور اگر اس کو کوئی آزمائش پیش آ گئی تو اپنے [illegible]

صفحہ ۱۱ میں ہے :

مسلمانے کہ در بند فرنگ است دلش در دست او آساں نیاید
ز صہبائے کہ سوزد بر در غیر سبوئے بذرۂ او میں نیاید

مسلمان اللہ کا ہو کر فرنگ غیر (اللہ) کا ہو جائے تو کس قدر سیہ کی بات ہے۔ سورۃ الزمر (آیت ۲۹) میں اس کی ایک مثال بیان ہوئی ہے :

ضرب اللہ مثلاً رجلاً فیہ شرکاء متشاکسون و رجلاً سلماً لرجل ۔
ھل یستویٰن مثلاً ط

اللہ تعالیٰ نے ایک مثال بیان فرمائی کہ ایک شخص ہے جس میں کئی متجنس لوگ شریک ہیں جو اس کو اپنی طرف کھینچتے ہیں اور ایک اور شخص ہے کہ وہ پورا ایک ہی شخص کا ہے۔ بتائیے دونوں کی حالت یکساں ہے؟

صفحہ ۱۱ ہی میں ہے :

سجودے نہ کہ از سوز و سرورش
بہ وجد آرد زمین و آسماں را

صفحہ ۱۰ میں سورۃ الزمر کی آیت (۲۲) دیکھیں۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

لوط علیہ السلام نے بھی دعا کی تھی۔ سورۃ الشعراء آیات ۱۶۸۔
۱۶۹) میں ہے:

رب نجنی و اہلی مما یعملون ○

[اور ابراہیم علیہ السلام نے) کہا، میں تمہارے رب سے جو اللہ ہے
دعا کرتے ہیں۔]

صفحہ ۱۰۲ ہی میں ہے:

ز دین بتخانہ اولاد ابراہیم نمک پروردۂ نمرود تا چند

[تو اپنے دین کو بت خانہ میں تبدیل کرنے والے ابراہیم علیہ السلام کی
اولاد سے ہے اور نمرود کی نمک پروردہ ہے۔]

صفحہ ۱۰۳ پر ہے:

[illegible] ابراہیم علیہ السلام [illegible]
[illegible] ○

[illegible] ہے، اللہ [illegible]
[illegible] کو رسول اور مال دینے کی [illegible]، اللہ [illegible]
واسطے کہ [illegible] ہے۔ اللہ [illegible]
[illegible] ○

اسی صفحے میں ہے:

[illegible]

حضرت زکریا علیہ السلام نے [illegible]
[illegible]، لیکن اخر میں کوئی جانشین نظر نہ آتا تھا تو آپ نے اپنے اور آل
[illegible]
آرزو مچل رہی تھی۔

سورۂ مریم (آیات ۵ - ۶) میں زکریا علیہ السلام کی دعا ہے :

فہب لی من لدنک ولیاً ○ یرثنی و یرث من آل یعقوب ○

پس بخش مجھے اپنے ہاں سے ایک حامی جو میری جگہ بیٹھے اور یعقوب کی اولاد کی جگہ لیوے۔

صفحہ ۱۳ میں ہے :

[illegible] دیتے ہیں حکمتے [illegible] نوازے

علامہ اقبال لکھتے ہیں :

"... ہمیں ایک ایسی سنجیدگی کی ضرورت ہے جو ہمارے معاصرانہ تعصبات کی پیچیدگیوں کو سلجھائے، ہمارے تاریخات کا فیصلہ کرے اور ہمیں الٰہی اغراض کی تکمیل کے لیے مستحکم و استوار کرے۔ رچرڈ بروفیسر میکنزی کے الفاظ میں ہے کہ : ہمیں ہفتے سے بھی زیادہ ایک دن کی شاعر کی ضرورت ہے یا ایک ایسے شخص کا وجود ہمارے لیے سیدھا ہوا جو شاعری اور بصیرت کی دو گونہ صفات سے متصف ہو۔ تمام ماضی کے شاعروں نے ہمیں ایسے [illegible] کرنے کی سعی کی ہے۔ انہوں نے ہمیں [illegible] کہ [illegible] نوازش کی مشابہت دے سکتے ہیں۔ لیکن ہم ابھی ایک ایسے شاعر کے منتظر ہیں جو ہمیں [illegible] بیکر انسانی میں صفاتِ الٰہی کے جلوے دکھائے ..."

[illegible] ہے :

[illegible] و نثوبنا ○ قد افلح من

[illegible] اس کی جس نے اس کو درست کیا۔ پھر اس کی [illegible] اس کو الہام کیا۔ یقیناً وہ مراد کو پہنچا

جس نے اسے بنک در بہ در نامراد پھرایا جس نے اسے دیا دیا۔

انسان کے اندر فسق و فجور اور تقویٰ دونوں کی صلاحیتیں پیدا کی گئی ہیں، لیکن یہ صلاحیتیں کن کاموں کے لئے ہیں اور یہ فرق و تمیز قرآن سے معلوم ہو سکتی ہے خواہ اس کی کوئی شخص سے ادا ہو سکے۔ سورۃ کہف کی آیت ۱۰۳ میں ہے:

الذین ضل سعیھم فی الحیوۃ الدنیا وھم یحسبون انھم یحسنون صنعا۔

یعملون الصلحٰت ان لھم اجراً کبیراً ۝

یہ قرآن نے ان لوگوں کے متعلق کہا ہے جو ہوس سے اس کو حاصل کرنے کی کوشش میں اس کو کھو بیٹھتے ہیں۔

صفحہ ۱۰۳ ہی میں ہے:

[illegible]

"جو لوگ ازل سے ابد تک عشق ہی [illegible] ہوتے ہیں تو زندہ رہتے ہیں۔

[illegible] آل عمران آیت [illegible]

[illegible] ان امواتا بل احیاء عند ربھم یرزقون ۝ فرحین بما آتٰھم اللہ من فضلہ ۝

[illegible]

[illegible] کے مقرب ہیں۔ ان کو رزق بھی ملتا ہے جو اس [illegible] ہے۔

اللہ کی راہ میں قتل ہونے والوں میں اولیا بھی شمار ہوتے ہیں جیسا کہ مولانا اشرف علی تھانوی صاحب نے سورۃ البقرہ کی آیت (۱۵۴) کے حاشیے میں بحث کی ہے۔ "خونیں نوا" سے اقبال کا اشارہ بھی شہدا کی طرف ہے۔

صفحہ ۱۳ ہی میں ہے:

دمِ خود را دمیدی اندراں خاک
کہ غیر از خوردن و مُردن ندانند!

تم کہتے اور مر جانے کے لیے جیا نہیں جاتے۔ وہ جانوروں کی زندگی ہے۔ ہم کہتے ہیں اللہ نے ہمارے اندر اپنی روح پھونک دی ہے اور ہمیں اپنی خلافت کے لیے منتخب کیا ہے اور ہمارے اندر خودی اور تسخیر کائنات کا تقاضا ہے کہ ہم خدا کے لیے جہاد اختیار کریں۔ صفحہ ۳ کی آیتیں دیکھیں۔ جو لوگ صرف کھانے اور مر جانے ہی میں حیات سمجھتے ہیں وہ جانوروں جیسے ہیں۔

سورۃ الاعراف (آیت ۱۷۹) میں ہے:

ولٰئک کالانعام بل ھم اضل ط اولٰئک ھم الغٰفلون ○

[یہ لوگ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ (ان سے) زیادہ بے راہ ہیں۔ یہ لوگ غافل ہیں۔]

صفحہ ۱۴ میں ہے:

دلِ ما از کارِ ما رمیدہ بصورت ماندہ و معنی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

صفحہ ۱۴ ہی میں ہے :

نداند جبرئیل ایں ہاے و ہُو را
کہ نشناسد مقامِ جستجو را!
بپرس از بندۂ بیچارۂ خویش
کہ داند نیش و نوشِ آرزو را!

''نیش و نوشِ آرزو'' انسان ہی رکھتا ہے، فرشتے نہیں رکھتے۔

سورۃ الاحزاب (آیت ۷۲) میں ہے :

و حملہا الانسان ○ [اور انسان نے اسے اٹھایا]۔

اس لیے وہ مسجودِ ملائک بھی بنا، خلیفۃ اللہ بھی۔

صفحہ ۱۵ میں ہے :

چنیں آدم آساں کہ دیدہ باشد
کہ جبریلِ امیں را دل خراشد
چہ خوش دیرے بنا کردند آنجا
پرستندہ سومنات و کافر تراشد

[illegible]
یکن اب [illegible]
اُس میں بود کرتے ہے۔ [illegible] ہوا ہے بتوں کی پوجا کرتا
ہے۔ (واتخذ قومہ۔ سورۃ الکہف، آیت ۵۹) اور سورۃ الفرقان
۳۰) میں ہے :

و قال الرسول یٰرب ان قومی اتخذوا [illegible]

[اور (اُس دن) رسولؐ کہیں گے کہ اے میرے رب میری
قوم نے اس قرآن کو بالکل چھوڑ رکھا تھا۔

صفحہ ۱۵ ہی میں ہے :

چناں با بندگی در ساختم من
نہ گیرد گر مرا بخشی خدائی

علامہ اقبال ایک مکتوب میں لکھتے ہیں :

"غلامِ قوم ، مادیات کو روحانیت پر مقدم سمجھنے پر مجبور ہو جاتی ہے اور جب انسان میں جوئے سلاسل پہنے کا خلق ہے تو وہ ہر ایسی تعلیم سے بیزاری کے سوا کچھ نہیں دیتا ہے جس کا مقصد قوتِ نفس اور روحِ انسانی کا ترفع ہو۔"[۳۰]

سورۃ الکہف (آیت ۲۸) میں ارشاد ہے :

ولا تطع من اغفلنا قلبه عن ذكرنا واتبع هواه وكان امره فرطا ٥

"اور ایسے کا کہنا نہ مان جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر رکھا ہے اور وہ اپنی نفسانی خواہشات پر چلتا ہے اور اُس کا حال حد سے گزر گیا ہے۔"

اسی صفحے (۱۵) میں ہے :

مسلمان فاقه مست و زنده پوش است
ز کارش جبرئیل اندر خروش است
بیا نقش دگر ملت بریزم
که این ملت جهان را بار دوش است

سورۃ النور (آیت ۵۵) میں ہے :

وعد الله الذين آمنوا منكم وعملوا الصلحت ليستخلفنهم في الارض

[illegible] اللہ تعالیٰ
[illegible] (حکومت عطا کرے گا)
[illegible]

---

[۳۰] ایضاً ۱۰/۲۰۱ - ۲۰۲ -

کر لیا ہے اور وہ اُن کے خوف دور کرنے کے بعد اس سے یہ کہتے ہیں
[شرطیکہ میری عبادت کرتے رہیں، میرے ساتھ کسی قسم کا شرک نہ کریں
اور جو شخص بعد اس کے ناشکری کرے تو یہ لوگ بے حکم ہیں۔]

صفحہ ۱۶ میں ہے:

از فسونِ کہنہ دیرینہ ملت کہ نسوشش از نیش گیرد
تکرد تا یکے عالم رخ ازنہ
دو عالم را بہ دوشِ خویش گیرد

(یہ شعر رازی) نے بعض مفسرین نے اور کی بنا میں لکھی آیا ہے۔
پھر سورۃ الجاثیہ کی آیت (۱۳) یہی ہے:

و سخر لکم ما فی السمٰوٰت و ما فی الارض جمیعاً منہ

اور سخر کیے تمہارے لئے جو کچھ ہیں آسمانوں میں اور ہیں
سب اُس کی طرف سے۔]

انسان میں آسمان اور زمین کی ہر چیز کو مسخر کرنے کی صلاحیت ہے۔
صفحہ ۱۶ میں ہے:

بنرور دہقان کارگباں
کشد خود را بہ عیش کرگسے چند

مزدور کا خون پسینہ وہ ہے دوسروں کے عیش کے لئے۔
سورۃ النحل (آیت ۷۶) میں ہے:

ضرب اللہ مثلاً عبداً مملوکاً لا یقدر علیٰ شیء و من رزقناہ منا
حسناً فھو ینفق منہ سراً و جھراً ط ھل یستون ط

اللہ ایک مثال بیان کرتا ہے۔ ایک غلام ہے جو دوسرے کے
ہاتھ میں ہے، کسی چیز پر اُس کا بس نہیں چلتا اور ایک وہ ہے جسے ہم نے
اچھی روزی دی ہے اور وہ اُس میں سے چھپ کر اور کھلم کھلا (جس
جس موقع ہو) خرچ کرتا ہے۔ کیا یہ سب برابر ہیں؟]

صفحہ ۱۷ میں ہے :

مریدے فاقہ مستے گفت با شیخ
کہ یزداں را ز حالِ ما خبر نیست
بما نزدیک تر از شہ رگِ ماست
وایکن از شکم نزدیک تر نیست!

مرید کا خون اس کی رگوں میں جوش لیتا ہے۔ اس سے وہ کہہ
کہ ہمارے کے قرب کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اس سے پوچھیو کہ ہمارے
مجھے وہ مست کہیں کر سکے جب کہ وہ خود کہتا ہے کہ میں تو شاہ
شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہوں۔ سورۂ ق (آیت ۱۶) میں ہے :

و نحن اقرب الیہ من حبل الورید ○

اور ہم اس سے نزدیک ہیں شہ رگ سے زیادہ۔

سورۂ مائدہ (آیت ۴۸) میں ہے :

ولا تتبع اھوآئھم عما جاءک من الحق ○

اور ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کرو اس کو چھوڑ کر جو
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔

صفحہ ۱۸ میں ہے :

بجز از ما نماز پنجگانہ
غلامان را صف آرائی گران است

یہ استحکام اور صف آرائی کی تلقین ہے لیکن ہماری
مشق کی [illegible] دشمنوں کی غلامی میں وہ کہ صف آرائی
و استوار کی [illegible]

[illegible]

(اے موسیٰ) تو تم جاؤ اور تمہارا رب، دونوں لڑو، ہم یہاں
[illegible]

صفحہ ۱۷ ہی میں ہے :

ز محکومی رگاں در تن چناں سُست
کہ ما را شرع و آئین بار دوش است

صفحہ ۱۵ میں (جاں پاکندگی در ساختم من کے ذیل میں دیکھیں۔ فرعون کی غلامی کی وجہ سے ہی اسرائیل نے توریت پر عمل کرنے سے گریز کیا۔ زندگی نے سمجھ کہ دین اور عمل سے غفلت بیش تر ہے۔

سورۃ البقرہ (آیت ۹۳) میں ہے :

خذوا ما اٰتینکم بقوۃ واسمعوا ط قالوا سمعنا و عصینا ۝

(جب ہم نے کہ ہم نے تم کو دیا اور سنو۔ تو کہا ہم نے سنا ہم نے اور نہ مانا۔)

صفحہ ۱۸ میں ہے :

بگے اندازہ کن سود و زیاں را
چو جنت جاودانی کن جہاں را!
نمی بینی کہ ما خاکی نہادان
جہاں خویش آراستہ ایم خاکدان را!!

انسان اس دنیا کو زندہ جاوید بنانے کی خواہش رکھتا ہے۔ قرآن اس رائے میں انسان کی سرخوشی کو شدید طور پر رد کرتا ہے۔

سورۃ الشعراء (آیات ۱۲۸ - ۱۲۹) میں ہے :

اتبنون بکل ریع آیۃ تعبثون ۝ و تتخذون مصانع لعلکم تخلدون ۝

کیا بناتے ہو ہر ٹیلے پر ایک نشان (یادگار) جس کو تم ۔۔۔۔۔ ہے اور بناتے ہو محل شاید کہ تم ہمیشہ رہو گے۔

کہ یہ زندگی محدود ہے اور ہمیشہ نہیں رہنا ہے۔

مسلسل عمل، زندہ جستجو کی توفیق ہو تو وہ جاودانی پا سکتا ہے۔

صفحہ ۱۸ ہی میں ہے:

ز اوقاتِ تو یک دم کم نہ گردد
اگر مستِ جاوداں باشم، زیاں چیست؟

نسل، قومیت کی بنا میں اور اس کے علاوہ بھی اور بہت سے تصورات ہیں جو غلط ہیں۔ صفحہ ۱۵۳ میں سورہ المائدہ کی آیت ۱۵۳ اور سورہ آل عمران کی آیتیں (۱۲۹ - ۱۷۰) آ چکی ہیں۔

اسی صفحے میں ہے:

بہ پایاں چوں رسد ایں عالمِ پیر
شود بے پردہ ہر پوشیدہ تقدیر
مکن رسوا حضورِ خواجہ ما را
حسابِ من ز چشمِ او نہاں گیر

"مکن رسوا" سے معلوم ہوتا ہے کہ علامہ اقبال نے اسی مفہوم کی ایک اور رباعی بھی کہی تھی۔ مثلاً غلام رسول مہر نے اُن سے منگوائی تھی۔ وہ رباعی یہ تھی[6]:

[illegible]

۵۔ [illegible]

۶۔ جو شعر کسی لحاظ سے رباعی نہیں کہلائے جا سکتے۔ [illegible] کے شعوری یا غیر شعوری طور پر کہا ہے جو وزن کے لحاظ سے رباعی نہیں ہیں۔ تاہم انہیں اس بات کا احساس تھا۔ دیکھیں [illegible]

سورۃ الزلزال (آیات ۷-۸) میں ہے :

[illegible]

[illegible]
برائی وہ دیکھ لے گا۔]

[illegible]
اس طرح فرمائیں گے ؟

سورۃ الفرقان (آیت ۳۰) میں ہے :

[illegible]
قرآن کو بالکل چھوڑ رکھا تھا۔]

تاہم ہماری دعا یہی ہے :

ولا تخزنی یوم یبعثون ○ (الشعراء ، آیت ۸۷)۔

[اور جس دن [illegible] اٹھائے جائیں گے اس دن مجھے رسوا
کرنا۔]

کسی نے اقبال سے [illegible]

بدن وا ماند و جانم در تک و پوست
سوئے شہرے کہ یطحا در رہ اوست
تو باش ایں جا و با خاصاں بیامز
کہ من دارم ہوائے منزلِ دوست

ایسی تڑپ شاید ہی کسی نعت شعر میں ہوگی !

سورۂ آل عمران (آیت ۱۵۹) میں ہے :

فبما رحمة من الله لنت لهم ٥

[تو یہ اللہ کی رحمت ہے کہ آپؐ ان (مسلمانوں) کے لیے نرم دل ملے۔]

صفحہ ۲۱ سے "حضور رسالتؐ" کے اشعار آتے ہیں اور عزت بخاری کے اس شعر سے آغاز ہوتا ہے :

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنیدؒ و بایزیدؒ اینجا

سورۃ الحجرات (آیت ۲) میں ہے :

یاایہا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبیؐ ولا تجہروا لہ بالقول کجہر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون ٥

[اے ایمان والو، دبھی نہ کرو اپنی آوازیں نبیؐ کی آواز سے اور نہ ان سے کھل کر بولو جس طرح کھل کر بولتے ہو ایک دوسرے سے کہیں اکارت نہ ہو جائیں تمہارے اعمال اور تم کو خبر نہ ہو۔]

سورۃ التوبہ (آیت ۶۱) میں یہ تنبیہ بھی ہے :

والذین یؤذون رسول اللہ لہم عذابؑ الیمؑ ٥

[اور جو لوگ دکھ دیتے ہیں اللہ کے رسولؐ کو، ان کو دکھ کی مار ہے۔]

صفحہ ۲۳ میں سنوچہری کا شعر آتا ہے :

"الا یا خیمگی خیمہ فرو ہل
کہ بیش آہنگ شد بیروں ز منزل"

سورۃ التوبہ (آیت ۳۸) میں انفروا فی سبیل اللہ [کوچ کرو اللہ کی راہ میں] ہے۔

صفحہ ۲۳ ہی میں ہے :

خرد از زندگانِ خمل فرومند زمامِ خویش دادم در کفِ دل !

اب عقل و خرد کے بس کی بات نہیں ۔ اب دل اور عشق کی بات ہے ۔ کیونکہ حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری ہو رہی ہے ۔ اور اب میں سفرِ اور فریضۂ حج کو چھوڑ کر محبوبؐ کے در میں دشت نوردی کر رہا ہوں ۔

سورۃ الشعراء (آیات ۸۹-۸۹) میں جو قلبِ سلیم کی تمنا کی گئی ہے قلبِ سلیم کی شرط ارشاد فرمائی گئی ہے :

یوم لا ینفع مال و لا بنون الا من اتی اللہ بقلب سلیم ۔

[جس دن نہ کام آئے گا کوئی مال اور نہ بیٹے ، مگر جو کوئی اللہ کے پاس لے کر قلبِ سلیم ۔]

بارگاہِ مصطفوی (صلی اللہ علیہ وسلم) میں ہی قلبِ سلیم کی سرزمین ہے ۔ [illegible]

صفحہ ۳۰ میں پھر اسی دل کے متعلق اقبال لکھتے ہیں :

[illegible]

بصحرا بُردمش ، افسردہ [illegible] کنار آبجوے زار کردمش

اس دل کو کہیں بے جان اسے قرار نہیں ، اگر قرار ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے در پر ہو ۔

سورۃ الحج (آیات ۳۴-۳۵) میں ہے :

[illegible] المخبتین ۝ الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبہم ۝

[اور خوش خبری سنا ان عاجزی کرنے والوں کو ۔ وہ کہ جب نام لیجے اللہ کا تو ڈر جائیں ان کے دل ۔

لیکن جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] سے دل تڑپ جاتا ہے اور آہ و زاری کرنے لگتا ہے ۔

صفحہ ۲۴ ہی میں ہے :

سبب پیری و ریب گرفتم ننوا خوان از سرود عاشقان
حرآں مرغے کہ در صحرا سرِ شاخ کشاید نر بفکر آشیانے

اس پیری کے زمانے میں مدینہ طیبہ کی راہ پکڑی ہے ۔ میری مثال ایسی ہے جیسے کہ شاخ کے وقت اک پرند اپنے ٹھکانے کے لیے کوئی آشیانہ تلاش کرتا ہے ۔ یسے ہی لوگوں کے لیے اللہ پاک بشارت دیتے ہیں :

طوبیٰ لھم و حسن مآب (سورۃ الرعد ، آیت ۲۹) ۔

[خوش حالی ہے اُن کے لیے اور اچھا ٹھکانا ۔]

صفحہ ۲۵ میں عراقی کا شعر ہے :

ن آہنگِ حجازی می سرایم ’نشستن ہائے کندو جام کردند‘

مستی و مستی کی وہ شراب جو ہے انسان کو بلائی کی آمی کو "حجازی" انداز میں پیش کیا جا رہا ہے ۔

اسی صفحے میں ہے :

کشادہ رحبِ حوزا نعرہ زد کہ سفر خوش بہ سرایم

سورۃ الانعام (آیت ۷۹) میں ہے :

انی وجہت وجہی للذی فطر السمٰوات والارض حنیفاً ٥

میں نے سب کی اُس ذات کی طرف جس نے بنائے آسمان اور زمین ، یک طرف ہو کر ۔

ہے یہ سب اس کی طرف ابراہیم علیہ السلام کے رخ کرنے کے متعلق ہے ۔ یہ بات یہاں بھی محدود ہے کہ ساحلِ نجد اور صرف حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہو کر عرض کر رہا ہے ۔

صفحہ ۲۵ ہی میں ہے :

سحر با ناقہ گفتم نرم تر رو
کہ راکب خستہ و بیمار و پیر است
قدم مستانہ زد چنداں کہ گوئی
بپایش ریگِ ایں صحرا حریر است !

سورۃ التوبہ (آیت ۱۲۰) میں ہے :

ما کان لاھل المدینۃ ومن حولھم من الاعراب ان یتخلفوا عن رسول اللہ ولا یرغبوا بانفسھم عن نفسہ ذلک بانھم لا یصیبھم ظمأ ولا نصب ولا مخمصۃ فی سبیل اللہ ولا یطئون موطئا یغیظ الکفار ولا ینالون من عدو نیلا الا کتب لھم بہ عمل صالح ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین ○

یہ اس وقت کی بات ہے کہ ان کو اللہ کی راہ میں جو بھوک لگی اور جو تکلیف پہنچی اور جو بیوت لگی اور جو ایسا قدم جو کفار کے لیے موجب غیظ ہوا اور دشمنوں کی جو کچھ چیز ان سے ہو اُن کے نام ایک ایک نیک کام لکھا گیا ۔ بیشک اللہ محسنین کا اجر ضائع نہیں کرتا ۔

صفحہ ۲۶ میں ہے :

نمِ اشک است در چشمِ سیاہش
دلِ سوزد ز آہِ صبحِ گاہش
بآں مے کو ضمیرم را بر افروخت
سیاہے ریزد از موجِ نگاہش !

اس نقطہ سے متعلق دو احادیث صحیحہ کی اصلاحی شرح سے ہو سکتی ہیں اور سورۃ الحج کی آیت (۲۷) یہی :

واذن فی الناس بالحج یاتوک رجالا وعلی کل ضامر یاتین من کل فج عمیق ○

اور سواریوں میں حج کے لئے ہر دور کے لوگ میرے دین کی طرف آئیں گے ۔ چنانچہ یہی دور دنیا کی دشمنوں کو بھی حج کعبہ اور دارالسلام سے پہنچی ہوں گی ۔

صفحہ ۲۶ ہی میں ہے :

چہ خوش صحرا کہ در وے کاروانہا
درودے خواند و محمل براند
بہ ریگِ گرم او آور سجودے
جبیں از سوز تا دانے بماند

سورۃ البقرہ (آیت ۱۲۵) میں ہے :

و عہدنا الی ابراھیم و اسمعیل ان طھرا بیتی للطائفین و العکفین و الرکع السجود ٥

[اور کہ دیا ہم نے ابراہیم اور اسمٰعیل کو، کہ پاک رکھو گھر میرا واسطے طواف والوں کے اور اعتکاف والوں کے اور رکوع اور سجدہ والوں کے۔]

یہاں اسی صحرا سے تعلق بتایا ہے جہاں خانۂ کعبہ ہے۔

صفحہ ۲۷ میں ہے :

میر کاروان آں حجازی کسب — سروری او را بیاموزد ز شب
ریگ او بہ موج او خلخال در — خیمہ ہائے تو بدوش زن زسب

عربی شاعر نے صحرا سے متعلق کہی ہے جس کے کلام سے مرد دلوں میں زندگی پیدا ہو سکتی ہے اور :

ہر کہ او دل سازگار است — کہ در ہر سنہ قاشے از دلِ اوست

سورۃ الرحمٰن (آیت ۴) میں ہے :

علمہ البیان ٥ [سکھایا اس کو گویائی]۔

یہی بیان اور گویائی صحیح طریقے پر استعمال ہو تو مرد مسلمان [illegible] اور [illegible] سے [illegible] اور [illegible] حاصل کر سکتے ہیں۔

صفحہ [illegible] میں ہے :

[illegible]

[اور یقین لائے اور چین پکڑتے ہیں اُن کے دل اللہ کی یاد سے۔]

ع نوائے او ... ہر دل سازگار است — اس کے لیے سورۂ مریم کی آیت (۹۶) دیکھیں:

ان الذین امنوا و عملوا الصلحت سیجعل لہم الرحمن ودا ۝

جو یقین لائے ہیں اور عملِ صالح کیے ہیں اُن کو دے گا رحمٰن محبت۔ (مخلوق بھی اُن سے محبت کرتی ہے)۔]

صفحہ ۲۸ میں ہے:

ع غمِ پنہاں کہ بے گفتن عیاں است

سورۂ 'طٰہٰ' (آیت ۱۰۳) میں ہے:

نحن اعلم بما یقولون ۝

ہے کہ جب معلم سے ... چکے ... ہیں۔

صفحہ ۲۸ ہی میں ہے:

... اس ... ...
... ...

سورۂ 'طٰہٰ' (آیت ۱۳۱) میں ہے:

... ...
لنفتنہم فیہ ط و رزق ربک خیر و ابقیٰ ۝

... ان چیزوں کی ... کہ ... ...
... ان اکثر کے ... ... ان کی ... ...
... کہ ... ...
بہتر ہے اور دیرپا ہے۔]

صفحہ ۲۹ میں ہے:

غمِ راہی نشاط آمیز تر کن — فغانش را جنون انگیز تر کن
بگیر اے ساربان راہِ درارے — مرا سوزِ جدائی تیز تر کن

سورۂ آلِ عمران (آیت ۱۹۵) میں ہے :

فالذین ھاجروا و اُخرجوا من دیارھم و اُوذوا فی سبیلی و قٰتلوا و قتلوا لاکفرن عنھم سیاٰتھم ولادخلنھم جنٰت ۔ ۔ ۔ ۔

پھر جو لوگ وطن سے چھوٹے اور نکالے گئے میرے گھروں سے اور ستائے گئے میری راہ میں اور لڑے اور مارے گئے میں اُتاروں گا اُن سے برائیاں اُن کی اور داخل کروں گا جنتوں میں ۔ ۔ ۔ ۔

یہ آیت ہجرت کرنے والے مجاہدوں کے سلسلے میں ہے ۔

صفحہ ۲۹ ہی میں ہے :

ما بے بہ نفس دہیم بنامیم من دِ تو کشتۂ شدن جہ جہ
دو حرفے بر مہ اثر نہ بگوئیم تا خواجۂ چشماں را بہ الہم !

سورۃ الاعراف (آیت ۱۵۷) میں ہے :

فالذین اٰمنوا بہ و عزروہ و نصروہ واتبعوا النور الذی اُنزل معہ اولٰئک ھم المفلحون ۝

جو لوگ اس نبی پر ایمان لاتے ہیں اور اُن کی حمایت کرتے ہیں اور اُن کی مدد کرتے ہیں اور اُس نور (قرآن) کا اتباع کرتے ہیں جو اُن کے ساتھ بھیجا گیا ہے اسے لوگ وہی فلاح پانے والے ہیں ۔

سورۃ الفتح ، آیت ۹ میں بھی یہی بشارت ہے ۔

صفحہ ۲۹ ہی میں ہے :

حکمراں ہے کہ گدا سلطاں جہ و درویش
چہ خرم بختے ؛ چہ خرم روزگارے در سلطاں بہ درویشے کشادند !

حکمراں اور فقیر بھی ان دو حصوں میں منقسم رہتے ہیں ۔ سورۃ النجم آیت ۲۸ میں ہے :

ان الظن لا یغنی من الحق شیئا ۔

اور بے شک ظن کام نہ آئے حق بات میں کچھ بھی ۔

اور مانگنے والا (سائل) ہو یا نادان، جو کچھ مانگتا ہے اللہ دیتا ہے۔

سورۂ ابراہیم (آیت ۳۴) میں ہے:

و آتٰکم من کل ما سالتموہ ط

[اور جو جو چیز تم نے مانگی تم کو ہر چیز دی۔]

[illegible] سے معجزہ جنوں کی بات یہ ہے کہ سلیمان علیہ السلام اس کے ذریعے [illegible] کی روشنی حاصل کر رہے ہیں۔

سورۃ الحج (آیت ۳۷) میں ہے:

و بشر المخبتین ۝

[اور خوش خبری سنا عاجزی کرنے والوں کو۔]

صفحہ ۳۰ میں ہے:

جہانِ چار سو [illegible] ہوائے لامکاں اندر سرشت
چو بگذشتم ازیں بام بلندے چو گرد افتاد پرواز از پرِ من

حضور [illegible] کی معراج طریق انسانیت کی معراج ہے۔

سورۂ بنی اسرائیل کی پہلی آیت ہے:

سبحٰن الذی اسرٰی بعبدہٖ لیلا ً

[پاک ذات ہے جو لے گیا اپنے بندے کو راتوں رات۔]

[illegible] سورۃ النجم کی ابتدائی آیات میں اسی عظیم واقعہ [illegible] ہیں۔ اقبال نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمتی ہونے کی وجہ سے اپنا نظریۂ حیات اتنا ہی بلند رکھتے ہیں۔

صفحہ ۳۰ ہی میں ہے:

[illegible] خالق سے [illegible]
[illegible] [illegible]

حضور [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حکیم اور فلسفی [illegible] بیٹی تو [illegible] ہو جاتے ہیں اور وہ بھی نیم کی طرح [illegible]

کی سیر کرتا ہے اور زمانی بھی جاودانی بن جاتا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام سے (سورۃ الاعراف، آیت ۱۴۳) میں کہا گیا تھا:

لن ترانی ○ [تو مجھے ہرگز نہیں دیکھے گا]۔

لیکن اس بارگاہ میں سب مستفید و مستنیر ہیں۔

صفحہ ۳۰ ہی میں ہے:

مسلمان ان نکتہ کج کلاہے — رسد از سینۂ او سوز آہے
دلش زندہ! چرا زاید؟ نداند — کہ بے یاد رسولؐ اللہ نگاہے!

اگر حضور نور صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر کرم ہو جائے تو آج بھی ایک "بے سواد" مسلمان "سوز آہ" (عشق) کی بدولت دین و دنیا سب کچھ حاصل کر سکتا ہے۔

سورۃ الرعد (آیت ۲۹) میں ہے:

الذین آمنوا و عملوا الصلحٰت طوبیٰ لھم و حسن مآب ○

جو یقین لائے اور عمل صالح کیے جنہیں ہے ان کو اور اچھا ٹھکانا (یعنی دونوں جہانوں میں)۔!

صفحہ ۳۱ میں ہے:

بنالم زانکہ اندر کشور ہند — ندیدم بندۂ کو محرم تست

[illegible]

[illegible] حضور نور صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی چھوڑ دی ہے۔ اس لیے مجبور و معذور بن کر رہ گیا ہے۔

سورۂ آل عمران (آیت ۳۱) میں ہے:

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ○

[illegible] اگر اللہ سے محبت کرنے ہو تو میری راہ چلو، اللہ تم سے محبت کرے گا۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی ہی میں دین و دنیا کی فلاح ہے۔

صفحہ ۳۲ میں ہے :

ز روداد در حلقہ مائش ہمیں بس — کہ دل چوں نہ کرد انتساب دایہ

* * *

رکابے بے شکوہ حسن گویہ — تو می دانی کہ ملت بے امام است

* * *

نصیبِ او نہی چوں کیسۂ او — بطونِ خانۂ ویراں کتاش

برصغیر کے مسلمانوں نے قرآن کو طاق پر رکھ دیا ہے اور اسی لیے وہ دو سو سال سے غلام بنے ہوئے ہیں۔

سورہ الفرقان (آیت ۳۰) میں ہے :

و قال الرسول یٰرب ان قومی اتخذوا ھذا القرآن مھجورا

اور رسول کہے گا اے میرے رب بے شک میری قوم نے اس قرآن کو نظر انداز کر دیا تھا۔

اصفحہ ۱۰۱ میں لکھتے ہیں :

حسن بے داغ در عصر جدید — عرض اندوہ خود بر کس ندید

صفحہ ۱۰۲ میں ہے :

دلِ خود را اسیرِ رنگ و بو کرد — ز آبِ و گل ہوس صد رنگ و بو کرد

* * *

بروئے او در دل ناکشادہ — صبوحی بے خمارے بے سبوئے

* * *

ز سلطان حاکم بے تدبیر — نہ دانی چیست روزِ دیر و زودے

حج کے مسلمان سے دیے سے رشتہ کر رہا ہے وہ حشی و آزاد ہے حوض کا لازمہ سے ناکل ہوس کا بندہ ہے۔ اس سے وہ حشی میں گرفتار ہے۔

سورۃ الروم (آیات ۳۶ - ۳۷) میں ہے :

و اذا اذقنا الناس رحمۃ فرحوا بھا و ان تصبھم سیئۃ بما قدمت
ایدیھم اذا ھم یقنطون ۔ اولم یروا ان اللہ یبسط الرزق لمن یشاء
و یقدر ان فی ذلک لآیٰت لقوم یؤمنون ۔

اور جب حکمائی ہم رحمت لوگوں کو تو اس سے خوش ہو جاتے
ہیں اور اگر آ پڑے ان پر کوئی برائی جو ان کے ہاتھوں نے بھیجی ہے تو وہ اس سے
دبتے ہیں ۔ کیا نہیں دیکھتے حکمے اللہ تعالیٰ روزی جس پر چاہے
اور جس پر چاہے کم کر دیتا ہے ۔ اور اس میں ہے ان لوگوں کے
جو یقین رکھتے ہیں ۔]

صفحہ ۳۴ میں ہے :

ع حق آں دہ کہ مسکین و امیر است

سورۃ الدھر (آیت ۸) میں ہے :

[illegible]

[illegible] ایک نبی کہتے ہیں کہ [illegible] کی محبت پر [illegible]
[illegible] اور [illegible] کو [illegible]

[illegible] کے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
اللہ علیہ وسلم) بیٹک کا ٹکڑا ہی عنایت فرما دیجیے :

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

• • •

سلماں زادہ و نا محرم مرگ ! ز بیم مرگ لرزاں تا دم مرگ !

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] ہے اور موت سے ہر وقت ڈرتا ہے ۔

سورۂ آل عمران (آیت ۱۳۹) میں ارشاد ہے :

ولا تہنوا ولا تحزنوا و انتم الاعلون ان کنتم مؤمنین ○

[اور تم سست پڑو اور غم کرو اور تم ہی غالب رہو گے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔]

صفحہ ۳۵ ہی میں ہے :

ع ملوکیت سراپا شیشہ بازی است

ملوکیت کا کام حریف ذہنی کا مقابلہ اور دوسروں کا منہ بند کرنا ہے۔ قرآن پاک میں ایسی ملوکیت کا ذکر جسے حضرت علیہ السلام کے مقابلے میں سورۃ الکہف ۷۹ میں آیا ہے اور وہ فرماتے ہیں کہ :

و کان وراءھم ملک یاخذ کل سفینۃ غصباً ○

اور ان کے آگے ایک بادشاہ تھا جو ہر کشتی جبراً چھین لیتا تھا۔

صفحہ ۳۶ میں ہے :

ع خودی اندر وجودش رعشہ دار است!

ع کہ دینش مُرد و فقرش خانہ زاد است

ع تلاشِ دانہ در صحرا گران است

اس کا مسلمان کی حیثیت سے کیا مطلب ہو سکتا ہے اس کے متعلق یہ بیان ہے، حالانکہ مشکلات ہی سہولتوں کا پیش خیمہ ہیں۔

سورۃ الانشراح (آیات ۵ و ۶) میں صاف طور پر ارشاد ہے :

فان مع العسر یسراً ○ ان مع العسر یسراً ○

[بے شک مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔ بے شک مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔]

صفحہ ۳۷ میں ہے :

سلماں گرچہ بے خیل و سپاہے است
ضمیرِ او ضمیرِ پادشاہے است
اگر او را مقامش باز جویند
جہانِ او جلالِ بے پناہے است !

صفحہ ۳۵ میں سورۂ آل عمران کی آیت ۳۹ ملاحظہ فرمائیں ۔

صفحہ ۳۸ میں ہے :

دگر گوں کرد لا دینی جہاں را
ز آثارِ بدن گفتند جاں را
ازاں نقرے کہ با صدیقؓ داری
بشورے آور ایں آسودہ جاں را

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے لیے صرف اللہ اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کافی ہیں :

ع صدیقؓ کے لیے ہے خدا کا رسول بس

سورۃ الزمر (آیت ۳۶) میں ہے :

[illegible] اللہ بکاف عبدہ ؕ کیا اللہ اپنے بندے کے لیے کافی نہیں ؟

سورۃ المنافقون [illegible] میں ہے :

[illegible] خزائن السمٰوٰت و الارض ،

اور آسمانوں اور زمین کے خزانے اللہ ہی کے ہیں ۔

[illegible] ایسے رسول [illegible] اور خدا اللہ کا محتاج کیوں بنے :

[illegible]

حرم از آثرِ گبرد رنگ و بوئے

صفحہ ۳۱ میں ہے : گلہائے حرم محتاجِ دیر است ۔

مسلمان ، اللہ کا ہو کر غیر اللہ کے پاس جائے تو کس قدر شرمناک بات ہے ! اوپر ہی کی آیتیں دیکھیں ۔

صفحہ ۳۸ ہی میں ہے :

تیران تا بسجدہ صنم کشیدند گریبانِ شہسوارِ ما دریدند
چو آن اسرار دروں سینہ آبیدہ مسلمان با مسلمان می خلدند !

جب تک صرف اللہ کے آگے جھکتے رہے اللہ ہر جگہ ان کی مدد کرتا رہا ، جب سے دنیا والوں کے آگے سر جھکانے لگے ، اللہ بھی ان سے منہ پھیر لیتا ہے ۔

سورۃ البقرہ (آیت ۱۱۴) میں اسی مضمون کے متعلق ہے :

اولئک ما کان لھم ان یدخلوھا الا خائفین ط لھم فی الدنیا خزی ولھم فی الاٰخرۃ عذاب عظیم ۝

[یہ وہی ہیں جنہیں مسجدوں کے بنانے سے روکنا چاہیے ، ان کے لیے دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں بڑا عذاب ۔]

صفحہ ۳۹ میں ہے :

مسلمان کے جسے سجدہ ہے [illegible]

مسلمان تو مسجدوں کو آباد کرنے کے لیے ہے ۔

سورۃ التوبہ (آیت ۱۸) میں ہے :

انما یعمر مساجد اللہ من [illegible]
و اٰتی الزکوٰۃ ولم یخش الا اللہ ط

[وہی آباد کرے مسجد ۔ اللہ کی جو یقین لایا اللہ پر اور [illegible] پڑھا اور (جس نے) کپڑی کی نماز [illegible]

صفحہ ۴۰ میں ہے :

سوے خانقاہاں خالی از سے کند مکتب زو طے نوزدہ را طے

ز بزم شاعران افسردہ رفتم نوا با مُردہ یزداں انتساب از نے :

علامہ اقبال ایک مکتوب میں لکھتے ہیں :

[illegible] ہے ۔ [illegible] وہ جس کہنے سے دور ہے ۔ صوفیہ آزم سے لے کر اور حکام تک سب میں ہیں ۔ اخبار نویس اور [illegible] کے تمام سفید لیڈر خود غرض ہیں اور ذاتی منفعت و عزت کے سوا کوئی [illegible] ان کی زندگی کا مقصد نہیں ہے ۔ مگر [illegible] کوئی بے غرض راہنما نہیں ہے ۔"

سورۃ الصف (آیات ۲ - ۳) میں ہے :

[illegible] لم تقولون ما لا تفعلون ۝ کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون ۝

اے ایمان والو، کیوں کہتے ہو [illegible] جو نہیں کرتے ۔ اللہ کے نزدیک یہ بڑی [illegible] ہے کہ کہو وہ جو [illegible] کرتے ۔

حضرت عیسیٰ ہی میں ہے :

مسیحائے کہ مرگ از وے بلرزد جہاں گر دیدم و او را ندیدم !

[illegible] کہ [illegible] کے آرہ کرے [illegible] جان اللہ کے لیے کام آجائے ، لیکن اب ایسا کوئی [illegible]

[illegible] میں ہے :

[illegible] اور دنیا کی سیاسی [illegible] [illegible] کے [illegible] اور [illegible] کے [illegible] [illegible] [illegible] اور [illegible] ۔

۔ ایضاً ۱۰/۲۵۰ ۔

پھر سورۃ النجم (آیت ۳۱) میں ہے :

وللہ ما فی السموات وما فی الارض لیجزی الذین اساءوا بما عملوا
ویجزی الذین احسنوا بالحسنیٰ ○

[اور اللہ ہی کے لیے ہے جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں ہے تاکہ وہ برائی کرنے والوں کو ان کے کیے کی سزا دے اور نیکی کرنے والوں کو بھلائی کا۔]

کافر اسی لیے موت سے ڈرتے ہیں اور مسلمان نہیں ڈرتے۔

صفحہ ۳۱ میں ہے :

شبے پیش جمعے کسے زار و مسلمان حر زارد و بیمار
نہ آمد ہمی تاق کہ آید دمید نہ سے دارد و نہ شوے دارد

مسلمان کے متعلق یہ تاثر کہ وہ کسی سے ڈرتا نہیں صحیح نہیں۔

سورۃ الانعام (آیت ۱۶۵) میں ہے :

لیبلوکم فی ما اٰتٰکم ط

[تاکہ اس نے تم میں سے ایک کو دوسرے پر جو کچھ دے رکھا ہے اس میں تمہاری آزمائش کرے۔]

ایک کے ایک پر تاکہ زمانے تم کو اپنے دیے ہوئے حکم میں۔

اللہ نے انسان کو اپنا نائب بنایا تاکہ وہ ایسے عمل

[illegible]

[illegible] غلط روش کے خلاف جنگ کرنا بھی بڑا جہاد ہے۔

سورۃ العنکبوت (آیت ۶۹) میں ہے :

○

[اور جنہوں نے ہمارے واسطے محنت کی ہم سجھا دیں گے اُن کو اپنی راہیں ، اور بے شک اللہ ساتھ ہے نیکی والوں کے ۔]

صفحہ ۴۲ ہی میں ہے :

مرا تنہائی و آہ و فغاں نہ ۔۔۔ سوئے یثرب سفر بے کارواں نہ
کجا مکتب ، کجا میخانہ ، سوزی ! ۔۔۔ تو خود فرما مرا این ہر دو ، کہ آں ؟

صفحہ ۲۵ میں سورۃ الانعام کی آیت (۱۶۲) ملاحظہ ہو ۔

صفحہ ۴۳ میں ہے :

سرشکم در سمائے دامنِ تست ۔۔۔ اگر ہم سر نشست و سر مطلب
حرم تا در صبوحی من فرو رفت ۔۔۔ سرودہ آنچہ بود اندر ضمیرش

مولانا احمد رضا خاںؒ کا شعر ہے :

غور سے سن تو رضا کعبہ سے آتی ہے صدا
میری آنکھوں سے مرے پیارے کا روضہ دیکھئے

اور مولانا جامیؒ کہتے ہیں :

نہ تنہا بست جامی نعت خوانش ۔۔۔ ہمہ قرآن در شانِ تو خواند

سورۃ المائدہ (آیت ۴۸) میں ہے :

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وما ینطق عن الھوی o ان ھو الا وحیٌ یوحیٰ o

[اور آپ نہیں بولتے اپنی چاہ سے ، مگر وہی جو [illegible] وحی کی

اقبال بھی اسی حق کی ترویج و تبلیغ کرنا چاہتے ہیں جو رب العلمین کا پیام بھی ہے اور ذکر للعالمین اور رحمت للعالمین کا پیام بھی ہے۔

صفحہ ۴۳ میں ہے:

ع نہ شعر است اینکہ بروے دل نہادم

صفحہ ۴۴ میں ہے:

ع تو گفتی از حیاتِ جاوداں گوے

* * *

زدانشِ ما سرِ یزداں ز نکتہ است حدیثِ ذرہ و خورشید و آسمان ما

ہماری بات اور سحر خشک دل و تہ دماغ حکمت کا فلسفہ ہے اور یہ ایک طرح سے قول الثابت ہے۔

سورۂ ابراہیم (آیت ۲۷) میں ہے:

یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت فی الحیوۃ الدنیا وفی الآخرۃ

مضبوط کرتا ہے اللہ ایمان والوں کو مضبوط بات سے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں۔]

صفحہ ۴۵ میں ہے:

خودی دادم ز خود ناخوے را ساختم از خود گریزاں سوے را
بندہ آں نالۂ گوے کہ از وے میزد از خود ریختم بوے را

میں نے خودی کا احساس اس کو دیا جو اس سے بالکل نابلد تھا۔ میں نے اس کو اس کی طرف سے بھاگنے والا بنا دیا کہ اس سے قوم میں سوائے بیان عشق کے کچھ نہ رہے۔ انبیا علیہم السلام کے متعلق فرمایا:

ولقد بعثنا فی کل أمۃ رسولا ان اعبدوا اللہ واجتنبوا الطاغوت

(سورۃ النحل آیت ۳۶)۔

[اور ہم نے ہر قوم میں رسول بھیجا ہے تاکہ اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت سے بچو۔]

انبیاء علیہم السلام کے طفیل ہی مجھے بڑی سے بڑی سعادت نصیب ہو جائے۔

صفحہ ۴۵ ہی میں ہے:

تو می دانی چہ می جوید، چہ خواہد،
دلے از ہر دو عالم بے نیازے

(کہ اندر سینہ ہا غیر از تو کس نیست)

[یہ سب اس دل کی بدولت ہے کہ جس میں صرف آپ ہی ہیں اور دونوں جہانوں سے مجھے خلاصی ہو جائے۔]

سورۃ الانبیاء (آیت ۱۰۷) میں ہے:

وما ارسلنٰك الا رحمةً للعالمين ○

[اور ہم نے آپ کو سارے جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔]

جس کا مدعا جہانوں کے لیے رحمت ہی ہو غیر مجھے اور کیا چاہیے

صفحہ ۴۶ میں ہے:

دلیل عاشقاں غیر از دلے نیست
و گرنہ جز تو ما را منزلے نیست

[ہم نے تو ہم نے خانۂ کعبہ کی راہ پکڑ لی، ورنہ سچی بات یہ ہے کہ ہمارے آپ کے سوا کہیں اور نہیں جانا ہے۔ دین اور کعبہ کی ساری بحث ہی نے طیبہ میں حل ہوتی ہے۔ آپ نہ ہوتے تو ہم مسلمان ہی نہ ہوتے۔]

سورۃ آل عمران (آیت ۱۶۴) میں ہے:

لقد من الله على المؤمنين اذ بعث فيهم رسولاً من انفسهم ○

[بے شک اللہ پاک نے ایمان والوں پر بہت بڑا احسان کیا ہے کہ اُن میں اُنہی میں سے ایک رسول کو کھڑا کیا۔]

اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے ہاتھوں دین کی تکمیل اور نعمتوں کی تتمیم ہوئی۔

سورۃ المائدہ (آیت ۳) میں ہے:

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ۰

[آج میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی۔]

صفحہ ۲۰۶ ہی میں ہے:

[illegible] کہ ما از قومے دو صد فرسنگ دوریم!

[illegible]

صفحہ ۲۰۴ میں سورۃ الحج کی آیتیں (۳۴ - ۳۵) دیکھیں۔

سورۃ الزمر (آیت ۲۳) میں ہے:

[illegible]
الی ذکر اللہ ط

[ایسے لوگ کپکپا اٹھتے ہیں اس (قرآن) سے کہ جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔ پھر نرم ہوتی ہیں اُن کی کھالیں اور اُن کے دل اللہ کی یاد پر۔]

صفحہ ۲۰۳ میں ہے:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اس سے زیادہ بُرا دن میرے لیے کوئی اور نہیں تھا جب کہ میں کسی فرنگی "اچھے آدمی" کے ساتھ بیٹھا تھا۔

سورۃ النساء (آیت ۱۴۴) میں ہے:

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْکٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ ط

[اے ایمان والو، مت بناؤ کافروں کو دوست، مسلمانوں کو چھوڑ کر۔]

صفحہ ۴۰ ہی میں ہے:

مرا در حکیمی دو اندرز داد — کہ مستِ بود از بود فیض لگام

[حکمی کے صحت میں تعویذ و ٹلن کی مستقی کرتی جاتی ہیں جو درد سر بن جاتی ہیں۔

سورۃ النجم (آیت ۲۸) میں ہے:

وَاِنَّ الظَّنَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْحَقِّ شَیْئًا ۝

[اور ظن و تخمین کام نہیں آتا حق بات میں کچھ بھی۔]

[illegible] صفحہ [illegible] میں [illegible] کرم کی [illegible] ہے۔

صفحہ ۴۸ میں ہے:

[illegible] — کہ ہم ہوش را بیہ و زیرک ہم

[illegible] سے رشتہ منقطع ہو جائے۔ سورۃ الاعلیٰ کی ابتدا اسی سے ہے:

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلَی ۝

[... کیجیے اپنے رب کے اسم کی جو سب پر غالب ہے۔]

سورۃ المزمل (آیت ۸) میں ہے:

وَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ وَتَبَتَّلْ اِلَیْہِ تَبْتِیْلًا ۝

[اور اُنہوں نے رب کا نام لینے رہے اور سب سے توڑ کر اُسی سے جوڑے۔]

صفحہ ۴۸ ہی میں ہے:

سر مسجد کلیسا نیشتر ست کہ او را صد کتاب اندر کنار است
خطر تو ہا ز خجلت نگفتہ ز خود بیگانہ و ما آشکار است

[جو کی کے واعظ منبر پر کھڑے ہو کر قوم پر طعن و تشنیع کرتے ہیں لیکن خود کا محاسبہ نہیں کرتے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حاسبوا انفسکم قبل ان تحاسبوا [اپنے حساب کو پہلے اپنے کہ تمہارا حساب لیا جائے۔

سورۃ التحریم (آیت ۶) میں ہے:

یٰٓاَیُّھا الذین آمنوا قوا انفسکم و اھلیکم نارًا ○

[اے ایمان والو، خود کو اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ]

صفحہ ۴۹ میں ہے:

بہ غیر اللہ کردم تکیہ یک بار دو صد بار از مقام خود فتادم

[میں نے ایک بار غیر اللہ پر بھروسہ کیا تو سو بار اپنے مقام سے گر پڑا۔]

(آیت ۲۳) میں ہے:

و علی اللہ فتوکلوا ان کنتم مؤمنین ○

[اور اللہ ہی پر بھروسا کرو اگر تم مؤمن ہو۔]

صفحہ ۵۰ میں ہے:

جلی ریز بر چشم کہ بینی بابی پیری مرا تاب نظر بست!

سورۂ یونس (آیت ۴۳) میں ہے :

و منھم من ینظر الیک ط افانت تھدی العمی و لو کانوا لا یبصرون ○

اور اُن میں سے بعضے آپ کی طرف نظر کرتے ہیں تو کیا آپ اندھوں کو راہ دکھائیں گے اگرچہ وہ کچھ سوجھ نہ رکھتے ہوں ؟

لیکن اہل ایسے اندھوں سے نفرت رکھتے ہیں و ایسی نظر رکھتے ہیں جو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے نظر ملا سکتی ہے ۔

صفحہ ۵۰ ہی میں ہے :

من و این عصر بے اخلاص و بے سوز !
بگو با من کہ آخر ایں چہ راز است ؟

[یہ شک کا ہی وار ہے کہ ایسے "من سوز" زمانے میں کیوں نہ ہوئے ۔ اور وہ یہی پیام رکھتے ہیں جو سورۂ آل عمران (آیت ۱۰۴) میں ہے :

ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر و یامرون بالمعروف و ینھون عن المنکر ط و اولئک ھم المفلحون ○

اور تم میں سے ایک امت ایسی ہونی چاہیے جو نیکی کی طرف بلایا کرے ۔ اچھی باتوں کا حکم دیتی رہے گی اور بری باتوں سے روکتی رہے گی اور یہی لوگ مومن ہوں گے ۔]

اسی شعر کے مطابق صفحہ ۵۱ کا شعر ہے :

من اندر مشرق و مغرب غریبم کہ از یاران خود بے نصیبم !

صفحہ ۵۲ میں ہے :

من از آن سلسلہ ہا رفتہ ام اوج بے پروا نشستم !

[میں نے فتنوں کی میں نے کبھی پروا نہیں کی ، بلکہ ایسے [illegible] کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیے ۔ سورۃ العنکبوت کی آیت ۱۰ ہے :

احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا آمنا و هم لا یفتنون ۔

[کیا لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ اتنا کہنے پر چھوٹ جائیں گے کہ ہم ایمان لائے اور اُن کو آزمایا نہ جائے گا ؟]

مومنوں کو آزمایا جاتا ہے اور اس سے ان کے ایمان کو پختگی حاصل ہوتی ہے ۔

صفحہ ۵۲ ہی میں ہے :

چشم من نگاہ دوربین است غروبِ لا الٰہ در وے نبین است
تو چارم کن بدستِ من بران شبم را تابِ مہ آوردہ تست!

[illegible] اس کے لئے [illegible] جیسے [illegible] جس نے مجھے دیکھا [illegible] دوراندیش ہے [illegible] غروبِ لا الٰہ [illegible] میرے ہاتھ میں [illegible] میری رات کو [illegible] تو نے عطا کی ہے ۔

[illegible] اللہ کی رحمت [illegible] صفحہ ۱۱ [illegible] ۳۰ میں ہے :

و اٰتٰکم من کل ما سالتموہ ۝

[اور دیا تم کو ہر چیز میں سے جو تم نے مانگی ۔

صفحہ ۵۳ میں ہے :

بلہ او را جوانِ پاکباز سرورش از خرابِ خانہ سازے
[illegible] [illegible]

[illegible] ایسے [illegible] ہے جنہوں نے اپنے ایمان کے [illegible] ہے اور [illegible] کی طرح [illegible]

اسی لیے عرض کرتے ہیں (صفحہ ۵۳) کہ :

[illegible]

مسلمان میں ایسی ایمانی قوت پیدا ہونی چاہیے جو بڑی سے بڑی طاقت کو زیر کر سکے۔ سورۃ الانفال (آیت ۶۰) میں حکم ہوا ہے:

و اعدوا لھم ما استطعتم من قوۃٍ ○

[اور تم تیاری رکھو اُن کے لیے جتنا تم سے ہو سکے قوت کی چیز سے۔]

صفحہ ۴۵ میں ہے:

خجل ملک عجم از دریدنش من محرم راز تست

جس نے آپ سے رسم حور اُس نے تمام ساپوں کی چھوڑا۔

سورۃ الزمر (آیت ۳۶) میں ہے:

الیس اللہ بکافٍ عبدہ [کیا اللہ اپنے بندے کے لیے کافی نہیں؟]

اور جو شخص حضور نور صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام بن جاتا ہے اُس کا اللہ بھی محب ہے۔

سورۃ آل عمران (آیت ۳۱) میں ہے:

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔

[آپ فرما دیں اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو تو خود اللہ تم سے محبت کرے گا۔]

صفحہ ۵۵ میں ہے:

مصطفیٰ بیتاب سینا سینہ ہا ۔۔۔ سوئے دیگر زد آوازے کہ ہم

ایں گروہ سخت را مختصر کردند ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ آرمیدہ

صفحہ ۵۷ میں ہے:

در دلِ حر ۔۔۔ سخن نقش نیست خام بودم، پختہ شدم، سوختم

[جو قوم کسی کو بیدار کرنے کے لیے میں خود بے تاب ہوا، لکھتا رہا اور پھر آرام کیا (زندگی کا سفر ختم کیا)۔]

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے سورۃ الانعام (آیت ۱۹) میں ارشاد ہے:

قل اتئنکم لتشھدون ان مع اللہ الھۃ اخری قل لا اشھد قل انما ھو الہ واحد و انی بری مما تشرکون ۔

[آپ کہیے کہ بہت اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ گواہ ہے اور میرے پاس یہ قرآن اتارا وحی کے بھیجا گیا ہے تاکہ میں اس قرآن سے تمہیں تم کو اور جس جس کو یہ قرآن پہنچے ڈراؤں۔]

اقبال نے یہی تصور اپنی نظم کے ہم نوا کر ڈالا ہے اور یہی کرنے کی کوشش کی ہے۔

صفحہ ۵۶ میں رومی اور اپنے متعلق کہتے ہیں:

ہر دو رمز فتنۂ عصر کہن، او ہر دو رمز فتنۂ عصر رواں، من

صفحہ ۵۶ ہی میں ہے:

اگر شاہاں فیم تیغ علیؓ را نگاہے دہ چو شمشیر علیؓ را

[تو اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرح جہاد بالسیف نہیں کر سکتا تو کم از کم اتنی نگاہ تو حاصل ہو جو حق و باطل کی تمیز کر سکے اور ہم تک پہنچا سکے۔]

سورۃ المائدہ (آیت ۴۸) میں ہے:

فاحکم بینھم بما انزل اللہ ولا تتبع [illegible]

[حکم کر ان میں اللہ کے اتارے سے اور نہ چل [illegible]]

صفحہ ۵۶ میں اقبال حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتا ہے کہ آپ نے [illegible] کی ہے [illegible]

ع کہ داد او را امید نوبہارے؟

اب مجھے مزید جوش اور ولولہ پیدا کرنے کی صلاحیت حاصل ہے
(صفحہ ۵۷):

ع مرا شورے ز طوفانے دگر دہ!

موسیٰ سید السلام کی طرح قبل ہی اسے حوصلے کی فراخی چاہتے ہیں -
سورۃ طٰہٰ (آیات ۲۵ - ۲۶) میں ہے:

رب اشرح لی صدری ٥ و یسرلی امری ٥

اے میرے رب، میرا حوصلہ فراخ کر دیجیے اور میرا کام آسان
فرما دیجیے -]

صفحہ ۵۸ میں ہے:

[illegible]

[illegible] کی طرح [illegible] کا نمونہ ہے -
[illegible] کے لیے اللہ ہی کافی ہے - سورۃ الزمر [illegible]:

[illegible] کب تک اسے [illegible] کافی ہیں؟

صفحہ ۵۹ میں ہے:

چو می گوید مسلمانم، بلرزم کہ دانم مشکلات لا الٰہ را

[illegible] کی آیت (۳) دیکھیں -

صفحہ ۵۹ ہی میں ہے:

[illegible] خدا را گفت ما را مصطفیٰ بس

سورۃ النساء (آیت ۸۰) میں ہے:

من یطع الرسول فقد اطاع اللہ ٥

[illegible] کی اطاعت اللہ کی اطاعت کی -
حضور النور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کافی ہو جاتی ہے -

اسی صفحے میں ہے:

[illegible] نو بدیہ رکھ دیے

[illegible] ایک آرزو ہے کہ جاوید (اور نیوم کے نوجوان) حضورِ امورِ حیاتِ طیبہ وسلم سے عشق پیدا کریں اور اسی عشق میں ہر تلاش ہے۔ [illegible] اور یہ تبھی ہے ایک سخت [illegible] محبوب بن سکتے ہیں۔

[illegible] ہے اور [illegible] کی سنت سے ثابت ہے [illegible] ہے [illegible] منبر کی [illegible] ہے :

تو ہم آں مے بگیر از ساغرِ دوست
کہ باشی تا ابد اندر برِ دوست
سجودے نیست اے عبدالعزیز ایں
سرِ ما از مزہ خاکِ درِ دوست

[illegible] کرنے پر بھی مدغن ہے :

صفحہ ۱۰۶ میں ہے :

بکے اندر حریمِ کوچہ [illegible] حسن کے سوا [illegible]

سورۃ الحج (آیت ۲۰) میں ہے :

[illegible] کے لئے [illegible] کعبہ سے کم نہیں۔

۸۔ سعد اللہ مسیحا پانی پتی کا شعر ہے :

[illegible]

صفحہ ۶۲ میں ہے :

مسلمانیم و آزاد از مکانیم برون از حلقۂ نہ آسمانیم
بما آموختند آن سجدہ کز وے جبیں بر خاک ہر خداوندے بدانیم

ہم مسلمان ہیں اس لیے کسی مقام کے پابند نہیں اور نہ کسی
کے کسی مقام یا کسی چیز کی پرستش نہیں کرتے۔

سورۃ الروم (آیت ۳۰) میں ہے :

[illegible] حسب فطرت اللہ التی فطر الناس علیہا

اس لیے یک سو ہو کر اپنا رخ اس دین کی طرف رکھو۔ اللہ کی دی
ہوئی فطرت [illegible] جس پر اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو پیدا کیا ہے۔
یعنی صرف اس لیے کہ اللہ کی بندگی کی صلاحیت دی گئی ہے۔

[illegible] فرنگ کے فتنوں سے ہوشیار رہنے کی نصیحت ہے کہ
[illegible] ضرورت ہے۔ فرنگ اور غلامیٔ فرنگ کے سبب
[illegible] المجادلہ، آیت ۱۹) کافی ہے :

استحوذ علیہم الشیطٰن فانسٰہم ذکر اللہ

شیطان نے ان پر قابو پا لیا ہے۔ پس اس نے ان کو اللہ سے غافل
کر دیا ہے

اب قوم سے خطاب ہے

[illegible]

[illegible] آل عمران (آیت ۱۳۲) میں ہے :

واطیعوا اللہ و الرسول لعلکم ترحمون ۝

اطاعت کرو اللہ کی اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی کہ تم
[illegible] کیے جاؤ گے۔

صفحہ ۶۴ میں بھی ہے :

ع مشو نومید و راہِ مصطفیٰ ؐ گیر

صفحہ ۶۵ ہی میں ہے :

[illegible]

تعمیر کے لیے کوشش کی ہے۔

سورۃ الانفال (آیت ۸) میں ہے :

لیحق الحق و یبطل الباطل و لو کرہ المجرمون ○

[illegible]

کو یہ مجرم لوگ ناپسند ہی کریں ۔

صفحہ ۶۶ میں ہے :

ع نوائے از مقامِ لا تخف زن

سورۂ طٰہٰ (آیت ۶۸) میں ہے :

لا تخف انک انت الاعلیٰ ○

[illegible]

وہی ادا ہے جس نے تم کو زمین میں [illegible]

کفر کیا تو اُس کے کفر کا وبال اُسی [illegible]

مغلوب ہوگا۔]

اس کے بعد تمام "رباعیاں" صفحہ ۔ ے تک خودی سے متعلق ہیں۔

صفحہ ۔ ۔ میں بھی انا الحق کو "خودی" کے معنی میں لیتے کیا ہے کہ:

اگر فرمے نگوید سرِ من ۔۔۔ اگر سیمے بکوید نادرست

قوم اگر اپنی خودی پہچان لے تو زندہ رہ سکتی ہے:

بہ آں ملت انا الحق سازگار است ۔۔۔ کہ از خونش نم ہر شاخسار است

سورۃ البقرہ (آیت ۲۱۸) میں ہے:

[illegible] سبیل اللہ اولئک یرجون رحمۃ اللہ

[illegible] کہ اور [illegible] کے امیدوار ہیں۔

یہی لوگ اپنی جان چھڑکتے ہیں اور اللہ کی رحمتوں سے پروان چڑھتے ہیں۔

[illegible] میں ہے:

[illegible] ز کار [illegible]

کہ 'خواب' و 'خستگی' بر وے حرام است!

سورۃ الرحمٰن (آیت ۲۹) میں ہے:

[illegible] ہر دن اُس کو ایک نئی شان [illegible]

[illegible] (۲۵۵) میں ہے:

[illegible]

[illegible]

سورۃ [illegible] (آیت ۳۸) میں ہے:

[illegible] کہ [illegible] کچھ خستگی (ماندگی)۔

[illegible] کی منتظر ہیں۔ اس لیے اُس کے نائب میں بھی یہ صفات ہونی چاہییں۔

[illegible] ہی میں ہے:

[illegible] انجم گرفتارِ کمندش بدستِ اوست تقدیرِ زمان

سورۃ الجاثیہ (آیت ۱۳) میں ہے:

و سخر لکم ما فی السمٰوٰت و ما فی الارض جمیعاً منہ، ط

[illegible] ہے جو کچھ بھی آسمانوں میں اور زمین میں ہیں سب اُس کی طرف سے۔]

سورۂ لقمٰن (آیت ۲۰) میں بھی اسی طرح کا مضمون ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سورۃ الانعام (آیت ۱۶۲) میں ہے :

ان صلاتی و نسکی و محیای و مماتی للہ رب العالمین ۔

اے شک میری نماز اور میری عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا
سب اللہ کے واسطے ہے جو رب سارے جہانوں کا پروردگار ہے ۔

صفحہ ۳۰ میں ہے :

ز قرآں پیش خود آں آئنہ آویز دگر دل گشتہ از خویش بگریز
سرشتہ ہا ہمہ گردد ز خود باز قیامت ہا ازیں آئیں را ز الکن

سورۃ النحل (آیت ۸۹) میں ہے :

و نزلنا علیک الکتاب تبیانا لکل شیء و ہدی و رحمۃ و بشریٰ

[illegible]

ع دمے او رشتہ از میناب چند (صفحہ ۴۴)

نسبت از آتشے دارم کہ اوّل
سنائی از دلِ رومی برانگیخت۹ (صفحہ ۷۸)

صفحہ ۷۸ میں ہے :

[illegible]

ے رغبتی اور بے نیازی تھی -

سورۂ 'طٰہٰ' (آیت ۱۳۱) میں ہے :

لا تمدن [illegible] زهرة الحيوة الدنيا
لنفتنهم فيه ط و رزق ربك خير و ابقىٰ ٥

[illegible]
کا رزق بہتر ہے اور ہمیشہ باقی رہنے والا -

صفحہ ۹۷ میں ہے :

جواں مردے کہ خود را فانی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۹- رومی کہتے ہیں :
عطار روح بود و سنائی دو چشم او ما از پے سنائی و عطار آمدیم

[... کچھ اللہ کی رحمت ہے کہ آپ اُن کے لئے نرم دل ہیں اور اگر آپ سخت گو، سخت دل ہوتے تو وہ منتشر ہو جاتے آپ کے گرد سے]

صفحہ ۹۷ ہی میں ہے :

ع بہ روئے عقل و دل بکشائے ہر در

سورۂ ق (آیت ۳۷) میں عقل اور دل والے کے لیے ترغیب ہے :

ان فی ذالک لذکری لمن کان لہ قلب او القی السمع وھو شہید ○

[اس میں سوچنے کی جگہ ہے اُس کے لیے جس کے دل ہے یا کان لگا دے دل سے (دل لگا کر) اور متوجہ ہے۔

صفحہ ۸۰ میں ہے :

[illegible] چشمش کشودے
[illegible] نمی خوابد کشودے

[illegible] سخت کوشی کو [illegible]
[illegible]

[illegible] سحر کردم خدا و سی صالہ شب را

میں تو صرف [illegible] ہی سے مستیز و مستنیر ہوں اور اسی سے اپنی راتوں کو زندہ کرتا ہوں۔

شعرائے عرب سے خطاب

صفحہ ۱۱ میں ہے :

[illegible] سحر کردم خدا و سی صالہ شب را

میں تو صرف [illegible] ہی سے مستیز و مستنیر ہوں اور اسی سے اپنی راتوں کو زندہ کرتا ہوں۔

سورۂ بنی اسرائیل (آیت ۷۸) میں ہے :

ان قرآن الفجر کان مشہوداً ○

[illegible] قرآن (تلاوت) [illegible]

اس وقت فرشتے بھی موجود ہوتے ہیں ۔

صفحہ ۸۲ میں عرب کے شاعر سے اقبال فرماتے ہیں :

ع عجم غیر از ضمیرِ خویش یاری

[illegible]

تو آں زن کہ از فیضِ او را دلے بخشند ذوقِ انقلابے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

آپ فرما دیں، اے بندو میرے جو بندگی لائے ہو، ڈرو اپنے رب سے۔ جنہوں نے اچھا کام کیا اس دنیا میں، ان کے لیے بھلائی اور زمین اللہ کی کشادہ ہے۔]

بہت واپس کیا ہے ان کا اجر بے حساب کے۔

سورۃ الملک (آیت ۱۵) میں ہے:

وہ اپنی جس لکہ زمین نرم بنائی تمہارے لیے چلو اس کے راستوں میں اور کھاؤ رزق

وہی ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو مسخر کیا، پس چلو اس کے کندھوں پر اور کھاؤ اس کی دی ہوئی روزی۔]

سورۂ نوح (آیت ۱۹ - ۲۰) میں ہے:

اللہ نے تمہارے لیے زمین کو فرش بنایا تاکہ چلو اس میں

سورۂ مریم (آیت ۶۵) میں ہے :

فاعبدہ و اصطبر لعبادتہٖ ط

[illegible] کر اور ثابت قدم رہ اسی کی بندگی پر۔

ع طلوعِ اُمماں از کوہ و صحراست !

کوہ و صحرا مشکل پسندی سکھاتے ہیں۔

صفحہ ۸۶ میں ہے :

ع جنونِ زیرکے از من فرا گیر

جس [illegible] صفحہ ۳۴ - ۳۴۴

آیتیں دیکھیں۔

صفحہ ۸۷ میں ہے :

[illegible] روز گارے کہ زاید از ضمیرش پختہ کارے

[illegible] است زیرکے بروں ناید سوارے[۱۰]

[illegible] (اہلِ یقین) اگر پیدا ہوتا ہے تو اسے اسرارِ غیب میں

[illegible]

چو بر گیرد زمامِ کاروان را [illegible]

کند افلاکیاں را اختراں فال [illegible]

صفحہ ۸۸ کی آیتیں یہاں کے لیے بھی کافی ہیں۔

خلافت و ملوکیت

صفحہ ۸۹ میں ہے :

عرب خود را بہ نورِ مصطفیٰؐ سوخت

چراغِ مردۂ مشرق بر افروخت

۱۰۔ مثنوی کہتا ہے :

خاکساران جہاں را بحقارت منگر

تو چہ دانی کہ درین گرد سوارے باشد

ولیکن آں خلافت راہ گم کرد
کہ اول مومناں را شاہی آموخت!

پہلے خلافت صرف حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے نور ہدایت سے مستنیر تھی۔ پھر وہ ملوکیت اور شہنشاہی بن گئی جو خلافت کی ضد ورزی ہے۔

سورۃ المائدہ (آیت ۱۲۰) میں ہے۔

[لہ ملک السمٰوٰت و الارض و ما فیھن ط وھو علیٰ کل شیء قدیر ۱

اللہ ہی کا ہے سلطنت ہے آسمانوں اور زمین کی اور جو اُن کے بیچ میں ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔]

سورۃ الرعد (آیت ۴۱) میں ہے:

و اللہ یحکم لامعقب لحکمہ ط

و اللہ حکم دیتا ہے۔ اُس کے حکم کو ٹالنے والا کوئی نہیں۔

صفحہ ۹۰ میں ہے:

خلافت منتہی بہ گواہی است خواہ است آنچہ ادعا شاہی است

"بانگ درا" میں ہے:

جمہوری نظام جس کو آج ہے جہاں
مسلم کو ہے ننگ وہ دیں کی سیاہی

سورۃ آل عمران (آیت ۱۹۵) میں ہے:

فالذین ھاجروا و اخرجوا من دیارھم و اوذوا فی سبیلی و قٰتلوا و قتلوا لاکفرن عنھم سیاٰتھم و لادخلنھم جنٰت ۔۔۔

پس جو لوگ وطن سے چھوڑے اور نکالے گئے گھروں سے اور

علی بن ان ت ۔۔۔ خلافت و ملوکیت کے متعلق دیکھئے "مکاتیب اقبال" ۲۶۱ - ۲۵۵ ، نیز رسالہ "طلوع اسلام" (اکتوبر ۱۹۷۳ء) ص ۱۳۹ - ۱۴۱ دیکھئے۔

[illegible] میری راہ میں اور لڑے اور مارے گئے ہیں ، آزمایا گیا ان کے
[illegible] ان کی اور ساحر کہوں کو جنتوں میں ۔'

صفحہ ۹۰ میں ہے :

[illegible] کہ در دینش مسلمی حرام است

[illegible] ہے ۔ دیکھیں صفحہ ۹ ، کی آئین ۔

صفحہ ۹ میں ہے :

شامش عبدہ آمد و لیکن جہانِ شوق را پروردگار است

[illegible] ہے اور ہر
[illegible] ہے ۔

[illegible] ہے

سبحٰن الذی اسرٰی بعبدہ لیلاً ۔

[پاک ذات ہے جو لے گیا اپنے عبد کو راتوں رات ۔]

سورہ [illegible] ہے :

فاوحی الیٰ عبدہ ما اوحیٰ ۔

[پھر وحی کی اپنے عبد پر جو وحی کی (راز ہی راز ہے) ۔]

پھر سورۂ بنی اسرائیل (آیت ۷۹) میں ہے :

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً ۔

[شاید کہ تجھے کرے آپ کو آپ کا رب مقامِ محمود میں ۔]

ترکِ عثمانی

صفحہ ۱۱ میں ہے :

[illegible]

۲۵ فروری ۱۹۳۶ء کو علامہ اقبال ایک مکتوب میں لکھتے ہیں:

"ترکوں کے متعلق مایوس نہ ہونا چاہیے۔ اُن کے ایک خدا پرست جرنیل کے ہاتھ میں [illegible] ہے جو [illegible] دن کے بعد نکل جائے گی" جو کچھ ہوا [illegible] وطن پرستی بلکہ نیشنل ازم کا نتیجہ تھا۔

"[illegible] عراق، افغانستان، ایران اور ترکی کے معاملے کی نوعیت ہو [illegible] ہے۔ [illegible] کے [illegible] ہیں۔ [illegible] حیثیت ایک [illegible] کے [illegible] ہے۔ [illegible] حالات اس قسم کے ہیں [illegible] اسلام کی [illegible] ترکی میں [illegible] سے [illegible] ہیں [illegible] ہے۔ [illegible] ہیں [illegible] ہے۔ [illegible] ہیں [illegible] ہے۔

دخترانِ ملت کو بھی حجاب چاہیے ۔ سورۂ نور (آیت ۶۰) میں ہے کہ البتہ بوڑھی عورتوں کے بے حجاب ہونے میں مضائقہ نہیں :

والقواعد من النساء التی لا یرجون نکاحاً فلیس علیہن جناح ان یضعن ثیابہن غیر متبرجٰت بزینۃ ط و ان یستعففن خیر لہن ط

[اور بڑی بوڑھی عورتیں جن کو نکاح کی کوئی امید نہ رہی ہو ان کو اس بات میں کوئی گناہ نہیں کہ وہ اپنے کپڑے اتار رکھیں بشرطیکہ زینت کا اظہار نہ کریں اور اس سے بھی احتیاط رکھیں تو ان کے لیے اور زیادہ بہتر ہے ۔]

صفحہ ۹۳ ہی میں ہے :

حضرت [illegible]

[illegible]

[illegible]

سورۂ قصص (آیت ۷) میں دی گئی ہے :

انا رآدوہ الیک و [illegible]

[illegible]

[illegible]

سورۃ الاحقاف کی [illegible]

صفحہ ۹۳ میں ہے :

چہ پیش آید ، چہ پیش افتد او را [illegible]

[illegible] آیت (القصص ، پ ۲۰) کی ہو سکتی [illegible]

[illegible]

بے خبر باش و پنہاں شو ازیں عصر کہ در آغوش شبے روز دگری

اسی طرح جن کی قراءت سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ متاثر ہو کر دین کی طرف مڑے:

تو سی دانی کہ سوزِ قرأتِ تو ۔۔۔ دگرگوں کرد تقدیرِ عمرؓ را

والدہ کی طرح جن بنی عورت تھی جس کی وجہ سے ایسا ہوا۔

عصرِ حاضر

صفحہ ۹۵ میں ہے:

حق از باطل امتیاز است از عصر ۔۔۔ سے الفرقان را رمز است ازیں سے

سورۃ المجادلہ (آیت ۱۹) میں ہے:

استحوذ علیہم الشیطٰن فانسٰہم ذکر اللہ ط

شیطان نے اُن پر قبضہ پا لیا ہے پس اُس نے اُن کو اللہ کی یاد سے غافل کر دیا ہے۔]

صفحہ ۹۶ میں ہے:

۔۔۔ سے کہ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

بربری

صفحہ ۹۶ ہی میں ہے:

بربری از بندِ طبقِ خود آزاد است ۔۔۔ تو قرآں را سر طاقے نہادی!

بربری نے اپنے طبق کو بتوں سے چھڑا لیا اور مسلمان نے قرآن کو بالائے طاق رکھ دیا۔

سورۃ الفرقان (آیت ۳۰) میں ہے:

و قال الرسول یٰرب ان قومی اتخذوا ھٰذا القرآن مھجوراً ٥

اور رسولؐ کہیں گے اے پروردگار، بے شک میری قوم نے قرآن کو نظر انداز کر دیا۔

صفحہ ۹۶ میں ہے:

یک سجدہ دو صد سلامی نذر کنند ۔۔۔ ز افسونِ بتاں گنجد یک دیر!

دنیوی جاہ و ہوس کی وجہ سے ہمارے ظاہر بین علما میں آپس میں اتفاق نہیں ہے۔

سورۃ النّٰزعٰت (آیات ۳۷ - ۳۹) میں ہے:

[illegible]

جس نے سرکشی کی اور دنیوی زندگی کو ترجیح دی تو بے شک دوزخ اس کا ٹھکانا ہے۔

نعام

صفحہ ۹۸ میں ہے:

[illegible]

جس علم سے معاملہ پیدا ہو۔ جس سے آنکھ میں لالچ ہو۔

صفحہ ۹۸ ہی میں ہے:

ز علمِ چارہ سازے بے گدازے — بسے خوشتر نگاہِ پاک بازے
ز نگاہِ پاک بازے — دہے از ہر دو عالم بے نیازے

نگاہِ پاک باز بلکہ دلِ بے نیاز کی ضرورت ہے۔

سورۃ یوسف (آیت ۱۰۸) میں ہے:

"ادعوا الی اللہ علیٰ بصیرۃٍ انا و من اتبعنی"

[illegible]

مانتی ہیں۔

صفحہ ۸۵ میں سورۃ ہود (آیت ۱۲۳) اور سورۃ مریم (آیت ۶۵) بھی دیکھیں۔

صفحہ ۹۹ میں ہے:

[illegible]

ادب اور تزکیہ کے بغیر علم و دانش بے کار ہے۔

سورۃ الشمس (آیت ۹) میں ہے:

قد افلح من زکّٰیھا ○

[تحقیق مراد کو پہنچا جس نے اس (نفس) کو سنوارا۔]

صفحہ ۱۰۰ میں ہے:

بایں مکتب و بایں دانش چہ نازی
کہ نسلاں در کنشت و جاں ز تن برد

[اس مکتب — اور اس — نے دی لیکن جان نکال لی۔ جان اور بدن۔ دین کے لیے اور عمل کے لیے ہیں۔]

سورۃ المجادلہ (آیت ۱۱) میں ہے:

[اے ایمان والو جب تم سے مجلس والوں کے لیے کہا جائے کہ ان سب لوگوں کے لیے جگہ دو جنہیں علم دیا گیا۔]

[illegible] کے نزدیک صحیح ہے۔[۱۳]

[illegible]

ازاں علمے کہ خواند
کہ از وے روح قومے می تواں کشت

[illegible] روح کے منافی ہو وہ حرام ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سخن آں باشد کہ جاں زندہ کند
مرد را باقی و پایندہ کند

۱۳-

[کیا آپ نے اُس شخص کی حالت نہیں دیکھی جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا بنا رکھا ہے اور اللہ نے اُس کو باوجود علم کے (جو صحیح علم نہیں) گمراہ کر دیا ہے اور اُس کے کان اور دل پر مُہر لگا دی ہے اور اُس کی آنکھ پر پردہ ڈال دیا ہے۔]

صفحہ ۱۰۳ میں ہے:

تلاش رزق [illegible] کار پاک پیغمبران بود

حضرت صادق [illegible] "خوردن برائے زیستن و ذکر کردن است"۔

سورۂ ھود (آیت ۶) میں ہے:

و ما من دآبۃ فی الارض الا علی اللہ رزقھا ٥

[زمین میں چلنے والا کوئی جاندار ایسا نہیں ہے جس کی روزی اللہ نے [illegible] نہ لی ہو۔]

اور صرف روزی کو زندگی کا مقصد نہیں بنانا چاہیے۔

صفحہ ۱۰۳ ہی میں ہے:

ع بہ موج اویز و از ساحل بہ پرہیز

مشکلات کا مقابلہ کرنے ہی کے لیے انسان پیدا ہوا ہے۔

سورۃ البلد (آیت ۴) میں ہے:

لقد خلقنا الانسان فی کبد

[illegible]

[illegible]

میان ما و بیت اللہ نزاعست

سورۃ البقرہ (آیت ۳۰) میں ہے:

انی جاعل فی الارض خلیفۃ

اور سورۃ الاحزاب (آیت ۷۲) میں ہے کہ :

حملہا الانسان o [اس (امانت) کو انسان نے اُٹھا لیا] -

خلیفہ بننا اور امانتِ الٰہی کو اُٹھا لینا انسان ہی کے لیے ہے اور اس میں وہ اسرار و رموز ہیں جن کی تفسیر اقبال کے نزدیک ''قلب و نظر'' کی تعمیر ہے -

[illegible] ''حضورِ حکیم انسانی'' کا باب شروع ہوتا ہے اور اس کے ذیل میں ''جاوید نامہ'' کا یہ شعر آتا ہے :

آدمیت احترامِ آدمی با خبر شو از مقامِ آدمی

سورۂ بنی اسرائیل (آیت ۷۰) میں ہے :

و لقد کرمنا بنی آدم و حملنہم فی البر و البحر و رزقنہم من الطیبٰت و فضلناہم علیٰ کثیر ممن خلقنا تفضیلاً o

[اور البتہ ہم نے آدم کی اولاد کو بزرگی دی اور اُن کو بستہ اور [illegible] اور اُن کو روزی دی اچھی چیزوں سے اور ان کو [illegible] فضیلت دی بہتوں پر جن کو ہم نے پیدا کیا ہے -]

[illegible] ہے :

[illegible] تو زخمے از سرِ خارے نداری !

[illegible] کرنا ہی زندگی ہے - صفحہ ۲۰۱ میں سورۃ البلد کی آیت [illegible] ہے .

[illegible] سودی را فس [illegible] یامور

سورۃ الحشر کی آیت (۱۹) ہے :

[illegible] سوا انفسہم - اولٰئک ہم

[اور اُن جیسے مت ہو جاؤ جنہوں نے بُھلا دیا اللہ کو، پھر اُس نے بھلا دیے اُن کو اُن کے جی۔ وہ لوگ وہی ہیں بے حکم۔

یعنی خدا کو بھلا دینے کے بعد خود کو بھی کھو بیٹھے۔ ورنہ نہیں۔

صفحہ ۱۱۰ میں ہے:

ز سابق نیکی و نیکی حریصتر را نگیری تا بدام حیلہ نائی:

[اگر حریص کو پہلے کی طرح بلند پرواز اور سبز شاخ پر نہ گرے۔ سورۂ حشر کی آیت (۱۹) سے یہاں بھی استدلال کیا جا سکتا ہے۔ یہ بھی بڑی بے انصافی ہے کہ وہابیت کی نسبت کی گئی ہے۔

سورۃ الجاثیہ (آیت ۱۳) میں ہے:

و سخر لکم ما فی السمٰوٰت و ما فی الارض جمیعاً منہ ط

[اور مسخر کیے تمہارے لیے جو کچھ ہیں آسمانوں میں اور زمین میں سب اس کی طرف سے۔]

صفحہ ۱۱۰ ہی میں ہے:

[illegible]

سورۃ النجم (آیت ۲۸) میں ہے:

و ان الظن لا یغنی من الحق شیئاً ٥

[اور ظن و تخمین حقیقت کی تلاش میں کچھ کام نہیں دیتے۔]

اسی صفحے میں ہے:

مرا کافر کند اندیشۂ رزق ترا کافر کند علمِ کتابی

[کسی رزق کی [illegible] کفر ہے۔ تجھے کسی کی وحی نے بھٹکا دیا ہے۔]

[illegible]

الانعام (آیت ۸۰) میں ہے:

وسع ربی کل شیء علماً ط

[پھیل گیا ہے میرا رب ہر چیز پر علم سے۔]

یعنی تمام چیزیں اُس کے علم کے احاطے میں ہے۔

صفحہ ۱۱۱ میں ہے:

بگیر از ما کہن صحرا نوردان ۔۔۔ نہ نشتر خویش بردن بار خود را

سورۃ الانعام (آیت ۱۶۴) میں ہے:

ولا تزر وازرۃٌ وزر اخری ٥

اور بوجھ نہ اُٹھائے گا ایک شخص دوسرے کا۔

صفحہ ۱۱۱ ہی میں ہے:

و تو بلاے ملایک نکو سر ۔۔۔ نشستی با خرد آنگاہ دمے چند

اے کہ تو بلاؤں کو اپنے تصرف کے لیے قرآن کی آیتیں پڑھ کر بلاتا ہے۔ ان بلاؤں کو سننے سے بہتر یہ ہے کہ خود ہی تنہائی میں قرآن پر غور و فکر کرے۔

سورۃ القصص (آیت ۵۰) میں ہے:

و من اضل ممن اتبع ھواہ بغیر ھدی من اللہ ؕ

[illegible]

صفحہ ۱۱۳ میں ہے:

[illegible]

صفحہ ۱۱۳ میں ہے :

تو اے موجِ اضطرابِ خود نگہدار کہ دریا را منافی خفتن از ثبت

موج میں حرکت اور اضطراب نہ ہو تو سمندر کو کوئی سمندر نہ کہے ۔ عمل اور حرکت ہی سے زندگی کا ثبوت ملتا ہے ۔

سورۃ الاحقاف (آیت ۱۹) میں ہے :

و لکل درجٰت مما عملوا ۝

اور ہر ایک کے رتبے اُن کے اعمال کے مطابق ہیں ۔

صفحہ ۱۱۳ ہی میں ہے :

ہنوز دوش تو امروز صید خود ز دوش امروز را فردا مدہ

سورۂ یوسف (آیت ۱۱۱) میں ہے :

لقد کان فی قصصھم عبرۃ لاولی الالباب ط

بلکہ اُن کے واقعات سے تبصرہ کرنے والے عقل والوں کو ۔

یعنی ماضی سے حال کے لیے سبق ملتا ہے ۔

صفحہ ۱۱۵ میں ہے :

و لیکن طرحِ فردا ے تواں ریخت اگر دانی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

دیکھ ہی کی آیت (یوسف ۱۱۱) دیکھیں ۔

صفحہ ۱۱۶ میں ہے :

تو و بالا کن ابی سالم کہ ۔ ۔ ۔ ۔

صفحہ ۱۱۶ ہی میں ہے :

برون کن کینہ را از سینۂ خویش — کہ دود خانہ از روزن بروں رفت
ز کشت دل مدہ کس را خراجے — شو اے دہ خدا عمارت کردہ

[تم نے بہ کہ کینہ و بغض کے خلاف دست نبی سکتی ہے
(سورۃ الحشر ، آیت ۱۰) :

ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین امنوا ربنا انک رءوف رحیم ۱

اور نہ رکھ ہمارے دل میں کسی ایمان والوں کی ۔ اے رب ہمارے تو ہی نرمی والا مہربان ہے ۔]

اسی صفحے میں ہے :

مسلم مرد حق دیگر جہ گوید — حق مرگ ایمان بر نمی تابد

سورۃ النجم (آیات ۴۳ - ۴۴) میں ہے :

و انہ ھو اضحک و ابکی ۵ و انہ ھو امات و احیا ۵

[اور یہ کہ وہی ہے ہنساتا اور رلاتا اور یہ کہ وہی ہے مارتا اور جلاتا ۔]

اللہ نے [illegible] خوشی بھی دی ہے اور [illegible] تو ان کی بد اعمالی سے وہی رلائے گا ۔

[illegible]

[illegible]

الذاریات (آیات ۱۷ - ۱۸) میں شب بیدار متقین پر اللہ کے انعامات کا ذکر ہے :

[illegible]

[illegible]

ہ دل کی بیداری کا ثبوت ہے اور دل کی صفت اس کے برعکس ہے ۔
یعنی رات کو خوب سونا اور کسی بات سے بے خبر مانگ ۔

صفحہ ۱۱ میں ہے :

[illegible]

[illegible]
اور یہ کہ اُسے کیا کرنا ہے ۔

سورۃ الحشر (آیت ۱۸) میں ہے :

و لتنظر نفسٌ ما قدمت لغدٍ ط

[illegible]
بھیجا ہے ۔]

صفحہ ۱۲۰ میں ہے :

[illegible]
جہانِ دل جہانِ رنگ و بو نیست
زمین و آسمان و چار سو نیست

[illegible]

سورۃ القصص (آیت ۸۸) میں ہے :

ولا تدع مع اللہ الٰہً آخر ط

"اور مت پکڑو اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود ۔

سورۃ الحج (آیت ۱۲) میں ہے :

یدعوا من دون اللہ مالا یضرہٗ و مالا ینفعہٗ ط

پکارتا ہے اللہ کے سوا کسی اور کو جو اُس کا نہ برا کرے اور نہ
اُس کا بھلا کرتا ۔

صفحہ ۱۲۰ ہی میں ہے :

؎ محبت چیست ؟ تاثیرِ نگاہیست

سورۂ آلِ عمران (آیت ۱۵۹) میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہے :

فبما رحمة من الله لنت لهم ٥

[تو یہ اللہ کی رحمت ہے کہ آپ اُن کے لیے نرم دل ہیں۔"

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی نرم دلی نے ایک عالم کو ہمیشہ کے لیے اپنا گرویدہ بنا لیا ہے اور اللہ پاک نے سچ فرمایا ہے۔

سورۃ الانعام (آیت ۵۴) میں ہے :

كتب ربكم على نفسه الرحمة ٥

[تمہارے رب نے اپنے اُوپر رحمت لازم کر لی ہے۔]

صفحہ ۱۳۱ سے ۱۳۳ تک پیر خرد کی نصیحت ہے۔ صفحہ ۱۳۴ میں ہے :

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کرتے ہیں ، ... رہے گی ۔ سورہ الرعد (آیت ۱۱) میں ہے :

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ... نفسہم ۔

خدا نے آج تک اُس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال اپنی حالت کے بدلنے کا

(اقبال)

صفحہ ۱۲۳ ہی میں ہے :

شیدم بر شاخ بابزداں حزیں گفت — ندانے کہ چسپار آں کار کے یابد
دے جانے کہ نگہم برسارم — دے او را ز گردش کار آگاہ

ملک العلماء کو مسلمانوں کی زبوں حالی پر رونے میں سرسیّد سے بھی بڑھا ہوا بتایا ہے لیکن قوم کو جو پیغام اقبال نے دیا ہے اُس کی روح اُس میں کہیں نہیں ملتی ۔

سورۃ بنی اسرائیل (آیت ۳۶) میں ہے :

... آپ کے کان ، آنکھ اور دل ان سب سے پوچھ ہوگی ۔

صفحہ ۱۲۴ میں ہے :

... تو را از آتش ... آفریدند

... خطاب ہے کہ جنت میں یہ سوز اور گرمی انسان ہی کی وجہ سے ہیں ۔ ... کہ ...

سورۃ البقرہ (آیت ۳۴) میں ہے :

ابیٰ و استکبر و کان من الکٰفرین ۔

اُس نے قبول نہ کیا اور تکبر کیا اور وہ بڑا منکروں میں سے ۔

انسان کی خلافت کا ذکر بھی اسی سورۃ البقرہ (آیت ۳۰) میں ہے اور اس سلسلے کے واقعات بھی اسی کے ساتھ آئے ہیں ۔ اقبال اس شیطان کے شیطان ہی نہیں سمجھتے جو ... سے ...

صفحہ ۱۲۷ میں ہے :

من او را مُردہ یافتم نے شاہوار کہ گیرد حول و تخییر و زبونے !

صفحہ ۱۲۸ میں ہے :

ہ ابی نوزادہ ایمانے نسازد گنہگارے کہ طبعے کور و غیور است

مسلمان اگر سیرت مند ہے تو گناہ گار ہونے کے باوجود وہ نئے نئے (مغرب کے) شیطانوں کے فریب میں نہیں آسکتا ۔ ایسے مسلمان (عبرت مسلم) کے لیے یوں سمجھنا چاہیے کہ :

الذین یجتنبون کبٰئر الاثم و الفواحش الا اللمم ۔ (سورہ نجم آیت ۳۲)۔

[وہ لوگ جیسے ہیں کہ کبیرہ گناہوں سے اور بے حیائی کی باتوں سے بچتے ہیں ، سوائے کچھ آلودگی کے ۔]

بہ یارانِ طریق

صفحہ ۱۳۱ میں ہے :

تنعم [illegible] آسمانِ [illegible] او سبک گردد گرانِ [illegible]

صفحہ [illegible] میں سورہ الحاقہ کی آیت ۱۳) دیکھیں اور سورۂ الشمس کی آیت (۲۰) بھی دیکھیں ۔

صفحہ ۱۳۲ میں ہے :

مرا از منطق آید بوے حاسی [illegible] و دستار [illegible]

سورۃ النجم (آیت ۲۸) میں ہے :

و ان الظن لا یغنی من الحق شیئاً ○

[وہ ظن و تخمین حقیقت کی تلاش میں کچھ کام نہیں دیتے ۔]

صفحہ ۱۳۳ میں ہے :

[illegible] [illegible] عمل خالی [illegible] ادراک [illegible]

[illegible] [illegible] شدہ و کیسہ کہ خر ندہد احوالِ چون گفت !

اس محفل میں بہت سے شعرا ہیں لیکن ایسے نہیں جو مشکلات میں
راستوں کے حصول کا سبق دیتے ہیں - صفحہ ۱۳۱ کی آیتیں دیکھیں -

صفحہ ۱۳۶ میں ہے :

ع زمیں را آسمانِ خود تدانم !

اپنی جگہ سے میں اسے آسمان قرار نہیں دیتا لیکن جو عمل کی راہ
دیتے ہوں ان سے رشتے کرنے چاہئیں - یہاں بھی صفحہ ۱۳۱ کی
آیتیں مفید ہیں -

صفحہ ۱۳۷ میں ہے :

[illegible]

علم سے زیادہ عمل کی ضرورت ہے -

سورۃ المجادلہ (آیت ۱۱) میں ہے :

[illegible]
بما تعملون خبیر ٥

[illegible]
ان کے حصول میں [illegible] اس کے جو عمل [illegible]
واقف ہے !

[illegible]
عمل کو دیکھتا ہے -

صفحہ ۱۳۹ میں ہے :

[illegible]
[illegible]
[illegible]
کی زیادہ ضرورت ہے -

سورۂ ابراہیم (آیت ۲۷) میں ہے :

یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت فی الحیٰوۃ الدنیا و فی الآخرۃ ○

[اللہ پکے یقین والوں کو دنیوی اور اُخروی زندگی میں صحیح و محکم بات (کلمۂ طیبہ) پر ثابت قدم رکھتا ہے۔]

صفحہ ۱۲۹ میں ہے :

ندوس منعم بے دین و دانش فنائے نسبت پلان ، حریر است !

سورۃ الانفال (آیت ۵۵) میں ہے :

ان شر الدواب عند اللہ الذین کفروا فھم لا یؤمنون ○

[بے شک تمام سب جانوروں میں ، اللہ کے نزدیک ، وہ ہیں جو منکر ہوئے ، پھر وہ ایمان نہیں لائے۔]

صفحہ ۱۴۰ میں ہے :

ع مقام تشنہ جز نیست ، دار است

[illegible] صفحہ ۱۰۳ میں سورۃ [illegible]
کی آیت [illegible] ہے۔

صفحہ ۱۴۳ [illegible]

[illegible] ہے [illegible]

و من اضل ممن اتبع ھواہ بغیر ھدیً من اللہ ؕ

[illegible]

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

ما عرفناك حق معرفتك ٥

[ہم نے تجھ کو نہیں پہچانا جیسا کہ تیرے پہچاننے کا حق ہے۔
خدا کو تو کوئی نہیں پہچانتے تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچاننے
کی جو بات کہی گئی ہے : لولاك لما خلقت الافلاك ، اگر آپ
نہ ہوتے تو میں آسمانوں کو بھی پیدا نہ کرتا] ۔

سورۂ سبا (آیت ۲۸) میں ہے :

وما ارسلنٰك الا كافّةً للناس بشيراً و نذيراً ٥

[اور (اے محمد) ہم نے تم کو تمام لوگوں کے لئے مگر مژدہ سنانے والا
اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے]۔

صفحہ ۱۳۳ میں ہے :

قبائے لا الٰہ خوش قبائے است کہ بر بالائے نامرداں دراز است

لا الٰہ الا اللہ [illegible]
[illegible]
مشکل [illegible]
آیت ۶۰) :

[illegible] حتی ابلغ مجمع البحرین او امضی

[اور (یاد کرو) جب موسیٰ نے کہا اپنے خادم سے کہ میں ہرگز
باز نہ رہوں گا جب تک [illegible]
قرنوں (مدتہا سال) ۔

صفحہ ۱۳۵ میں ہے :

ندانند کشتۂ این خاک [illegible]

تکبیر "اللہ اکبر" اور اقامت "قد قامت الصلوٰۃ" کا مقصد یہی ہے کہ غیر اللہ سے بیزاری اختیار کی جائے۔ حرف زدن سے کہ لبنا کافی نہیں ہے بلکہ اس نماز کی حقیقت کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ اپنی صفحہ ۱۰۰ کی آیت آ چکی ہے۔ وہی یہاں بھی کافی ہے۔

صفحہ ۱۴۶ میں ہے:

ازاں کشتِ خرابے حاصلے نیست کہ آب از خونِ شیرے ندارد!

حرف وہی کہنی ہے جو کسی سے حق کے خون سے سینچی گئی ہو، یعنی ہر ایسے حاکم سے بیزاری ہونی چاہیے جو اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت سے بیزار ہے۔

سورۃ النساء (آیت ۵۹) میں ہے:

یٰایہا الذین اٰمنوآ اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم ط

[اے ایمان والو، اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اور جو حاکم ہیں تم میں سے (تم پر ایمان رکھنے والوں میں سے حاکم ہو اور جو اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرتا ہو)۔]

اگر حاکم ایسا نہیں ہے تو پھر اس کی اطاعت نہیں کرنی چاہیے۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا یہی پیغام ہے۔

"ارمغانِ حجاز" کی اُردو نظمیں

صفحہ ۵ میں ابلیس کہتا ہے:

(۱) میں نے دکھایا فرنگی کو ملوکیت کا خواب
(۲) میں نے توڑا مسجد و دیر و کلیسا کا فسوں
(۳) میں نے ناداروں کو سکھایا سبق تقدیر کا
(۴) میں نے منعم کو دیا سرمایہ داری کا جنوں!

(۱) فرنگی نے ملوکیت پر زور دے رکھا ہے جو غصب کرنا ہی ہے۔ سورۃ الکہف (آیت ۷۹) میں ایک بادشاہ کا ذکر ہے کہ:

یخذ کل سفینۃ غصباً ○ [وہ لے لیتا ہر کشتی جبراً کر۔

(۲) دین سے بیزاری پیدا کر دی۔

سورۃ المجادلہ (آیت ۱۹) میں ہے:

استحوذ علیہم الشیطٰن فانسٰہم ذکر اللہ ط

شیطان نے ان پر قابو پا لیا ہے۔ سو اس نے ان کو اللہ کی یاد سے غافل کر دیا ہے۔]

(۳) [illegible] کے لیے [illegible] کرنے سے [illegible] نہ بتانا۔ جس کے بارے میں [illegible] کہ بیٹھے ہیں۔

سورۃ النجم (آیت ۳۹) میں ہے:

لیس للانسان الا ما سعیٰ ○

نہیں ہے انسان کے لیے مگر وہ جس کی سعی کی۔

(۴) سورۃ الہمزہ اسی سرمایہ داری کے خلاف ہے:

[illegible] اخلدہ ○

[illegible] ہے [illegible] سدا رہے گا۔]

صفحہ ۶ میں ابلیس کا پہلا مشیر کہتا ہے

(۱) بے ازل سے ان غریبوں کے مقدر میں سجود
ان کی فطرت کا تقاضا ہے نماز بے نیاز

[illegible]
تو و ملا، ملوکیت کے بندے ہیں تمام!

(۳) طبع مشرق کے لیے موزوں یہی افیون تھی
ورنہ 'قوالی' سے کچھ کمتر نہیں 'علم کلام'

(۱) غلامی سکھ لینے کے بعد تو ہر اس چیز سے بچنا چاہئے جس کا مقصد "قوت نفس اور روح انسانی کا ترفع ہے" - اللہ کو چھوڑ کر غیر اللہ سے رشتہ جوڑنے سے ہی نسیجہ نکلتا ہے ، حالانکہ سورۃ الذاریات (آیت ۵۶) میں ہے :

و ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون o

اور میں نے نہیں پیدا کیا جن اور انسان کو مگر یہ کہ وہ میری ہی عبادت کریں (یعنی مجھ کے آگے جھکنے کے لیے پیدا کیا تھا ، غیروں کے آگے نہیں) -]

[illegible] کی کے صریح اور صاف بس غلامی کے [illegible] حیرت ہوتی ہے [illegible] یہ نہیں دیکھتی کہ وہ کس [illegible] کے غلام بن رہی ہیں -

سورۃ المجادلہ (آیت ۲۲) میں ہے :

[illegible] یومنون باللہ والیوم الآخر یوادون من حاد اللہ و رسولہ ولو کانوا آباءھم او ابناءھم او اخوانھم او عشیرتھم ط

[illegible] ایمان رکھتے ہیں ان کو تم ایسا [illegible] جو اللہ اور اس کے رسول ؐ کی مخالفت کرتے ہیں وہ ان کے باپ ہوں یا ان کے بیٹے ہوں یا ان کے [illegible] ہوں -

[illegible] توحید کو صرف علم کلام یا قوالی سمجھ لیا گیا ہے -
[illegible] صرف اللہ کو طاقت سمجھنا توحید ہے -

[illegible] ہے :

[illegible]

[illegible] کے سوا کوئی اور حاکم -

ابلیس کا ہلا مشیر یہ بھی کہتا ہے کہ اب حج بھی محض رسم رہ گیا ہے اور جہاد کو غلام احمد قادیانی نے حرام قرار دے دیا ہے۔ یہ سب شیطان کی فتح ہے۔

صفحہ ۷ میں پیر ہی مشیر یہ کہتا ہے:

ع ہم نے خود شاہی کو پہنایا ہے جمہوری لباس

گویا ملوکیت اور جمہوریت ہم مقصد ہیں۔

ع کہ از مغز دو صد خر فکر انسانی نمی آید

خم کے دینے والے ناخن کی طرح کی چیز کو کہتے ہیں خواہ وہ حیوان پر ہو یا نہ ہو۔

مغز [illegible] جیسے [illegible]

و اذا خلوا الیٰ شیٰطینھم قالوآ انا معکم ط

[illegible] کہتے ہیں جنہیں [illegible]

تو ہمارے ساتھ ہیں۔]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

نور ابلیس ان مشربوں کو جواب دیتا ہے کہ یہ سب "امامانِ سیاست" اور "کلیسا کے شیوخ" میری ایک ضرب سے احمق بنائے جا سکتے ہیں لیکن خطرہ ہے تو صرف اس امتِ مسلمہ سے جس میں خال خال اب بھی ایسے لوگ موجود ہیں۔

صفحات ۱۲-۱۳ میں ہے:

(۱) خال خال اس قوم میں اب تک نظر آتے ہیں وہ
کرتے ہیں اشکِ سحرگاہی سے جو ظالم وضو

(۲) عصرِ حاضر کے تقاضاؤں سے ہے لیکن یہ خوف
ہو نہ جائے آشکارا شرعِ پیغمبرؐ کہیں

(۳) اس سے بڑھ کر اور کیا فکر و عمل کا انقلاب!
بادشاہوں کی نہیں، اللہ کی ہے یہ زمیں

(۴) چشمِ عالم سے رہے پوشیدہ یہ آئیں تو خوب
یہ غنیمت ہے کہ خود مومن ہے محرومِ یقیں!

(۵) ہے یہی بہتر الٰہیات میں الجھا رہے
یہ کتاب اللہ کی تاویلات میں الجھا رہے

[illegible] علم دیتا ہے کہ اس [illegible]

سورۃ المزمل (آیت ۶) میں ہے:

ان ناشئة اللیل ھی اشد وطأ و اقوم قیلاً ○

[illegible]

آلِ عمران (آیت ۱۱۰) میں ہے:

[illegible] امةٍ أخرجت للناس تأمرون بالمعروف و تنھون
[illegible] تؤمنون باللہ ط

تم بہترین امت ہو جو انتخاب کی گئی ہے لوگوں کے لیے۔ تم حکم
دیتے ہو اچھے کاموں کا اور روکتے ہو ناپسندیدہ کاموں سے اور اللہ
پر ایمان رکھتے ہو۔]

(۲) اس آیت سے تعلیم ملتی ہے کہ ہر چیز اللہ کی ہے،
بادشاہوں کی نہیں۔

سورۃ الحدید (آیت ۵) میں ہے:

[اسی کی ہے بادشاہی آسمانوں اور زمین کی اور اللہ ہی تک پہنچتے ہیں
سب کام۔

سورۂ محمد (آیت ۳۸) میں ہے:

[تم ایسے لوگ ہو کہ بلائے جاتے ہو تاکہ تم خرچ کرو اللہ کی
راہ میں، پھر تم میں سے کچھ لوگ بخل کرتے ہیں۔

(۳) شیطان خوش ہے کہ مسلمان مسلمان نہیں ہے اور خدا
یقین نہیں رکھتا۔ سورۃ [illegible]

[ہر جان کو چکھنا ہے موت کا، زندہ رہنے والے پھر جو نہیں مرے گا اور نصیحت
کرو اس کی حمد کے ساتھ۔]

(۴) آج کا مسلمان توحید کو علمِ کلام کا ایک مسئلہ سمجھتا ہے۔
[illegible]
اللہ ہی توحید کا مقصد ہے۔

سورۃ المائدہ (آیت ۳) میں ہے:

[illegible]

ابلیس بھی آج کے مسلمان کے لیے کہتا ہے (صفحہ ۱۰۳) :

ہے وہی شعر و تصوف اس کے حق میں خوب تر
جو چھپا دے اس کی آنکھوں سے تماشے حیات!

جو شعر اور تصوف انسان کو سلا دے اور زندگی (بیداری) سے دور کر دے ابلیس کے نزدیک پسندیدہ ہے۔

سورۃ النور میں ہے :

انما کان قول المؤمنین اذا دعوا الی اللہ و رسولہ لیحکم بینھم ان یقولوا سمعنا و اطعنا ط و اولئک ھم المفلحون ۵۱

مسلمانوں کا قول، جب اُن کو اللہ اور اُس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے، یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے سن لیا اور مان لیا اور ایسے لوگ فلاح پائیں گے۔]

یہی مسلمانوں کی صفت بیان ہے کہ وہ اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اپنی ہر بات میں رجوع کرتے ہیں۔

صفحہ ۱۵ میں ہے :

صفحہ ۱۵ ہی میں ہے :

افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر
ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارا

اور "بانگِ درا" میں ہی ہے :

فرد قائم ربطِ ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں اور بیرونِ دریا کچھ نہیں

سورۃ العصر کی آیتیں ہیں :

والعصر ۝ ان الانسان لفی خسر ۝ الا الذین آمنوا
وعملوا الصلحت وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر ۝

[زمانے کی قسم ہے بیشک انسان خسارے
میں ہے ۔ مگر جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور حق کی تلقین کی
حق کا اور آپس میں تلقین کیا صبر کا ۔]

حق [illegible] اور عملِ صالح اختیار کرے اور جماعت
[illegible] صبر کی آپس میں تاکید اور وصیت کرے ۔

صفحہ ۱۶ میں ہے :

دیں ہاتھ سے دے کر اگر [illegible]
[illegible]

[illegible] ۱۶) میں ہے :

اولئک الذین اشتروا الضلٰلۃ بالھدیٰ فما ربحت [illegible]
مھتدین ۝

[یہی ہیں جنہوں نے خرید کی ہدایت کے بدلے گمراہی ۔ تو نفع نہ
دی اُن کی تجارت اور نہ وہ [illegible]

[illegible] ہی ہیں ۔

ذہن کو ہے پیر معرفہ روح و بدن پیش
تہذیب نے ہیر اپنے درندوں کو اُبھارا

نئی تہذیب نے بدن پروری اور خود غرضی کو اپنا مقصدِ حیات بنا لیا ہے۔

سورۂ طٰہٰ (آیت ۱۳۱) میں ہے:

لا تمدن عینیک الی ما متعنا بہ ازواجا منہم زہرۃ الحیٰوۃ الدنیا لنفتنہم فیہ ط و رزق ربک خیر و ابقیٰ ○

[تو ہرگز دوزخی لوگوں کو اُن چیزوں کی طرف جن سے ہم نے مختلف قسم کے لوگوں کو بہرہ مند کیا ہے (یعنی) دنیوی زندگی کی آرائش کی طرف۔ اس لئے کہ یہ اس میں اُن کو آزمائیں اور تیرے رب کا رزق بہتر ہے اور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے۔]

سورۃ المنٰفقون کی آیت ۴ بھی دیکھیں۔

صفحہ ۱۸ میں ہے:

خبر، عقل و خرد کی ناتوانی نظر، دل کی حیات جاودانی

صفحہ ۱۹ پر صفحہ ۱۸ کے نیچے کی لائن سے دوسرے

سورۃ النجم (آیت ۲۸) میں ہے:

ان الظن لا یغنی من الحق شیئا ○

بے شک ظن و تخمین حقیقت کی تلاش میں کچھ کام نہیں دیتے۔

مکمل نظر اور بصیرت ہی سے صحیح زندگی ہے۔

سورۂ یوسف (آیت ۱۰۸) میں ہے:

قل ہٰذہ سبیلی ادعوآ الی اللہ علیٰ بصیرۃٍ انا و من اتبعنی ط

آپ کہہ دیں کہ یہ میرا طریق ہے۔ میں خدا کی طرف اس طور پر دعوت دیتا ہوں کہ میں بصیرت (دلیل) پر قائم ہوں، میں بھی اور میرے ساتھی بھی۔

صفحہ ۲۰ میں ہے :

مرے جی اُٹھنا فقط زادِ مردوں کا ہے کام
گرچہ بر ذی روح کی منزل ہے آغوشِ لحد

سورۃ النجم (آیت ۳۱) میں ہے :

[illegible]
عملوا و یجزی الذین احسنوا بالحسنیٰ ○

[illegible]
[illegible]
[illegible]

صحیح معنی میں یہ شاہ نہیں بلکہ "معزول" شاہ ہے جسے شہنشاہ کہا جا رہا ہے۔

سورۃ النحل (آیت ۷۵) میں ہے:

ضرب اللہ مثلاً عبداً مملوکاً لا یقدر علیٰ شیء ٥

[اللہ تعالیٰ ایک مثال بیان کرتا ہے کہ ایک غلام ہے جو دوسروں کے بس میں ہے اور کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا۔]

صفحہ ۲۳ میں ہے:

یہ علم، یہ حکمت، یہ سیاست، یہ تجارت
جو کچھ ہے وہ ہے فکر مملوکانہ کی ایجاد!

[یہ ضروری نہیں سمجھا جاتا کہ ان کے علم و حکمت اور سیاست و تجارت کو استعمال کیا جا رہا ہے۔]

سورۃ العنکبوت (آیت ۳۸) میں ہے:

وزین لہم الشیطٰن اعمالہم فصدہم عن السبیل ٥

[شیطان نے ان کے اعمال کو ان کی نظر میں [illegible] سے روک دیا۔]

[illegible]:

[illegible]

سورۃ الاعراف (آیت ۱۷۹) میں ہے :

ولہم اعین لا یبصرون بہا ○

[اور اُن کے پاس آنکھیں ہیں ، (لیکن) اُن سے دیکھتے نہیں ۔]

صفحہ ۳۰ میں ہے :

ہے یہ مسلماں کا جنوں ، رقص ہے اس کے
سورۃ الماعون (آیات ۴ - ۷) میں ہے :

ویل للمصلین الذین ہم عن صلاتہم ساہون ○ الذین ہم یراءون ○ ویمنعون الماعون ○

صفحہ ۳۰ ہی میں ہے :

حذر اُس فقر و درویشی سے ، جس نے
مسلماں کو سکھا دی سر بزیری !

علامہ اقبال ایک جگہ لکھتے ہیں :

"جو فقیہ اسلام سے بے بہرہ اور احکام کے تصرف میں بیں ۔"[۱۵]

شرم کی بات ہے ! صفحہ ۱۵ میں سورۃ القصص کی آیت ۸۸ دیکھیں ۔ یہی بات صفحہ ۳۱ میں ہے :

فرنگی بت کدے میں کہتے ہیں کیا اچھا

۱۵۔ ایضاً ، ۱/۰۲۵ ۔

صفحہ ۳۱ میں ہے :

حدیث بلند مومن دل آویز جگر سوز خوش، نفس روشن، نگہ تیز!

(۱) بندۂ مومن سراپا عمل اور جسم جوش ہوتا ہے۔ سورۃ الکہف کی آیت (۶۰) صفحہ ۳۰۰ (فارسی) میں لکھی آ چکی ہے۔

(۲) بندۂ مومن کا نفس روشن ہوتا ہے۔ سورۃ الشمس کی آیت (۹) میں ہے :

قد افلح من زکیٰہا ○

[مراد کو پہنچا جس نے اس (نفس) کو سنوارا۔]

یہاں نفس ہے اور اقبال نے نفس استعمال کیا ہے۔ مقصد ایک ہی ہے۔

(۳) بندۂ مومن کی نگاہ تیز ہوتی ہے۔ سورۃ المزمل (آیت ۶) میں ہے :

ان ناشئۃ الیل ہی اشد وطئا و اقوم قیلا ○ [اور بات خوب ٹھیک نکلتی ہے (خوب سمجھ لیتا ہے)۔]

صفحہ ۳۲ میں ہے :

حدیث پیغمبر کی نکتہ خوب ہے اذا کان فی قوم ہبۃ خیر حریق

مقدرت سے سنبھالنے والا ہی دوسروں کی بڑی خدمت اور خدمت کر سکتا ہے۔ ایثار کا مادہ ایسے ہی شخص میں ہوتا ہے۔

سورۃ الحشر (آیت ۹) میں ہے :

و یؤثرون علی انفسہم و لو کان بہم خصاصۃ ط

اور وہ (دوسروں کی خدمت کو) ترجیح دیتے ہیں اپنے اوپر، گو ان کو فاقہ (تکلیف) ہو جائے۔

صفحہ ۳۲ ہی میں ہے :

ترے دریا میں طوفاں کیوں نہیں ہے؟
خودی تیری مسلماں کیوں نہیں ہے؟

جو کوئی بھی مسلمان ہے اُسے مشکلات کا مقابلہ کرنا ہی ہوتا ہے۔ ہر کام کے لیے عزم اور حوصلہ کی ضرورت ہے۔ سورۃ لقمٰن (آیت ۱۷) میں ہے:

« اصبر علیٰ ما اصابك ان ذٰلك من عزم الامور »

[اور استقلال اختیار کر اُس پر جو مصیبت تجھ پر پڑے۔ بے شک یہ بڑے حوصلے کے کاموں میں سے ہے۔]

صفحہ ۳۳ میں ہے:

کبھی دریا کے شوریدہ تلاطم میں اُتر کر
کبھی دریا کے ساحل سے گریباں چاک ہو کر

ہر حال میں مکمل سپردگی کا نام اسلام ہے۔ سورۃ البلد (آیت ۴) میں ہے:

لقد خلقنا الانسان فی کبد ○

[بے شک ہم نے پیدا کیا انسان کو مشقت میں۔

صفحہ ۳۴ میں ہے:

کہ صاحبِ جنگاہ نہ ہو منبر و محراب!
دیں بندۂ مومن کے لیے موت ہے یا خواب!

ہیں۔

سورۃ الحجرات (آیت ۱۴) میں ہے:

ایمان فی قلوبکم ○

صفحہ ۳۵ میں ہے :

اے کہ غلامی سے ہے روح تری مضمحل
سینۂ بے سوز میں ڈھونڈ خودی کا مقام

صفحہ ۶ میں غلامی کے سلسلے میں علامہ اقبال کا بیان ، پھر آیت بینی دیکھیں -

صفحات ۳۶ - ۳۷ میں ہے :

گرم ہو جاتا ہے جب محکوم قوموں کا لہو
تڑتڑاتا ہے جہاں چار سُو و رنگ و بو

* * *

ضربتِ پیہم سے ہو جاتا ہے آخر پاش پاش
حاکمیت کا بتِ سنگیں دل و آئینہ و رو

[illegible] گرمی پیدا ہو تو [illegible] حاکمیت [illegible] سکتی -

سورۃ الرعد (آیت ۱۱) میں ہے :

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم ط

[illegible] تک [illegible] کہ وہ خود اپنی [illegible] .

اس سے معلوم ہوا کہ [illegible] ظلم اور بہت کرے تو ظالم حاکم [illegible] -

صفحہ [illegible] میں ہے

[illegible] ایجی [illegible]

[illegible] اس کے [illegible]

محکوم ہو سالک تو یہی اس کا 'بہ اوست'
خود مردہ و خود مرقد و خود مرگِ مناجات .

[illegible] ہے کہ [illegible] اللہ کو حاضر [illegible] ورنہ غیر اللہ ہی اُس کا خدا ہوتا ہے - صفحہ ۳۰ کی آیت دیکھیں -

صفحہ ۳۸ ہی میں ہے :

شیاطینِ ملوکیت کی آنکھوں میں ہے وہ جادو
کہ خود نخچیر کے دل میں پیدا ذوقِ نخچیری

علامہ اقبال لکھتے ہیں :

[illegible] بات کے [illegible] سمجھے [illegible] ہو جاتی ہے۔ اور جس [illegible] علم سے [illegible] کے [illegible] ہے جو [illegible] اس روح انسانی کا ترقی ہو۔[۱۶۰]

سورۃ العنکبوت (آیت ۳۸) میں ہے :

وزین لھم الشیطٰن اعمالھم

[illegible]

[illegible]

سورۃ العنکبوت (آیت ۶۹) میں ہے :

والذین جاھدوا فینا لنھدینھم

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سورۃ الاحقاف (آیت ۱۹) میں ہے :

و لکل درجٰتٌ مما عملوا ٥

[اور ہر ایک کے مرتبے اُن کے اعمال کے مطابق ہیں -

یعنی بے عملی کے کوئی مرتبے نہیں ہیں -

صفحہ ۴۱ میں ہے :

نکتہ نہیں محکوم ہو آزاد کا ہم دوش
وہ بندۂ افلاک ہے ، یہ خواجۂ افلاک

صفحات ۳۰ - ۳۸ کی آیتیں دیکھیں -

صفحہ ۴۲ میں ہے :

نشاں یہی ہے زمانے میں زندہ قوموں کا
کہ صبح و شام بدلتی ہیں اُن کی تقدیریں

زندہ قوم بے عمل نہیں رہ سکتی -

سورۃ الملک (آیت ۲) میں ہے :

[illegible] احسن عملا ٥

[illegible] کہ تم میں کون عمل [illegible]

حیات اسی لئے ہے کہ عمل کے جائیں اور یہ اسے جی بھول -

صفحہ ۴۳ میں ہے :

[illegible]

[illegible] مگر یہ [illegible] کے مسلمان [illegible]

۴۶ کی آیت دیکھیں -

صفحہ ۴۵ میں ہے :

ع عمل سے فارغ ہوا مسلماں بنا کے تقدیر کا بہانہ

صفحات ۴۰ - ۴۲ کی آیتیں دیکھیں۔

صفحہ ۴۶ میں ہے :

حرم [illegible] نے سکھلا دی جس کو [illegible] خاموشی
حرام آتی ہے اس مردِ مجاہد پر [illegible] جوشی
حرم کا مجاہد [illegible] کرتا [illegible] کے لیے [illegible]
کرتا ہے اُسے [illegible] کے سامنے [illegible]

سورۃ التوبہ (آیت ۴۱) میں ہے :

انفروا خفافاً و ثقالاً و جاهدوا باموالكم و انفسكم فی سبیل الله ذلكم خیر لكم ان كنتم تعلمون ○

[illegible] اور [illegible] کی [illegible] میں اپنے مال سے [illegible]
[illegible] ہے [illegible] حق میں [illegible] کو سمجھے۔

صفحہ ۴۶ ہی میں ہے :

[illegible]
[illegible] ہے [illegible]
اپنے اندر قوت پیدا کرو۔

سورۃ الانفال (آیت ۶۰) میں ہے :

و اعدوا لهم ما استطعتم من قوة

اور تم تیار رکھا کرو اُن کے لیے جتنا تم [illegible]

صفحہ ۴۹ میں ہے :

[illegible]
[illegible]
[illegible]

سورۃ الاحزاب (آیت ۲۱) میں ہے :

لقد كان لكم فی رسول الله اُسوة حسنة ○

[illegible] رسول اللہ [illegible] میں اچھا
[illegible] ہے۔]

صفحہ ۵۰ میں ہے :

یہ دنیا دعوتِ دیدار ہے فرزندِ آدم کو
کہ ہر مستور کو بخشا گیا ہے ذوقِ عریانی

سورۂ فصّلت (آیت ۵۳) میں ہے -

سنریھم آیٰتنا فی الآفاق و فی انفسھم حتّٰی یتبین لھم انہ الحق ؕ

ہم عنقریب انہیں اپنی نشانیاں دکھائیں گے آفاق میں اور خود اُن کے جان میں، یہاں تک کہ کھل جائے اُن پر کہ یہ حق ہے -

سورۃ الذاریٰت (آیات ۲۰ - ۲۱) میں ہے :

و فی الارض آیٰت للموقنین ۝ و فی انفسکم ؕ افلا تبصرون ۝

اور زمین میں نشانیاں ہیں یقین لانے والوں کے لیے اور خود تمہارے اندر -
کیا تم کچھ سوجھتا نہیں ؟

صفحہ ۵۱ ہی میں ہے :

اگر مقصودِ کل میں ہوں تو مجھ سے ماورا کیا ہے ؟
مرے ہنگامہ ہائے نو بنو کی انتہا کیا ہے ؟

سورۃ البقرہ (آیت ۲۹) میں ہے :

ھو الذی خلق لکم ما فی الارض جمیعا ۝

[illegible]

سب ہے -

سورۃ النجم (آیات ۳۹ - ۴۳) میں ہے :

[illegible] للانسان الا ما سعیٰ ۝ و ان سعیہ سوف یرٰی ۝
[illegible] ۝ و ان الیٰ ربک المنتہیٰ

کہ اُس کی کمائی اُس کو ٹکھائی ہے - پھر اُس کو بدلہ دیا جائے گا اُس کا
[illegible] رب تک پہنچنا ہے -

تشکیلِ جدیدِ الٰہیاتِ اسلامیہ

The Reconstruction of Religious Thought in Islam

[illegible]

''میں نکسن اصل کتبے کے لیے ۲۰ مئی کو آکسفورڈ اور مدراس ہی میں دسمبر ۲۹ یا جنوری ۳۰ میں دوں گا۔ حیدرآباد کے لیکچر بھی ٹیپ کر لیے جائیں گے۔ [illegible] بھی دے جائیں۔۔۔'' (''مکاتیبِ اقبال''، ۱/۱۱، ۲۱۱)۔

[illegible]

[illegible] آں محترم کے حوالے سے بھی فائدہ اُٹھایا گیا ہے۔

دیباچہ

"قرآن اک ایسا جامع دستور ہے جس کا ہر شعبہ زندگی کی ہمارے شعبہ
زندگی کو روشن دیا جائے۔" ان پاک [illegible] کے لیے [illegible]
[illegible] کے لیے [illegible] کے لیے

سورۃ الملک (آیت ۲) میں ہے :

الذی خلق الموت والحیٰوۃ لیبلوکم ایکم احسن عملاً ط

[وہ جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا کہ تمہاری جانچ ہو کہ تم میں کس کا عمل اچھا ہے۔]

"[illegible] حقیقت کا [illegible] ہو اُسے محسوس یعنی اس قسم کے فکر کی عادت پڑ گئی ہے جس کا [illegible] اور جو [illegible] ہے اور جو [illegible] ابتدائی ادوار میں حمایت کی ہے۔"

[illegible] میں [illegible] ہے، مثلاً سورۃ بنی اسرائیل (آیت ۷۰) میں ہے :

[illegible] و فضلنٰھم علیٰ کثیرٍ ممن خلقنا تفضیلاً ۝

[illegible] ہے کہ ہم نے [illegible] اولاد کو [illegible] عطا کی [illegible] اور [illegible] کی اُن کو [illegible] پر فضیلت دی۔]

[illegible] انسانی وسعتوں کو بروئے کار لانے کی صلاحیت [illegible] اور سلفِ صالحین نے اسی لیے عظیم کارنامے [illegible]

[illegible] کم [illegible] واحدۃ ط

یہ سورۃ لقمٰن کی آیت ۲۸ میں سے ہے، یعنی "تم سب کا پیدا کرنا اور قیامت میں اُٹھانا ایسا ہی ہے جیسا ایک جان کا"۔

[illegible] آیت میں جس حیاتِ وحدت کی طرف اشارہ ہے [illegible] سائنس کی [illegible] کی ضرورت ہے تاکہ آج کی وہ انسان بینی اسے سمجھ [illegible] ہے۔ علامہ اقبال نے مذہب اور سائنس [illegible] خطبات دیے تھے۔

پہلا خطبہ

عام اور مذہبی مشاہدات

(K[illegible] and Religious Experi[illegible]

صفحہ ۱ میں ہے:

"[illegible] کے دعاوی کو وسعت دیتی ہے۔"

[illegible] سورۃ العصر دیکھیں:

[illegible] الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ

[illegible] دوسرے کو صبر کی وصیت کی۔

ایمان اور عملِ صالح "فرد" کے لیے ہے اور ایک دوسرے کو حق اور صبر کی وصیت "جماعت" سے متعلق ہے۔

صفحہ ۱ ہی میں ہے:

[illegible]

[illegible] فیصلہ [illegible] کی طرف [illegible]

صفحہ ۲ میں ہے :

"مذہب کا جوہر ہے ایمان اور ایمان کی مثال یہ ہے کہ ۔۔۔ ایک مرغ کی طرح اڑتا 'بے نشاں' راستہ دیکھ لیتا ہے۔"

اللہ سے ڈرنے والوں کی یہی تعریف ہے : الذین یؤمنون بالغیب ' (سورۃ البقرہ ، آیت ۳) وہ جو بے دیکھے ایمان لائیں۔

علامہ اقبال نے "ارمغانِ حجاز" میں یہی تشبیہ استعمال کی ہے :

[illegible]

صفحہ ۔ میں ہے :

[illegible] جہاں کی اسلام کی بقا ہے یہ کہ مسلمان میں کہ اس کی [illegible] کی جستجو کا آغاز آنحضرت صلعم کی ذاتِ مبارک ہی سے ہوا [illegible] حیثیت دی فرمائے ، اس [illegible] کی اصل حقیقت سے آگاہ کر" [اللھم ارنی الاشیاء کما ھی]۔

سورۃ البقرہ (آیت ۳۱) میں ہے :

و علم آدم الاسماء کلھا ○

[اللہ نے آدم کو تمام (اشیا) کے نام سکھائے۔]

صفحہ ۔ میں ہے :

[illegible]

سورۃ النحل (آیت ۶۸) میں ہے :

و اوحیٰ ربک الی النحل ۔۔۔

[اور تیرے رب نے شہد کی مکھی کو الہام کیا۔]

صفحہ ۔ ہی میں ہے :

[illegible] میں سے اور [illegible] کے [illegible] میں سے [illegible] کے [illegible] کے [illegible] ک

سورۃ النحل (آیت ۷۸) میں ہے :

" جعل لکم السمع و الابصار و الافئدۃ لعلکم تشکرون "

اور تمہیں کان اور آنکھیں اور دل دیے کہ تم احسان مانو۔

سورۂ بنی اسرائیل (آیت ۳۶) میں ہے :

[illegible] کی اولاد کو [illegible]
[illegible] اور دل، ان سب سے سوال ہونا ہے۔

صفحہ [illegible] میں ہے :

[illegible] میں [illegible] کے عمل فعل کا [illegible]
[illegible] میں [illegible] کے [illegible] خلاف ہے جو
قرآن [illegible] معنی کی [illegible] اور مقصود [illegible] کہتے ہیں
قائم کیا۔"

سورۂ فصلت (آیت ۵۳) میں ہے :

[illegible] کہ [illegible]
[illegible] نے [illegible] میں [illegible] اُن کے [illegible]
حتیٰ کہ اُن پر کھل جائے کہ بے شک وہ حق ہے۔

سورۃ الذاریٰت (آیات ۲۰ - ۲۱) میں ہے :

[illegible] کی [illegible]
[illegible] میں [illegible] کے [illegible]
نہیں سوجھتا ہیں ؟

اسی سورہ کی آیت ۵۶ میں یہ بھی ہے :

وما خلقت الجن و الانس الا لیعبدون ۔

اور [illegible] اور آدمی اسی لیے بنائے کہ صرف میری بندگی کریں۔

یعنی [illegible] حقیقی کہ تمام [illegible]
دینا [illegible] کے علاوہ کسی اور کی طاعت تسلیم کرنا۔

صفحہ ۹ میں ہے :

"جہاں تک اظہارِ ذات کا تعلق ہے فکر کی مثال ایک 'کل' کی ہے جسے اگر لمبے زمانہ دیکھیے تو نظامی تخصصات کے ایک سلسلے کی شکل اختیار کر لے گا اور جن کا ادراک ہم بک دوسرے کے حوالے ہی سے کر سکیں گے۔ ... دیگر اُن کے کچھ معنی ہیں تو اپنے ذاتی تشخص میں نہیں، بلکہ اُس وسیع تر 'کل' میں جس کے وہ مختلف پہلو ہیں اور جسے قرآن پاک نے 'محفوظ' سے تعبیر کیا ہے۔"

سورۃ البروج (آیات ۲۰ - ۲۲) میں ہے :

[illegible] محیط ۝ بل ھو قرآن مجید ۝ فی لوح محفوظ ۝

[illegible] اُن کو ہر طرف سے گھیر رہا ہے۔ کوئی نہیں ... [illegible] کہ ہوا لوحِ محفوظ میں۔

سورۃ الرعد (آیات ۳۷ - ۳۸) میں ہے :

[illegible] ہے اور اصل لکھا ہوا اُسی کے پاس ہے۔]

[illegible] (آیت ۳۹) میں ہے :

[illegible] جو لکھی ہوئی ہے۔]

[illegible]

[illegible] ارادہ ہے کہ اسلام کے بعض [illegible] کروں تا کہ اور نہیں تو بہت [illegible] ایک ایسے [illegible] اسرار کے [illegible]"

[illegible]

[illegible] ہم سے آپ کو نہیں لینا مگر ایسی رسالت سے جو تمہ
[illegible] کو کھینچنے والی ہے۔ خوش خبری دینے اور ڈر سنانا۔

صفحہ ۱۳ ہی میں ہے:

[illegible] کا حقیقی مقصد تو یہ ہے کہ انسان اپنے اندر ان قوتوں
[illegible] اور برتر شعور پیدا کرے جو اس کے اور کائنات
کے درمیان قائم ہیں۔"

سورۃ النحل (آیت ۸۹) میں ہے:

[illegible]

"اور ہم نے آپ پر یہ قرآن اُتارا ہر چیز کی [illegible]
ہدایت اور رحمت اور بشارت ہے مسلمانوں کے لیے۔"

[illegible]

صفحہ ۱۵ میں ہے:

[illegible] کے داخل کے حیاتی اور خارج کے ریاضیاتی کا نازک فرق ہے
[illegible]، لیکن جس سے اسلام نے سند نہیں سوزا۔"

یہ انفس و آفاق کا رشتہ ہے جس کے لیے قرآن پاک میں ارشاد ہے
(سورۂ فصلت، آیت ۵۳)۔

[illegible]

[illegible] ہم انہیں دلیلوں کے [illegible]
یہاں تک کہ کھل جائے کہ یہ [illegible]

صفحہ ۱۶ ہی میں ہے:

"دونوں [مسیحیت اور اسلام] کا مطالبہ ہے کہ یہ اس روحانیت کے

[illegible] کریں جو ہماری ذات کے اندر موجود ہے۔ اختلاف ہے تو اتنا کہ اسلام نے عینی اور واقعی یا حسّی اور مجرّد کے اتصال کا اعتراف کرتے ہوئے دنیائے مادیات کو رد نہیں کیا بلکہ لبیک کہتے ہوئے اُس کی تسخیر و تصرف کا راستہ دکھلایا۔ تاکہ یہ اپنی زندگی کا نشیب و فراز واقعیت کی اساس پر کریں۔"

سورہ الجاثیہ (آیت ۱۳) میں اسی وضعیت (او، انسی خلائق) کے متعلق ہے:

"وسخر لکم ما فی السمٰوٰت وما فی الارض جمیعا منہ ان فی ذٰلک لآیٰت لقوم یتفکرون"

"اور تمہارے لیے مسخر کیا گیا جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب کا سب اپنے حکم سے بے شک اس میں نشانیاں ہیں سوچنے والوں کے لیے۔"

[illegible] ۱۳ سے ۲۱ تک بتایا ہے کہ تخلیق کائنات کا عمل کیا ہے [illegible] سورۃ الدخان، آیات ۳۸ - ۳۹)۔ وہ ایک حقیقت ہے (سورۃ آل عمران، آیت ۱۹۰ - ۱۹۱)۔ اس کی ترتیب میں مزید وسعت کی گنجائش ہے (سورۃ فاطر، آیت ۱)۔ اس کے باطن میں ایک نئی آفرینش پوشیدہ ہے (سورۃ العنکبوت، آیت ۲۰)۔ نفس کے کردار اختیار اور تحریک میں بھی آنکھ والے کے لیے عبرت ہے (سورۃ النور، آیت ۴۴)۔

[illegible] سمجھ لینا چاہیے کہ وہ قسمت پر مطمئن ہو کر بیٹھ رہے سورۃ الحشر، آیت ۲۱)۔ کہ کس طرح [illegible] قوتوں نے

۱۔ [illegible]

۲۔ [illegible] اسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے [illegible] کے لیے ہم نے آفرینش نہیں بنایا مگر حق کے ساتھ لیکن ان میں سے [illegible] یہاں "حق" سے مراد ایسی مصلحت ہے جس کو [illegible] نے اپنی سمجھ کی گنجائش نہیں کی۔

[illegible] رکھا ہے سورۃ التین، آیات ۴ - ۵)، اور ایک وہ زبردست امانت کا حامل ہے (سورہ الاحزاب، آیت ۷۲)، اور وہ کائنات کی ترکیب میں ایک دوسرا حصہ ان سکا ہے (سورۃ النمل، آیات ۳۶ - ۴۰) کیونکہ وہ اس رشتے کے اندر رکھتا ہے جو اپنے ارتقا میں ایک مرحلہ وجود سے دوسرے میں [illegible] ہے (سورہ الانشقاق، آیات ۱۶ - ۱۹)، لیکن اس کے [illegible] کی [illegible] سے پہلے انسان کو خود اپنی ذہنی کاوش کرنی چاہیے (سورہ الرعد، آیت ۱۱)۔ حقائقِ عالم کی معرفت وہ سرچشمہ ہے [illegible] سورہ البقرہ، [illegible] انسان کی فوقیت [illegible] کے ذریعے [illegible] سورۃ الحدید [illegible] سورۃ الشرقی، آیات ۳۵ - ۳۶، سورۃ الغاشیہ، آیات ۱۷ - ۲۰، سورۃ الروم، آیت ۲۲)۔ صفحہ ۱۲ میں ہے:

"یہاں پر جو [illegible] قرآن خدا کی وہ اخلاقی روح ہے جس سے مسلمانوں کے اندر [illegible] پیدا ہوا اور جس کی بدولت وہ چل کر انہوں نے علومِ جدیدہ کی بنیاد ڈالی۔"

اس سلسلے کی آیتیں اوپر آ چکی ہیں۔

سورۃ الزمر (آیت ۱۰) میں یہی ہے:

و ارض اللہ واسعۃ ○ [اور اللہ کی زمین وسیع ہے]۔

سورۃ الملک (آیت ۱۵) میں ہے:

[illegible] رزقہ ط

[illegible] میں چلو اور اللہ کی روزی میں سے کھاؤ۔]

سورۂ نوح (آیت ۱۹ - ۲۰) میں ہے :

و اللہ جعل لکم الارض بساطاً ہ لتسلکوا منہا سبلاً فجاجاً ہ

[اور اللہ نے تمہارے لیے زمین کو بچھونا بنایا کہ اس کے وسیع راستوں میں چلو۔]

سورۂ ابراہیم (آیت ۴۴) میں ہے :

و انکم من کل ما سالتموہ [illegible]

صفحہ ۲۲ میں ہے :

"[illegible]"

یعنی وہی آیت (سورۃ النور ، ۴۴) میں ہے :

یقلب اللہ اللیل و النہار [illegible]

شامل کرے ہے رات اور دن کی۔ بے شک اس میں سمجھنے

مقام ہے نگاہ والوں کو۔

صفحہ ۲۲ ہی میں ہے :

"[illegible]

اس کے بعد ہے [illegible]

سورۂ [illegible] ۱۰۰ - ۲۱) یعنی دیکھیں۔

[illegible]

[illegible] ۹۱ - ۱۱۰ سورۂ [illegible]

صفحہ ۲۲ میں ہے:

''حقیقتِ مطلقہ کے ساتھ کامل اتحاد کی خواہش نے بالحواس کے ساتھ ساتھ اس حد کے ادراکات کے اندر بھی شدید تڑپ پیدا کی جسے قرآن نے 'فواد' یا قلب سے تعبیر کیا۔''

اس کے بعد اقبال نے سورۃ النجم کی آیتیں نقل کی ہیں۔ پھر فرماتے ہیں:

''ان آیتوں کے بارے میں ... کہ ان کا تعلق ... سے ہے، ... ہوتی ہیں۔''

جیسا کہ حضور ... (آیت ۱۱) میں ارشاد ہے:

ما کذب الفواد ما رأی ○ دل نے جھوٹ نہ کہا جو دیکھا۔

... چشمِ مبارک نے دیکھا۔

صفحہ ۲۳ میں ہے:

''...

...''

...

...

...

...

...

...

[تم انہیں پکارو تو وہ تمہاری پکار نہ سنیں اور بالفرض سن لیں تو تمہاری حاجت پوری نہ کر سکیں۔

صفحہ ۳۰ میں ہے :

"صوفی یا پیغمبر جب اپنے مذہبی شعور کی تعبیر الفاظ میں کرتا ہے تو اسے منتشر قضایا ہی کی شکل دے سکتا ہے - یہ نہیں کہ اس کا مشعور من و عن دوسروں تک منتقل کر سکے -"

اس کے بعد علامہ نے سورۃ الشوریٰ کی آیت ۵۱ اور سورۃ النجم کی ابتدائی اٹھارہ آیتیں نقل کی ہیں -

اور اللہ پاک ایک شہد کی مکھی کو یہی شعور دے سکتا ہے، جیسا کہ سورۃ النحل (آیت ۶۸) میں ہے :

و اوحیٰ ربک الی النحل ان اتخذی من الجبال بیوتاً و من الشجر و مما یعرشون ٥

[اور تمہارے رب نے شہد کی مکھی کو الہام کیا کہ پہاڑوں میں گھر بنا اور درختوں میں اور چھتوں میں -]

لیکن اس وسیع کائنات ایک علامت کے لیے ہے جو نباتات اور جمادات میں بھی شعور کی لہر سے پیدا کی جاتی ہے - علامہ نے یہی اکے حل کر بھی کی ہے (صفحہ ۳۵) :

"مثال دیدہ کی ساخت میں بھی ولادت اجرا کر لیتا ہے جو بینا بصارت کے عمل میں ذخیرہ ہو جاتی ہے"

اس کے لیے علامہ نے سورۃ النحل کی آیت ۶۸ نقل کی ہے جس کا ترجمہ ہے :

"اور بھیجا تمہارے رب نے شہد کی مکھی کو الہام کیا کہ پہاڑوں میں گھر بنا اور درختوں میں اور چھتوں میں - پھر کھا ہر قسم کے پھلوں سے پھر چل راہ اپنے رب کی جو سہل کر دی ہے تیرے لیے - نکلتا ہے ان کے پیٹ سے شربت مختلف رنگ کا جس میں شفا ہے لوگوں کے لیے - بیشک اس میں نشانی ہے سوچنے والوں کے لیے"

۲- جملہ مترجم کا خیال ہے کہ یہ آیت علامہ اقبال کے ارشاد سے میل نہیں ہوتی - لیکن دیکھیں صفحہ ۳۵ پر اُن کا حاشیہ ۱۱۲ -

جہاں سے محل نہ ہوگا اگر حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ (المتوفی ۱۰۳۴ھ) کے ایک مکتوب (دفتر اوّل، ۳۰۰) سے ایک اقتباس نقل کر دیا جائے۔ فرماتے ہیں:

"وجود و حال را چیزاں شرع نسنجیدند، ہم چنیں ہی حرف و کشوف و امثالہا را بمک کتاب و سنت نہ توانند سنجید۔ مقصود از سفر ہای عرفی، حصول ازدیاد یقین است متعلقان شیخ کہ حقیقت حال است و نیز حصول بصیرت در ادائے حکمہ مقصد امر دیگر۔"

صفحہ ۳۷ میں ہے:

[illegible] ہے محسوسات و مدرکات کی ایک کلی یک نوعی جسمی دنیا کا تصور جس کے مدلولات کلیہ کائنات کے مدلولات میں مدغم کرنا ممکن نہیں۔"

سورۂ یونس (آیت ۵۷) میں ہے:

[illegible] ذکر ہے [illegible] و رحمۃ للمؤمنین۔

[illegible] ہے [illegible] اور [illegible] ذریعوں کی [illegible] کے [illegible] کے ساتھ [illegible] ہے۔

[illegible] حقیقت کا علم بھی حاصل ہو سکتا ہے جس کی تائید عقل بھی کرنے پر مجبور ہو جاتی ہے۔

دوسرا خطبہ

[illegible] معیار (علم، وحی اور [illegible]

The [illegible] in the Religion of Islam

[illegible] تک پہنچنے کے [illegible] اور وجودی [illegible] پیش کیے جاتے ہیں، لیکن ان سب دلائل میں منطقی [illegible] ہے۔ [illegible] ان خامیوں [illegible] ہے۔

صفحہ ۳۳ میں دلیلِ عنائی کا تجزیہ کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ کائنات میں تنظیم اور مقصد کوشی سے جو استدلال کیا جاتا ہے اس میں خامی یہ ہے کہ "اس طرح صرف یک صانع کا ماننا لازم آتا ہے، خالق کا ماننا لازم نہیں" (گویا وہ کائنات کے کارخانے سے خالق میں ہٹتا ہوا ہے)، حالانکہ قرآن میں وہ "لہ ما فی السمٰوٰت و الارض" مثلاً (سورۂ یونس، آیت ۱۰۰ - نیز سی کہا گیا ہے اور "ان کل شیء" (سورۃ الزمر، آیت ۶۲ - نیز "ان اللہ علیٰ کل شیء قدیر" (البقرہ آیت ۲۰) بھی -

صفحہ ۴۳ میں ہے:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سورۃ النساء (آیت ۱۲۶) میں ہے :

و کان اللہ بکل شیء محیطاً ٥

[اور اللہ ہر چیز پر احاطہ کیے ہوئے ہے۔]

سورۃ الحدید (آیت ۴) میں ہے :

و ھو معکم اینما کنتم ٥

[اور وہ تمہارے ساتھ ہے تم کہیں ہو۔]

صفحہ ۵۸ میں ہے :

"خدا کی صورت تو ہم کسی میں سمجھتا ہوں کہ [حقیقت کی] ہر شے میں
مخفی 'روح' ہے۔"

گویا یہاں روح کو مادہ کی جگہ کہا گیا ہے۔

سورۃ الحجر (آیت ۲۹) اور سورۂ ص (آیت ۷۲) دونوں میں [illegible]

فاذا سویتہ و نفخت فیہ من روحی فقعوا لہ سٰجدین ٥

[انسان کو بجتی ہوئی مٹی سے بنانے کے سلسلے میں اللہ پاک نے فرشتوں
سے فرمایا : تو جب میں [illegible]

یہاں بھی روح کو مادہ کی جگہ کہا گیا ہے۔

صفحہ [illegible] میں ہے :

[illegible]
قرآن مجید نے بالخصوص [illegible]
ذریعہ [ہے]۔"

اس کے لیے علامہ اقبال نے (پہلے خطبے کی آیات [illegible]
[illegible] ہیں :

(۱) سورۂ یونس کی آیت ۶۔

(۲) سورۃ الفرقان کی آیت ۶۲ -
(۳) سورۃ لقمٰن کی آیت ۲۹ -
(۴) سورۃ الزمر کی آیت ۵ -
(۵) سورۃ المؤمنون کی آیت ۸۰ -

صفحہ ۱۷ میں ہے :

"ایسے ہی ایک دوسری آیت میں جہاں خطاب کیا گیا ہے کہ ہزار سال زمانی ایک اکائی ہے، یہ بھی مذکور ہے کہ شعور کے بعض ایسے مراتب ہیں جن کا پیمانہ [illegible]"

(۱) یہاں سے اضافی حسابِ زمان کے لیے سورۃ الحج کی آیات (۴۷) دیکھیں :

وان یوماً عند ربك كالف سنة مما تعدون ○

اور بے شک تیرے رب کے ہاں ایک دن ایسا ہے جیسے تم لوگ [illegible] کی گنتی میں ہزار برس -]

[illegible] کے لیے مراتب ہے ہیں کہ [illegible] ہیں -
مثال کے لیے سورۂ آلِ عمران کی آیتیں ۱۶۹ - ۱۷۰ دیکھیں :

[illegible] ○ فرحين بما آتيهم الله من فضله ○

[illegible] کرتے ہیں اس پر جو اللہ نے دیا اُن کو اپنے فضل سے -]

صفحہ ۵۷ میں ہے :

[illegible] مکان جس کے معنی استدام کے [illegible] بلاغت کے ساتھ اشارہ کیا ہے -"

[illegible] کی آیات (۵۸ - ۵۹) اور سورۃ النمر کی آیات (۴۹ - ۵۰) [illegible] لکھا ہے کہ :

[illegible] کے دن ایک ہزار سال کے برابر ہے" [اوپر بھی عرض

کیا گیا]۔

سورۃ الحج (آیت ۴۷) میں ہے:

و ان یوماً عند ربك كالف سنةٍ مما تعدون ۔

[اور بے شک تمہارے رب کے یہاں ایک دن ایسا ہے جیسے تم لوگوں کی گنتی میں ہزار برس۔]

سورۃ السجدہ (آیت ۵) میں ہے:

یدبر الامر من السماء الی الارض ثم یعرج الیه فی یوم کان مقداره الف سنةٍ مما تعدون ۝

[اللہ ہی تدبیر کرتا ہے آسمان سے زمین تک۔ پھر اسی طرف رجوع کرے گا اس دن جس کی مقدار ہزار برس ہے تمہاری گنتی میں۔]

صفحہ ۵۰ پر ہے:

"[illegible] بڑار ہا سال پر مشتمل ہے، ایک واحد اور ناقابل تجزیہ [illegible] جیسے آنکھ کا جھپکنا۔"

[illegible]:

"[illegible]

"[illegible]

صفحہ ۷۷ میں ہے:

"قرآن پاک کا بھی یہی ارشاد ہے کہ 'ہمیں نے ہر شے پیدا کی اور ہمیں نے اس کا اندازہ مقرر کیا'۔"

سورۃ القمر (آیت ۴۹) میں اس طرح ہے:

انا کل شیءٍ خلقنٰه بقدرٍ ۝

[بے شک ہم نے ہر چیز ایک اندازے سے پیدا فرمائی۔]

صفحہ ۸۴ میں سورۃ الرحمٰن کی آیت ۲۹ حوالہ دیا ہے ۔

کل یوم ھو فی شان ۔ ○ [اُسے ہر دن ایک کام ہے] ۔

صفحہ ۸۵ میں ہے :

"[پہلے بھی آ چکا ہے کہ] قرآن مجید کی رو سے کائنات میں اضافہ ممکن ہے ۔ گویا وہ ایک اضافہ پذیر کائنات ہے ۔"

سورۂ فاطر (آیت ۱) میں ہے :

یزید فی الخلق ما یشاء ۔ (ارشاد) بڑھاتا ہے آفرینش میں جو چاہے ۔

صفحہ ۸۵ ہی میں ہے :

"میرا خیال ہے کہ اب ہمیں اس آیت کا مطلب سمجھ میں

[illegible]

[illegible] کی آیت ۶۲ ہے جس کا مطلب یہ ہے : "اور وہی ہے جس نے رات اور دن کی آمد و رفت اس کے لئے جو تدبر کرنا چاہے یا شکر کا ارادہ کرے ۔"

اس صفحہ میں ہے :

[illegible]

سورہ البقرہ (آیت ۲۵۵) میں ہے :

اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم ○

اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ آپ زندہ اور دوسروں کا قائم رکھنے والا۔]

یعنی واجب الوجود بھی اور کائنات کا ایجاد کرنے والا اور تدبیر فرمانے والا بھی۔

صفحہ ۸۶ میں ہے:

''رفعت ہی ہے جب 'میں ہوں' یا 'انا' اعرجیہ کہہ سکے۔''

سورۂ 'طٰہٰ' (آیت ۱۴) میں ہے:

انّنی انا اللہ لا الٰہ الا انا ○

بے شک میں ہی اللہ ہوں کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔

صفحہ ۸۶ ہی میں ہے:

''ذاتِ حق البتہ، جیسا کہ قرآن پاک کا ارشاد ہے: 'غنی عن العٰلمین' ہے۔''

سورۂ آلِ عمران کی آیت (۹۷) میں ہے:

ومن کفر فان اللہ غنیٌّ عن العٰلمین ○

اور جو منکر ہے [illegible]

اسی صفحے میں ہے:

[illegible]

[illegible]

صفحہ ۸۶ ہی میں ہے:

''فطرت کہ ذاتِ الٰہیہ سے وہی نسبت ہے جو سورت اور کردار

کی ذاتِ انسانی سے ۔ قرآن مجید نے بڑی کمی خوبی سے اسے 'منت اللہ' ٹھہرایا ہے ۔"

اس کئی آیتیں ہیں ، مثلاً سورۃ الاحزاب (آیت ۳۸) میں ہے :

سنۃ اللہ فی الذین خلوا من قبل ط وکان امر اللہ قدراً مقدوراً ٥

[اللہ کا دستور چلا آ رہا ہے ان میں جو پہلے گزر چکے اور اللہ کا کام مقرر تقدیر ہے ۔]

سورۃ الروم (آیت ۳۰) میں ہے :

فطرت اللہ التی فطر الناس علیہا ط لاتبدیل لخلق اللہ ۔

[اللہ کی دی ہوئی فطرت جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ۔ اللہ کی پیدا کی ہوئی چیز کو بدلنا نہیں چاہیے ۔]

فطرت کا مطالعہ (Natural [illegible] اور فطرت قوانین کے لئے [illegible]

ہے ۔

صفحہ ۸۷ میں ہے :

"فطرت کا مطالعہ ہمیں ایک زندہ اور بڑھنے پھولنے والی چیز کی حیثیت سے کرنا چاہیے جس کے نشوونما [illegible] کے کچھ خاص اصول ہیں جو اس میں جاری و ساری ہے اور جس نے اس کو سنوار [illegible] ہے ۔ قرآن پاک کا ارشاد بھی یہی ہے : وان الی ربک [illegible]

[illegible] ہے ، یعنی "ہر بات کے تبدیلی [illegible] ہی کی طرف اٹھتا ہے" ۔

[illegible] ہی میں ہے :

[illegible] جس نے مساوی [illegible]

ذاتِ مطلق ہی سے قرب و اتصال کی سعی کرتے ہیں اور اس لیے یہ بھی گویا خدا ہی کی ایک دوسری شکل ہے۔"

سورۃ العنکبوت (آیت ۲۰) میں ہے:

قل سیروا فی الارض فانظروا کیف بدأ الخلق ۰

[اب [illegible] میں سفر کر کے دیکھو، [illegible] دیکھو کہ بنا تا ہے۔]

صفحہ ۸۹ میں ہے:

[illegible] تو [illegible] قرن بعد کے اس [illegible] اختلافی آیات و الثمار' میں [illegible] ہی [illegible] اور نشو نما ہے۔"

یہ آیت (۸۰) سورۃ المؤمنین کی ہے:

[illegible] اختلاف [illegible]

[اور وہی جلاتے اور مارتے اور اسی کے لیے ہے رات اور دن کی تبدیلیاں: تو کیا تمہیں سمجھ نہیں؟]

صفحہ [illegible] میں ہے

[illegible] آیت [illegible] نہیں [illegible] ہے۔

صفحہ ۸۵ میں سورۂ آلِ عمران کی آیت (۲۵۵) آ چکی ہے۔

صفحہ ۹۱ میں ہے:

"اُس کی حقیقی نوعیت کا اظہار مسلسل تخلیق میں ہوتا ہے جس میں [illegible] کا شائبہ ہے نہ 'اونگھ' اور 'نیند' کا۔"

[illegible] ۲۵۵ میں [illegible]

"لا الٰہ الا ھو الحی القیوم لا تاخذہ سنۃ و لا نوم"

"اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ۔ وہ آپ زندہ اور دوسروں کا قائم رکھنے والا ہے ۔ اُسے نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند ۔"

سورۃ الرحمٰن (آیت ۲۹) میں ہے :

کل یوم ہو فی شان ۔ ٥

"اُس کے ہر دن ایک کام ہے (یعنی بیکار نہیں) ۔"

صفحہ ۹۲ میں ہے :

"انسان کا 'بیزار' کہنا تو بے شک جستجو کی علامت ہے ، ناکامی اور نامرادی کی ، لیکن خلاقِ مطلق کا 'بیزار' ہونا ہے ان لامتناہی حقیقتوں سے جو اس کے ایسے وجود میں مضمر ہیں اور ہر لمحہ ایک نئی حقیقت کو ظہور میں لاتی ہیں ، لیکن جس کی شانِ کبریائی میں اس سارے عمل کے باوجود سرِ مو فرق نہیں آتا ۔"

سورۃ الملک (آیات ۳ - ۴) میں ہے :

[illegible]

کے لبِ مبارک پر تا دمِ آخر موجود تھی [یعنی اللھم بالرفیق الاعلیٰ]۔"

مذہب بے شک قرب و اتصال چاہتا ہے۔ سورۃ العلق کی آخری آیت (۱۹) میں ہے:

واسجد واقترب [اور سجدہ کرو اور ہم سے قریب ہو جاؤ]۔

سورۃ البقرہ (آیت ۱۸۶) میں ہے:

و اذا سالک عبادی فانی قریب ط

[اور جب تجھ سے میرے بندے مجھے پوچھیں تو میں قریب ہوں۔

تیسرا خطبہ

ذاتِ الٰہیہ کا تصور اور حقیقتِ دعا

(The Concept [illegible])

صفحہ ۹۵ میں ہے:

"بشارت محسوسات و مدرکات کی اساس کوئی با بصر [illegible] مشیت ہے جس کو بوجوہ ایک 'انا' [illegible]

اس کے مانتے علامہ اقبال نے سورۃ اخلاص کو نقل کرتے ہوئے اللہ مطلق کی انفرادیت کی [illegible] کے اندر سے اس کا غیر [illegible] نہ اس کی کوئی اولاد [illegible] وہ کسی سے پیدا ہوا۔) ان [illegible] منظور نہیں بلکہ خدا کے فرد کامل [illegible] ہے۔ سورۃ النور کی آیت (۳۵) نقل کرکے [illegible]

جگہ خود اللہ کے ذاتِ مطلق اور فردِ کامل ہونے کی دلیل ہے اور وہ زمان و مکان کی لامتناہیوں میں منتشر نہیں ہے۔

صفحہ ۹۹ - خدا کی ذات میں "[ا] خالقیت، [ب] اس کا سلبہ، [ج] قدرتِ کاملہ، [د] دیمومت" (سرمدیت) ہے۔

سورۂ ہود (آیت ۱۰۷) میں ہے:

ان ربک فعالٌ لما یرید ○

بے شک تمہارا رب جب جو چاہے کرے۔]

سورۂ یٰسٓ (آیت ۸۲) میں ہے:

إنما امرہٗ اذآ اراد شیئاً ان یقول لہٗ کن فیکون ○

[اس کا کام تو یہی ہے کہ جب کسی چیز کو چاہے تو اس سے فرمائے کہ ہو جا، وہ فوراً ہو جاتی ہے۔]

صفحہ ۱۰۳ میں ہے:

[illegible] اسلام کے [illegible] زیادہ مشرع اور [illegible] مقبولِ عام سبب یہی [illegible] کے نزدیک قدرت کا [illegible] کے تخلیقی جواہر کی آفرینش ہے۔"

[illegible] ان کے [illegible] سورۂ الحجر کی آیت ۲۱ [illegible] ہے، یعنی:

[illegible] لا [illegible] وما ننزلہ الا بقدرٍ معلوم ○

[illegible] کوئی [illegible] چیز کے [illegible] خزانے [illegible] اور ہم [illegible] ایک [illegible] اتارتے ہیں۔

[illegible]:

[illegible] زمانے [illegible] کی [illegible] جوہر [illegible] اس [illegible] [illegible] خود [illegible] کا [illegible] [illegible] جاری ہے اس [illegible] جوہر [illegible]

[illegible] ہی لائے ہیں ۔۔۔۔ قرآن مجید کا [illegible] ارشاد ہے "وہ اللہ [illegible] میں جو چاہے" سورۂ فاطر، آیت [illegible] وہ بڑھاتا ہے آفرینش

[illegible] جواہر کی حرکت کا کوئی معمول نمونہ بیان کرے [illegible] نفس کی ایک حدیث ہے، لیکن جہاں نفسی زمان نہیں وہاں کوئی حرکت نہیں ہو سکتی۔

صفحہ ۱۱۰ میں ہے:

"قرآن [illegible] نے حسب ضرورت کہیں اسے [illegible] سے قریب تر ٹھہرایا۔"

سورۂ قٓ (آیت ۱۶) میں ہے:

ونحن اقرب الیہ من حبل الورید ۝

اور ہم اس سے رگِ جاں سے بھی زیادہ قریب ہیں۔

صفحہ ۱۱۵ میں ہے:

"قرآن نے زمانِ الٰہی کو 'ام الکتاب' ٹھہرایا۔"

سورۃ الرعد (آیات ۳۷ - ۳۸) میں ہے:

لکل اجل کتاب ۝ یمحوا اللہ ما یشآء و یثبت ۚ و عندہ ام الکتٰب ۝

ہر وعدے کی ایک لکھت ہے۔ اللہ جو چاہے مٹا [illegible] ہے اور اصل لکھا ہوا اُسی کے پاس ہے۔

صفحات ۱۱۶ - ۱۱۷ میں ہے:

[illegible] ایک طرف ثبوت کی زندگی ہے، یعنی تغیر [illegible] طرق زمانِ مسلسل کے [illegible]

اس ارشاد "ان اختلاف الیل و النہار" کا مطلب یہی ہم کچھ نہیں سمجھ سکتے ہیں۔"

یہ آیت صفحہ ۸۹ میں آ چکی ہے۔

صفحہ ۱۱۸ میں ہے:

"اللہ تعالیٰ کا علم کلی ان کے کا ایک واحد اور ثابت جزیہ علم ہے جس میں کہ سارا حادثہ تاریخ جس کو ہم مخصوص حوادث کا ایک سلسلہ قرار دیتے ہیں، بالا و شدہ اور ضرور تک دوامی کے اس کے علم میں آ جاتا ہے۔"

سورۃ الطلاق (آیت ۱۲) میں ہے:

و ان اللہ قد احاط بکل شیء علماً ٥

[اور یہ کہ اللہ کا علم ہر چیز کو محیط ہے۔]

صفحہ ۱۲۰ میں ہے: "زندگی میں ارتقاء عمل کی استعداد موجود ہے۔" اس کے متعلق سورہ بقرہ کی آیت (۲۸۶) میں ارشاد موجود ہے:

لہا ما کسبت و علیہا ما اکتسبت ٥

[اس (جان) کے لیے وہ ہے جو اس نے کسب کیا اور اس کا نقصان اسے جو برا کسب کیا۔]

صفحہ ۱۲۱ میں ہے:

"قرآن مجید نے یہ صراحت کہا ہے ... عمل کرنے کی بدولت ہر مرد و عورت کا ایک نامہ ہے، اور اس کے اللہ تعالیٰ کی نعمت کدہ میں اس کی حکمت کو بڑا دخل ہے۔"

اس کے لیے سورۃ بقرہ کی آیت (۱۶۴) پر بھی غور کرنا مفید ہوگا:

ان فی خلق السموٰت و الارض و اختلاف الیل و النہار و الفلک

ناحیا بہ الارض بعد موتہا و بث فیہا من کل دآبۃ و تصریف الریاح و
السحاب المسخر بین السماء و الارض لآیٰت لقوم یعقلون ۝

بے شک آسمان اور زمین کے بنانے میں اور رات اور دن کے اختلاف
میں اور کشتیوں میں جو دریاؤں میں آدمیوں کو لے کر چلتی ہیں اور
جس سے خدا آسمان سے پانی برساتا ہے اور اس پانی سے زمین کو زندہ کرتا ہے اس کے
مرنے کے بعد اور اس میں ہر قسم کے جانور پھیلاتا ہے اور ہواؤں کے بدلنے میں اور
ابر میں جو آسمان اور زمین کے درمیان گھرا رہتا ہے عقلمند لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں۔]

صفحہ ۱۲۱ ہی میں ہے:

"قرآن مجید کے [illegible]

[illegible]

بیدک الخیر ط انک علیٰ کل شیء

[ساری بھلائی تیرے ہی [illegible]
سکتا ہے۔

[illegible]

[illegible]

سورہ العصر (آیات ۱ - ۳) میں ہے:

و العصر ۝ ان الانسان لفی خسر ۝ الا الذین آمنوا و عملوا

الصّٰلحٰت و تواصوا بالحق و تواصوا بالصبر ○

[زمانے کی قسم ' بے شک انسان خسارے میں ہے سوائے اُن کے جو ایمان لائے اور عملِ صالح کیے اور ایک دوسرے کو حق کی تاکید کی اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کی ۔]

سورۂ لقمٰن (آیت ۲۰) میں تسخیر کی صلاحیت کا ذکر ہے :

الم تروا ان اللہ سخر لکم ما فی السمٰوٰت و ما فی الارض و اسبغ علیکم نعمہٗ ظاھرۃً و باطنۃً ○

[کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے تمہارے لیے مسخر کر دیے ہیں کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہیں اور تمہیں پوری اور کھلی نعمتیں دی ہیں ، ظاہر بینی اور چھپی ہوئی بینی ؟]

سورۃ الجاثیہ (آیت ۱۳) میں بینی اسی طرح کا ذکر ہے ۔

[illegible] سے "ہبوطِ آدم" کا واقعہ شروع ہوتا ہے ۔ بتایا ہے کہ [illegible] اور کیوں ؟ [illegible] میں لکھتے ہیں : "یوں بینی بہ حیثیت ایک [illegible] کا جہاں کہیں ذکر آیا ہے ، قرآن پاک نے [illegible] 'بشر' اور 'انسان' کے الفاظ استعمال کیے ہیں ، 'آدم' کا لفظ [illegible] ۔ مثلاً سورۂ آل عمران (آیات ۵۹ - ۶۳) ، المائدہ (آیت [illegible]

سورۃ البقرہ (آیت ۳۰) میں ہے :

انی جاعلٌ فی الارض خلیفۃً ط

[میں بنانے والا ہوں زمین میں اپنا خلیفہ۔]

صفحہ ۱۲۶ میں اوپر کے قول کی مزید وضاحت ہے :

"[illegible] کے ساتھ خلق نہیں ہوا، لیکن ہمیں اس کا اشارہ کسی مخصوص [illegible] کی طرف نہیں۔ اس کی حیثیت ایک تصور کی ہے جس کی مثالیں زمانے کے ساتھ بدلتی جاتی ہیں اور جس کا نشان کی آیت کے بعد [illegible] دیا گیا ہے۔" یہاں سورۃ [illegible] کی [illegible] کی طرف اشارہ ہے۔

صفحہ ۱۲۶ ہی میں ہے :

"[illegible] ایک جس میں [illegible] کی [illegible] میں 'شجرۃ الخلد' اور 'ملکٍ لا یبلیٰ' کا۔"

[illegible]

اور سورہ 'طٰہٰ' کی آیت ۱۲۰ میں ہے :

[illegible] لا یبلیٰ"

[تو شیطان نے اسے وسوسہ دیا۔ بولا، اے آدم، کیا میں تمہیں [illegible] دوں ہمیشہ جینے کا پیڑ اور وہ بادشاہی کہ پرانی نہ پڑے۔]

صفحہ ۱۲۶ ہی میں ہے :

"قرآن مجید کے نزدیک وہ [زمین] انسان کا مستقر اور متاع ہے۔"

سورۃ البقرہ (آیت ۳۶) میں ہے :

ولکم فی الارض مستقرٌ و متاعٌ الیٰ حین۔ ۝

اور تمہارے لیے زمین میں ایک وقت تک ٹھہرنا اور برتنا ہے ا

اس دنیا میں رہنے کے لیے اللہ کا شکر گزار ہونا چاہیے - اس کے لیے
سورۃ الاعراف کی آیت (۱۰) نقل کی ہے -

صفحہ ۱۲۷ میں ہے :

قرآن پاک نے ... انسان کی حیثیت اس زمین
میں اجنبی کی ہے [یعنی انسان کو لافض سے (سورۂ نوح ، آیت ۱۷ =
اور اسے یہاں سبزے کی طرح زمین سے اُگایا - لہٰذا یہ جملہ جس کا
اس نظمے میں ذکر آیا ہے ، نیکوکاروں کا وہ سکن نہیں جہاں وہ
ہمیشہ رہیں گے بلکہ ان کے [یعنی جنت جیسا کہ سورۃ البقرہ کی آیت ۳۶ ،
آلِ عمران کی آیت ۱۹۶ اور الاعراف کی آیت ۲۴ وغیرہ میں درج ہے ،
کیونکہ ان سب میں جہاں کہیں جنت کا ذکر آتا ہے اُس کی تعریف
قرآن مجید نے ان الفاظ میں کی ہے : [لَّا تَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَّلَا تَأْثِيمًا ۝ (سورۂ الطور ، آیت ۲۳ = ایک دوسرے سے لیے ہوئے
جس میں نہ بیہودگی [...] ہجرتی ہے - [...] الفاظ میں [...]
[...] سورۂ الحجر [...]
اُس میں [...] نہ وہ اس میں سے نکالے جائیں] - - -
جنت اگلے حال کو اسی نظمے کی [...] الا تیں [...]
[...] ۱۹ - ۱۱ [...]
[...] لگے نہ دھوپ] - اور اس لیے میں سعادت
[...] میں لفظ جنت کا اشارہ حیاتِ انسانی کے اُس
[...] جس میں انسان کا اپنے ماحول سے اپنی عملاً

صفحہ ۱۲۸ میں ہے :

[...] اختیاری [...] اُس [...]
[...] وجہ ہے کہ [...] کے
سقابلی آدم کا یہ گناہ معاف کر دیا گیا ۔"

سورۃ البقرہ (آیت ۳۷) میں ہے :

فتلقیٰ آدم من ربہ کلمٰت فتاب علیہ ۔ انہ ہو التواب الرحیم ۝

[پھر سیکھ لیے آدم نے اپنے رب سے کچھ کلمے، تو اللہ نے اس کی توبہ قبول کی ۔ بے شک وہی ہے بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ۔]

صفحہ ۱۲۹ میں ہے :

"یوں نبی جس بستی کی تخلیق 'احسن تقویم' پر ہوئی تھی، جسے 'اصل صادق' میں نور سے لیا گیا، اُس کی خلق و فطرت کی ترکیب میں مکمل تبدیلی کا اس طرح کا حکم [illegible]"

سورۃ التین (آیات ۴-۵) میں ہے :

[illegible]

[اے [illegible] احسن صورت میں پیدا کیا [illegible]
سے نیچی حالت کی طرف پھیر دیا ۔"

آیت [illegible] کے حوالے سے : [illegible]
'و نبلوکم بالشر والخیر فتنۃ' (سورۃ الانبیاء ، آیت ۳۵) = اور ہم تمہیں [illegible] سے ہیں برائی اور بھلائی سے جانچنے کو] ۔

صفحہ ۱۲۹ ہی میں ہے :

"[illegible] برقرار رکھنے ، لہٰذا اسے تباہ کی جستجو سے [illegible] یا بالفاظِ قرآنی — 'ملک لا یبلیٰ' کی ۔

دیکھیں صفحہ ۱۲۶ ۔

[illegible]

کہ ہم اس سے پہلے عرض کر آئے ہیں، یہ ظاہر کرتا مقصود ہے کہ علم انسان کی فوقیت تخلیق سے دیکھیں خطبہ اول تحت تعلیمات قرآنی] ۔ دوسری ۔۔۔ آدم نے اس درخت کا پھل چکھنے سے روکا گیا تو اس لیے کہ ۔۔۔ وہ ایک دوسری قسم کے علم کا اہل تھا، یعنی اس علم کا جو نفس سے جبر آزما ہونے کا ہے، جس میں [illegible] اخلاق ممکن ہے۔"

سورہ الحدید آیت (۲۰ - ۲۸) میں یہ واقعیت بیان ہوئے ہیں۔

صفحہ ۱۳۰ میں ہے: "وہ فطرتاً 'عجول' ہے۔"

سورۃ بنی اسرائیل (آیت ۱۱) میں ہے:

[illegible] الانسان عجولاً ۔ اور انسان بڑا جلد باز ہے]۔

اور سورۃ الانبیاء (آیت ۳۷) میں ہے:

خلق الانسان من عجلٍ ۝ [آدمی جلد باز بنایا گیا]۔

صفحہ ۱۳۱ میں سورۃ 'طٰہٰ' کی آیات ۱۲۰ - ۱۲۲ نقل کی ہیں جن میں:

[illegible] ۔۔۔ فغوٰی ۝ ثم اجتبٰہ ربہ فتاب علیہ و ھدٰی ۝

[illegible] ۔۔۔ شیطان نے اسے وسوسہ دیا۔ بولا، اے آدم کیا میں تمہیں بتا [illegible] ۔۔۔ کہ بیماری کہ بڑھاپا نہ پڑے۔ تو اُن دونوں [illegible] ۔۔۔ لگے اور آدم سے اپنے رب کے حکم میں [illegible] ۔۔۔ تھا اُس کی راہ نہ پائی۔ پھر اُس کے رب نے [illegible] ۔۔۔ توجہ سے رجوع فرمائی اور اپنے قرب خاص کی راہ

[illegible] ۱۳۱ - ۱۳۴ :

[illegible] علامت سے اختراع کیا جو [illegible] میں
[illegible] ہے۔ اس نے صرف اسم کی اس [illegible] کر [illegible]
جو [illegible] کے [illegible] میں [illegible]
فعل کی طرف اشارہ کر دیا۔"

[illegible] ہے: "[illegible] ہی ہے کہ ایک دوسرے
کے [illegible]"

سورۂ طٰہٰ ہی میں (آیت ۱۲۳) ہے:

قال اهبطا منها جميعاً بعضكم لبعض عدوٌ ۝

[illegible] کہ [illegible] اترو، تم میں ایک دوسرے
[illegible]

[illegible]

[illegible] کے [illegible]
انسان نے خود اپنے اب کو خطرے میں ڈال کر اٹھایا۔"

[illegible] (۱۰۲) ہی نقل کر دی ہے۔

[illegible]

"قرآن مجید کے نزدیک تو انسان ہونا تمام ہی امکانات کا ہے کہ ہر
قسم کی سختیاں اور مصائب برداشت کی جائیں"

سورۃ البلد (آیت ۴) میں ہے:

لقد خلقنا الانسان فی کبدٍ ۝

[illegible] ہم نے انسان کو مشقت میں رہتا پیدا کیا۔

سورۃ البقرہ (آیت ۱۷۷) میں بھی ہے :

و الصّٰبرین فی البأساء و الضرّآء و حین البأس ط

[اور صبر والے مصیبت اور سختی میں اور جہاد کے وقت ۔]

وہبر کی بحث میں علامہ اقبال نے سورۃ یوسف کی آیت (۲۱) بھی نقل کی ہے یعنی :

و اللہ غالب علیٰ امرہٖ و لٰکن اکثر الناس لا یعلمون ٥

[اور اللہ اپنے کام پر غالب ہے ، مگر اکثر لوگ نہیں جانتے ۔]

صفحہ ۱۳۵ میں ہے :

"فکر کی راہ میں ہر بار ذہن حقیقتِ مطلقہ کا مشاہدہ کرنے اور اس کے اسرار و اصول پر نظر رکھتا ہے ، لیکن وجدان [عبادت کی صورت میں وہ ایک آہستہ گام کلیت کی منزل بہ منزل رہنمائی کو چھوڑ کر فکر کے ان مراحل اور حقیقتِ مطلقہ پر براہِ راست دخل کرنے کی کوشش کرتا ہے ۔"

سورۂ یوسف (آیت ۴۰) میں ہے :

ان الحکم الا للہ امر الا تعبدوا الا ایاہ ذٰلک الدین

[حکم نہیں کسی کا مگر اللہ کا ۔ اس نے حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو ۔ یہی سیدھا طریقہ ہے ۔]

جب اس کو حاکم مان کر اس کے [illegible]

نتائج کہاں رہی ؟

صفحہ ۱۳۷ میں ہے :

"اور اصل علم کی جستجو جس رنگ میں بھی کی جائے ، عبادت ہی [illegible] ہے [illegible] عبادت کی صفتی مماثلت بھی ہے [illegible] حقیقت کی طلب میں صوفی کا سلوک و عرفان کی [illegible]

سورۃ المجادلہ (آیت ۱۱) میں ہے:

یرفع اللہ الذین آمنوا منکم والذین اوتوا العلم درجٰت ط

[اللہ ان لوگوں کے درجے بلند کرے گا جو تم میں ایمان لائے اور ان کے جنہیں علم دیا گیا۔]

صفحات ۱۳۸ - ۱۳۹ میں ہے:

جب [illegible] کے [illegible] کے [illegible] کے

[illegible] اجتماعیت ۔ اس تمنا کا اظہار یہی مقصود ہے کہ ان سب امتیازات کو مٹاتے ہوئے جو انسان اور انسان کے درمیان قائم ہیں ، انہی اس وحدت کی ترجمانی جو کائنات بشری خلقت میں داخل ہے ، اس طرح دیں کہ ہماری عملی زندگی میں اس کا اظہار سچ مچ ایک حقیقت کے طور پر ہونے لگے ۔"

ع ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز

سورۃ الحجرات (آیت ۱۳) میں ہے :

[illegible]

اور ہم نے تمہیں [illegible] کیا کہ اس میں تعارف رکھو ۔ بے شک اللہ کے [illegible] زیادہ عزت والا وہ ہے جو تقویٰ میں زیادہ ممتاز ہے ۔]

چوتھا خطبہ

خودی ، جبر و قدر ، حیات بعد الموت

[illegible]

[illegible]

[illegible] سورۃ النجم (آیت ۳۸) میں ہے :

[illegible]

[illegible] کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسری کا بوجھ نہیں اٹھاتی ۔

[illegible] الانعام (آیت ۱۶۴) [illegible]

(۲) سورۃ النجم (آیت ۳۹) ہی میں ہے:

و ان لیس للانسان الا ما سعیٰ ○

[illegible]

[illegible]

میں سورۃ الاحزاب کی آیت ۷۲ تحریر کی ہے۔

صفحہ ۱۳۴ میں ہے:

[illegible]

وارداتِ علم کا ایک سرچشمہ ہیں۔"

[illegible]

صفحہ ۱۶ - ۲۵ -

[illegible]

ایک نظام [illegible]

[illegible]

[illegible]

خودی کا وجود اس سے باہر رہتا ہے۔"

اس کے لیے علامہ اقبال نے سورۃ بنی [illegible] کی ہے، یعنی:

و یسئلونک عن الروح ط قل الروح من امر ربی و ما اوتیتم من العلم الا قلیلا ○

اور آپ سے لوگ روح کے متعلق پوچھتے ہیں۔ آپ فرما دیجیے

میرے رب کے حکم سے ایک چیز ہے اور تمہیں علم نہیں ملا، مگر تھوڑا۔]

اس آیت کے ذیل میں علامہ نے فرمایا ہے کہ "لفظ 'امر' کا مطلب سمجھنے کے لیے ہمیں اس ممتاز کتاب فراموش نہیں کرنی چاہیے جو قرآن پاک نے امر اور خلق میں کیا ہے"۔

سورۃ الاعراف (آیت ۵۴) میں ہے:

الا لہ الخلق و الامر ط تبٰرک اللہ رب العٰلمین o

[سن کے لیے ہے پیدا کرنا اور امر کرنا۔ بڑی برکت والا ہے اللہ رب سارے جہانوں کا۔]

[illegible] لکھتے ہیں: "[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

صفحہ ۱۵۶ میں ہے :

"زمان و مکان کی اس دنیا میں خودی کا حصول کیونکر ہوا؟ اس بحث میں بھی قرآن مجید کے ارشادات بالکل صاف اور واضح ہیں۔"

یہاں سورۂ المؤمنون کی آیات ۱۲ - ۱۴ نقل کی ہیں جن کا ترجمہ یہ ہے :

[illegible]

ہے۔ علامہ لکھتے ہیں (صفحات ۱۵۶ - ۱۵۷) :

[illegible]

صفحہ ۱۵۹ میں ہے :

[illegible]

سورۃ الطور (آیت ۲۱) میں ہے :

کل امرئ بما کسب رھین ۝

[illegible]

صفحہ ۱۶۱ میں ہے:

"قطعی مطلق کوئی مطلق بھی نہیں ... ان معنوں میں کہ مادہ سے لے لیکن ... من مخلوق اشیاء [Syntheses] کے جسے ہم حیات اور نفس سے تعبیر کرتے ہیں، ذہنی دنیا چونکہ اس کی سرشت ہی میں داخل نہیں ... ہمیشہ تک دین ابتدا خدا کی جستی سمجھ کر ہوتی ہے اس کی تخلیق اور حس کی صفات سمجھا کرتا ہے ... حالانکہ وہ مساوی ابتدا جس کی سرشت صفات کا حصہ ہوتا ہے، فطرت میں جاری و ساری ہے اور بحیثیت آغاز اول و آخر بھی ہے، ظاہر اور باطن بھی"۔

یہ سورۃ الحدید کی آیت ۳ پہلے بھی آ چکی ہے:

ہو الاول و الآخر و الظاہر و الباطن و ہو بکل شیء علیم

وہی اول، وہی آخر، وہی ظاہر، وہی باطن اور وہی سب کچھ جانتا ہے۔

صفحہ ۱۶۴ میں ہے:

... کی آزادی کی ... قرآن مجید کے اس خیال سے ... ہے جو اس نے خود کے اعمال و افعال کے بارے میں ... کیا ... ایات ذیل میں اس حقیقت کی طرف قطعی اشارہ موجود ... ترجمہ:

... کہہ دو کہ حق تمہارے رب کی طرف سے ہے۔ تو جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرے (سورۃ الکہف، آیت ۲۹)۔

... تم ... پہلا ... گے اور ... کرو گے
تو اتنا (سورۃ بنی اسرائیل، آیت ۷)۔"

... مسلمان ... جس قرآن مجید کے نزدیک خودی کو ... حقیقی سرچشمے سے دور لا کر اپنی ذات پر

سورۃ النساء (آیت ۱۰۳) میں ہے:

[کرو۔ بے شک نماز مسلمانوں پر وقت باندھا ہوا فرض ہے۔]

صفحہ ۱۶۵ - ۱۶۶ میں ہے:

۵- مولانا سلیمان ندوی نے "سیرۃ النبی" (اعظم گڑھ، ۱۹۵۰ء) کی

ہوں اور اس قسم کی تقدیر پرستی کو جو اس صورت میں ناگزیر ہے برداشت کرنے کی اہل ۔"

صحیح دلی نشست اور منضبط دماغی اور ذہنی تصورات ہی کے ذریعے ہم سچے راہِ عمل تلاش کر سکتے ہیں ۔ اسی لیے قرآن پاک میں ایمان کے ساتھ ساتھ [illegible] کا ذکر کیا گیا ہے ۔

سورۃ الحدید (آیت ۲۲ - ۲۳) میں ہے :

[illegible]

[illegible]

اور سورۃ [illegible] (آیت ۱۳۵ - ۱۴۶) میں ہے :

[illegible]

و منجزی الشکرین ۵ و کاین من نبی قتل معہ ربیون کثیر فما وھنوا لما اصابھم فی سبیل اللہ و ما ضعفوا و [illegible] الصبرین ۵

[illegible]

[illegible] اور نہ کمزور بنے اور نہ دبے اور اللہ کو صبر والے محبوب ہیں۔]

ان آیتوں سے واضح ہے کہ تقدیر پرستی کا جذبہ پست ہمتی ہیں بلکہ عزم و حوصلہ اور استقلال و ثبات ہے۔[۶]

صفحہ ۱۶۶ میں ہے:

"[illegible]

مولانا رومؒ نے کیا خوب کہا ہے:

[illegible]

"[illegible]

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی ہی سے حاصل ہو سکتا۔

سورۂ آل عمران (آیت ۳۱) میں ہے:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(آیات ۱۳۵ - ۱۳۶) میں ہم پڑھ چکے ہیں ۔

صفحہ ۱۶۹ میں ہے :

"[اس رسول نے] ما بعد الطبیعیات کے رسمی قسم [کے] حواس [کی] مدد میں ایک ممتاز توجہ کی اور اس کے لیے قرآن مجید کے الفاظ 'نفس' اور 'روح' پر رکھی ۔"

سورۃ الشمس (آیات ۷ - ۸) میں ہے :

و نفس و ما سواھا ٥ فالھمھا فجورھا و تقوٰھا ٥

[اور] نفس کی اور اس کی جس نے اسے ٹھیک بنایا ۔ پھر اس کی بدکاری اور پرہیزگاری دل میں ڈالی ۔

سورۃ الحجر (آیت ۲۹) اور سورۂ ص (آیت ۷۲) میں ہے :

فاذا سویتہٗ و نفخت فیہ من روحی ٥

۔۔۔ اقبال نے "لکچرز" ۔۔۔ اقبال کے مکتوب مورخہ ۔۔۔
(ص ۲۰۲ - ۲۰۳) میں لکھا ہے :

۔۔۔ ہے ۔۔۔ نور سرمایت کنی ہے
۔۔۔ سے الگ ۔۔۔
۔۔۔ ہے ۔۔۔

۔۔۔ ہے ۔۔۔

۔۔۔ مذہب کے اثرات کو قبول ہی ۔ خواجہ نقشبند اور ۔۔۔ کی بیٹے دل میں بہت بڑی عزت ہے ۔ مگر افسوس ہے کہ ۔۔۔ رنگ گیا ہے ۔ یہی حال سلسلہ قادریہ ۔۔۔ کا ہوا ہے ۔۔۔"

[illegible] میں اُسے ٹیک لگا لوں اور اس میں اپنی ٹانگیں
پھیلا لوں۔]

[illegible] نے ان آیات سے استدلال کیا ہے۔

صفحہ ۱۷۵ - ۱۷۶ میں ہے:

"[illegible] ہے جس کا ایک [illegible] کیے [illegible] ہے
کیے جاتے ہیں۔۔۔ [illegible] کی مثال [illegible] ہے جس کے [illegible]
[illegible] کے درمیان [illegible] ایک [illegible] ہے۔ [illegible]
[illegible] کا ایک [illegible] ہے جس کا [illegible] بھی
[illegible] کیا جا سکتا ہے۔"

سورۃ الانعام (آیت ۳۸) میں ہے۔

[illegible]
پر اُڑتا ہے مگر تم جیسی اُمتیں ہیں۔]

سورۃ التکویر (آیت ۵) میں ہے:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

صفحہ ۱۷۷ میں ہے:

[illegible]

خودی لامتناہی خودی کے سامنے حاضر ہوگی۔" سورۃ الانعام کی آیت ۹۴ میں ہے:

و لقد جئتمونا فرادیٰ ○ [اور بے شک تم ہمارے پاس اکیلے آئے۔]

کیونکہ "اے گذشتہ اعمال و افعال کو دیکھ کر وہ اس امر کا اندازہ کر سکتی ہے کہ اس کا مستقبل کیا ہوگا۔" اس کے لیے سورۃ بنی اسرائیل کی آیتیں ۱۳ - ۱۴ نقل کی ہیں۔

صفحہ ۱۷۷ - ۱۷۸ میں ہے:

"اس انسان کے 'اجر غیر ممنون' [سورۃ انشقاق کی آیت ۲۵] جس کی آپ نے تشریح کی ہے اس کے ضمیر نفس، اس کی بلند اور جیتی ایک خودی اس کی فعالیت کی زیادہ سے زیادہ شدت اختیار کرے جہاں [illegible] جس سے جامعیت کی [illegible] جیسا کہ [illegible] کی آیت [illegible] میں ذکر ہے۔ اس قسم کی [illegible] خودی کے مکون و متحسن [illegible]"

[illegible] کی آیت ۶۸ نقل کی ہے کہ "اور صور پھونکا جائے گا [illegible] جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں [illegible]"

[illegible] قول کے سلسلے میں ہے:

[illegible] اطلاق اُنہی شخصیتوں پر [illegible] پہنچ گئی ہو، لہٰذا اس کے [illegible] براہِ راست اتصال [illegible] رکھ سکیں جس [illegible] کے بارے [illegible]

[illegible] ۱۳ : ۱۰ [illegible]

"یہ ہے اسلام کے نزدیک انسانِ کامل کا تصور۔"

صفحہ ۱۷۹ میں ہے :

"قرآن پاک کی رو سے یہ عین ممکن ہے کہ یہ انسان کائنات کے مقصد و مدعا میں حصہ لیے بغیر ختم ہو جائے۔"

اس کے لیے سورۃ الشمس کی آیت ۹ و ۱۰ نقل کی ہیں] ۔

صفحہ ۱۰۰ [روح کی ترقی کے لیے جس کی ضرورت ہے] اس کے لیے سورۃ الملک کی آیت ۲ نقل کی ہے)۔

فرماتے ہیں کہ خودی کو برقرار رکھنے کے لیے ہمیں اپنے سرچشمہ "خیر" کی طرف اصل پر ہے [ ] خودی کا احترام کریں۔"

"جاوید نامہ" میں ہے :

آدمیت احترامِ آدمی باخبر شو از مقامِ آدمی

سورۂ بنی اسرائیل (آیت ۷۰) میں ہے :

و لقد کرمنا بنی آدم ،

اور البتہ ہم نے آدم کی اولاد کو بزرگی دی۔

صفحہ ۱۸۰ - ۱۸۱ میں ہے :

"خودی نے اپنے عمل اور سعی [ ] استحکام پیدا کر لیا ہے کہ موت کے صدمے [ ] میں موت کو [ ] ہے [ ]

نزع سے متعلق اپنی سورۃ الواقعہ کی آیت ۹۹ - ۱۰۰ صفحہ [ ] سورۃ الحجر میں بھی [ ]

صفحہ ۱۸۲ میں ہے :

قرآن مجید کا بھی یہی ارشاد ہے کہ ہم اپنی حیاتِ ثانیہ کا قیاس خلقِ اوّل کی عادت پر کریں ۔"

اس کے لیے سورہ مریم کی آیتیں ۶۶ - ۶۷ اور سورۂ الواقعہ کی آیتیں ۶۰ - ۶۲ نقل کی ہیں ۔

[illegible] صفحہ ۱۸۴ میں حصہ عملی کی تکمیل کے لیے اس انقلاب کا ذکر ہے جو اس قسم میں اپنے نتائج و اثر کے باوجود اپنے اندر کوئی نظم اور ربط نہ رکھے اس کے لیے سورۂ ق کی آیتیں ۶ - ۸ نقل کی ہیں ۔

[illegible] صفحہ ۱۸۵ میں ہے کہ "قرآن مجید کی تعلیمات اس باب میں [illegible] ہیں کہ بعث بعد الموت پر انسان کی بصارت تیز ہو جائے گی ۔"

سورۂ ق (آیت ۲۲) میں ہے :

[illegible] اس سے غفلت میں تھا تو ہم نے تجھ پر سے پردہ اٹھا [illegible]

[illegible] طیار کردہ قسمت کا حال آویزاں [illegible]

[illegible] اسرائیل (آیت ۱۳) میں ہے :

[illegible] الزمنٰہ طٰٓئرہٗ فی عنقہٖ ط و نخرج لہٗ یوم القیٰمۃ کتٰبا

[illegible] قسمت ہم نے اُس کے گلے سے لگا دی اور اس کے [illegible]

[illegible] سورۃ الہمزہ کی آیتیں ۵ - ۹ نقل کی [illegible]

پر چڑھ جائے گی۔"

"[illegible] کا مطلب ہے فنا اور ہلاکت کی قوتوں پر غلبے کا [illegible] کی مسرت۔"

[illegible]

میں ہے:

[illegible] الفوز العظیم ○

[illegible] ہمیشہ ان میں رہیں۔ یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔]

صفحہ ۱۸۶ میں ہے:

"قرآن مجید نے لفظ 'خلود' [ہمیشگی] کی تشریح [illegible] ۲۳) ہے۔"

[illegible]

صفحہ ۱۸۶ ہی میں ہے:

[illegible] کوئی 'خلود' نہیں جیسے کسی مستقیم خدا [illegible] نے [illegible] کہ [illegible] کہ گناہ گار ہمیشہ اس میں [illegible]

[illegible]

[illegible]

اور جس کی ترازو بھاری ہوئی وہ رہنے کے [illegible] گود میں ہے۔ اور تو نے کیا جانا، کیا ہے [illegible] شعلہ مارتی۔

[illegible]

سخت ہو گئی ہے [نہی کالحجارۃ او اشد قسوۃ ○ (وہ پتھروں کی مثل ہیں بلکہ اُن سے بھی زیادہ سخت) سورۂ بقرہ۔ ایسے وہ پیغمبر رحمتِ خداوندی کی نسیمِ جاں فزا کا اثر قبول کر سکے۔"

گناہ کر کے سزا یاب ہونا لیکن کافر ہمیشہ جہنم میں رہے۔ جیسا کہ سورۃ الجن میں ہے:

[illegible]

اور جو اللہ اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی کرتے تو اُس کے لیے جہنم کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔]

صفحات ۱۸۶ - ۱۸۷ میں ہے:

[illegible]

ہے کہ [illegible] ایک بڑی سزا ہے جس کی [illegible] ایک بڑی سزا ہے [illegible] ہر دن ایک [illegible] ہے [illegible] ہے کہ [illegible] ہے۔ [illegible] وہ صرف ان کے مشاہدے پر قناعت نہیں کرے گا۔"

سورۃ التحریم (آیت ۸) میں ہے:

[illegible] ○

ان (ایمان والوں) کا نور ان کے [illegible] چلتے ہوں گے۔ اور وہ کہیں گے: اے ہمارے پروردگار [illegible] ہمارے [illegible] مغفرت فرما دے۔

باب دوم: خطبہ

اسلامی ثقافت کی روح

(The Spirit of Muslim Culture)

[illegible] عبدالقدوس کنگوہی علیہ الرحمہ (المتوفی ۹۶۵ھ) کے

اس قرب سے مراد ہے: "ثم مستوی" (صلی اللہ علیہ وسلم) مرتبہ قربِ [illegible] و [illegible] ۔

اس قرب میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج مبارک کا [illegible] مذکور ہے، جیسا کہ سورۃ النجم (آیت ۹) میں ہے:

فکان قاب قوسین او ادنیٰ ۝

[پس وہ [illegible] دو کمانوں کے برابر [illegible] بلکہ اس سے بھی]

[illegible] کے قرب اور ولایت [illegible] کے [illegible] اے [illegible] بہت بڑا حصہ کہا کہ فی کتاب [illegible] ۔ [illegible] اس نے [illegible] اس [illegible] ۔

صفحہ ۱۹۰ [illegible] تیسرے حصے [illegible] کی [illegible] تیت سدجینے کی دعوت دی ہے۔

سورۃ الاحزاب (آیت ۴۰) میں ارشاد ہے:

[illegible]

ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے۔]

اسی لیے حضور انور صلی اللہ علیہ [illegible] سے پہلے فوت ہو گئے۔ ختم النبوت [illegible] علیہ السلام نازل ہوں گے تو وہ [illegible] صلی اللہ [illegible]

مولوی اعجاز الحق قدوسی [illegible] (کراچی، ۱۹۶۱) کے صفحہ [illegible] وہ نقل کیا ہے۔ سید نذیر نیازی [illegible] حاشیے میں وضاحت کی ہے کہ چونکہ اقبال اصل عبارت [illegible] سکے، لہٰذا انگریزی [illegible] یاد آمد۔ واللہ اگر من رفتمے ہرگز [illegible]

کیونکہ یہ شریعت مکمل ہو چکی ہے۔

حصہ ۱۹۱ میں وحی کی حقیقت اور اس کی قسمیں بتائی ہیں۔ نیز فرمایا ہے:

"نبی نوع انسان کے خالص صفر ذہنی میں ایسا نہیں ہوا کہ اس کی [ذہنی] نشوونما یعنی شعور و فکر، ارادہ و تدبیر، احساس و عقل، جذبہ و تخیل وغیرہ میں کوئی صورت اختیار کرلے جسے ہم [بعد میں] تجربہ سے علیحدہ کرسکیں۔"

اس فقرہ کے آخری حصہ میں فرماتے ہیں:

"قرآن کی تعلیم کا مقصد ہی یہ ہے کہ انسان پاک کرے اور اپنے [اندر] کائنات کی [حقیقت] کو سمجھے۔"

"[قرآن] انسان [افراد کو] اس بارے میں [راہِ عمل کے لیے] ... سے کام لیتے بڑھے۔"

... کی تعیین کی ہے۔ سورۃ الحدید (آیت ۲۵)

... و المیزان لیقوم

... کو دلیلوں کے ساتھ بھیجا اور اُن کے

... اُتاری کہ لوگ انصاف پر قائم ہوں۔

... اور کشف تینوں سے علم حاصل ہوتا ہے اور یہ

... ہیں۔ دیکھیں سورۃ الشوریٰ، آیت ۵۱)۔

... ہے:

... اسی کی ... ہے

جب کہ یہ بیان ایک واسطہ کی ہے۔ وہ اظہار اسے سرچشمۂ وحی کے ساتھ کسی حد تک قدیم سے ہے لیکن بہ اعتبار اس کی روح کے نیا ہے جدید ہے۔"

سورۃ البقرہ (آیت ۱۴۳) میں ہے:

الرسول علیکم شہیداً ط

[یہ بیان ہی ہے کہ ہم نے تمہیں کہ اُمتِ معتدل بنایا ہے تاکہ تم سب لوگوں پر گواہ ہو اور یہ رسول تم پر گواہ ہیں۔]

سورۃ السبا (آیت ۲۸) میں ہے:

وما ارسلنٰک الا کافۃً للناس بشیراً و نذیراً ○

[اور ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر ایسی رسالت سے جو تمام آدمیوں

ہے۔ میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر نعمت
تمام کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو دین پسند کیا۔]

صفحہ ۱۹۳ میں ہے: "قرآن مجید نے [illegible]
کا ذریعہ ٹھہرایا ہے۔"

سورۂ فصلت (آیت ۵۳) میں ہے:

[illegible]

[ابھی ہم انہیں دکھائیں گے اپنی آیتیں آفاق میں اور خود اُن کی ذات میں، یہاں تک کہ اُن پر کھل جائے کہ بے شک وہ حق ہے۔]

صفحہ ۱۹۵ میں ہے:

"اسلامی کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ] کے جزو اوّل نے انسان کے تصور کائنات کو ہمیشہ کے لئے ہر قسم کے خارج کے متعلق اپنے محسوسات و مدرکات کا مطالعہ کرنے اور توہمات فطرت کو اپنے افکار کا رنگ دینے سے باز رہنے کا حکم دیا ہے۔"

اسلامی کلمہ ہی کہتا ہے کہ اللہ کے علاوہ ہر صفت سے تعاون ورثہ کی جائے۔ سورہ مستحن (آیت ۸۱) میں ہے:

و لا تدع مع اللہ الٰہا آخر o

اور مت پکار اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود۔

صفحہ ۱۹۶ میں ہے:

[illegible] ایک ذریعہ ہے علم انسانی کا۔ قرآن [illegible] سرچشمے اور ہیں — ایک عالم فطرت، دوسرا [illegible] میں عالم اسلام کی جدید زندگی کا اظہار [illegible] شمس و قمر، یہ [۲] سایوں کا امتداد، [illegible] اور [illegible] اور [illegible] میں [illegible] کی [illegible] اور [illegible] کلام [illegible] ہے [illegible]"

(۱) سورۂ فصلت (آیت ۳۷) میں ہے:

[illegible] و الشمس و القمر ط

[اور [illegible] میں رات اور دن اور سورج اور چاند۔]

(۲) [illegible] میں ہے:

[illegible] کیف مد الظل و لو شاء لجعلہ ساکناً ثم جعلنا

الشمس ضیاء ... ثم ... منه ... قمراً ...

کیا تم نے نہیں دیکھا اپنے رب کو کہ کس ... کر
دیا تو اسے چھپا لیا ... نے ... سورج کو ... اس ... کیا۔
پھر ہم نے آہستہ آہستہ اسے اپنی طرف سمیٹا۔]

(۲) سورۂ یونس (آیت ۶) میں ہے:

... احتلاف ... و النهار و ... خلق الله ... لآيٰت لقوم يتقون ٥

... رات اور دن کا ... اور جو کچھ اللہ نے ... میں پیدا کیا ہے ... نشانیاں ہیں ... کے لیے ...

(۳) سورۃ الروم (آیت ۲۲) میں ہے:

... و الوانكم ... ان في ذٰلك لآيٰت للعٰلمين ٥

... باتوں اور رنگوں کا اختلاف ... بے شک ... نشانیاں ہیں ... والوں کے لیے ...

(۴) سورۂ آل عمران (آیت ۱۴۰) میں ہے:

... قرح مثله ... و تلك الايام نداولها بين الناس ٥

... اگر تمہیں کوئی تکلیف پہنچی ... ہیں اور یہ دن ہیں جن میں ... کبھی کسی کو ... دیتے ...

... ہے:

... ۱۹ ... میں ...

سورۂ بنی اسرائیل (آیت ۷۲) میں ہے :

و من کان فی ھذہ اعمیٰ فھو فی الآخرۃ اعمیٰ و اضل سبیلا ۔

[اور جو اس دنیا میں اندھا ہو وہ آخرت میں اندھا ہے اور اور بھی زیادہ گمراہ ۔]

صفحہ ۱۹۸ میں ہے :

"سورۂ شعراء میں ان معجزوں کا ذکر ہے انبیاء سلف اسرائیل کے لکھنے سے معلوم ہوتا ہے تاریخی حوالے سے کہ ہوئے ۔"

سورۃ الشعراء (آیت ۱۳۹) میں ہے :

فکذبوہ فاھلکنھم ط ان فی ذالک لآیۃ ط

[انہوں نے اسے جھٹلایا تو ہم نے انہیں ہلاک کر دیا ۔ بے شک اس میں ضرور نشانی ہے ۔]

سورۂ ص (آیت ۱۴) میں یہی ہے :

ان کل الا کذب الرسل فحق عقاب ٥

[ان میں کوئی ایسا نہیں جس نے رسولوں کو نہ جھٹلایا ہو تو میرا عذاب لازم ہوا ۔]

صفحہ ۲۰۰ میں ہے :

[illegible]

[الرحمٰن : ۳۳] :

"یٰمعشر الجن والانس ان استطعتم ان تنفذوا من اقطار السمٰوٰت والارض فانفذوا ط لا تنفذون الا بسلطٰن ٥

[illegible]

ملطنت ہے ۔]"

صفحہ ۲۰۳ میں ہے:

[illegible] ایک [illegible] جس [illegible]
[illegible] روک [illegible] اور [illegible] آتے
[illegible] ہے
[illegible] سورۃ النجم، آیت ۴۲ = [illegible]
رب ہی کی طرف انتہا ہے]۔"

صفحہ ۲۰۰ میں ہے:

[illegible]
[illegible]
خواجہ [illegible] بار بار [illegible] سے رجوع کرنا چاہیے۔۔۔۔

[illegible] ۱۹۱۰ء [illegible]
[illegible] "[illegible] و [illegible]" [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] که آن سرور علیه الصلوة و السلام در
[illegible] مکان و زمان بیرون جست و از تنگنای مکان بر آمد
زل و ابد را در آن واحد یافت و بدایت و نهایت را در یک [illegible]
[illegible]۔"

ناگزیر ہے ۔ چنانچہ وہ اس کا استدلال آیاتِ ذیل سے کرتا ہے [ہم صرف ترجمہ دیتے ہیں :

"[(لف) المجادلہ ، آیت ۔) : کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے ۔ جہاں کہیں تین سرگوشیوں کی میٹنگ ہوتی ہے تو وہ چوتھا ہے اور نہ پانچ کی ، تو چھٹا وہ ۔ اور نہ اس سے کم اور نہ اس سے زیادہ کی ، مگر یہ کہ وہ ان کے ساتھ ہے جہاں کہیں وہ ہوں ۔

"[(ا) یونس ، آیت ۔۔] : اور تم کسی کام میں اور اس کی طرف سے کچھ پڑھ رہے اور تم جو کچھ کام کرتے ہو ، ہم تم پر گواہ ہوتے ہیں جب تم اس میں مشغول ہوتے ہو اور تمہارے رب سے ذرہ بھر کوئی چیز غائب نہیں زمین میں نہ آسمان میں اور نہ اس سے چھوٹی اور نہ اس سے بڑی ۔ کوئی چیز نہیں جو ایک روشن کتاب میں نہ ہو ۔

"[ح] ق ۔ ۔ ۔ ۔] : اور ہے شک ہم نے آدمی کو پیدا کیا اور ہم جانتے ہیں جو وسوسہ اس کا نفس ڈالتا ہے اور ہم اس کی رگ جان سے بھی اس سے زیادہ نزدیک ہیں ۔"

[illegible] : "[illegible] کو پیدا کرنے کے بعد اسے تعلیم کیا اور اسے علم کا ایک سرچشمہ [illegible] ہے ۔"

[illegible] ہے :

[illegible]

[illegible]

[illegible] کیا ہے ، [illegible] ہے :

[illegible] کو اپنی شان سے کہ جدا کر اس

قوم کے اندیشوں سے آزاد ہے۔ اور اُس آیت کے دن یاد دلا۔
ہے تک اس میں شامل ہیں ہر جگہ والے فکر کرنے کے لیے۔"

سورۃ الاعراف کی آیتیں (۱۸۱ - ۱۸۳) ہیں :

"اور [ہمارے] پیدا کیے ہوؤں میں ایک گروہ وہ ہے کہ حق کے ساتھ
ہدایت کرتے اور حق کے ساتھ انصاف کرتے ہیں۔ جو لوگ ہماری آیتوں کو
جھٹلاتے ہیں ہم انہیں آہستہ آہستہ [عذاب کے] ایسے طریقوں سے پکڑیں گے
کہ انہیں معلوم بھی نہ ہوگا۔ اور میں ان کو ڈھیل دیتا ہوں۔ بیشک میری
تدبیر بڑی مضبوط ہے۔"

سورۂ آلِ عمران (آیت ۱۳۷) میں ہے :

"تم سے پہلے بہت سے طریقے گزر چکے ہیں۔ سو تم زمین میں چل پھر کر
دیکھ لو جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا۔"

سورۂ آلِ عمران (آیت ۴۰) میں یہ بھی ہے :

"جس سے [ان کے] بہت سے دل اندھے ہو رہے ہیں۔ اور ہم ان کو
سمجھاتے رہتے ہیں۔"

سورۂ الاعراف (آیت ۳۴) میں ہے :

"اور ہر امت کے لیے ایک میعاد مقرر ہے۔ جب ان کا وقت آ پہنچتا ہے
تو نہ ایک گھڑی پیچھے ہٹ سکتے ہیں نہ آگے بڑھ سکتے ہیں۔"

سورۂ [illegible] میں ہے :

"[ان حادثوں] نے بحیثیت ایک قوم عربوں کی [illegible]
بحث میں جو کچھ لکھا ہے تو [illegible]
ترجمہ :

[illegible]

اور تم پر گردش آنے کے انتظار میں رہیں ۔ اُنھی در ہے بڑی گردش ۔
اور اللہ سنتا جانتا ہے] ۔"

صفحہ ۲۱۲ ہی میں ہے :

"قرآن مجید نے تاریخی سنہ کی بنیادی نوعیت کو ہم کیا ۔ ۔ ۔
ہم ان زاویوں کی نوعیت اور کردار کو ٹھیک ٹھیک اندازہ کر سکیں ۔"

سورۃ الحجرات کی آیت (٦) ہے :

اے ایمان والو ، اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے
تحقیق کر لو ۔"

اس آیت سے راوی کی نوعیت اور کردار کے سمجھنے کی ہدایت ملتی
ہے ۔

صفحہ ۲۱۳ - زندگی اور زمانے کی ماہیت کے سمجھنے کے لیے بنیادی
اساسی تصورات بھی قرآن سے ماخوذ ہیں ۔ وحدت مبداء حیات کے
سورۃ النساء کی پہلی آیت ہے :

"اے لوگو ! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمھیں نفس واحد سے
کیا ۔"

صفحہ ۲۱۶ میں ہے : "زندگی ۔ ۔ ۔ عبارت ہے ایک مسلسل
مستقل حرکت سے ۔"

سورۃ الملک (آیت ۲) میں ہے :

الذی خلق الموت و الحیٰوۃ لیبلوکم ایکم احسن عملاً ط

[وہ جس نے موت اور زندگی پیدا کی کہ تمہاری جانچ ہو کہ تم
میں اچھا ہے ۔]

سے استدلال لایا جا سکتا ہے ۔

صفحہ ۲۱۹ میں ہے :

"قرآن مجید کا یہ ارشاد کہ 'اختلاف لیل و نہار' کو حقیقت

کہ جس کی ہر لحظہ ایک نئی شان ہے' اک آنے تصور کو چاہیے۔"

سورۂ یونس (آیت ٦) میں ہے:

ان فی اختلاف الیل و النہار و ما خلق اللہ فی السمٰوٰت و الارض لاٰیٰت لقوم یتقون ٥

[بے شک رات اور دن کے بدلتا اور جو کچھ تے آسمان و
میں پیدا کیا ان میں نشانیاں ہیں ڈر والوں کے لیے۔]

سورۃ الرحمٰن (آیت ۲۹) میں ہے:

کل یوم ھو فی شان ٥ [اُسے ہر دن ایک کام ہے]۔

خرب کلیم میں فرماتے ہیں:

دنیا کو ہے اُس مہدی' برحق کی ضرورت
ہو جس کی نگہ زلزلۂ عالمِ افکار

چھٹا خطبہ

الاجتہاد فی الاسلام

صفحہ ۲۲۳ میں ہے: [''اسلام کائنات کو] متحرک قرار دیتا ہے۔

سورۂ فاطر (آیت ۱) میں ہے:

یزید فی الخلق ما یشاء ٥

[وہ (اللہ) بڑھاتا ہے آفرینش میں جو چاہے۔

صفحہ ۲۲۳ ہی میں ہے:

اور اس توجہ صرف فرد کی ذاتی قدر و قیمت پر رکھی۔"

سورۃ الحجرات (آیت ۱۳) میں ہے:

یٰاَیہا الناس انا خلقنٰکم من ذکر و انثیٰ و جعلنٰکم شعوبًا و قبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم ان اللہ علیم خبیر

[اے لوگو! ہم نے تمھیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمھیں قومیں اور قبیلے کیا کہ آپس میں پہچان رکھو۔ بے شک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔ بے شک اللہ جاننے والا خبردار ہے۔]

[illegible] ہے: "[illegible] انسانی ایک ہے اور اس کی زندگی کا مبدا اصلاً روحانی ہے۔"

سورۃ البقرہ (آیت ۲۱۳) میں ہے:

[illegible] امۃً واحدۃً [illegible] مبشرین و منذرین

سورۃ الفرقان (آیت ۶۲) میں ہے:

[illegible] من اراد ان یذکر او اراد شکورًا ○

[illegible] جس نے اس دن کی سوچ رکھی اس کے لیے [illegible] اللہ تک پہنچنے کا راستہ [illegible]

[illegible] سے: [illegible]

[illegible]

[illegible] (آیت ۸۸) میں ہے:

ولا تدع مع اللہ الٰہًا آخر ○

اور اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ پکار۔"

صفحہ ۲۲۷ ہی میں ہے :

"اس اصول کا تقاضا ہے کہ ہم صرف اللہ کی اطاعت کریں، نہ کہ ملوک و سلاطین کی۔"

سورۃ المائدہ (آیت ۹۲) میں ہے :

و اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و احذروا ٥

[اور اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول خدا صلعم کی اور ہوشیار رہو۔]

سورۃ بنی اسرائیل (آیت ۲۳) میں ہے :

و قضیٰ ربک الا تعبدوآ الآ ایاہ ٥

[اور تیرے رب نے حکم دیا کہ اُس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔]

اسی صفحے میں ہے : "اللہ کی وحدت اقتدارِ تشریع کی حامل ہے۔"

سورۃ الروم (آیت ۳۰) میں ہے :

فاقم وجھک للدین حنیفاً ط فطرت اللہ التی فطر الناس علیھا ط

[پس اے محمد تو اپنا رخ اس دین کی طرف کر کے یکسو ہو کر — اللہ کی ڈالی ہوئی بنا جس پر لوگوں کو پیدا کیا۔]

صفحہ ۲۲۷ ہی میں ہے :

"اسلام کے نزدیک حیات کی یہ روحانی اساس ایک قائم و دائم وجود ہے جسے بے اختلاف اور تغیر میں جلوہ گر دیکھتے ہیں۔"

سورۃ البقرہ (آیت ۲۵۵) میں ہے :

ت لا الٰہ الا ھو الحی القیوم ٥

[اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ خود زندہ ہے اور اوروں

کا قائم رکھنے والا ۔]

سورۂ یونس کی آیت (۶) اور سورۃ الرحمٰن کی آیت (۲۹) اپنے صفحہ ۲۱۷ میں مذکور ہوئیں ۔

صفحہ ۲۲۷ ہی میں ہے :

"مسلسل تغیر کی اس لمحاتی ہوئی دنیا میں ہم اس قسم مضبوطی سے جا سکتے ہیں تو دوامی ہی کی بدولت ۔"

سورۂ آل عمران (آیت ۷) میں ہے :

[هو الذی انزل علیک الکتٰب منه آیٰت محکمٰت هن ام الکتٰب و
وہی ہے جس نے تم پر یہ کتاب اُتاری ۔ اس کی کچھ آیتیں صاف
معنی رکھتی ہیں ۔ وہ کتاب کی اصل ہیں ۔]

اسی صفحے میں ہے : "تغیر وہ حقیقت ہے جسے قرآن پاک نے
[illegible] ایک بڑی آیت اُجاگر کیا ہے ۔" دیکھیں صفحہ ۲۲۱ ۔

صفحہ ۲۲۸ میں ہے :

"تغیر [illegible] جہاد کے معنی ہیں کوشش کرنا ، لیکن
اسلامی کی اصطلاح میں اس کا مقصد ہے وہ کوشش جو کسی قانون
[illegible] اس کو عمل کرنے کے لیے کی جائے اور جس کی ماہیت
[illegible] قرآن مجید کی اس آیت [illegible] جاهدوا فینا
[illegible] ہے ۔"

سورۃ العنکبوت (آیت ۶۹) میں ہے :

[illegible] والذین جٰهدوا فینا لنهدینهم سبلنا و ان الله لمع المحسنین
[illegible] کوشش کرتے ہیں ہم انہیں اپنے راستے
[illegible] ہے کہ اللہ نیکوں کے ساتھ ہے ۔]

صفحہ ۲۳۷ میں ہے :

"وہ عمل 'دینی' ہے جس میں بہ زندگی کی اس لاانتہا کثرت کے ہر عمل کے بیچ واقع ہے تناظر ساز کر دیتے ہیں اور وہ روحانی حس میں اس ساری کثرت کا لحاظ رکھ لیا جائے۔"

[illegible] ہے کہ اہل [illegible] سے ہیں [illegible] کہ سورہ انعام (آیت ۱۶۲) میں یہ تعلیم دی گئی ہے :

ان صلاتی و نسکی و محیای و مماتی للہ رب العلمین ۔

آپ فرما دیں، بے شک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا [illegible] میرا مرنا سب اللہ کے لیے ہے جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے۔

[illegible] کے عمل کے متعلق عمل [illegible] ہے، [illegible] "[illegible] صرف [illegible] کے طور سے کیا جائے تو [illegible] ہے۔ [illegible] روح کہیں گے۔"

[illegible] (آیت ۵۶) میں ہے :

وما خلقت الجن و الانس الا لیعبدون ۔

[illegible] اور میں نے جن اور انسان کو نہیں پیدا کیا مگر صرف میری اپنی عبادت کے لیے۔

(تاکہ ہر عمل میں وہ میری رضا کو مقدم رکھیں)

صفحہ ۲۴۶ میں ہے :

"اسلام نہ تو وطنیت ہے، نہ [illegible]، بلکہ ایک اجتماعِ اقوام جس نے اپنے خود پیدا کردہ حدود اور نسلی امتیازات کو تسلیم کیا ہے تو محض سہولتِ تعارف کے لیے۔"

اس کے لیے صفحہ ۲۲۳ میں سورۃ الحجرات کی آیت (۱۳) دیکھیں۔

صفحہ ۲۵۸ میں ہے:

"[اس اسلام] کا مقصد ہے ایک ایسا نمونہ افراد و جماعت کے طرزِ زندگی کا پیش کرنا جو اخلاقِ انسانی کی اس شکل کے لیے جو بالآخر ظہور میں آئے گی مختلف [ہو]۔"

سورۃ البقرہ (آیت ۱۴۳) میں ہے:

وکذٰلک جعلنکم امۃً وسطاً لتکونوا شہدآء علی الناس ویکون الرسول علیکم شہیداً ط

اور اسی بات پر ہی ہے کہ ہم نے تمہیں کیا ہے بہترین امت میں معتدل اقتصاد کرنے والے تاکہ گواہ رہو اور یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ۔

اقبال کے قول کے ساتھ ہی یہ بھی ہے: "[وہ] ایک ایسی امت کی شکل دے جس کا اپنا ایک شعورِ ذات ہو۔"

سورۂ آل عمران (آیت ۱۱۰) میں ہے:

کنتم خیر امۃٍ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنہون عن المنکر وتؤمنون باللہ ط

تم ہو بہترین امت جو لوگوں میں ظاہر ہوئی، بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

اس کے بعد اسلامی قانون کے معنی و منشا پر بحث آتی ہے۔[۱۰]

---

[۱۰] [illegible] صفحہ [illegible] اور اس کے بعد کے دو [illegible] اختصار کیا ہے۔ اس کے بعد کے [illegible] "[illegible]

صفحہ ۲۰۰ میں ہے: "قرآن خدا کا واحد و حتمی ارشاد ہے:
[illegible] اور [illegible] ایسا ہی ہے جیسا کہ [illegible]
[illegible] اس میں حق کا جتنا [illegible] ہے [illegible]
[illegible] کی [illegible] ہے۔ [illegible] حصوں کی نشان دہی (بعد کی سطور میں) کر دی ہے۔[1]

[illegible] ہے۔ [illegible] کے [illegible] ہے [illegible] کی جائے۔

ساتواں خطبہ

کیا مذہب کا امکان ہے؟

(Is Religion Possible?)

صفحہ ۲۰۹ میں ہے:

"[مذہبی زندگی کا] تیسرا دور [illegible] تشبیہات کے لیے خالی ہو جاتی ہے اور انسان [illegible] مطلقہ سے براہ راست اتحاد و اتصال قائم ہے جس میں مذہب کا معاملہ زندگی اور ذات و محرکہ کا معاملہ ہے اور جس میں انسان کے [illegible]

[illegible] میں) میں اس پر بحث کی ہے۔

کی حدیث اسلام میں ایک بزرگ کا قول ہے کہ جب تک سامعین کے دل نئی کتاب کا نزول ویسے نہ ہو جائے جیسے آنحضرت صلعم پر ہوا تھا اس کا سمجھنا محال ہے۔"

بالِ جبریل میں ہے:

ترے ضمیر پہ جب تک نہ ہو نزولِ کتاب
گرہ کشا ہے نہ رازی، نہ صاحبِ کشاف

[illegible] جس [illegible] کے قول اور [illegible] کے اقتباس میں نقل ہوا ہے وہ دراصل خود علامہ [illegible] کے [illegible] سے۔ اور خود علامہ نے اُن کا واقعہ نقل کیا ہے کہ:

[illegible] ایک [illegible] میں [illegible] کے [illegible] کے [illegible] قرآن پاک [illegible] کی [illegible] ہے۔ [illegible] سے [illegible] کر آتے [illegible] کچھ [illegible] ہے [illegible] کبھی جاری ہوتی۔ ایک دن آ کر پوچھتے ہیں کہ [illegible] سے [illegible] ہوئی اور غصہ بھی آ گیا کہ چھ مہینے [illegible] سکھاتے ہیں کہ قرآن کریم پڑھتا ہوں، پھر یہ سوال کیسا؟ [illegible] کہا: میں [illegible] سمجھتا ہوں کہ کچھ سمجھ میں بھی آتا ہے؟ [illegible] رہا اور کہا، کچھ عربی جانتا ہوں، کہیں [illegible] ہو گئی۔ کوئی چھ ماہ بعد ایک دن [illegible] قرآن کریم اُس کی سمجھ میں آ سکتا ہے جس [illegible] کیا تھی۔ کہ [illegible] سمجھ میں [illegible] [illegible] سکتا۔ میں پھر حیران ہوا تو فرمایا، انسانیت کو جس معراج [illegible] اُس [illegible] [illegible] حضرت عیسیٰؑ تک ہر نبی ہی کے [illegible]

[illegible] کرہ" مثنوی کا ایک شعر ہے:

[illegible] والا حسنات شرع را دیدن بساعاق حیات

[illegible] میں آسکتا ہے جس پر نازل ہونا شروع ہو جاتا ہے"۔[۱۳]

[illegible]

ارشاد ہے:

ان قرآن الفجر کان مشہوداً ۝

بے شک قرآن پڑھنا صبح کا ہوتا ہے وہ بڑا۔

مفسرین لکھتے ہیں کہ "حدیث میں ہے کہ فجر و عصر کے وقت دن اور رات کے فرشتوں کی بدلی ہوتی ہے۔ لہٰذا ان دو [illegible]

وہ بڑا (مشہود) ہوتی جو مزید برکت و سکینہ کا موجب ہے اور اوپر جانے والے فرشتے خدا کے یہاں شہادت [illegible] کہ جب ہم نے تم

[illegible]

لے لے جو اُس سے فائدہ اُٹھانا چاہے)۔

صفحات ۲۸۱ - ۲۸۲ میں ہے:

"غزالی نے کہا ہے کہ زمان و مکان کے متعلق تصورات میں، جنہیں [illegible]

۱۳- رسالہ "فکر و نظر"، اسلام آباد، اگست ۱۹۶۶ء، صفحہ ۱۱۹۔ "مکاتیب اقبال" (حصہ اوّل، مکتوب نمبر ۔) میں بھی ایک لطیف اشارہ ہے کہ: "مسلم جو حامل ہے محمدیت پیغمبر کا اور وارث ہے [illegible]

مثلاً سورۃ السجدہ (آیت ۔) میں ہے :

اللہ الذی خلق السمٰوٰت و الارض و ما بینھما فی ستۃ ایام ○

[اللہ نے جس نے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے چھ دن میں بنائے۔]

اس کے بعد کی آیت ہے :

یدبر الامر من السماء الی الارض ثم یعرج الیہ فی یوم کان مقدارہ الف سنۃ مما تعدون ○

[وہ کام کی تدبیر فرماتا ہے آسمان سے زمین تک، پھر اسی کی طرف رجوع کرے گا ایک دن کہ جس کا اندازہ تمہارے شمار سے ہزار برس ہے۔]

صفحہ ۲۸۳ میں ہے :

"... جس ملک کے فرمان کے آگے طریقوں سے ہم آہنگ ہیں ... اس قسم کے افراد ... ہیں ... جن ... ہماری ہی قیادت کرتی ہے"۔

... کے لیے صفحہ ... کے ذیل میں ... قول کے ... ...

اور زمین میں نشانیاں ہیں یقین والوں کے لئے اور خود تمہاری ذات میں، تو کیا تمہیں سوجھتا نہیں؟]

ان آیتوں سے واضح ہوتا ہے کہ انسانوں میں کیا کیا صلاحیتیں ہیں۔

صفحہ ۲۸۹ میں ہے:

[illegible] کی ذہنی سرگرمیوں سے جو نتائج ہوتے ہیں ان سے [illegible] کی روح مردہ ہو چکی ہے، یعنی وہ اپنے [illegible] سے ہاتھ دھو بیٹھا ہے۔"

[illegible] آیت ۱۰۲ میں ہی اس بات کا [illegible]:

[illegible] ما لیتم بذلک من علم ان هم الا یظنون ○

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"اور اللہ کا احسان اپنے اُوپر یاد کرو۔ جب تم میں بیر تھا اُس نے تمہارے دلوں میں ملاپ کر دیا تو اُس کے فضل سے تم آپس میں بھائی بھائی ہو گئے۔"

سورۃ الانفال کی آیت ۶۳ میں بھی اس نعمت کا ذکر ہے اور سورۃ النصر کی آیت ۱ - ۲ میں بھی۔

سورۂ آلِ عمران (آیت ۱۶۴) میں بھی ہے:

لقد من اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیھم رسولاً من انفسھم یتلو علیھم آیٰتہ و یزکیھم و یعلمھم الکتٰب و الحکمۃ ط

یعنی اللہ نے ایمان والوں پر احسان کیا کہ ان ہی میں سے ایک رسول ان کے پاس بھیجا جو ان کو اُس کی آیتیں تلاوت کرتا ہے (اُن کے) حکم سناتا ہے اور ان کو رذائل سے پاک کرتا ہے اور اُن کو کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔

[illegible] کے علاوہ [illegible] کہ [illegible] کی شہادت قرآن میں موجود ہے۔

صفحہ ۳۸ پر ہے:

[illegible] چیزا۔ [illegible] بالکل بے خبر ہے جو مذہبی واردات اور [illegible] کی [illegible] سے [illegible] اندازہ شاید آپ [illegible] ایک [illegible] حضرت [illegible]

[illegible] ایک [illegible] ایک اقتباس پیش [illegible] صفحہ [illegible] ہے: "ان کے مثال واردات

اور مشاہدات سے پہلے ، جو وجودِ حقیقی کا مظہر ہیں ، عالمِ امر[۱۴] یعنی اس دنیا سے گریز کرنا ضروری ہے جسے ہم رہنما توانائی کی دنیا کہتے ہیں ۔"

سورۃ الاعراف (آیت ۵۴) میں ہے :

الا لہ الخلق و الامر ط

[سن لو اُسی کے ہاتھ ہے پیدا کرنا اور حکم دینا ۔]

صفحہ ۱۵۴ بھی دیکھیں ۔

صفحات ۳۰۵ - ۳۰۶ میں ہے :

"اسلامی تصوف نے تو اس خیال سے کہ ہمارے مشاہدات میں جذبات کی آمیزش نہ ہونے پائے موسیقی تک کو عبادت میں جگہ نہیں دی ۔ بعینہٖ اس نے صلوٰۃ باجماعت پر زور دیا کہ ایسا نہ ہو کہ ہمارے مراقبوں اور ہمارے ذکر و فکر سے مصالح جماعت کو نقصان پہنچے ۔"

حضرت مجددِ الفِ ثانی قدس سرہ نے دفتر اوّل کے مکتوبات ۲۳۱ ، ۲۳۴ ، ۲۶۱ ، ۲۶۶ میں اور دفتر سوم کے مکتوب ۴۳ میں سرود و نغمہ کی سختی سے تردید فرمائی ہے ۔ اسی طرح صلوٰۃ (باجماعت) کے لیے ان کے دفتر اوّل کے مکتوب ۱۳ ، ۲۶۱ ، ۲۶۶ ، ۳۰۵ ملاحظہ ہوں ۔ نماز کے متعلق مکتوب ۲۶۱ میں سے چند جملے یہ ہیں (ترجمہ) :

"ذوق و مواجید اور علوم و معارف اور احوال و مقامات اور انوار و الوان اور تلوینات و تمکینات اور تجلیاتِ باکیف و بے کیف اور ظہورات

۱۴۔ عالمِ خلق کا تعلق مادیات سے اور عالمِ امر کا مجردات سے ہے ۔ صوفیہ اس مسئلے کے لیے سورۃ الاعراف کی یہی آیت (۵۴) پیش کرتے ہیں ۔ عالمِ امر کے لیے حضرت مجددِ الفِ ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا مکتوب نمبر ۲۵۷ (دفترِ اوّل میں) بھی ملاحظہ فرمائیں ۔ علامہ اقبالؒ نے ۱۹۳۲ میں انگلستان میں حضرت مجددؒ پر ایک تقریر کی تھی ۔ دیکھیں اُن کا مکتوب نمبر ۲۶۵ ("مکاتیبِ اقبال" ، حصہ اوّل) ۔

رنگا رنگ و بے رنگ ان میں سے جو کچھ نماز کے بغیر میسر ہوں اور نماز کی حقیقت سے آگاہی کے بغیر ظاہر ہوں ان سب کا منشا ظلال و امثال ہے بلکہ وہم و خیال سے وہ پیدا ہوتے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ جو نمازی کہ نماز کی حقیقت سے آگاہ ہے وہ نماز کے ادا کرتے وقت گویا عالمِ دنیا سے باہر نکل جاتا ہے اور عالمِ آخرت میں داخل ہو جاتا ہے ۔ لہٰذا اُس وقت وہ اُس دولت سے حصہ لیتا ہے جو آخرت کے ساتھ مخصوص ہے اور اصل سے ظلیت کی آمیزش کے بغیر فائدہ حاصل کر لیتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔"

صفحہ ۳۰۶ میں ہے : "خودی کا نصب العین یہ نہیں کہ کچھ دیکھیے بلکہ ، یہ کہ کچھ بن جائے ۔"

حضرت مجددِ الفِ ثانی قدس سرہ (مکتوب ۳۹ ، دفتر اوّل) فرماتے ہیں :

"کام کا مدار دل پر ہے ۔ اگر دل حق تعالیٰ کے غیر کے ساتھ گرفتار ہے تو خراب و ابتر ہے ، محض ظاہری اعمال اور رسمی عبادات سے مقصد حاصل نہیں ہو سکتا ۔ ماسوائے حق کی طرف توجہ کرنے سے دل کو سلامت رکھنا اور اعمالِ صالحہ ، جو بدن سے تعلق رکھتے ہیں اور شریعت نے جن کے بجا لانے کا حکم دیا ، دونوں درکار ہیں ۔"

دفتر اوّل کے مکتوب ۳۲ ، ۳۶ ، ۶۱ وغیرہ بھی دیکھیں ۔ نیز خوارقِ عادات اور کشف کے غیر معتبر ہونے کے متعلق دفتر اوّل کے مکتوب ۲۱۶ - ۲۹۳ ، نیز دفترِ دوم کا مکتوب ۹۲ وغیرہ دیکھیں ۔

اسی صفحے (۳۰۶) میں آگے چل کر فرماتے ہیں کہ :

"اس [خودی] کا آخری عمل فکر کا عمل نہیں ۔ وہ ایک حیاتی عمل ہے جو اس میں گہرائی اور پختگی پیدا کرتا اور اس کے ارادوں کو قوت دیتے ہوئے ایک شانِ خلاق کے ساتھ اس تیقن کا باعث ہوتا ہے کہ دنیا محض دیکھنے یا افکار و تصورات کی شکل میں سمجھنے کی چیز نہیں ، بلکہ ایک ایسی چیز جس کو ہم اپنے مسلسل عمل سے بار بار بناتے اور بنا کر پھر بناتے رہتے ہیں ۔"

سورۃ البقرہ (آیت ۲۹) میں ہے :

ھو الذی خلق لکم ما فی الارض جمیعاً ○

[وہ ہے جس نے پیدا کیا تمھارے لیے وہ سب جو زمین میں ہے۔]

سورۂ لقمٰن اور سورۃ الجاثیہ کی آیات ۲۰ اور ۱۳ بھی اُوپر آ چکی ہیں کہ انسانی خودی میں آسمانوں اور زمین کی ہر چیز کو مسخر کرنے کی صلاحیت ودیعت کی گئی ہے۔ چنانچہ ان سب کے حصول کے لیے مسلسل اور ان تھک عمل کی ضرورت ہے جو سخت کوش اور مشکل پسند ہو۔

آخر میں علامہ اقبال نے ''جاوید نامہ'' کی ''تمہید زمینی'' کے چودہ اشعار نقل کر کے خطبۂ ہفتم کو ختم کیا ہے۔

تمّت بالخیر ــ الحمد للہ